إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاۤءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

فیوض القرآن

جلد دوم

ترجمہ و تشریح مع ربطِ آیات و ضروری حواشی

از افادات

اُستادِ محترم حضرت احمد عبد الصمد فاروقی قادری چشتی

مُرتّبہ

(ڈاکٹر) سیّد حامد حسن بلگرامی

19439
DATA ENTERED

بار اول : اگست ۱۹۶۹ء
تعداد : ۱۳۵۰
ایک نسخہ مجلد : [redacted]
ناشر : حافظ خلیل اللہ خان '' النور'' ۹۵ اے یونٹ نمبر ۶
لطیف آباد - حیدر آباد (مغربی پاکستان)
طابع : رشید احمد چودھری
مکتبہ جدید پریس
۳ - شارع فاطمہ جناح - لاہور

Marfat.com

پارہ نمبر ۱۱

یَعۡتَذِرُوۡنَ

دسویں پارے کے آخری رکوع میں منافقین کا ذکر تھا یہ اُسی بارھویں رکوع کی بقیہ آیتیں ہیں جن میں منافقین کی حیلہ سازیوں کا بیان جاری ہے۔ غزوۂ تبوک میں منافق بیٹھے رہ گئے اور طرح طرح کے بہانے کیے، تبوک سے واپسی پر بھی جب مسلمان واپس ہوئے۔ تو اللہ نے اپنے رسول کو باخبر کر دیا کہ منافق پھر بہانے بنائیں گے اور غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہونے پر طرح طرح کی مجبوریوں کا اظہار کریں گے تاکہ ان کو آپ معذور ہی سمجھیں یہ سب اُن کا فریب ہوگا، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ستّر (۷۰) آدمیوں کو ہٹا دیا اور فرمایا کہ تم منافق ہو اذیت نہ پہنچاؤ۔ تمہاری آئندہ زندگی تمہارے اعمال سے جانچی جائے گی۔

۹۴- یَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَیۡکُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَیۡہِمۡ ؕ قُلۡ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَکُمۡ قَدۡ نَبَّاَنَا اللّٰہُ مِنۡ اَخۡبَارِکُمۡ ؕ وَ سَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمۡ وَ رَسُوۡلُہٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰی عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَ الشَّہَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○

(مسلمانو!) جب تم (تبوک سے) ان کے پاس واپس ہو گے تو تم سے (یہ منافق طرح طرح کے) عذر پیش کریں گے۔ (اے رسول) آپ فرما دیجیے (گا) کہ بہانے مت بناؤ ہم (مسلمان) ہرگز تمہاری بات نہ مانیں گے بے شک تمہارے حالات سے اللہ نے ہم کو باخبر کر دیا ہے اور ابھی اللہ اور اُس کا رسول تمہارے اعمال کو (اور بھی) دیکھ لیں گے (یعنی تمہارا آیندہ عمل بھی اس بات کو ثابت کر دیں گے کہ تم منافق ہو، حیلہ ساز ہو، تم ہرگز اللہ اور رسول کے ساتھ نہیں) پھر (بالآخر) تم پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے (وحدہٗ لاشریک) کی طرف واپس کیئے جاؤ گے (حشر میں اس کے روبرو پیش ہو گے) تو وہ تم کو بتائیگا کہ تم کیا کرتے رہتے تھے۔

۹۵- سَیَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰہِ لَکُمۡ اِذَا انۡقَلَبۡتُمۡ اِلَیۡہِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا

(اور اے مسلمانو!) جب تم (تبوک سے) ان کے پاس واپس ہو گے تو (یہ منافق) تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم اُن سے درگزر

Marfat.com

عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ
رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ
جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

کرو، پس تم ان سے درگزر کرو (وہ قابلِ اعتنا نہیں) بے شک وہ لوگ ناپاک ہیں اور اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے، یہ بدلہ ہے اُن کاموں کا جو وہ کرتے رہے ہیں۔

٩٦۔ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ
فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ
اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ
الْفٰسِقِيْنَ ○

وہ لوگ تمہارے سامنے قسمیں (بھی) کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، سو اگر تم اُن سے راضی ہو (بھی) جاؤ تو اللہ اُن نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔

٩٧۔ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا
وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا
حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي
رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

یہ دیہاتی (گنوار) لوگ (اپنے) کفر اور (اپنے) نفاق میں بہت سخت (واقع ہوئے) ہیں اور اس لائق ہیں کہ جو احکام اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ان سے واقف (ہی) نہ ہوں (یہ دین کی لطافتوں کو کیا سمجھیں) اور اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (وہ جانتا ہے کہ انہیں توفیقِ ہدایت کیوں نہیں ملے گی، اور ان کے اس نفاق کے باوجود دین کے ستون کیونکر مضبوط ہوں گے)۔

٩٨۔ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا
يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ
الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۭ
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

اور ان (منافق) دیہاتیوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تم (مسلمانوں) پر زمانہ کی گردش کے منتظر رہتے ہیں۔ (درحقیقت) بُری گردش تو اُنہیں پر آنے والی ہے اور اللہ سُننے والا (اور) جاننے والا ہے (ان کی بددعائیں سُن رہا ہے اور جانتا ہے کہ کون عزت اور کامیابی کا اہل ہے اور کون ذلت و رسوائی کا مستحق)

٩٩۔ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ
مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ
وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا
قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ

اور دیہاتیوں میں سے بعض وہ ہیں کہ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے خرچ کرنے کو (اپنی خیرات کو) اللہ کے قُرب اور رسول کی دُعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سو بے شک وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے قرب ہی کا موجب ہے، عنقریب اللہ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا (یعنی رسول کی دُعاؤں میں انہیں شامل کر دیگا) بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
ع ٢ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

تیرھواں رکوع

یہ رحمت میں داخل ہونا، ان دُعاؤں کا صدقہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مانگی جاتی ہیں، اللہ جن سے راضی ہوگیا ان کی خوشی کو اپنی خوشی بنا لیتا ہے۔ اس لیے کہ مومنوں نے اللہ کی خوشی کو اپنی خوشی بنا لیا ہے۔ انہیں کے لیے سرفرازیاں ہیں، دنیا میں نورِ ہدایت ان ہی کے لیے ہے، اور آخرت کی نعمتوں سے یہی مالا مال ہیں۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو اپنے نفاق پر قائم ہے اُس نے اپنی آخرت کی کھیتی اجاڑ دی، جس نے توبہ کر لی، وہ رحمت میں داخل کر دیا گیا۔ اللہ کو بندہ کی توبہ بہت پسند ہے۔ شرط یہی ہے کہ توبہ کے بعد عمل میں نفاق نہ ہو، عمل کی بنیاد پرہیزگاری اور خوفِ خدا پر ہو۔ جو عمل اس معیار سے گر گیا، ٹھکرا دیا گیا خواہ مسجد ہی کیوں نہ بنائی گئی ہو۔

١٠٠۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

اور مہاجرین اور انصار میں سے سب سے پہلے سبقت لے جانے والے (صحابۂ کرام جو سب سے پہلے دین کی حمایت میں کھڑے ہوئے ہجرت کی یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مسلمانوں کا خیر مقدم کیا) اور جو ان (سبقت لے جانے والوں) کے نقشِ قدم پر خوبی کے ساتھ چلے، (جو ان کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہیں) اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے اور (اللہ نے) ان کے واسطے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (یہ رضائے الٰہی کے باغ ہیں جو رحمتِ الٰہی سے سرسبز و شاداب ہیں) ان میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے یہی بڑی کامیابی ہے (دامنِ رحمتِ الٰہی میں پناہ لینے والوں کا مقصد حصولِ رضاءِ الٰہی ہوتا ہے جو ان کو حاصل ہوگیا اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے)۔

١٠١۔ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ۛ

اور (مسلمانو!) تمہارے گرد و پیش کے بعض دیہاتی منافق ہیں اور بعض مدینے والے بھی نفاق پر اڑے ہیں۔ آپ انہیں نہیں جانتے ہم ان کو جانتے ہیں

Marfat.com

مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ۭ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۭ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝

ہم ان کو دوبار عذاب دیں گے (ایک بار دنیا میں، ایک بار قبر میں) پھر وہ بڑے (سخت) عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے، (یعنی دوزخ کے سب سے نیچے حصہ میں پھینکے جائیں گے)۔

۱۰۲۔ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور بعض لوگ ہیں کہ انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا انہوں نے نیک و بد عمل ملا جلا دیئے (یہ وہی مسلمان تھے جو جنگ تبوک میں کسل کی وجہ سے نہ گئے لیکن اب ان کو سخت ندامت تھی اور توبہ کر رہے تھے) قریب ہے کہ اللہ انہیں معاف فرمائے، اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

جب ان لوگوں کو اللہ نے معاف فرما دیا اور رسول نے بھی معاف فرمایا تو یہ کچھ صدقہ لے کر آئے کہ صدقہ انسان کو پاک کرتا اور بابرکت کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے قبول کر لیا کیجئے۔

۱۰۳۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

آپ ان کے مال میں سے صدقہ لے لیں کہ اس سے آپ ان (کے ظاہر و باطن) کو پاک اور صاف فرمائیں اور ان کے لیے دعا فرمائیں بے شک آپ کی دعا ان کے لیے (باعث) تسکین ہے۔ اور اللہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے۔

۱۰۴۔ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے اور یہ کہ اللہ اپنے بندوں کی طرف بہت رجوع ہونے والا (اور) مہربان ہے (وہ ان کی ہر طرح کی عبادات جو اس کے لیے ہوں قبول فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے)۔

Marfat.com

۱۰۵- وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ۝

اور آپ فرما دیجیے (کہ توبہ و صدقات وغیرہ سے تمہارے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے لیکن اللہ دیکھے گا کہ تم نے توبہ کے بعد کیسے عمل کیے تم عمل کیے جاؤ، پھر تمہارے عمل کو اللہ، اور اس کا رسول اور مومنین (سب ہی) دیکھ لیں گے اور تم جلدی اس کے پاس لوٹائے جاؤ گے جو چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے پھر وہ تم کو، جو کچھ تم کیا کرتے ہو، بتا دے گا۔ (اس سے کوئی راز راز نہیں وہ عمل کو بھی دیکھتا ہے اور نیت کو بھی جانتا ہے)

۱۰۶- وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۝

اور دوسرے لوگ (یعنی جنگ تبوک میں شریک نہ ہونے والے لوگوں میں چند ایسے بھی تھے کہ انہوں نے اللہ کے رسول سے صاف صاف بات کہہ دی نہ انہوں نے اپنے پر سختیاں کیں اور نہ حیلے تراشے، ان کے متعلق حکم ہوا کہ) ان کا معاملہ خدا کے حکم پر موقوف ہے، خواہ انہیں عذاب دے خواہ انہیں معاف فرما دے اور اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (اس کا سزا دینا یا معاف فرمانا دونوں علم و حکمت پر مبنی ہوں گے)۔

گزشتہ آیات میں دو طرح کے مسلمانوں کا ذکر تھا، ایک وہ جو جنگ میں شریک نہ ہوئے اپنے کو ایذائیں دیں اور توبہ کی، اللہ نے انہیں معاف فرمایا دوسرے وہ جنہوں نے صاف صاف اپنے گناہ کا اقرار آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کر لیا اور اپنے کو کوئی اذیت نہ دی ان کا معاملہ اللہ نے ملتوی رکھا۔

اب آئندہ آیات میں منافقوں کی ایک اور حیلہ سازی کا ذکر آ رہا ہے تبوک سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قُبا میں دو رکعت نماز ادا فرمائی مسلمانوں نے وہاں مسجد بنا دی، منافقین نے اس کے قریب ایک اور مسجد کی تشکیل کی کہ وہاں مسلمانوں کے خلاف سازشیں ہوں اور ان میں نفاق ڈالا جائے، اللہ نے ان کے اس فعل کی مذمت فرمائی۔

۱۰۷- وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ

اور جن لوگوں نے ایک مسجد (مسلمانوں کو) ضرر پہنچانے کے لیے اور کفر (پھیلانے کی غرض سے) اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لیے بنائی اور ان لوگوں کو پناہ دینے کے لیے جو اللہ اور رسول سے پہلے ہی لڑ چکے ہیں اور

Marfat.com

وَرَسُولَهُ مِن قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ
إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ
يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○

(اے رسول) وہ قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو (اسلام کی) بھلائی ہی چاہی تھی لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

۱۰۸- لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ
أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ
يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ
فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن
يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ
الْمُطَّهِّرِينَ ○

آپ اس (عمارت) میں کبھی بھی نہ کھڑے نہ ہوں، البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد اوّل دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی وہ اس لائق ہے کہ آپ اُس میں کھڑے ہوں (وہاں تشریف لے جائیں یا نماز پڑھیں) اس (مسجد) میں ایسے لوگ (آتے) ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

۱۰۹- أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ
تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ
خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ
عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ
بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○

بھلا وہ (شخص) جس نے اپنی عمارت کی بنیاد خوفِ خدا اور اس کی رضامندی پر رکھی وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے ہی کو ہے۔ پھر وہ (عمارت) اس کو آتشِ دوزخ میں لے گئی۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

۱۱۰- لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي
بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا
أَن تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ
عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ ع ۱۳ ۱۱ ۲

یہ عمارت جو انہوں نے (یعنی منافقین نے) بنائی ان کے دلوں میں برابر کھٹکتی رہے گی (ان کا ضمیر ان کو ملامت کرتا رہے گا) سوا اس کے کہ ان کے دل ہی پاش پاش ہو جائیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

اوپر کی آیات میں منافقین کی اس سازش کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی خاطر کی۔ مسجد قُبا کے نزدیک ایک راہب خزرجی کی تحریک پر انہوں نے

Marfat.com

ایک عمارت مسجد کے نام سے بنائی جس کو اللہ تعالٰی نے مسجدِ ضرار کا نام دیا (ضرار کے معنی تکلیف پہنچانے کے ہیں) اس کا منشا یہ تھا کہ جو لوگ اسلام کی بیخ کنی کر رہے ہیں ان کو پناہ دی جائے اور بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکایا جائے۔ اس کی بنیاد نفاق، کفر، عداوتِ اسلام پر قائم کی گئی جب یہ مسجد تیار ہوگئی تو چند منافق رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے خواہش ظاہر کی کہ وہاں نماز پڑھیں، آپ نے فرمایا کہ اس وقت ہم غزوۂ تبوک پر جا رہے ہیں واپسی پر انشاء اللہ نماز پڑھیں گے۔ جب واپس ہوئے تو اللہ تعالٰی نے اپنے رسول کو اس مسجد کی حقیقت سے باخبر کر دیا آپ نے حکم دیا کہ آپ کے وہاں پہنچنے سے پہلے وہ ڈھا دی جائے اور جلا دی جائے۔ اس حکم کی تعمیل ہوئی۔

چودھواں رکوع

اب اللہ تعالٰی نیک بندوں کا ذکر فرماتا ہے ان مومنین کا جن سے ایک مخصوص سودا کیا ہے، اور سودا بھی عجیب و غریب ہے اللہ تعالٰی نے خود ہی مومنوں کو جان و مال سے نوازا خود ہی اس کو ان سے جنّت کے عوض مول لے رہا ہے، ایک وعدہ پر معاملہ ہوگیا، ادھر سے یہ عہد کہ "ہم تیرے ہیں تیرے رسول کے حکم پر چلیں گے ان کے ہو کر رہیں گے" اِدھر سے یہ انعام کہ بس تمہارے اس عہد پر بات پکّی ہوگئی، جنت کی وہ نعمتیں جن کا نہ کوئی تصوّر کر سکتا ہے نہ اندازہ کیا جا سکتا ہے تمہارے لیے ہوگئیں۔ یہ اللہ کا رہتی دنیا تک مسلمانوں سے وعدہ ہے۔ یہ وعدہ کن لوگوں سے کیا گیا! ان کے اوصاف بیان کیے جاتے ہیں لیکن اس جماعت کو بھی یہ حکم نہیں کہ مشرک جو اللہ کا باغی ہے اس کے لیے دعا مغفرت کرے۔ باقی سب کے لیے وہ رؤف رحیم ہے۔ البتہ اگر موت سے پہلے وہ بھی توبہ کر لے تو اللہ تعالٰی تواب و رحیم ہے۔ یہاں بھی معاف کرے گا اور آخرت میں بھی نوازے گا۔

۱۱۱۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ

بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لیے ہیں۔ اس قیمت پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔ یہ (مومنین) اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں۔ پھر مارتے (بھی) ہیں اور شہید (بھی) ہوتے ہیں یہ اللہ کا پختہ وعدہ (مومنین سے ہو چکا ہے اور وعدہ بھی تحریری جو) توریت اور انجیل اور قرآن میں (ہے) اور اللہ

Marfat.com

وَيُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

سے بڑھ کر کون وعدہ کا پکّا (صادق القول) ہو سکتا ہے۔ (کوئی نہیں ہرگز نہیں) پس (اے مومنو!) اس سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے خوشیاں مناؤ۔ اور (ہر چند یہ جنّت اس وقت نظر نہیں آتی لیکن) بڑی کامیابی یہی ہے۔ (دائمی مسرّت اور دامنِ رحمت میں جگہ پاؤ)

اب ان مومنین کے صفات بیان کیے جا رہے ہیں۔ توبہ کرنے والے، عابد، حامد، سائح، راکع، ساجد، آمر، ناہی، حافظ۔ غرض روزانہ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ان نوصفات سے مزین اور پھر اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے مستعد۔

۱۱۲- اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ

(یہ مومنین) توبہ کرنے والے، بندگی کرنے والے، شکر کرنے والے، بے تعلق رہنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے،

آیت نمبر (۱۱۲) ۱- تائب = لوٹ آنے والے، رجوع کرنے والے، مہربانی پائے ہوئے، مہربانی کرنے والے۔

۲- عابدون = عبادت کرنے والے، بندگی کرنے والے، یعنی اس کی یکتائی اور انبساط، اور رسالت کے فیوضات کو آنکھوں سے دیکھنے والے۔

۳- حامدون = اس کی تعریف کرنے والے، یعنی برمحل فعل کرنے والے، شکر گزار۔ حمد و ثنا کرنے والے۔

۴- سائحون = تارک، بے تعلق، دنیا میں رہ کر دنیا سے بے تعلق، سفر کرنے والے، ایک مقام چھوڑ کر دوسرے مقام پر جانے والے، روزہ رکھنے والے۔

۵- راکعون = رکوع کرنے والے، خشوع والے۔

۶- ساجدون = خضوع والے۔ سجدہ کرنے والے۔

۷- تأمرون بالمعروف = نیکی کا حکم کرنے والے۔

۸- ینہون عن المنکر = برائیوں سے روکنے والے۔

۹- والحٰفظون = حفاظت کرنے والے، الوہیت ذاتُ مراتبِ صفات کی، رسالت کی حقیقت کو جاننے والے، اس کو اپنے سینوں رکھنے والے، اور اعضاء سے عمل کرنے والے، اور اللہ کے مقرر کیے ہوئے اصولوں پر چلنے والے، تابع نبی ہو جانے والے، محمدیت میں جینے اور مرنے والے۔

(ہر چند کہ ان نوصفات کا ذکر الگ الگ ہے لیکن یہ سب ایک مومن کی صفات ہیں)

Marfat.com

الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ
لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

نیک بات کا حکم کرنے والے اور بُری بات سے منع کرنے والے، ۱۱
اور ان حدود (شریعت) کی جو اللہ نے قائم کی ہیں حفاظت کرنے والے ہیں اور (اے رسول آپ ان) ایمان والوں کو خوشخبری سُنا دیجئے۔ (کہ آپ کا رب ان سے راضی ہے دنیا میں آپ کی محبّت ان کا انعام، آخرت میں اس محبّت کا انعام رضائے الٰہی اور دیدار)۔

۱۱۳- مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا
لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ
قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

نبی کے لیے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں (یعنی آپ کی امّت کے لیے) یہ جائز نہیں کہ مشرکوں کے لیے (اللہ سے) بخشش مانگیں اگرچہ وہ (مشرکین) قرابت والے ہی (کیوں نہ) ہوں۔ جب کہ ان پر کُھل جائے کہ وہ (مشرکین) دوزخی ہیں۔

رہی یہ غلط فہمی کہ حضرت ابراہیم نے بھی تو اپنے باپ کے لیے دُعا کی تھی وہ معاملہ اور تھا۔

۱۱۴- وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ
لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ
وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ
لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ
اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ۝

اور ابراہیم کا اپنے باپ کے واسطے بخشش طلب کرنا تو وہ ایک وعدے کے سبب تھا جو وہ اس سے کر چکے تھے۔ پھر جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے بیشک ابراہیم بہت نرم دل (بہت گریہ و زاری کرنے والے اور) بہت بردبار ہیں۔

رہا جو لوگ اس سے قبل مشرکین کے لیے دُعا کر چکے یا کسی حکم سے واقف

آیت ۱۱۴- عربی زبان میں لفظ "اَبْ" کا اطلاق چچا پر بھی ہوتا ہے۔ یہاں اس سے مراد آپ کا چچا آذر ہے۔ حضرت ابراہیم کے والد کا نام تارخ تھا حضور کے آباو اجداد میں کوئی کافر نہ تھا۔ آذر نے باپ کی طرح حضرت ابراہیم کی پرورش کی اس سے آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اس کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں گے۔ لیکن یہ مغفرت طلب کرنا اس لیے تھا کہ اللہ اسے توفیق اسلام عطا فرمائے اور پچھلے گناہ معاف کرے جب اس کی موت کفر پر ہوئی تو آپ نے بیزاری ظاہر فرمائی، گو آپ نرم دل تھے لیکن پیغمبرانہ تحمل کی شان موجود تھی۔

Marfat.com

ہونے سے قبل ان سے اس کی خلاف ورزی ہوئی تو اس پر مواخذہ نہیں ہوتا اللہ معاف کر دیتا ہے۔

۱۱۵۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

اور اللہ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے جب تک ان پر یہ ظاہر نہ کر دے کہ ان کو کن چیزوں (یا باتوں) سے بچنا چاہیئے۔ بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے (وہ جانتا ہے کہ کس نے لاعلمی سے ایک غلطی کی اور کس نے نافرمانی کی)۔

۱۱۶۔ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○

بے شک آسمانوں اور زمین پر اللہ ہی کی حکومت ہے وہی جلاتا اور (وہی) مارتا ہے اور تمہارا اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں۔

۱۱۷۔ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

بے شک اللہ نے پیغمبر پر اور (ان) مہاجرین پر اور انصار پر بڑا فضل کیا جو (غزوۂ تبوک میں) مشکل کے وقت نبی کے ساتھ رہے، ہر چند کہ قریب تھا کہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں لیکن (اللہ تعالیٰ) ان کی طرف (مہربانی کے ساتھ) رجوع ہوا بے شک وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔

غزوۂ تبوک میں گرمی کی شدّت، بے سروسامانی، زبردست فوج کا مقابلہ کے باعث بعض مسلمانوں کی ہمّت پست تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیقِ جہاد کے ساتھ ہمّت بھی عطا فرمائی اور اپنے فضل و کرم سے ان کے ارادے مضبوط کیے اور دوبارہ جب ان کے قدم ڈگمگا گئے انہیں سنبھالا یہ اللہ ہی کی مدد تھی کہ مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے اسی طرح ان تین آدمیوں پر (یعنی کعب بن مالک، ہلال

Marfat.com

بن امیہ اور مرارہ بن ربیع پر) اپنا فضل فرمایا جو غزوۂ تبوک میں محض سہل انگاری کی وجہ سے شریک نہ ہوئے تھے گو مسلمان تھے اور منافق بھی نہ تھے۔ نبی اکرم کے تبوک سے واپسی پر چند مسلمانوں نے جو شریک نہ ہوئے تھے اپنے کو مسجد کے ستونوں سے باندھ لیا تھا کہ جب تک رسول اللہ معاف نہ فرمائیں گے وہ اپنے کو نہ کھولیں گے ان کی توبہ اللہ نے قبول فرمائی لیکن ان تین آدمیوں نے نہ بہانے کیے نہ بعض صحابہ کی طرح اپنے کو ستونوں سے باندھا بلکہ صاف صاف بات آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے کہہ دی ان کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا یہاں تک پچاس دن کے بعد ان کی توبہ قبول ہوئی۔ یہ پچاس دن جس طرح ان کے گزرے وہی جانتے ہوں گے۔ ان کے لیے یہ سزا بھی کافی تھی۔ یہ بھی اسی کا فضل تھا کہ اُنہیں معاف کیا۔

١١٨- وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ ع ١٤/٨/٣

اور (اسی طرح) ان تین شخصوں پر جن کا معاملہ ملتوی رکھا گیا تھا (توجہ فرمائی) یہاں تک کہ اُن پر زمین باوجود کشادگی کے تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں (بھی) خود اُن پر بوجھ بن گئیں (زندگی دوبھر ہوگئی) اور انہوں نے (خوب) جان لیا کہ اللہ سے خود اس کے سوا کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ پھر اللہ ان پر رحمت سے رجوع ہوا (ان کو بھی رجوع الی اللہ کی سعادت بخشی) تاکہ وہ بھی توبہ کریں۔ بے شک اللہ ہی توبہ قبول فرمانے والا (اور) مہربان ہے۔

پندرھواں رکوع

مسلمانو! تم نے دیکھا کہ اگر یہ تین آدمی صداقت سے کام نہ لیتے تو یہ منافقوں میں ہو جاتے، ان کے سچ بولنے سے اللہ نے ان کی سُن لی، تم بھی پرہیز گار بنو اور صداقت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو کبھی رسول کی مدد میں کسی سے پیچھے نہ رہو۔ اللہ نے تمہاری جان ومال کو جنّت اور اپنی رضا کے عوض خرید لیا ہے کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا کوئی عمل اس کی راہ میں ایسا نہیں جس کا کثیر بدلہ تمہارے لیے نہ لکھا جاتا ہو۔ ہاں جہاد میں بھی ایک تنظیم ہے، ہر قبیلہ کے چند لوگ ساتھ ہونا چاہئیں اس تنظیم کا

Marfat.com

پاس ضروری ہے یہ بھی حکمِ الٰہی ہے۔

۱۱۹- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو (اس کی مرضی پر چلو) اور اہلِ صدق کے ساتھ رہا کرو۔

۱۲۰- مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ
حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ
يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا
يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ
ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ
مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا
يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا
كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ۙ

اہلِ مدینہ اور ان کے گرد کے دیہات کے لوگوں کو یہ نہ چاہیے کہ رسول اللہ کے ساتھ (ہونے) سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جانوں کو ان کی جان سے عزیز سمجھیں - یہ اس لیے کہ انہیں (مجاہدین کو) جب جو بھی اللہ کی راہ میں پیاس لگتی ہے اور محنت (کی سختی) اور بھوک کی تکلیف پہنچتی ہے یا ایسی جگہ ان کا قدم اٹھتا ہے کہ کافروں کو غصہ آئے یا دشمنوں سے کوئی چیز چھینتے ہیں تو ہر بات پر (ہر فعل پر) ان کے لیے ایک نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ (جب قدم قدم اور بات بات پر نیکیوں کا یہ ذخیرہ ملے تو سوچو کہ جان چرانا کیسی محرومی ہوگا اور یاد رکھو کہ) بیشک اللہ نیکی کرنے والوں کا حق ضائع نہیں کرتا۔

۱۲۱- وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً
وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ
وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ
اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور (مجاہدین اسی طرح) جو کم یا زیادہ خرچ کرتے ہیں یا کوئی میدان طے کرتے ہیں تو یہ سب ان کے لیے (نیک اعمال کے ساتھ) لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا بہتر بدلہ دے (جو کچھ کیا اس سے کہیں زیادہ انعام فرمائے)۔

جہاد کی فضیلت کے ساتھ جہاد کی ایک تنظیم بھی ہے جس کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

١٢٢- وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۟ ع ١٥

اور مسلمانوں کو نہ چاہیے کہ (جہاد کے لیے) سب کے سب نکل کھڑے ہوں۔ ایسا کیوں نہ کیا کہ ہر فرقہ میں سے ایک جماعت نکلی ہوتی (جو جہاد کرتی اور باقی دوسری ضروریات میں مشغول ہوتے۔ اس طرح جو جماعت آپ کے ساتھ ہوتی وہ آپ کی صحبت میں علوم وفیوض سے مستفید ہوتی) تاکہ وہ دین کے علم کی فہم پیدا کرتی اور جب ان کی طرف واپس جاتی تو اپنی قوم کو اعمالِ بد کے نتائج سے ڈراتی۔ تاکہ وہ (بھی جن باتوں سے احتیاط اور پرہیز کی ضرورت ہے) بچتے رہتے۔ (اور اصلاحِ قوم میں معاون ہوتے)

سولھواں رکوع

یہ سورہ تمامتر جہاد، اس کے فضائل، قواعد وضوابط پر مشتمل تھا، مرکزی تصوّر یہ رہا کہ اسلام کا احترام، اللہ کی وحدانیت کا اقرار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت وعظمت دلوں میں بیٹھ جائے، آخری رکوع مقصد کو اجمالی طور پر بیان کرنے مسلمانوں کو جہاد جاری رکھنے، کفر پر غلبہ پانے اور پرہیزگاری کو بہرحال پیشِ نظر رکھنے پر زور دیتا ہے۔ بتاتا ہے کہ اللہ کا کلام کس طرح مومن کے فروغِ ایمان کا باعث اور کافر و منافق کے قلب پر بارِ گراں کا موجب بنتا ہے، اور پھر رسالت کی فہم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، ان کے مقام، ان کی کیفیت، امّت سے محبّت، اور آخر میں سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو اپنی خاص صفت "رؤف رحیم" سے یاد فرماتا ہے۔ اس کے بعد بھی جو اس پرنور رحمت سے منہ موڑیں تو پھر فرماتا ہے، آپ کے لیے آپ کا رب کافی ہے اور اس آیت پر رکوع ختم ہوتا ہے جس کا حضوری کے ساتھ ورد حصولِ عرفان کا ضامن ہے۔

١٢٢- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ

اے ایمان والو! ان کافروں سے جو تمہارے نزدیک ہیں، جہاد کرو (جب مسلمانوں کی یہ جماعت اپنے نزدیک کے کافروں سے جہاد کرے گی تو حلقۂ جہاد وسیع ہوتا جائے گا) اور (تمہارا جہاد اس انداز کا ہونا چاہیے کہ) ان کو تمہاری سختی معلوم ہو۔ اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ (جہاد میں خوفِ خدا اور حدودِ

Marfat.com

ع الْمُتَّقِيْنَ ○

شریعت کا پاس ضروری ہے تاکہ اللہ کی مدد شامل حال رہے۔

۱۲۴- وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ
مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ
اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ
يَسْتَبْشِرُوْنَ ○

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو بعض (منافق مذاق اڑاتے ہیں اور) کہتے ہیں کہ اس (سورت) نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھا دیا۔ (انہوں نے تو یہ شرارتاً کہا لیکن حقیقت یہ ہے کہ) پھر جو ایمان لانے والے ہیں تو اس نے ان کا ایمان اور بڑھا دیا اور وہ خوشیاں منا رہے ہیں (کہ ان کے لیے بشارت ہیں)

۱۲۵- وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا
اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ
كٰفِرُوْنَ ○

اور جن کے دلوں میں (کفر و نفاق کی) بیماری ہے سو اس (سورت) نے ان کی خباثت (نفس) پر اور گندگی بڑھا دی اور مرتے دم تک وہ کافر ہی رہے۔

جب کسی سورت سے ان کو اپنے عیب کا حال اور اس کی سزا کا علم ہوا تو ان کے نفاق یا کفر میں اور سختی آگئی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اس سے توبہ کرتے لیکن اپنی بداعمالیوں سے یہ استعداد ہی کھو بیٹھے۔

۱۲۶- اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ
فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ
ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ
يَذَّكَّرُوْنَ ○

کیا (یہ منافق یا کافر) یہ نہیں دیکھتے کہ یہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائے جاتے ہیں (کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں) پھر بھی یہ توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

منافقوں کا یہ حال ہے کہ مسجد نبوی میں آتے ہیں کوئی سورہ، کوئی آیت نازل ہوتی ہے وہ سنتے ہیں تو دین سے محبّت پیدا ہونے کے بجائے اس سے تنفر پیدا ہوتا ہے وہ مجلس سے اٹھتے وقت دیکھتے بھی رہتے ہیں کہ کہیں کوئی مسلمان انہیں دیکھ تو نہیں رہا ہے، اس جہل کی وجہ سے وہ ایمان و عرفان سے محروم رہتے ہیں۔

۱۲۷- وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو (منافق) ایک دوسرے

Marfat.com

بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ هَلۡ يَرٰٮكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوۡا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ۞

کی طرف دیکھنے لگتے ہیں (گویا نظر نظر میں پوچھتے ہیں) کیا تم کو کوئی (مسلمان) دیکھ رہا ہے۔ پھر چل دیتے ہیں۔ (یہ اللہ کے رسول کے پاس سے اٹھنا نہیں، یہ ایمان و عرفان سے محرومی و مہجوری ہے) اللہ نے ان کے دل پھیر دیئے اس لیے کہ یہ لوگ سمجھ سے کام ہی نہیں لیتے۔

مومنو! مسلمانو! گنہگارو! سنو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں، کیا ہیں، اللہ کی محبّت اور شفقت کا پیغام، خُلقِ عظیم کا پیکر، امت کے لیے سرتاپا رحمت، مسلمانوں کی تکلیف آپ پر بار، ان کے لیے اللہ سے خیر کے ہر وقت دست بدعا، شفقت اور رحمت الٰہی کا پرتو رؤف رحیم ہیں۔

۱۲۸- لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۞

(اے مسلمانو!) بیشک تمہارے پاس تم ہی میں سے (شریف تر پاک نفوس میں سے) ایک رسول آئے ہیں (تم ان کے اخلاق، اطوار، دیانت، امانت سے واقف ہو لیکن اس عبدہٗ و رسولہٗ کی قلبی کیفیت بھی جانتے ہو سنو) جو تکلیف تم کو پہنچتی ہے (وہ تم سے زیادہ) ان پر (ان کے قلبِ اطہر پر) گراں گزرتی ہے۔ (اور) تمہارے لیے (تو وہ رحمت و خیر کی) فراوانی کے طالب رہتے ہیں (اور) مومنوں کے حق میں تو نہایت شفیق و مہربان ہیں۔ آپکی رسالت پر ایمان، آپ پر نظر رکھنے والوں کے لیے تو رؤف رحیم ہیں۔ فیضانِ معرفت سے ان کے قلوب منور سے منور تر کرتے جاتے ہیں)۔

۱۲۹- فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ۞ ع ۱۶ / ۵

پھر (اسکے بعد بھی) اگر یہ لوگ روگردانی کریں (آپکا حکم نہ مانیں آپکو نہ سمجھیں آپکی قدر نہ کریں) تو آپ فرما دیجیے کہ میرے لیے تو اللہ کافی ہے (میں اللہ کے بندوں سے اللہ ہی کے لیے محبّت کرتا ہوں) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔ (کارخانۂ عالم میں جو ہوتا ہے سب اسکے حکم سے ہوتا ہے وہ عظیم الشان، قدرت و حکمت والا ہے۔ اسکے تختِ سلطنت کے جلال و جمال کا کیا کہنا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ)

بحمد اللہ دوسری منزل کا ترجمہ ختم ہوا

یکشنبہ ۶- دسمبر ۱۹۶۴ء

آج ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۲- اگست سنہ ۱۹۶۸ء بروز چہارشنبہ دربار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم "رؤف رحیم" میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی۔

مدینہ منورہ حرم شریف بین المنبر و روضۂ مکرمہ

Marfat.com

تیسری منزل

سُورَۂ یُونُس

مکّی ۱۰۹ آیتیں ۱۱ رکوع

تیسری منزل کا پہلا سورہ ہے جو کتابِ حکیم کے ذکر سے شروع ہوتا ہے ۔ وہ کتاب جو ایمان والوں کو اُنس میں لاتی ہے ۔ ہر درد و غم میں ان کی مونس و غمخوار بنتی ہے اور پیغمبر کی عظمتوں سے قلوب کو آشنا کر کے توحید کے رموز، باری تعالیٰ کے صفات اور انعامات سے نوازتی ہے ۔

سورۂ توبہ اہلِ ایمان کے لیے رحمتِ ایزدی کا مژدہ لے کر آیا اور توحیدِ باری تعالیٰ اور توکّل پر ختم ہوا ۔ یہ سورہ توحید کے مضامین کے ساتھ خاص ہے ۔ وہ توحید جس کی لذّت توبہ کے بعد کچھ اور ہی ہو جاتی ہے ۔ اس سلسلہ میں حضرت یونس علیہ السلام کی توبہ کا ذکر آتا ہے ۔ اور امّتِ مسلمہ کو اس آیت کریمہ سے نوازا جاتا ہے جو ہر مشکل میں ان کی معاون بن جائے، ہمیشہ ہر حال میں ان کے لیے توبہ کی قبولیت کی ضامن ہو ۔ اور ان کے قلوب کو لذّتِ توبہ سے سرشار کرے ۔

یہ سورہ آدابِ بندگی سکھاتا ہے اور "قَدَمَ صِدْقٍ" میں لانا، بلندئ درجات کے در کھولتا ہے اور صبر کے ساتھ کاموں میں لگے رہنے کی تلقین کرتا ہے کہ یہی رفعتوں کے حاصل کرنے کا زینہ ہے ۔

اس سورت کے بعد ہی سورۂ ہود میں ان اقوام کا ذکر آتا ہے جنہوں نے نافرمانیاں کیں اور ہلاک ہوئیں پھر سورۂ یوسف میں جلال و جمال کے ملے جلے نقشے ہیں انسانی کمزوریوں سے آگاہ کر کے صبرِ جمیل کی تلقین ہے ۔ بتایا گیا ہے کہ صابروں کو دنیا میں بھی کیا کچھ نہیں ملتا ۔ اسی سورت میں توکّل کے اسلامی مفہوم کو واضح کیا گیا ہے ۔ گویا سورہ یوسف بندۂ مومن کو خوف و رجاء کی درمیانی کیفیات میں لے جاتا اور توحید کو کہ تمام کتبِ سماوی کا خلاصہ ہے، امثال سے سمجھاتا ہے ۔ اس کے بعد ہی توحید کے پرستار مبلّغِ اعظم سید ابراہیم علیہ السلام

Marfat.com

کا ذکر سورۂ ابراہیم میں ہوتا ہے ۔ پھر سورۂ حجر میں ان لوگوں کا حال ہے جو اسی نام کی وادی میں رہتے تھے جن کے دل بھی پتھر کی طرح سخت تھے اور ان کی کیفیات کو واضح کرکے مومن کو ہدایت کی جاتی ہے کہ مرتے دم تک اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہے کہ یہی مآلِ زندگی ہے ۔ اس کے بعد ہی مومن کو تنظیم سے زندگی بسر کرنے کے فوائد، وحی الٰہی پر قرار و قیام کی تعلیم ہے ۔ اور سورہ تقوٰی اور احسان پر ختم ہوتا ہے تاکہ مردِ مومن اس کا صلہ پائے ، یہاں بھی اور وہاں بھی ۔

سورہ حجر اور سورہ نحل کی آخری دو آیتیں سورۂ بنی اسرائیل سے مربوط ہیں جس کا ذکر آگے آئے گا ۔

اس اجمال کی تفصیل ، منزل کی مختلف سورتوں کے ابتدأ اور آیات کے ربط کے ساتھ ساتھ آتی رہے گی گویا یہ تیسری منزل اُنس سے احسان تک لے جاتی ہے ۔

غور طلب بات یہ ہے کہ اس منزل کی ہر سورت سوائے آخری سورت یعنی النحل کے الٓرٰ سے شروع ہوتی ہے ۔ دیکھو یہ کن واقعات ، کن حقائق کی ترجمانی ہے ۔ کن مشاہدات کی طرف دعوتِ فکر و نظر ہے ۔ اللہ تعالےٰ اس فہم سے نوازے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے)
۱۔ الٓرٰ تف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ○	الٓرٰ ۔ (حروف مقطعات میں سے ہیں جن کا ذکر گزر چکا ہے) یہ بڑی حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ۔ (جن کی صداقت اور حکمت سے کوئی عاقل انکار نہیں کرسکتا ، یہ سالکانِ راہِ حقیقت کے لیے نورِ ہدایت ہیں جو ان کو حقیقت الحقائق تک پہنچاتی ہیں)
۲۔ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ	کیا لوگوں کو (جو بھول میں پڑے ہوئے ہیں اس بات سے) تعجب ہوا کہ ہم نے ان ہی (یعنی بنی نوع انسان) میں سے ایک مرد (کامل) پر وحی نازل کی کہ لوگوں کو (بھولے ہوؤں کو عذابِ الٰہی سے)

الٓرٰ = الف ۔ لام ۔ را ۔ سورہ کا اجمال و خلاصہ ہے حضرت قبلہ نے فرمایا الف سے اللہ ۔ ل سے لقا ۔ ر سے رویت اللہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے الٓرٰ کو "انا اللہ اری" (میں اللہ سب کو دیکھتا ہوں) کا اختصار قرار دیا ہے ۔

Marfat.com

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝

ڈرائیے اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کے پروردگار کے یہاں ان کا پایہ سچا (ان کا مرتبہ بلند) ہے۔ (جس نبی پر ایمان لانے والے اصحاب کی بلندی درجات کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا اس نبی کے متعلق) کافر کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادوگر ہے۔ (یہ کیسا جہل اور کیسی غفلت ہے)

ایک نبی کا بھیجنا، اس پر وحی والقا فرمانا اس پروردگار کے لیے کیا دشوار ہے جو تمام کائنات کا خالق ہے اور مخلوقات کے جمیع امور حسبِ اقتضائے حکمت سرانجام دیتا رہتا ہے۔

۳۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

(لوگو!) بے شک تمہارا رب اللہ (ہی) ہے جس نے زمین و آسمانوں کو چھ دن میں بنایا۔ (ان کو چھ مدتوں میں چھ مرحلوں میں تدریجاً پیدا کیا) پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا (اور تخلیق عالم کر کے اس میں اپنا امر و قانون جاری کیا) وہی ہر کام کی تدبیر فرماتا ہے۔ (وہی تمام امور حسب اقتضائے حکمت سرانجام دے رہا ہے اور اس کے پاس) اسکی اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کر سکتا یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے پس اسی کی عبادت کرو (کیوں وہم میں پڑے ہو فہم سے کام کیوں نہیں لیتے) تم کیوں دھیان نہیں کرتے۔

یہ معاملہ اس دنیا میں ختم ہونے کا نہیں قیامت کا دن بڑا سخت دن ہوگا جہاں اعمال کی تول حساب وکتاب سے سامنا پڑے گا۔

۴۔ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ

(لوگو!) تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ بے شک اسی نے پہلی بار (مخلوق کو) پیدا کیا ہے پھر (قیامت کے دن) اس کو دوبارہ پیدا کرے گا تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے انہیں عدل (وانصاف) کے ساتھ (نیک) اجر عطا فرمائے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے کھولتا پانی پینے کو ہوگا اور (ان کے لیے) دردناک عذاب ہوگا کیونکہ وہ کفر کرتے رہے (اللہ کے انکار پر

Marfat.com

مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ○ مصر رہے)۔

اللہ کی تخلیق پر نظر ڈالو، زمین و آسمانوں کو دیکھو ستاروں اور سیاروں کو بھی دیکھو، نظامِ شمسی پر غور کرو اور اس سے گزر کر اس نورِ وحدانیت کو سمجھو، دیکھو قمر میں روشنی، آفتاب میں چمک، کہاں سے آئی۔ اور سورج چاند اور جملہ کائنات کس کی تخلیق ہے۔

۵۔ هُوَ الَّذِيۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِيَآءً وَّالۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالۡحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ○

وہی ہے جس نے سورج کو چمکتا (جگمگاتا) اور چاند کو منور (روشن) بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ اسی سے تم سالوں کی گنتی اور (مہینوں اور دنوں کا) حساب معلوم کر لیا کرو اللہ نے یہ سب تدبیر (و مصلحت) ہی سے پیدا کیا ہے وہ اپنی نشانیاں، سمجھنے والوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔

(لوگ اگر غور کریں تو سمجھیں گے کہ جب اس دنیا میں سورج کی دھوپ اور چاند کی چاندنی سے مخلوق کے لیے اس کے فیوض و برکات کا یہ عالم ہے تو پھر اُس عالم میں اللہ تعالیٰ کی تجلّیات و انوار کا کیا عالم ہوگا!)۔

ذرا دن رات کے اختلاف پر غور کرو۔

۶۔ اِنَّ فِي اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَّقُوۡنَ ○

بے شک رات و دن کے بدلنے میں اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے (سب میں) اللہ سے ڈرنے والوں (حق کے پرستاروں) کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

۷۔ اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَاطۡمَاَنُّوۡا بِهَا وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ اٰيٰتِنَا

البتہ جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور اس دنیا کی زندگی پر خوش اور اسی پر مطمئن ہو گئے اور وہ لوگ جو ہماری نشانیوں سے غافل ہو گئے (وہ مرکزِ تجلّی سے ہٹ گئے انہیں نظر ہی کیا آئے گا۔ جب دنیا

Marfat.com

غٰفِلُوْنَ ۝

میں رہ کر مرکز توجہ اللہ ہو تو اللہ ملے، جب دنیا سے دنیا ہی مطلوب ہو تو ایسوں کو کیا ملے گا۔)

۸۔ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

ایسوں کا ٹھکانا (تو دوزخ کی) آگ ہے ان (اعمال) کے سبب جو وہ کیا کرتے تھے۔

۹۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کا رب ان کو ان کے ایمان کے سبب ہدایت کرے گا (ان کو منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا یعنی) ان کے (محلوں کے) نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہتی ہوں گی۔ (یہ وہ مقام ہو گا جہاں انہیں نعمتِ دیدار حاصل ہو گی)۔

یہ ان کا حصّہ ہے جنہوں نے ایمان، علم اور عمل سے اپنے قلوب کو منوّر کر لیا۔ ان کی مرادیں بر آئیں۔

۱۰۔ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ع

اس (جنتِ نعیم) میں ان کی دعا ہو گی، اے ہمارے اللہ تیری ذات پاک ہے۔ (سبحانك اللھم ان کے وردِ زبان ہو گا جو ان پر انعامات کا ہر در کھول دے گا)، اور وہاں (بوقتِ ملاقات) ان کی آپس کی دعا "سلام" ہو گا اور آخری دعا ان کی یہی ہو گی کہ سب خوبی اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ (اور اس طرح وہ اللہ کا شکر ادا کرتے رہیں گے)

[آخرت کی ان لذّتوں کا کچھ تصور کرنا چاہو تو اپنی نماز کو یاد کرو جو "سبحنك اللھم" سے شروع ہوتی اور سلام پر ختم ہوتی ہے۔ اللہ کے مقبول بندے جو صدق دل سے اللہ کی یاد میں مصروف رہتے ہیں جن کی زبانوں پر بہرحال الحمد للہ رب العلمین ہی رہتا ہے جو تصور حضوری میں زندگی بسر کرتے ہیں اور اللہ کے یہاں بلندی پائے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا ہی میں اپنے انوار کے جلوے دکھا دیتا ہے لیکن یہ اللہ والے اسے اللہ ہی کی امانت سمجھتے اور اسی کے حکم پر زبان کھولتے ہیں۔ ان ہی مقبولین کی دعاؤں کے صدقے میں گنہگار بخشے جاتے ہیں]

Marfat.com

دوسرا رکوع

گزشتہ رکوع کی ساتویں اور آٹھویں آیات میں ان لوگوں کا ذکر آیا تھا جو دنیا کی زندگی سے خوش اور مطمئن ہیں اور غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، لیکن آخرت میں دوزخ ان کا ٹھکانا ہے۔ یہاں ان کے مہمل تصوّرات، توہمات، کج بحثی، اور بودے پن کا ذکر کیا جا رہا ہے، اگر اللہ ان کے اعمال پر جلدی مواخذہ کرے تو زندگی کا خاتمہ ہی ہو جائے، لیکن اللہ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ اگر کافروں کو کچھ مہلت ملتی ہے تو یہ بھی اس کی شفقت کے تحت ہے اگر تعلیمات اسلامی کے بعد بھی لوگوں میں اختلافات باقی ہیں تو یہ بھی اس کی مصلحت پر مبنی ہے، آزمائش کے لیے آزادی فکر و عمل ایک حد تک ضروری ہے دین کو قبول کرنے کی دعوت ہے، یہاں تشدّد نہیں۔ عدل کے لیے آخرت ہے۔

۱۱۔ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ○

اور جس طرح لوگ بھلائی کے لیے جلدی کیا کرتے ہیں اگر (اسی طرح) اللہ ان کو برائیاں پہنچانے میں جلدی کرتا (ان کی برائیوں پر ان کو مہلت نہ دیتا) تو ان کی عمر (جلد ہی) ختم ہو چکی ہوتی (ان کی لغزشوں کے باعث ان کو فنا کر دیا گیا ہوتا) بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی امید ہی نہیں ان کو ہم چھوڑے رکھتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔

۱۲۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

اور (حالت یہ ہے کہ) جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے بھی اور بیٹھے بھی اور کھڑے بھی (ہر طرح) ہم کو پکارتا ہے (دعا کرتا ہے) اور جب ہم اس کی وہ تکلیف دور کر دیتے ہیں (کھٹکا نکل جاتا ہے تو ہمیں بھول جاتا ہے اور) اس طرح گذر جاتا ہے گویا کسی تکلیف پہنچنے پر اس نے کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔ اس طرح بے باک لوگوں کو جو کچھ وہ کر رہے ہیں خوشنما کر کے دکھایا گیا ہے۔

۱۳۔ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ

اور یقیناً ہم تم سے پہلے کئی جماعتوں کو جب انہوں نے ظلم (اختیار) کیا

Marfat.com

قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا
لِيُؤْمِنُوْا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ
الْمُجْرِمِيْنَ ○

ہلاک کر چکے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے لیکن وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ (پھر یہ نشانیاں کس کام آتیں) یوں ہی ہم گنہگاروں کو سزا دیا کرتے ہیں۔

١٤۔ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي
الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ
كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ○

پھر ہم نے ان کے بعد تم کو زمین میں نائب مقرر کیا (خلیفہ بنایا) تاکہ دیکھیں کہ تم کیا کرتے ہو۔ (اور احکامِ الٰہی پر کس درجہ کاربند رہتے ہو)۔

١٥۔ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا
بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا
يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ
غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا
يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ
تِلْقَآئِ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ
اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اِنِّيْٓ اَخَافُ
اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ
عَظِيْمٍ ○

اور (اب خلافت فی الارض کے بعد) جب ان لوگوں کو ہماری واضح آیات سنائی جاتی ہیں (اور ان میں وہ احکام ہوتے ہیں جو ان کی عادات و رسوم کے منافی ہیں) تو وہ لوگ جن کو ہم سے ملنے کا یقین ہی نہیں ہے کہنے لگتے ہیں کہ آپ اس کے علاوہ (یا تو) کوئی اور قرآن لے آئیں یا اس کو بدل ڈالیں (اس کے کفر و بت پرستی وغیرہ کے تردیدی مضامین میں ترمیم کر دیں۔ یہ ناسمجھ حق کو نہ سمجھتے ہیں نہ دیکھتے ہیں) آپ ان سے فرما دیں کہ مجھ کو اختیار نہیں کہ اپنی طرف سے اسے بدل ڈالوں۔ میں تو اسی حکم کا تابع ہوں جو میری طرف (بذریعہ وحی) آتا ہے۔ (نبوت تو حق و صداقت کی آئینہ دار ہوتی ہے اس لیے وہ حق ہی کی عکاسی کرے گی۔ تبدیلی کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے البتہ ان عام ذہن کے لوگوں کو یوں سمجھا دیجئے) اگر میں (کلام میں تحریف کرکے) اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے (قیامت کے) بڑے (ہولناک) دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے۔

١٦۔ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ
عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ
فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا
مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

آپ فرما دیجئے (بدلنا تو الگ رہا) اگر اللہ چاہتا تو میں نہ تو اس کو تم کو پڑھ کر سنا سکتا نہ (اللہ تعالیٰ) اس (حق) کی تم کو خبر کرتا۔ کہاں تم اور کہاں اللہ کا کلام، رہا یہ خیال کہ میں کتاب بنالوں کتنا غلط اور مہمل تصور ہے۔) پھر میں تو ایک عمر (چالیس سال کی طویل مدت تک) اس سے قبل تم میں رہ چکا ہوں (تم نے کبھی میرے صدق و امانت

Marfat.com

میں شبہ نہ کیا، کیا تم نے میری زبان سے کوئی کلمہ سُنا جس کو میں نے کلام اللہ کہا ہو اگر نہیں سُنا تو اب تم کو کیا ہو گیا ہے اس وحیِ الٰہی پر یقین کیوں نہیں کرتے) کیا تم (بالکل) نہیں سمجھتے۔ (عقل سے ذرا کام نہیں لیتے)

۱۷۔ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ○

پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے، اس میں ذرا شک نہیں کہ (ایسے) بدکار فلاح نہ پائیں گے۔

جو احکامِ الٰہی کی نافرمانی کرتے ہیں وہ ذرا اپنے تصورات و اعمال کا جائزہ لیں کہ وہ کیا کرتے رہتے ہیں۔

۱۸۔ وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ ھٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰہِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○

اور وہ (تو) اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ نفع پہنچا سکتی ہیں اور (ان بتوں کے متعلق یہ لوگ) کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کیا تم اللہ کو وہ بتا رہے ہو (یعنی بتوں کی شفاعت) جس کا وجود اُسے نہ آسمانوں میں معلوم ہوتا ہے اور نہ زمین میں (مقصد یہ ہے کہ اگر وہ سفارش کر سکتے تو مالکِ ارض و سما کو ضرور اس کا علم ہوتا مگر وہ تو سفارش کر ہی نہیں سکتے) وہ (رب العزّت) پاک ہے اور ان لوگوں کے شرک سے بہت بلند و برتر ہے۔

منکرو! جس کی خبر اللہ تعالیٰ کو نہ ہو اس کی خبر تم کو ہوئی اور اس کو اللہ کا شریک بنا لیا۔ یہ فقدانِ عقل نہیں تو کیا ہے۔ رہا یہ خیال کہ سب لوگ ایک ہی خدا کو کیوں نہیں مانتے، الگ الگ خدا کیوں بن گئے اس کا جواب یہ ہے۔

۱۹۔ وَمَا کَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّۃً

اور (سب) لوگ (پہلے) ایک ہی امت (یعنی ایک ہی ملّت) تھے

19639

Marfat.com

وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

پھر وہ جدا جدا ہو گئے (ان میں اختلافات پیدا ہوئے وہ راہ سے بھٹکتے گئے تو انبیاء ان کی اصلاح کے لیے آتے رہے، چونکہ دنیا میں آزادیِ عمل و آزادیِ فکر انسان کو دی گئی ہے اس لیے یہ اختلاف رونما ہوا)۔ اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ٹھہر چکی ہوتی (یعنی دنیا میں مہلت اور آخرت میں بدلہ نہ مقرر ہو چکا ہوتا) تو جن باتوں میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا۔

ان کی کج بحثیوں کی تو انتہا نہیں ہے، دین اسلام کا فروغ اور ان کی تباہی خود ان پر اسلام کی صداقت روشن کر دے گی۔ ان سے کہیئے انتظار کریں۔

۲۰- وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ ۚ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا ۚ إِنِّي مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۝ ع ۲

اور (کفار) کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی (خاص) نشانی کیوں نہ اتری (کہ وہ سمجھ لیتے کہ یہ کلام اور صاحبِ کلام حق ہے) پس آپ فرما دیجئے کہ غیب کی بات تو اللہ ہی کو معلوم ہے، سو تم بھی انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں (کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے)۔

تیسرا رکوع

چنانچہ مکہ میں قحط پڑا۔ سات سال یہ حالت رہی، لوگ پریشان ہو گئے رسول کریم کے پاس آئے اور طالب دعا ہوئے، رحمت للعٰلمین کی دعاؤں سے قحط جاتا رہا، لیکن کافر اپنی شرارتوں اور حیلہ سازیوں سے باز نہ آئے اس رکوع میں ان کا اور ان جیسے اور لوگوں کا بیان ہے جو تکلیف میں تو خدا کو یاد کرتے ہیں لیکن جب مصیبت ٹل جاتی ہے تو پھر غرور و سرکشی پر اُتر آتے ہیں۔ ان کی دو مثالیں دی جا رہی ہیں۔ ایک کشتی اور سمندر کی اور دوسری سرسبز کھیتی اور اس کی دفعتہً تباہی کی، ایک مثال سے بتایا گیا ہے کہ انسان تکلیف میں اللہ تعالیٰ کو کیسے یاد کرتا ہے دوسری میں اشارہ ہے کہ انسان راحت میں کیسا غافل ہو جاتا ہے، حقیقت یہی ہے کہ یہ دنیا ایک آزمائش گاہ ہے، اللہ کی راہ میں ثابت قدم رہنے والوں کے لیے بھلائی اور سرخروئی اور اس سے انحراف کرنے والوں کے لیے رسوائی اور روسیاہی ہے اللہ بہترین جانچنے والا ہے اور وہی قادرِ مطلق ہے۔

Marfat.com

۲۱- وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً
مِّنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ
إِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيٓ اٰيَاتِنَا ۚ قُلِ
اللّٰهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا
يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ○

اور ہم جب لوگوں کو (جو بھول میں پڑے ہوئے ہیں) تکلیف پہنچنے کے بعد رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں (ان کی تکلیف کو دُور کرتے ہیں، فراخی و کشادگی عطا کرتے ہیں) تو (بجائے اس کے کہ وہ شکر گزار ہوں) وہ ہماری نشانیوں (کی مخالفت اور ان کی تردید) میں حیلہ سازی کرنے لگتے ہیں۔ (اور اپنے کفر، اور سازشوں سے باز نہیں آتے) آپ ان سے فرما دیجئے کہ اللہ کی تدبیر (ان کے حیلوں کے مقابلے میں) جلد کارگر ہونے والی ہے، بے شک ہمارے فرشتے تمہاری حیلہ سازیاں لکھتے جاتے ہیں (تم اپنی ہی سازشوں کے جال میں خود پھنسو گے)۔

۲۲- هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ ۖ حَتّٰىٓ إِذَا كُنْتُمْ فِي
الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ
طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا
رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ
الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا
أَنَّهُمْ أُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ
أَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

وہ (اللہ) ہی ہے جو تم کو خشکی اور سمندر میں سیر کراتا ہے۔ یہاں تک جب تم کشتیوں میں بیٹھتے ہو اور وہ لوگوں کو موافق ہوا کے ذریعہ لیکر چلنے لگتی ہیں اور وہ لوگ اس سے خوش ہوتے ہیں، کہ (ناگہاں) تیز ہوا (کشتیوں کو) آلیتی ہے اور ہر طرف سے ان پر موجیں اٹھنے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ (اب) وہ ان (لہروں) میں گھر گئے (تو اس وقت) اللہ کی بندگی میں خالص اللہ کے ہو کر اسے پکارنے (اور اس کے حضور میں گڑگڑانے) لگتے ہیں (اور عہد کرتے ہیں کہ اے اللہ) اگر تو نے ہم کو اس (آفت) سے بچا لیا تو بیشک ہم تیرے شکر گزار رہیں گے۔

۲۳- فَلَمَّآ أَنْجٰهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ
فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓأَيُّهَا
النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى
أَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫

پھر جب اس (یعنی اللہ) نے ان کو (اس آفت) سے بچا لیا تو زمین میں (پہنچتے ہی) ناحق شرارتیں کرنے لگتے ہیں۔ لوگو! (یاد رکھو) تمہاری شرارت کا وبال تمہاری ہی جانوں پر پڑے گا۔ دنیا کی زندگی سے (تھوڑا) فائدہ اٹھا لو پھر تو ہمارے پاس ہی تم کو لوٹ کر آنا ہے، پھر ہم بتائیں گے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

دنیا اور دنیا کا فائدہ ہی کیا اس کی مثال یوں سمجھو۔

۲۴- اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○

دنیا کی زندگی کی مثال پانی کی سی ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر اس سے زمین میں سبزہ گنجان ہو کر نکلا جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب (اس سبزے سے) زمین خوشنما اور پر رونق ہو گئی (کھیت لہلہانے لگے، درخت بار آور ہو گئے، طرح طرح کے پھل پھول دلوں میں مسرت پیدا کرنے لگے) اور ان کے مالکوں نے خیال کیا کہ بس اب یہ ہمارے ہیں (ہم عنقریب ان سے پورا نفع اٹھائیں گے) ناگہاں رات کو یا دن میں (کسی وقت) ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا۔ پھر ہم نے اس کو کاٹ کر (اس طرح) ڈھیر کر ڈالا گویا کل وہاں کچھ تھی نہ تھا۔ (وہ جگہ جو اس درجہ پُر رونق اور دلفریب تھی ایسی ویران ہوئی کہ پہچانی نہیں جاتی) اس طرح (ان مثالوں سے) ہم اپنی نشانیاں غور کرنے والے لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں (تاکہ وہ دنیا اور دنیا کی حقیقت کو سمجھیں)۔

۲۵- وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

اور (یہ کلام کا نازل ہونا، پیغمبروں کا تشریف لانا آیات کا واضح بیان اس لیے ہے کہ) اللہ (لوگوں کو) سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

۲۶- لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

جو لوگ بھلائی کرتے ہیں، ان کے لیے بھلائی ہے اور زیادہ (بھلائی ہے) (جنت تو ان کو انعام ہی کی گئی وہ جنت میں دیدارِ الٰہی سے بھی نوازے جائیں گے) اور (اللہ کے فضل و کرم سے) نہ ان کے چہروں پر سیاہی چھائے گی اور نہ رسوائی (ان کو کوئی خدشہ نہ رہے گا) یہی لوگ اہل جنت ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے (اہل دیدار جنت میں ہوں گے اور محل دیدار

Marfat.com

جنت ہوگی)۔

(اس آیتِ کریمہ میں دیدار کے بعد چہروں پر سے سیاہی اور رُسوائی کی نفی سے شاید
یہ مراد ہے کہ دیدار کے بعد دائمی طور پر مقامِ رضا مل جائے گا، اللہ کی نظرِ کرم ان پر ہمیشہ ہمیشہ ہوگی
ایسا کبھی نہ ہوگا کہ یہ لطف و کرم ایک لمحہ کے لیے بھی ہٹے کہ چہرہ مکدّر و سیاہ ہو اور اہلِ جنت میں
رُسوائی ہو۔ یہ خوشی ابدی خوشی اور یہ قیام ابدی قیام ہوگا۔)

۲۷۔ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اور جنہوں نے بُرائیاں کمائیں تو برائی کا بدلہ ویسا ہی ملے گا، اور ذلّت ان پر چھا جائے گی۔ (اس دن) اللہ (کے عذاب) سے ان کو بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ (ان کے چہروں پر تاریکی کا یہ عالم ہوگا) گویا ان کے چہرے اندھیری رات کے ٹکڑوں سے ڈھانک دیئے گئے۔ یہی لوگ دوزخی ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے۔

۲۸۔ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ○

اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر شرک کرنے والوں کو کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک (جن کو تم نے خدا بنا رکھا تھا) اپنی اپنی جگہ ٹھیرے رہو۔ پھر ہم ان میں آپس میں تفرقہ ڈال دیں گے۔ اور ان کے وہ شریک (جن کی وہ پرستش کیا کرتے تھے ان سے) کہیں گے تم ہماری تو پرستش نہ کرتے تھے۔

۲۹۔ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ○

پس ہمارے تمہارے درمیان اللہ (ہی) گواہ کافی ہے۔ (کہ) ہم کو تو تمہاری پرستش کی خبر تک نہ تھی۔

۳۰۔ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ

وہاں (روزِ قیامت سب کے اعمال ان کے سامنے آجائیں گے) ہر

Marfat.com

اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ ع ۳ النصف ۱۰ ۸

شخص جو اس نے (دنیا میں) پہلے کیا تھا اس کو جانچ لے گا (کہ اس کے اعمال میں کس حد تک اخلاص اور للہیت تھی اور کتنی دنیا داری اور ذاتی نمود) اور سب اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے جو ان کا مالک حقیقی ہے اور جو جھوٹ وہ باندھا کرتے تھے سب جاتا رہے گا۔

(مشرکین کی یہ افتراپردازیاں اسی دنیا تک ہیں جہاں اللہ نے ان کو مہلت دے رکھی ہے قیامت کے دن جب اللہ کے سامنے پیش ہوں گے، سب حقیقت کھل جائے گی کچھ نہ بن پڑے گا)۔

چوتھا رکوع

یہ مشرکین شرک پر توجیے ہوئے ہیں، لیکن انہوں نے کبھی یہ بھی سوچا کہ ان کو پیدا کس نے کیا ہے کون مارتا، کون جلاتا اور کون تدبیر امور کرتا ہے۔ ان سے پوچھو تو یہی کہیں گے کہ اللہ۔ لیکن عبادت غیر اللہ کی کیے جائیں گے۔ ان سے کہو کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کدھر جا رہے ہو، کیوں جھوٹ، بہتان باندھتے ہو، اگر یہ کلام اللہ بشر کا کلام ہے تو تم بھی تو بشر ہو سب مل کر ایک سورہ ہی بنا لاؤ۔ فضول تاویلوں سے کیا فائدہ، تمہارا رب تو وہ ہے جو یہ بھی جانتا ہے کہ اس نزول قرآن کے بعد بھی تم میں کون ایمان لائے گا کون نہ لائے گا۔

۳۱۔ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

آپ (ذرا ان مشرکین سے) پوچھیے تم کو آسمان اور زمین سے رزق کون دیتا ہے یا (تمہارے) کان اور آنکھوں کا مالک کون ہے (کہ جب چاہے تمہاری قوت سمع و بصر سلب کرے اور چاہے تو کسی کو سمع حقیقی عطا فرما دے) اور کون جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے اور (پھر) امور (کائنات) کی تدبیر کون کرتا ہے پس (یقیناً) وہ بول اٹھیں گے کہ اللہ۔ تو آپ ان سے کہیے کہ (پھر اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں۔

۳۲۔ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ

پس یہی اللہ تمہارا حقیقی رب ہے۔ حق (بات کے ظاہر ہو جانے) کے بعد بجز گمراہی کے کیا رہ گیا۔ پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو۔ (حق سے کیوں

Marfat.com

فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ بھاگتے ہو، حق سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے)۔

۳۳- كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

اس طرح آپ کے رب کی بات ان نافرمانوں کے حق میں سچ (ثابت) ہوئی کہ وہ ایمان نہ لائیں گے۔

لیکن اللہ ان کی گرفت اپنے علم کی بنا پر نہیں بلکہ مشرکین کے عمل کی بنا پر کرے گا

۳۴- قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

آپ (ان سے) پوچھیے کہ تمہارے شریکوں میں کوئی ہے جو مخلوق کو پیدا کرے۔ پھر دوبارہ زندہ کرے؟ آپ کہہ دیجیے (دیکھو) اللہ ہی پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی کرے گا۔ تو (تم اس سے) کہاں پھرے چلے جا رہے ہو۔

۳۵- قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝

آپ پوچھیے کہ تمہارے شریکوں میں سے کوئی (ایسا) ہے کہ صحیح راہ بتائے (صحیح راہ پر ہدایت کرے) آپ فرما دیجیے کہ صحیح راہ تو اللہ ہی دکھاتا ہے۔ تو اب (تم ہی غور کرو کہ) جو کوئی صحیح راہ بتائے اس کی بات ماننا چاہیے یا اس کی جو (خود اس وقت تک) راہ نہ پائے جب تک کوئی اور اس کو راستہ نہ بتائے۔ سو تم کو کیا ہوا ہے کیسا انصاف کرتے ہو (انصاف تو یہ تھا کہ یہ لوگ حق بتانے والے کی قدر کرتے اس کے حکم پر چلتے نہ کہ ان گم کردہ راہ کی اتباع میں لگے رہتے جو خود رہنمائی کے لیے محتاج ہیں)۔

۳۶- وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝

اور ان (لوگوں) میں اکثر محض ظن کی پیروی کرتے ہیں (وہم پر کام کرتے ہیں فہم سے کام نہیں لیتے) بے شک حق بات میں ظن (اٹکل اور لایعنی قیاس) کچھ کام نہیں آتا (یقیناً) اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔

ظن کی پیروی سے متنبہ کر کے اس کتاب الحقائق یعنی قرآن عظیم کی حقانیت

Marfat.com

کی طرف متوجہ کیا گیا ہے جو جملہ کتبِ سماویہ کی تصدیق کرتا ہے اور اوہام کے مقابلے میں حقیقت اور صداقت کو پیش کرتا ہے تاکہ لوگ ہدایت پائیں ۔

۳۷۔ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

اور یہ قرآن وہ نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اسے بنالے (کوئی اسے گڑھ لے، یہ توہم کی چیز نہیں یہ حقیقت کا بیان حقیقت کی تصدیق ہے، اللہ کے سوا اس کو کون بیان کرسکتا ہے) اور (یہی نہیں بلکہ) اپنے سے پہلے کے کلام کی (یعنی کتبِ آسمانی کی بھی) تصدیق کرتا ہے اور لکھے ہوئے (احکام) کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ یہ رب العٰلمین کی طرف سے (نازل ہوا) ہے (اللہ تعالیٰ تمام عالم کا خالق ہے، وہ زمانے کی ضروریات سے واقف ہے، اسی کے مطابق تدبیر فرماتا اور مناسب احکام اور تفصیلات بیان فرماتا ہے) ۔

۳۸۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

(اسکے باوجود) کیا لوگ (یہ) کہتے ہیں کہ (پیغمبر نے) اسے از خود بنالیا۔ آپ فرما دیجئے اگر تم سچے ہو تو تم ایک ہی سورت (بناکر) لے آؤ اور اللہ کے سوا جس کو بلا سکو بلالو۔

قرآن کا یہ کھلا چیلنج ہے پھر بھی اگر لوگ غور سے کام نہ لیں اور جھٹلانے پر آمادہ رہیں تو یہ اُن کی ضد اور عناد نہیں تو کیا ہے ۔

۳۹۔ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○

بات یہ ہے کہ جس چیز کو سمجھ نہ سکے (اس کی حقیقت تک ان کی رسائی نہ ہوئی تو) اُسے جھٹلانے لگے۔ اور ابھی ان کے پاس اس کی حقیقت نہیں پہنچی۔ اسی طرح اس سے قبل بھی لوگ جھٹلاتے رہے سو دیکھ لو کہ ان گنہگاروں کا کیا انجام ہوا۔

۴۰۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ○ ع ۱۰/۹

اور ان میں بعض ایسے ہیں جو اس (قرآن) کا یقین کریں گے اور بعض یقین نہ کریں گے اور آپ کا رب فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (وہ جانتا ہے کہ ناسمجھی کی بنا پر کون ایمان لانے میں تامل کر رہا ہے اور کون فتنہ فساد پھیلانے میں مشغول ہے

Marfat.com

سب ہی شریر اس کی نظر میں ہیں)۔

پانچواں رکوع

منکرین کی کیفیات کا بیان جاری ہے

۴۱۔ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْٓـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

اور (اے رسول) اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو فرما دیجئے کہ میرا عمل میرے لیے اور تمہارا عمل تمہارے لیے۔ تم میرے عمل کے ذمہ دار نہیں اور میں تمہارے عمل کا ذمہ دار نہیں۔

۴۲۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ○

اور ان (منکروں) میں بعض (بظاہر) آپ کی طرف کان لگاتے ہیں (گویا آپ کی باتوں کو سن رہے ہیں اور سمجھ رہے ہیں لیکن ان کے دل کہیں اور ہیں۔ تو پھر) کیا آپ (ان) بہروں کو (نصیحت) سنائیں گے اور جبکہ وہ عقل سے بھی بے بہرہ ہوں؟

۴۳۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ○

اور ان میں سے بعض آپ کی طرف دیکھتے ہیں (گویا ہمہ تن متوجہ ہیں لیکن ان کے دل پھرے ہوئے ہیں، تو پھر) کیا آپ ان اندھوں کو راہ دکھائیں گے اور جبکہ وہ بصیرت سے (بھی) محروم ہیں؟

آپ ان اندھے بہروں کو کیسے راہ دکھائیں گے جبکہ وہ کچھ دیکھنا سننا چاہتے ہی نہیں۔

۴۴۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـــًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ ○

بیشک اللہ تو لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا البتہ لوگ اپنے اوپر آپ (ہی) ظلم کرتے ہیں۔ (انہوں نے اپنی فطری استعداد کو آپ ہی اپنے برے افعال سے تباہ کر لیا ہے)۔

۴۵۔ وَيَوْمَ يَحْشُرُھُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ○

اور جس دن (اللہ) ان کو جمع کرے گا (تو وہ دنیا کی زندگی کے متعلق خیال کریں گے) گویا وہ ایک گھڑی دن سے زیادہ نہ رہے تھے۔ (اور وہ) ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔ (باوجود عالم برزخ کی طویل مدت گزر جانے کے ان کے حافظہ میں فرق نہ آئے گا۔ انہیں ان کے اعمال بھی یاد ہوں گے اور سب صورتیں بھی لیکن) جن لوگوں نے خدا کے ملنے (آخرت میں اس کے روبرو حاضر ہونے) کو جھٹلایا وہ یقیناً خسارہ میں پڑ گئے۔ اور وہ ہدایت پاتے

Marfat.com

والے (بھی) نہ تھے ۔

۴۶۔ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ○

اور اگر ہم آپ کو ان وعدوں میں سے جو کفر کو مٹانے اور کافروں کو عذاب دینے کے متعلق ان سے کیے ہیں (آپ کے سامنے) دکھا دیں یا آپ کو وفات دیں (اور اس کے بعد وہ وعدے پورے ہوں ۔ بہر حال وعدے پورے ہوں گے ، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی) تو (بہر حال) ان کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے ۔ پھر اللہ (خود) ان کاموں پر شاہد ہے جو یہ کر رہے ہیں (اس سے بھاگ کر کہاں جائیں گے)۔

سزا و جزا لوگوں کو ان کے فائدے اور نقصان سے آگاہ کرنے کے بعد ہوتی ہے ۔

۴۷۔ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

اور ہر امت کے لیے (اللہ کا) ایک رسول آتا رہا ہے ۔ (اس زمانہ کے مطابق اللہ کے احکام لاتا ہے ۔) پھر جب ان کا رسول آ چکتا ہے (لوگوں کو ان کے نفع و نقصان کی باتوں سے آگاہ کر دیتا ہے اور پھر بھی وہ نہیں مانتے تو) ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے ۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا ۔

اللہ تعالیٰ کا یہ قانون روزِ آفرینش سے جاری ہے ہمیشہ اس کے نبی اور رسول لوگوں کی ہدایت کے لیے آتے رہے ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سلسلہ ختم ہوا اور آپ کو قیامت تک کے لیے ایک مکمل دین دے کر بھیجا گیا منکر و منافق یہ کہتے ہیں کہ حسب وعدہ عذابِ الٰہی آ کیوں نہیں جاتا ان کے سوال کا جواب دیا جا رہا ہے ۔

۴۸۔ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا (وہ عذاب کب آئیگا ، آ کیوں نہیں جاتا) ۔

۴۹۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۭ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا

آپ فرما دیجئے (یہ میرے اختیار کی بات نہیں) ہیں (تو خود) اپنے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں سوائے اس کے کہ جو اللہ چاہے (جو عذاب ، ثواب اس کے قبضۂ قدرت میں ہے مجھے اس کا اختیار کہاں) ۔ (اس کے حکم کے بموجب) ہر امت کے لیے (موت کا) ایک وقت مقرر ہے ۔ جب اُن کا وقت آ پہنچتا ہے تو ایک گھڑی بھی نہ (لوگ) دیر کر سکتے ہیں نہ جلدی کر سکتے ہیں ۔ (جب عذاب آئے گا

Marfat.com

یَسْتَقْدِمُوْنَ ○

دیکھ لوگے چاہو گے کہ موت پہلے ہی آجائے لیکن نہ آئے گی)۔

۵۰۔ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَیَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا یَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ○

آپ کہیئے بھلا دیکھو اگر اس کا عذاب رات کو یا دن کو آپہنچے، تو مجرم جلدی کر کے کیا بچاؤ کر سکیں گے۔ (یا مجرم کس خوفناک چیز کے لیے جلدی مچا رہے ہیں)

۵۱۔ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○

(ان سے پوچھیئے) کیا جب عذاب واقع ہو چکے گا تب اس پر یقین کرو گے (جب عذاب آچکا تو کہا جائے گا) ہاں اب (قائل ہوئے) اور تم تو اس کا تقاضا کیا کرتے تھے۔ (اب وہ تمسخر کہاں گیا! کیوں بدحواس ہو؟)۔

۵۲۔ ثُمَّ قِیْلَ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○

پھر ظالم لوگوں سے (روز قیامت) کہا جائے گا کہ اب دائمی عذاب (کا مزہ) چکھو۔ یہ بدلہ اسی کا ہے جو تم (اعمالِ بد دنیا میں) کرتے رہے۔

۵۳۔ وَیَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۚؕ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ○ ع

(ف النبی صلی اللہ علیہ وسلم) (ف النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ع ۵ ۱۴ ۱۰

اور (یہ لوگ) آپ سے دریافت کرتے ہیں کیا یہ بات سچ ہے (واقعی قیامت آئے گی؟ ہم مرنے کے بعد زندہ کیے جائیں گے؟ اور عذاب جھیلنا ہوگا؟) آپ کہہ دیجیے ہاں اپنے پروردگار کی قسم یہ سچ ہے۔ اور تم (اللہ کو) عاجز نہ کر سکو گے۔ (تم مر کر خاک ہو جاؤ گے لیکن زندہ کیے جاؤ گے، حساب کتاب ہوگا اور دائمی عذاب تمہارا حصہ ہوگا)۔

چھٹا رکوع

قیامت کے واقع ہونے میں تو کچھ شبہ نہیں البتہ منکرین کو بھی خوب جان لینا چاہیے کہ اس روز رشوت اور معاوضہ سے کچھ کام نہ چلے گا۔ ان کی دولت ان کے کچھ کام نہ آئے گی، روئے زمین کے خزانے دے کر بھی، اگر ان کے قبضہ میں ہوں، تب بھی ان کو نجات نہ ملے گی۔

نجات کی تو بس ایک ہی صورت ہے کہ شافع محشر ؐ کا دامن تھام لو۔ اللہ کے فضل (قرآن پاک) اللہ کی رحمت (یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم) کے ہو جاؤ۔ دل کے ہر روگ، ذہن کی ہر خلش ہر وسوسۂ شیطانی سے بچ جاؤ گے۔ ان کو چھوڑ کر وہم میں پڑو گے تو کہیں کے نہ رہو گے۔

ف حضور کی حیات ہیں، نورِ ظاہر حضور، نورِ باطن قرآن تھا۔ حضور کے وصال کے بعد نورِ ظاہر قرآن ہے اور نورِ باطن حضور کی ذاتِ مقدسہ ہے۔

Marfat.com

۵۴- وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○

اور (قیامت کا دن تو وہ ہولناک دن ہوگا کہ) اگر ہر ایک گنہگار شخص کے پاس روئے زمین کی تمام دولتیں ہوں تو یقیناً وہ اپنے (گناہوں کے) بدلے میں دے ڈالے (لیکن وہ عذاب سے نہ بچے گا)۔ اور جب (منکرین حق) عذاب دیکھیں گے تو اپنی ندامت کو چھپائیں گے (اور پچھتائیں گے) اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور (باوجود اس قدرت کے) ان میں کسی پر (ذرا بھی) ظلم نہ ہو گا۔

۵۵- أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○

غور سے سن لو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ (اور یہ بھی) غور سے سن لو کہ (قیامت کے متعلق) اللہ کا وعدہ برحق ہے (بالکل سچا ہے) لیکن اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں جانتے۔

۵۶- هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○

(سن لو) وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لائے جاؤ گے۔

جب اسی کے پاس جانا ہے تو اس کی تیاری کرو اس کی کتاب تمہارے پاس نصیحتوں اور رحمتوں کے ساتھ آگئی - یہ اس تمام اثاثہ سے بہتر ہے جو لوگ جمع کرتے ہیں۔

۵۷- يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ○

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آگئی اور (اب اس کو سینہ سے لگالو اس کو اپنالو) یہ دل کی بیماریوں کے لیے شفا ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے (یہ قلب کو فاسد عقائد اور سب بری باتوں سے پاک کرتی ہے، اور صحت عقیدہ کے بعد ایمان والوں کو دنیا میں اللہ کے ہو کر رہنے سہنے کے آداب سکھاتی ہے اور رحمت میں لے لیتی ہے)۔

۵۸- قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ○

آپ فرما دیں کہ اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے (یہ کتاب نازل ہوئی ہے) تو اس پر ان کو خوش ہونا چاہیئے - (نہ یہ کہ اس سے روگردانی کریں اور مال و دولت کی حرص میں پڑے رہیں) یہ (تو) ان چیزوں سے جو وہ جمع کر رہے ہیں کہیں بہتر ہے۔

اب اس کے بعد بھی جو مصر ہیں اپنی ہی رائے پر چلتے ہیں، ان کی ناشکری پر انہیں متنبہ فرمائیں۔

۵۹- قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ

آپ فرما دیجئے دیکھو تو اللہ نے تمہارے لیے جو رزق نازل فرمایا، تو تم نے اس

Marfat.com

مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝

میں سے بعض چیزوں کو حرام اور بعض کو حلال ٹھہرالیا (تو ذرا آپ ان سے) پوچھیے، کیا اللہ نے (اس کا) تم کو حکم دیا ہے یا تم اللہ پر افترا کر رہے ہو۔

۶۰۔ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ع ۷

اور اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کا قیامت کے دن کے بارے میں کیا خیال ہے۔ (وہ اس کے متعلق کن قیاس آرائیوں میں مبتلا ہیں۔ یاد رکھیں کہ قیامت میں جزا و سزا برحق ہے)۔ بے شک اللہ لوگوں پر نہایت مہربان ہے (انتہائی فضل فرماتا ہے) لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ (اللہ کی ان عنایات کی قدر کرنا نہیں جانتے، ورنہ اللہ کے فضل یعنی قرآن اور اللہ کی رحمت یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت سے ان کے سینے خالی نہ ہوتے اور اس طرح نافرمانی میں بھٹکتے نہ پھرتے)۔

ساتواں رکوع

اس رکوع میں ان متبعین سرکارِ دو عالم کا ذکر ہے جو اللہ کے ہو رہے۔ تاکہ ایقان بڑھے اور مومن تصوّرِ حضوری میں رہ کر کام کرے۔ بتایا جا رہا ہے کہ جن لوگوں نے اس کے تصوّرِ حضوری میں زندگی بسر کی وہ اللہ کے ولی ہوگئے، خوف و حزن سے نکل گئے، امن میں آگئے۔ جنھوں نے اللہ اللہ والوں کا راستہ چھوڑ دیا وہ بھٹکتے رہیں گے وہ دنیا میں کچھ نفع اٹھالیں بالآخر ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

مخاطب حضور ہوتے ہیں گفت گو سب سے ہوتی ہے۔ امت کو ایک سمجھ کر حضور کے واسطہ سے خطاب ہو رہا ہے۔ ایک حقیقت کا اجمالاً بیان ہے۔

۶۱۔ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ

اور آپ جس حال میں ہوں اور آپ قرآن (بھی) کیوں نہ پڑھ رہے ہوں۔ اور آپ لوگ کوئی کام کیوں نہ کرتے ہوں مگر (ان تمام حالات میں) جب تم اس میں مصروف ہوتے ہو، ہم تمہارے پاس موجود ہوتے ہیں (تمہارے اعمال پر گواہ رہتے ہیں) اور آپ کے رب سے ایک ذرّہ برابر بھی کوئی شے پوشیدہ نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ بڑی (کوئی ایسی چیز نہیں) جو اس کی روشن کتاب میں (لکھی ہوئی) نہ ہو

Marfat.com

فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ○

(اللہ تعالٰی اپنے احاطۂ علمی سے ساتھ ہے، لوح محفوظ اس کی کتاب مبین ہے۔)

جو اللہ والے اپنے قول، فعل اور حال سے اس کے ہو گئے، خدا نما بن گئے، جن کو دیکھ کر اللہ یاد آنے لگے، وہ اللہ کے ولی، خوف و حزن سے نکل جاتے ہیں جس میں دنیا گرفتار ہے۔

۶۲- أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

سُن لو جو اللہ والے ہو گئے ہیں (جنہوں نے اپنے کو اللہ کے سپرد کر دیا) ان کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۶۳- الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ○

(یہ کون ہیں؟) وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کے فرمانبردار (اس کے اشاروں پر چلتے) رہے۔

(یہ وہ ہیں کہ قرآن ان کے لیے عشق نامہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے، کتاب کو صاحبِ کتاب سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی نظروں سے دیکھتے، پڑھتے، سمجھتے رہتے ہیں پھر کہاں کا خوف، کہاں کا حزن۔)

۶۴- لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○

ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتیں بدلا نہیں کرتیں۔ (اللہ کی اس بشارت میں آجانا) یہی تو بڑی کامیابی ہے (یعنی فی الحقیقت وہی خوشخبری کامیابی کی آئینہ دار ہوتی ہے جس میں تبدیلی کا شائبہ تک نہ ہو)

۶۵- (تفرد) وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

اور آپ کو ان (منکروں) کی باتیں غمگین نہ کریں (یہ آپ کا یا آپ کے دین اسلام کا کیا بگاڑ سکتے ہیں) بلاشبہ زور (و غلبہ) سب اللہ (ہی) کے لیے ہے وہی سننے والا، جاننے والا ہے۔ (وہ ان کی باتوں کو بھی سنتا ہے اور ان کے عمل اور تدابیر سے بھی خوب واقف ہے ان کے کہنے سننے سے کیا ہوتا ہے)۔

آیت نمبر (۶۱) "شان" سے حال کی کیفیت، ارادہ سے توفیق ملتی ہے۔ بندۂ مومن جب عمل کرتا ہے عبادت میں آتا ہے اللہ شاہد ہوتا ہے۔

Marfat.com

۶۶- أَلَآ إِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ○

سُن لیجئے! جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے (جو بھی ہے سب) اللہ کا ہے۔ (تمام مخلوق اس کی ملک ہے اس کے قبضۂ قدرت میں ہے) اور (یہ لوگ) جو اللہ کے سوا شریکوں کو پکارتے رہتے ہیں وہ کس کی پیروی کر رہے ہیں؟ یہ لوگ محض اپنے ظن (وہم و خیال) کے پیرو ہیں اور (اپنے) اپنے خبط میں گمراہ ہیں۔ (نہ ان کی بات میں صداقت ہے نہ اس کے پورا کرنے کی ان میں قدرت، پھر ان کی بات کی کیا وقعت)

اللہ تعالیٰ کا کوئی امر حکمت سے خالی نہیں، نور و ظلمت، دن و رات، خیر و شر کی تخلیق میں بڑی حکمتیں ہیں۔ انسان کو عقل دی، نورِ قرآن سے نوازا تاکہ اس کی روشنی میں ہر معاملہ میں ٹھنڈے دل سے غور کرے اور اس کے نتائج دل میں پائے۔

۶۷- هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُونَ ○

وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو۔ اور دن (حقیقتوں کو) دکھانے والا (بنایا) (لیکن منکر رات دن سے سبق لینا نہیں جانتے، حقائق پر غور ہی نہیں کرتے دیکھیں گے کیا۔ وہ سمع قبول ہی سے محروم ہیں) بے شک جو لوگ (غور سے آپ کی بات) سنتے ہیں ان کے لیے اس میں (بڑی) نشانیاں ہیں (وہی سمجھتے وہی لطف اندوز ہوتے ہیں)

یہ منکرین سنیں گے کیا، ان کا تو یہ عالم ہے کہ

۶۸- قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ؕ إِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؕ أَتَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○

کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے۔ وہ ذات (ایسی تمام کمزوریوں سے) پاک ہے (اور) وہ (اولاد وغیرہ ہر چیز سے) بے نیاز ہے۔ اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ (اور ان سے کہیئے کہ) تمہارے پاس (افترا پردازی) کی کوئی سند نہیں (پھر) اللہ کے متعلق ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تم کو علم نہیں۔

۶۹- قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى

آپ (صاف) کہہ دیجئے کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ (ہرگز)

Marfat.com

اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝

فلاح نہ پائیں گے۔

۷۰۔ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ ع ۱۰/۱۲

(ہاں) دنیا میں کچھ فائدہ اُٹھالیں پھر ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر (اس وقت) ان کو ہم ان کے کفر کے بدلے میں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں۔

آٹھواں رکوع

دنیا کی یہ مہلت ان کو دھوکے میں نہ ڈال دے، ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالیٰ نے اقوام کو مہلت دی ہے، انبیاء بھیجے، انہوں نے ہدایت فرمائی لیکن جب وہ اپنے کفر پر مُصر رہے تو اللہ کا عذاب آیا۔ یہ دنیا میں ہوا ہے، آخرت کا عذاب تو بہرحال ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت نوح کا واقعہ یاد دلایا جا رہا ہے۔ حضرت موسیٰ و ہارون کا ذکر ہو رہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ حق ہمیشہ فتح یاب ہوتا ہے، اللہ کا بول بالا ہے، مجرم سزا پاتے ہیں۔

۷۱۔ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝

اور آپ ان پر نوح کا حال پڑھ کر سُنا دیں۔ (شاید انہیں عبرت ہو اور وہ واقعہ یاد دلائیے) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اگر میرا تم میں رہنا اور اللہ کی آیتوں سے نصیحت کرنا تم پر گراں گزرتا ہے تو میں نے اللہ پر بھروسہ کیا (مجھے تمہاری پروا نہیں، تم شوق سے جو چاہو کر گزرو) پس تم اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر اپنا کام (کوئی پختہ تجویز) مقرر کرو پھر تم سب کو اپنی رائے میں شبہ باقی نہ رہے (اپنی تجویز کو تمام پہلوؤں سے مکمل کر لو، کوئی بات شک و شبہ کی نہ رہے، تمہارے سب ساتھیوں کو بھی معلوم ہو جائے) پھر (سب مل کر وہ تدبیریں) میرے ساتھ کر گزرو۔ اور مجھے (قطعی) مہلت نہ دو۔ (تم دیکھ لوگے کہ اللہ پر بھروسہ کے کیا نتائج ہیں، تمہاری جملہ تدبیریں اور تم خود کیسے پاش پاش ہو جاتے ہو)۔

۷۲۔ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ

پھر اگر تم منہ پھیر لو (نصیحت پر کان ہی نہ دھرو، اپنے انکار پر مصر رہو) تو (تم جانتے ہو کہ) میں نے تم سے کچھ معاوضہ نہیں چاہا۔ (اپنا فریضۂ تبلیغ انجام دیئے جا رہا ہوں) میرا معاوضہ تو اللہ ہی کے ذمّے ہے۔ اور مجھے

Marfat.com

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○

(تو) یہی حکم ہے کہ (اس کے) فرمانبرداروں میں رہوں (اور بلا خوف و خطر تبلیغ کرتا رہوں)۔

۷۳۔ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ○

پھر (بھی) انہوں نے اس کو جھٹلایا۔ (اور نوح کی نصیحت کو نہ مانا) تو ہم نے اس کو اور ان کو جو کشتی میں اس کے ساتھ تھے (طوفان سے) بچالیا۔ اور ان (نجات پانے والوں) کو ہم نے ان کی جگہ آباد کیا اور ان (لوگوں) کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے غرق کر دیا۔ پس دیکھ لو کہ جو ڈرائے گئے تھے (جن کے پاس پیغمبر آیا اور انہوں نے اس کا کہنا نہ مانا) ان کا کیا حشر ہوا۔

۷۴۔ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ○

پھر ہم نے نوح کے بعد کتنے (اور) پیغمبر ان کی (اپنی اپنی) قوم کی طرف بھیجے۔ پھر وہ ان کے پاس (اللہ کی) کھلی نشانیاں لائے، مگر ان سے یہ نہ ہوا کہ جس بات کو پہلے جھٹلا چکے تھے اس پر ایمان لے آتے (جب ایک بار "نہیں" کہہ چکے تو پھر "ہاں" کبھی نہ نکلا اپنی ضد اور تکذیب پر اڑے ہی رہے) اسی طرح، حد سے بڑھنے والوں (ہی) کے دلوں پر (تو) ہم مُہر لگا دیا کرتے ہیں۔

۷۵۔ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○

پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔ تو وہ (بھی) تکبّر کرنے لگے (اور اپنی بڑائی کے سامنے پیغمبر اور اس کے پیغام کی عظمت کو خاطر میں نہ لائے) اور وہ لوگ مجرم تھے ہی۔ (ان کی عادت ہی حق کو جھٹلانا تھی)۔

۷۶۔ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○

پھر جب ان کو ہمارے پاس سے حق بات پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ (انہوں نے اللہ کی آیات اور معجزات کو جادو ٹھیرایا)۔

آیت نمبر ۷۲۔ حضرت قبلہ نے فرمایا "توکل" اللہ پر بھروسہ کرنا ہے، ایمان کا مقتضا ہے ایمان کے ساتھ توکّل متعلق ہے، اسلام کے ساتھ اس کا ظہور متعلق ہے حقیقتِ توکل خدا کے سوا اسباب کا ڈر اور غیر سے امید کا قطع کر دینا ہے "ان اللہ یحب المتوکلین"۔

Marfat.com

۷۷۔ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ○

موسیٰ نے کہا کیا تم حق بات کے متعلق جب وہ تمہارے پاس پہنچ گئی یہ کہتے ہو کیا یہ جادو ہے؟ (کیا تم حق کو جادو کہتے ہو، بھلا جادو ایسا ہوتا ہے؟ حق و باطل کا کیا تعلق، پیغمبر حق بات کہتا ہے راہِ نجات دکھاتا ہے) اور جادو کرنے والے تو (خود) نجات نہیں پاتے (راہِ نجات کیا دکھائیں گے)۔

۷۸۔ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ○

وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم کو اس راہ سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو (زندگی بسر کرتے) پایا۔ اور ملک میں تم دونوں کی سرداری ہو جائے (ملک کی قیادت تمہارے ہاتھ آئے) اور ہم (تو تم دونوں پر ایمان لانے والے نہیں (نہ ہم تمہاری کوئی بات مانیں گے نہ تم کو پیغمبر تسلیم کریں گے)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ جواب دینے کے بعد انہوں نے طے کیا کہ انہیں ساحر ثابت بھی کر دیں۔ تاکہ یہ جھگڑا ہی ختم ہو۔

۷۹۔ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ○

اور فرعون نے کہا (یعنی یہ حکم جاری کیا) ہر ماہر جادوگر کو میرے پاس لے آؤ۔ (تاکہ موسیٰ سے ان کا مقابلہ ہو جائے)۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جادوگر جمع ہوئے، اور بھرے مجمع کے سامنے ساحر اپنا جادو دکھانے کے لیے تیار ہو گئے۔

۸۰۔ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ○

پھر جب جادوگر آئے موسیٰ نے ان سے کہا۔ ڈالو جو تم ڈالتے ہو۔ (جو تم کو دکھانا ہے دکھاؤ)۔

۸۱۔ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○

جب پھر انہوں نے (اپنی رسّیاں اور لاٹھیاں) ڈالیں (اور وہ سانپ کی طرح نظر آنے لگیں تو) موسیٰ نے کہا۔ جو چیزیں تم (بنا کر) لائے جادو ہے۔ (دیکھو) اللہ اس کو ابھی نیست و نابود کرتا ہے۔ یقیناً اللہ مفسدوں کے کام سنوارا نہیں کرتا۔

آیت نمبر ۸۱۔ اعراف میں گزر چکا ہے کہ جب ساحر جمع ہوئے تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ شروع کریں یا ہم، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم ہی ڈالو جو تم کو ڈالنا ہے۔

Marfat.com

(جہاں کسی عمل کے نتیجہ میں قومیں بگڑنے والی ہوتی ہیں اور وہ بڑائی بظاہر لوگوں کو مسخر کرلیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مقابلہ میں حق کو فتحیاب کرتا ہے۔)

۸۲۔ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ ع

اور اللہ اپنے حکم سے حق کو حق (ثابت) کر دکھاتا ہے خواہ گنہگاروں کو (کتنا ہی) ناگوار گزرے۔

ع ۱۲ ۸ ۱۳

نواں رکوع

اس امتحان میں حق کو فتح ہوئی، حضرت موسیٰ کی نبوت لوگوں پر ظاہر ہوگئی لیکن ابتدأ میں فرعون کے غضب و اقتدار کے آگے سوائے چند لوگوں کے کوئی ایمان نہ لایا۔ اس میں ایمان والوں کی بڑی آزمائش تھی۔ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کے حکم سے اللہ پر بھروسہ کیا اللہ نے انہیں نجات دلائی، ہر خوف و خطر سے بچایا، بلکہ فرعون اور ان کے سرداروں کو غرق دریا کیا، اور اس کی لاش کو رہتی دنیا تک عبرت بنا کر چھوڑ دیا۔ آج بھی مصر کے میوزیم میں اس سرکش کی لاش درس عبرت دے رہی ہے۔

۸۳۔ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۚ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

پھر (اس معجزہ کو دیکھنے کے باوجود ابتداًء میں) اس قوم کے چند نوجوانوں کے علاوہ کوئی موسیٰ پر اس خوف سے ایمان نہ لایا کہ فرعون اور ان کے سردار انہیں مصیبت میں نہ ڈال دیں۔ (انہیں تباہ و برباد نہ کر ڈالیں) اور (ان کا یہ خوف بے جا بھی نہ تھا کیونکہ) ملک میں فرعون (کا اقتدار) عروج پر تھا اور وہ (کفر، غرور اور بے کسوں کو ستانے اور ایذا دینے میں) حد سے بڑھا ہوا تھا۔

۸۴۔ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝

اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو، اگر (واقعی دل سے) تم فرمانبردار ہو۔ (ایمان لانا اللہ کے سامنے سر ڈال دینا ہے، اسی پر بہرحال بھروسہ کرنا ہے۔ انسان اپنی سی کوششیں کرتا ہے اللہ اپنی قدرتِ کاملہ سے کامیاب فرماتا ہے)۔

۸۵۔ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

تب وہ (فوراً) بول اٹھے ہم نے (صرف) اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے پروردگار تو ہم کو ظالم لوگوں کی زور آزمائی کا ذریعہ (تختۂ مشق) نہ بنا۔

Marfat.com

الظّٰلِمِيْنَ ۝

۸۶- وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور اپنی رحمت سے ہمیں ان کافر لوگوں سے نجات دے۔

۸۷- وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ
اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا
وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً
وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم کے واسطے مصر میں مکان برقرار رکھو (مراد یہ ہے کہ وہیں ٹھہرے رہو) اور تم لوگ اپنے گھروں (ہی) کو قبلہ (یعنی عبادت گاہ) بنا لو۔ اور (بہر صورت) نماز قائم رکھو۔ اور ایمان والوں کو (جو ہمارے حکم پر چلتے ہیں) خوشخبری دے دو (کہ دنیا اور آخرت کی کامیابی ان کا حصہ ہے)۔

(جب فرعون کی ہلاکت کا وقت آیا تو حضرت شاہ صاحب کی تفسیر کے مطابق بنی اسرائیل کو حکم ہوا کہ وہ لوگ مکان الگ بنائیں اور قبلہ رو بنائیں بعض مفسرین نے یہ مراد لی ہے کہ وہ مکان میں ٹھہرے رہیں اور بعض عمارتوں کو عبادت کے لیے مخصوص کر لیں۔ یا یہ کہ خود گھر میں نماز پڑھیں تاکہ فرعون کی قوم سے بچے رہیں، بہر صورت نماز کے قیام کی تاکید تھی، اور مومنین کے لیے فتح و نصرت کا وعدہ۔)

۸۸- وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ
فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا
عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى
اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا
يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ
الْاَلِيْمَ ۝

اور موسیٰ نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو (تو) سب عیش کی چیزیں اور دنیا کی زندگی میں مال (ومتاع) دیا ہے۔ اے ہمارے پروردگار (کیا یہ) اس واسطے کہ یہ تیری راہ سے (لوگوں کو) بہکا دیں (نہیں، یہ ان کا کفرانِ نعمت ہے) اے پروردگار ان کے مال (ومتاع) کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ جب تک یہ دردناک عذاب دیکھ نہ لیں ایمان نہ لائیں (تاکہ انہیں اپنی ان حرکتوں کی پوری پوری سزا ملے)۔

۸۹- قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا
فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(اللہ نے) فرمایا (موسیٰ و ہارون) تم دونوں کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا جا چکا پس تم ثابت قدم رہنا اور ناداں کی راہ نہ چلنا۔ (دیکھنا ان منکروں کا کیا حشر ہوتا ہے)۔

Marfat.com

۹۰۔ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار کر دیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے (بڑی) سرکشی اور ظالمانہ انداز سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ (اپنی فوج سمیت) ڈوبنے لگا تو (گھبرا کر) بولا کہ میں ایمان لایا کہ اس (خدا) کے سوا جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے کوئی معبود نہیں اور میں فرمانبرداروں میں (شامل ہونا) ہوں۔ (اس کو جادو اور معجزہ کا فرق اب معلوم ہوا، جب جان پر بنی تب حقیقت کھلی، لیکن اب درِ توبہ بند ہو چکا تھا۔)

اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ تجھے شرم نہیں آتی۔

۹۱۔ اٰۗلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

اب (یہ کہتا ہے کہ میں ایمان لایا) اور اس سے قبل نافرمانی پر تلا رہا۔ (تو مسلمانوں میں شامل نہیں) اور تو (ہمیشہ) مفسدوں میں (شامل) رہا۔ (دنیا نے تیرا انجام دیکھ لیا آخرت میں تو اپنا انجام دیکھے گا)۔

۹۲۔ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ ع ۹/۱۰/۱۴

پس آج ہم تیرا جسم بچائے دیتے ہیں (دریا تیرے جسم کو باہر پھینک دے گا) تاکہ تو بعد میں آنے والی امتوں کے لیے ایک نشان (عبرت) بن جائے۔ اور بے شک اکثر لوگ ہماری نشانیوں پر توجہ نہیں کرتے۔

آج بھی اس کی اونچی گردن، چہرے کی کھنچی ہوئی نسیں اسکے ظلم اور سرکشی پر شاہد ہیں، اور اس کی لاش اسی مصر کے میوزیم میں جہاں اہرام مصر اس کی حکومت کی یاد دلاتے ہیں ایک مجسمۂ عبرت بنی پڑی ہے۔

دسواں رکوع

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے اس طرح نجات دلا کر پہلے مصر اور اس کے بعد فلسطین اور شام کے سرسبز و شاداب ملک عطا فرمائے۔ اور ان کے لیے اپنی نعمتوں کی فراوانی کر دی۔ ان کے لیے لذیذ میوے، حلال و طیب غذائیں بھی مہیا فرما دیں اور ان کی روحانی اور اخلاقی بالیدگی کے لیے توریت کا علم دیا، لیکن ان کی بدنصیبی کہ اللہ کی

Marfat.com

طرف سے علم ہونے کے باوجود انھوں نے مختلف امور میں آپس میں اختلاف کیا اور حق پوشی
کی ۔ سب سے بڑا ظلم ان کا یہ تھا کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر ہی کو بدل ڈالا ۔ ان
واقعات کے بیان کے بعد رکوع میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب بنا کر امت کے لیے
حقائق کا بیان ہے تاکہ وہ کتاب اللہ اور صاحبِ کتاب کے متعلق کسی شک و شبہ میں نہ پڑیں ۔

۹۳- وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ
الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى
جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ
يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○

اور (فرعونیوں کی بربادی کے بعد) ہم نے بنی اسرائیل کو (رہنے کے لیے خوبصورت اور) عمدہ جگہ اور کھانے کو (پاکیزہ اور) ستھری چیزیں عطا کیں ۔ لیکن وہ باوجود علم حق کے پہنچنے کے اختلاف کرتے رہے بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرما دے گا ۔ (اللہ ان کے دلوں کے حال سے واقف ہے جانتا ہے کہ ان کے اختلاف کی بنیادی بات آنحضور کی بعثت ہے اس حق کو چھپانا بڑا ظلم ہے ۔ قیامت میں اس ظلم کا پتہ چلے گا) ۔

۹۴- فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ
اِلَيْكَ فَسْــَٔـلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ○

اور اگر (بالفرض) آپ کو (یعنی آپ کی امت کے کسی فرد کو) اس (کتاب یا اس کی کسی بات) میں جو ہم نے آپ پر نازل فرمائی کچھ شک ہو تو ان لوگوں سے پوچھ لیجئے جو آپ سے قبل کی (نازل کی ہوئی) کتابوں کو پڑھتے ہیں ۔ (یعنی جن کے پاس ان کتب سماویہ کا کچھ صحیح علم باقی ہے) بے شک آپ کے رب کی طرف سے آپ کے پاس حق آ پہنچا ہے پس (اے امتِ محمدیہ اس آئینہ جمال الٰہی کے متعلق دیگر اقوام کی طرح) تم کبھی شک میں نہ پڑنا ۔

۹۵- وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اور ان لوگوں میں شامل نہ ہو جانا جنھوں نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا ورنہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے ۔

۹۶- اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ
رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

بیشک جن لوگوں پر آپ کے رب کی بات ثابت ہو چکی ہے (یعنی جن کے لیے عذاب مقدر ہو چکا ہے اور جن لوگوں کی بدبختی ، سوءِ استعداد اور شامت اعمال سے یہ بات علمِ الٰہی میں ثابت ہو چکی ہے) وہ ایمان نہ لائیں گے

Marfat.com

۹۷۔ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝

خواہ ان کے پاس ساری نشانیاں (ہی کیوں نہ) پہنچ جائیں جب تک وہ دردناک عذاب (نہ) دیکھ لیں۔

۹۸۔ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝

پس کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ (عذابِ خداوندی کو دیکھ کر) ایمان لاتی، پھر اس کا ایمان لانا اسے نفع دیتا۔ سوائے قوم یونس کے (کہ) جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے ان پر سے دنیا کی زندگی میں ذلّت کا عذاب اٹھالیا (جو ان کے سروں پر منڈلا رہا تھا) اور ایک (خاص) مدت تک ان کو (دنیاوی زندگی کے فیوض و برکات اور راحت و آرام سے) مستفید کیا۔

۹۹۔ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

اور اگر آپ کا رب چاہتا تو زمین پر جتنے لوگ ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ پھر کیا آپ لوگوں پر زبردستی کریں گے کہ وہ ایمان لے آئیں۔

قلوب میں زبردستی ایمان نہیں ڈالا جاتا اگر اللہ چاہتا تو سب کو مومن ہی کر دیتا لیکن یہ اس کی حکمت تکوینی نہیں تشریعی ہے۔ آپ اپنے فریضۂ تبلیغ اور اس کی مخلوق کی محبت میں سب کے لیے اس درجہ مضطرب نہ ہوں، بایں ہمہ ان کے اعمال و افعال کی دنیا اس کے نظامِ تکوینی سے کلی طور پر آزاد بھی نہیں۔

۱۰۰۔ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

اور کسی شخص کو یہ قدرت نہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لائے (اور یہ توفیق ان کو ہوتی ہے جو اللہ کی طرف بڑھتے ہیں، اس کی نشانیوں پر غور کرتے ہیں) اور جو لوگ غور ہی نہیں کرتے اللہ ان کو (کفر کی) نجاست میں پڑا رہنے دیتا ہے۔

۱۰۱۔ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ

آپ فرما دیجئے، دیکھو تو آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے لیکن (اللہ کی

Marfat.com

وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

گوناگوں) نشانیاں اور (عذابِ الٰہی سے) ڈرانے والے (اس کے رسول) ان لوگوں کے کچھ کام نہیں آتے جو ایمان ہی نہیں رکھتے (ایمان لانا ہی نہیں چاہتے)

۱۰۲- فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝

پس یہ ان ہی (برُے) دنوں کے منتظر ہیں جو ان سے قبل کی قوموں پر گزر چکے ہیں۔ (اچھا) آپ فرما دیجئے کہ تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

۱۰۳- ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ع ۱۱ ۱۵

پھر (جب عذاب آجاتا ہے تو) ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو بچا لیتے ہیں، اسی طرح ایمان والوں کو بچا لینا ہمارے ذمہ ہے۔

جس طرح یہ لوگ اپنی ضد پر قائم ہیں کہ اللہ کو نہ مانیں گے اللہ بھی اپنی سنت پر قائم ہے کہ وہ اپنے رسول اور ان پر ایمان لانے والوں کو ہر آفت مصیبت سے نجات دیتا رہیگا "لاتخف" و "لاتحزن" کی صدائیں مومنوں کے قلوب سنتے رہیں گے۔

گیارھواں رکوع

اس آخری رکوع میں، دین کا خلاصہ، توحیدِ خالص کا بیان ہے، دل و جان سے اللہ کی بندگی مومن کا ایمان ہے۔ یہی سیدھی راہ ہے، نفع و ضرر اللہ کے قبضہ میں ہے، اسی کو پکارنا اسی سے ہر حال میں مدد مانگنا ہے۔ وہ فضل و کرم سے اپنے بندوں کو نوازتا ہے، وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ حق آ پہنچا اب جو چاہے اس حق پر چلے۔ اور راہِ ہدایت سے سرفراز ہو، اور جو چاہے بھٹکتا پھرے۔ اور مستحق عذاب بنے۔ ان بشارتوں سے مومن خوش ہوتے کافر ڈرتے ہیں۔

۱۰۴- قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ

(اے رسول اب انہیں دین کی اصل حقیقت بتا دیجئے) کہہ دیجئے اے لوگو اگر تم کو میرے دین کے متعلق کچھ شک ہے تو (میں تم کو صاف بتا دوں کہ) اللہ کے سوا جن (خداؤں) کی تم عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت

Marfat.com

اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ
يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

نہیں کرتا بلکہ میں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روح قبض کرتا ہے، اور مجھے حکم ہے کہ ایمان والوں میں سے رہوں۔

۱۰۵۔ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

اور یہ کہ (اے محمد یعنی اے امت محمد تو) اپنا رخ یکسو ہو کر سچے دین (دین اسلام) کی طرف کرے اور شرک کرنے والوں میں نہ ہو۔

۱۰۶۔ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ
فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ
الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو جو (فی الحقیقت) نہ تو تجھے نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، مت پکارنا پس اگر تو نے ایسا کیا تو ظالموں میں سے ہو جائیگا (خطاب رسول سے مگر مقصود امت کو تعلیم دینا ہے)

۱۰۷۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا
كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ
يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ
يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

اور اگر اللہ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو سوا اس کے کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھ کو کوئی بھلائی پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا (وہ قادر مطلق ہے)۔ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل فرماتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۰۸۔ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ
الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى
فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ
اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ ۝

(بس) آپ فرما دیجئے! اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تم کو حق پہنچ چکا۔ اب جو کوئی راہ ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ ہدایت سے اپنے ہی حق میں بھلائی کرتا ہے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور مجھ پر تمہارے کاموں کی ذمہ داری نہیں ہے۔ (میں تمہارا وکیل نہیں کہ اچھا کر دیا برا تو میں تمہاری طرف سے اللہ کے حضور ذمہ دار اور جواب دہ ہوں۔)

۱۰۹۔ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ

اور آپ اسی کی پیروی کیے جائیے جو آپ پر وحی ہوتی ہے اور صبر

Marfat.com

حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ ع ۱۱/۱۶
کیجئے یہاں تک کہ اللہ (رب العزت) اپنا فیصلہ (صادر) فرمائے۔ (اور حق و باطل، نور و ظلمت، اسلام و کفر کی حقیقت لوگوں پر آشکارا ہو جائے) اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

سُوْرَةُ هُوْدٍ

مکّی ایک سو تیئس آیتیں ۱۰ رکوع

سورہ یونس کے آخری رکوع میں دین کے اصل الاصول، توحید خالص کا ذکر تھا، انس میں رہنے والوں کو ہر شرک سے بچنے کی تعلیم دی گئی تھی۔ سورہ "وھو خیر الحکمین" کے الفاظ پر ختم ہوا کہ انسان آخرت کو پیش نظر رکھے، اب سورہ ہود میں باری تعالیٰ کی ذات و صفات کا بیان ہے، مختلف انبیاء کرام کی طرف سے دعوت حق کی تفصیل، اور مختلف امتوں کی نافرمانیوں کا حال ہے۔ ساتھ ہی مومن و کافر کی کیفیات کو ظاہر کیا گیا ہے، منکرینِ توحید کا بیان اور عذاب الٰہی کا ذکر کچھ اس انداز سے ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سورت نے مجھے بوڑھا کر دیا۔

سورہ کی ابتدا نزولِ قرآن، اور اس کی حکمت سے ہوتی ہے کہ طالب ہدایت کے لیے راہِ حق کی تلاش آسان ہو جائے۔ یاد رہے اللہ تعالیٰ کی حکمت: کائنات کی تخلیق، رزق کی فراہمی اور جملہ امور میں حسب مصالح تدبیر و تصرف فرمانا ہے۔ بندہ کی حکمت: موجودات کا جاننا، علم و عقل کے ذریعہ حق تک پہنچنا، عمل صالح کرنا ہے۔ حکمتِ دین: فہم معاد اور اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔ یہ ایک محمود ملکہ ایک نورِ حق ہے جو خیر الحاکمین کے سامنے سربسجود کرتا ہے، معرفتِ حق کے دریچے کھولتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝ لا
الف، لام، را، ۔ یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں (حکمت پر مبنی ہیں) پھر (خدائے) حکیم و خبیر کی طرف سے کھول کر بیان کر دی گئی ہیں

اے رسول آپ فرما دیجئے یہ قرآن حکمت پر مبنی ہے بتدریج اُترا ہے کہیں مجملاً کہیں مفصل احکامات کا بیان ہے اس کا ماحصل کیا ہے؟

۲۔ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ
(یہ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو (کسی اور کو لائق بندگی نہ سمجھو اور مجھے

Marfat.com

مِّنۡهُ نَذِيۡرٌ وَّبَشِيۡرٌ ۝ — اس کا رسول جانو) ہیں اس کی طرف سے تم کو ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ (جو کہتا ہوں اس کی طرف سے کہتا ہوں)۔

۳۔ وَّاَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُمَتِّعۡكُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤۡتِ كُلَّ ذِىۡ فَضۡلٍ فَضۡلَهٗ‌ ؕ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ كَبِيۡرٍ ۝

اور یہ کہ اپنے پروردگار سے بخشش مانگو (گناہ بخشوالو) پھر اس کی طرف رجوع کیے رہو (گویا راہ سلوک کی تین منزلیں ہیں۔ پہلے بخشش کی طلب، پھر اس کی طرف رجوع ہونا، پھر جو کام بتائے وہ کرتے رہنا، اگر اس پر عمل پیرا ہو گے تو اللہ) تم کو ایک وقت مقرر تک (دنیا میں بھی) سرمایۂ فلاح عطا فرمائیگا اور (آئندہ بھی) زیادہ اچھے کام کرنے والے کو مزید اجر پہنچاتا جائیگا۔ (یعنی جس نے اللہ کیلئے عمل کیا اللہ تعالیٰ آئندہ کے لیے اسے اطاعت اور عمل نیک کی توفیق دیتا رہیگا، اور ہر شخص کے اخلاص و مرتبہ کے مطابق اسے اپنی رحمتوں سے نوازتا جائیگا) اور اگر تم روگردانی کرو گے (یعنی میری بات نہ مانو گے) تو مجھے تمہارے بارے میں (قیامت کے) بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ (قیامت کا آنا برحق ہے تمہارے ماننے نہ ماننے سے وہ دن ٹل نہ جائیگا لیکن اس کا انکار تمہارے لیے ہلاکت کا باعث ہوگا)۔

۴۔ اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ‌ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝

(یاد رکھو) اللہ ہی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (صاحب قدرت سے آج روگردانی کر لو لیکن کل بھاگ نہ سکو گے)۔

ایک طرف مومنوں کی جماعت ہے جو اللہ سے ملنے پر یقین رکھتے اور اسے حاضر و ناظر جانتے ہیں ان کی حیا کا یہ عالم ہے کہ

۵۔ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ يَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَهُمۡ لِيَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡهُ‌ ؕ اَلَا حِيۡنَ يَسۡتَغۡشُوۡنَ ثِيَابَهُمۡ ۙ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ‌ ۚ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝

دیکھو یہ اپنے کو جھک جھک کر دہرا کیے ڈالتے ہیں (بشری ضروریات کے وقت بھی کپڑے ہٹاتے ہوئے انہیں اللہ سے شرم آتی ہے) تاکہ اس سے (اپنے ستر کو) چھپائیں (شرع میں اس غلو کی ضرورت نہیں انہیں اس طرح سمجھا دیا جائے کہ) دیکھو جب وہ اپنے کپڑے میں لپیٹے ہوتے ہیں (اس وقت بھی تو اللہ) ان کی چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے وہ تو دلوں کی باتوں جاننے والا ہے (اس سے کوئی حقیقت چھپی نہیں مومن ہو یا کافر وہ سب کے عمل، ارادہ اور نیت سے واقف ہے اور اسی کے مطابق وہ جزا و سزا دے گا نہ مومن محروم رہیں گے نہ کافر بھاگ سکیں گے)۔

Marfat.com

پارہ نمبر ۱۲

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

گزشتہ آیات میں علمِ الٰہی کی وسعتوں کا بیان تھا آئندہ آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا ذکر ہے ۔ بتایا جاتا ہے کہ ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمے ہے وہ اس کی ضروریات سے بھی آگاہ ہے اور ان کے حال سے بھی باخبر ۔ اس کا علم نہ صرف انسان کی دنیاوی زندگی پر محیط ہے بلکہ مرنے کے بعد اس کے سونپے جانے کی جگہ اور آخرت میں اس کے اصل مقام جنت یا جہنم سے بھی وہ واقف ہے ۔

۶۔ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ○

اور روئے زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا (جاندار) ایسا نہیں کہ جس کی روزی اللہ نے (اپنے لطف وکرم سے) اپنے پر واجب نہ کرلی ہو۔ اور وہ (دنیا میں) اس کے ٹھیرنے اور (موت کے بعد) اس کے سونپے جانے کی جگہ جانتا ہے (اس کا علم اس قدر محیط ہے کہ وہ دنیا اور برزخ کی زندگی کی تمام تفصیلات جانتا ہے اور یہ) سب کچھ (اس کی) روشن کتاب (لوحِ محفوظ صحیفۂ علمِ الٰہی) میں لکھا ہوا ہے ۔

انسان کو اپنی جدوجہد سے غافل نہ ہونا چاہیے لیکن اپنی نظر کو اسباب سے گزار کر مسبب پر رکھنا چاہیے ، کافر اسباب پر مومن مسبب الاسباب پر تکیہ کرتا ہے ایک محض متاعِ دنیا لیتا ہے دوسرا آخرت بھی سنوار لیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ مومن پر تھوڑی سی مشقت سے بے شمار انعام فرماتا ہے یہ اس کا کرم ہے وہ علیم بھی ہے اور قدیر بھی ۔

۷۔ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ

اور (دیکھو) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن (چھ منازل ، چھ مراتب) میں پیدا کیا ۔ اور (اس وقت) اس کا عرش پانی پر تھا (زمین کی تخلیق سے قبل اس کی قدرت وحکمت کی نشانہ ہی پانی کر رہا تھا ۔ پھر اس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے زمین وآسمان ہی نہیں بلکہ انسان کو پیدا فرمایا اور اس کی تخلیق میں بھی پانی کے لطیف تعلق کو باقی رکھا) تاکہ تم کو آزمائے کہ کون (اللہ اور اس کے

Marfat.com

اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○

رسول پر ایمان لاکر) تم میں سے نیک عمل کرتا ہے۔ اور (مسلمانو!) تم تو آخرت پر ایمان رکھتے ہو لیکن) اگر آپ (کافروں سے) کہیں کہ تم مرنے کے بعد پھر اٹھائے جاؤ گے تو کافر کہدیں گے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔ (اس میں اثر ضرور ہے لیکن اس میں صداقت نہیں یہ ہم پر چلنے والا نہیں)

یہ دنیا آزمائش گاہ ہے۔ انہیں آخرت پر یقین آئے یا نہ آئے لیکن اس کا علم انہیں ہو کر رہے گا۔ عذاب کا جلد نہ آنا، عذاب کے برحق نہ ہونے کا ثبوت نہیں۔

۸- وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ع ۱

اور اگر ایک مدّت معیّنہ تک ہم ان سے عذاب ملتوی (بھی) کیے رہیں، تو یہ لوگ ضرور کہنے لگیں گے کہ عذاب کو کونسی چیز روک رہی ہے (نہ ہمارے عقیدے بدلے نہ عمل، پھر عذاب آ کیوں نہیں جاتا) سُن لو کہ جس دن وہ (عذاب) آئیگا، ان سے ٹالا نہیں جائیگا۔ اور جس چیز کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے (یعنی روزِ قیامت، نارِ دوزخ) وہ ان کو گھیر کر رہے گی۔

دوسرا رکوع

انسان کی عام کمزوریوں کے ساتھ منکرینِ حق کی کیفیات کا بیان جاری ہے حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی جا رہی ہے کہ آپ ان کی وجہ سے آزردہ نہ ہوں، آپ نے اللہ کے عذاب سے انہیں ڈرایا آپ نے تبلیغ کا فرض ادا فرمایا، آپ کی ذمہ داری ختم ہو گئی، وہ دنیا کا عیش چاہتے ہیں، کچھ دن یہاں عیش کر لیں، لیکن ان کا مقابلہ ان صاحبِ ہوش و بصیرت سے نہیں کیا جا سکتا جو عقلِ معاد بھی رکھتے ہیں، دل میں خوفِ خدا لیے ہوئے ہیں۔ کافر اللہ کے عذاب کے مستحق ہو چکے، مومن اس کے فضل کے لیے منتخب ہو گئے، ایک دُوری کی لعنت میں گرفتار دوسرا قُربِ الٰہی کی نعمت سے سرفراز۔ بھلا یہ دونوں کیسے برابر ہو سکتے ہیں کہیں بہرے اندھے اور سمیع و بصیر والے برابر ہوئے ہیں؟

۹- وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ○

اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں (کسی نعمت سے نوازیں) پھر اس سے وہ چھین لیں تو وہ مایوس (اور) ناشکر گزار ہو جاتا ہے (گزشتہ نعمتوں پر "ناشکری آئندہ سے مایوسی اس کی زندگی کا حاصل بن جاتا ہے")

Marfat.com

۱۰۔ وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ إِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝

اور اگر ہم اسے اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی کسی نعمت کا مزہ چکھائیں تو کہنے لگتا ہے کہ مجھ سے میری سب بُرائیاں (اور تکالیف ہمیشہ کیلئے) دُور ہوئیں بے شک وہ تو (بڑی جلدی) خوش ہو جانے والا اور شیخی مارنے والا ہے (حالانکہ اگر عاقل ہوتا تو اللہ کا شکر ادا کرتا اور اس کی ناراضگی سے ڈرتا رہتا)۔

۱۱۔ إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

البتہ جو لوگ صابر ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے (اللہ تعالیٰ ان کے صبر اور استقامت اور حُسنِ عمل کے بدلے میں انہیں اپنی بخشش اور عظیم الشان انعام سے نوازے گا)۔

اے پیغمبر یہ کافر تو آپ کو زچ کرنا چاہتے ہیں اور یہ آپ سے نامناسب سوالات اس لیے کرتے ہیں کہ آپ تنگ دل اور افسردہ خاطر ہوں ۔ یہ اپنی سازشوں کی بنا پر یہ امید باندھے بیٹھے ہیں:

۱۲۔ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى إِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ أَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ إِنَّمَآ أَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ ۝

کہ شاید جو کچھ آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اس میں سے آپ کچھ حصہ چھوڑ دیں (یہ ان کی خام خیالی ہے۔) اور آپ کا دل اس سے تنگ ہو کر یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس (نبی) پر کوئی خزانہ کیوں نہ اترا، یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا (اس طرح کی مہمل باتوں سے وہ آپ کی حوصلہ شکنی کرنا چاہتے ہیں یہ نبی کی ذات کو نہیں پہچانتے بہر حال) آپ تو ان کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے ہیں اور ہر چیز کا ذمہ دار اللہ ہے (آپ ان کے ایمان لانے نہ لانے کے ذمہ دار نہیں)۔

۱۳۔ أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَأْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

کیا یہ (کافر و مشرک) کہتے ہیں کہ قرآن کو آپ نے خود بنا لیا ہے آپ فرمادیجئے تم ایسی دس ہی سورتیں بنا کر لے آؤ اور (خود ہی نہیں بلکہ) اللہ کے سوا جن کو بلا سکو (اپنی مدد کے لیے) بلا لو۔ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔

اور کلام اللہ کا یہ معجزہ تو ہر زمانے کے لیے ہے۔

Marfat.com

١۴- فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○

پس (اے مسلمانو!) اگر وہ (منکر) تمہاری بات قبول نہ کریں تو ان سے کہو کہ) جان لو کہ یہ (قرآن) اللہ ہی کے علم سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (جب تم ایسی دس آیتیں نہ بنا سکے) تو اب مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے۔ (اسلام قبول کرنے میں کیا انتظار ہے کیا اس سے بڑھ کر کوئی معجزہ ہو سکتا ہے)۔

اب اس کے بعد بھی اگر وہ ایمان نہ لائیں تو ثابت ہو گیا کہ انہیں دین مطلوب نہیں، دنیا مطلوب ہے۔ قانونِ قدرت یہ ہے کہ

١۵- مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِیْهَا وَهُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ ○

جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی آسائش کا طالب ہے ہم ان لوگوں کو ان کے عمل کا بدلہ اس دنیا میں پورا پورا دے دیتے ہیں اور ان کے لیے اس میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

١٦- اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

(لیکن) یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت (کی زندگی) میں بجز آگ کے کچھ نہیں۔ اور جو کچھ انہوں نے اس (دنیا) میں کیا وہ برباد ہوا اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں سب بے اثر ہے (جو کام دنیا کی غرض سے کئے گئے دنیا میں اس کا اجر مل گیا اب آخرت میں وہ کس کام کے۔

١٧- اَفَمَنْ كَانَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَیَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓی اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

بھلا جو شخص اپنے رب کے کھلے راستہ پر ہو (جو نور کو دیکھ کر، نور کو پا کر اپنے رب کی طرف جا رہا ہو) اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ کی طرف سے ایک گواہ (قرآن بھی موجود) ہو، اور اس (قرآن) سے قبل موسیٰ کی کتاب (ان کے لیے) راہنما اور (موجب) رحمت ہو (وہ یہ سب کچھ دیکھ کر اور سمجھ کر کس طرح انکار کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں، بلکہ) یہی لوگ ہیں جو (پہلے تورات کو مانتے تھے اب) اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کوئی اس (کتاب، صاحبِ کتاب) کا کسی بھی فرقے میں سے منکر ہے تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے، پس (اے مخاطب، صاحبِ قرآن کی زبان سے قرآن سننے کے بعد) تجھ کو اس میں شبہ نہیں ہونا چاہیئے بیشک وہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ اس پر ایمان

Marfat.com

النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

نہیں لاتے۔

١٨- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى
اللّٰهِ كَذِبًا ط اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ
عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ
هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ج
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ یہی لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور (سب ہی) گواہی دینے والے کہیں گے کہ یہی ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ سُن رکھو کہ ظالموں پر (ناانصاف اور حد سے تجاوز کرنے والوں پر) اللہ کی لعنت ہے۔ (یہ مقام قُرب سے دُور پھینک دیئے گئے، اور ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اور)۔

١٩- اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ط وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○

(یہی لوگ ہیں) جو اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور اس میں کجی ڈھونڈھتے ہیں۔ (اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اس سیدھی راہ کو ٹیڑھا ثابت کریں خود تو گمراہ ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کریں) اور وہی آخرت سے انکار کرتے ہیں (جہاں جانا ہے اس منزل ہی کے منکر ہیں)۔

٢٠- اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ
فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ م يُضٰعَفُ (وقف لازم)
لَهُمُ الْعَذَابُ ط مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ
السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ○

یہ لوگ زمین میں (بھاگ کر، چھپ کر) عاجز نہیں کرسکتے اور اللہ کے سوا ان کے کوئی حمایتی (اور مددگار) نہیں (جو انہیں عذابِ الٰہی سے بچا سکے) ان کے لیے دونا عذاب ہے (ایک خود گمراہ ہونے کا دوسرا لوگوں کو گمراہ کرنے کا) (کیونکہ) نہ وہ (حق بات) سُن سکتے تھے اور نہ وہ (راہِ حق) دیکھ سکتے تھے۔

٢١- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○

یہی ہیں جنہوں نے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالا۔ اور (جب خدا کے روبرو ہوئے تو) سب جھوٹ جو انہوں نے از خود گھڑ لیے تھے ان سے گم ہوگئے (ہوا ہوگئے)

٢٢- لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ
الْاَخْسَرُوْنَ ○

اس میں (ذرا بھی) شک نہیں کہ یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

٢٣- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

البتہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور انہوں نے اپنے

Marfat.com

الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

رب کے سامنے عاجزی کی (خضوع وخشوع سے اس کی بندگی کرتے رہے) وہی لوگ جنتی ہیں (اور) اس میں وہی ہمیشہ رہیں گے۔

گزشتہ آیات میں کافر اور مومن دونوں گروہوں کا ذکر ہوا اب ایک مثال کے ذریعہ اس فرق کو واضح کیا جا رہا ہے۔

۲۴۔ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ ع

ان دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک (فریق یعنی کافر) اندھا اور بہرا اور (دوسرا فریق یعنی مومن) دیکھتا اور سنتا (یعنی چشم بصیرت اور سمع قبول رکھنے والا) کیا ان دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے۔ کیا تم غور نہیں کرتے۔ (کفر کی تاریکیوں کو ایمان کی روشنی سے کیا نسبت)۔

ع ۲ ۱۶ ۲

تیسرا رکوع

گزشتہ رکوع دو فریقوں کی حالت پر ختم ہوا، ایک کافر، دوسرے مومن، چونکہ ذکر منکرین ہی کا چلا آ رہا تھا اس لیے کافروں کا ذکر پہلے کیا، اب حضرت نوح علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی قوموں کی حالت اس کی تائید میں بیان کی جا رہی ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ عذاب الٰہی کیوں آیا کن صورتوں سے آیا۔ عذاب کی ہر صورت لوگوں کے حال کے بموجب تھی حضرت نوح علیہ السلام نے پچاس سال کی عمر سے تبلیغ شروع کی برسہا برس تبلیغ فرمائی۔ سوائے چند لوگوں کے کوئی ایمان نہ لایا۔ ایمان کیسے لاتے نہ ان کی بات سنتے تھے نہ ان کی پاک زندگی پر نظر کرتے تھے، گویا بہرے اور اندھے تھے تیسرے اور چوتھے رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر تفصیلاً کیا جا رہا ہے

۲۵۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ○

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ (جو اپنی قوم سے یہ کہتے تھے) کہ میں تم کو واضح طور سے (تمہارے برے اعمال کے نتائج سے) ڈرانے والا ہوں (اللہ کی طرف سے تمہاری ہدایت کے لئے آیا ہوں۔ کہ تم ان باتوں سے

Marfat.com

بجز جو اس کی ناراضگی کا باعث اور اس کے عذاب کا موجب ہوتی ہیں)۔

اہم ترین بات یہ ہے

۲۶۔ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ○

کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو (غیر اللہ کی پرستش کی صورت میں) مجھے تم پر ایک دردناک عذاب کا ڈر ہے۔ (کہیں اپنی حرکتوں کے باعث کسی دن تم عذابِ الٰہی میں گرفتار نہ ہو جاؤ)۔

۲۷۔ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ○

اس پر ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے، (نوح تم کو کیا ہو گیا ہے، ہم تو تم کو پیغمبر نہیں سمجھتے کیونکہ) ہم کو تو تم ہم ہی جیسے ایک انسان نظر آتے ہو، اور ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی تمہارا پیرو بھی نہ ہوا بجز ہمارے چند رذیل سطحی رائے والے لوگوں کے۔ (جو بلا سوچے سمجھے ظاہری اور سطحی طور پر ایمان لے آئے) اور (اے نوح) ہم تم میں اپنے اوپر فضیلت کی کوئی وجہ نہیں پاتے (کیونکہ نہ تم مافوق الفطرت طاقت کے مالک ہو نہ جاہ و اقتدار کے نہ تمہارے ساتھ ہم جیسے شرفا کی کوئی جماعت ہے جو اثر رسوخ کی مالک ہو اور نہ فرشتے، پھر تم کہاں کے نبی ہو گئے) بلکہ ہم تو تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔

حضرت نوح نے جواب دیا نبوت اور رسالت کے لیے ان میں سے کسی چیز کی ضرورت نہیں البتہ نبوت کے لیے ہدایت و رحمتِ خداوندی کی ضرورت ہے جو تمہاری نگاہ سے اوجھل رہی۔

۲۸۔ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ○

کہا، اے قوم دیکھو تو اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل (ایک سیدھے راستہ) پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت (نبوت) عطا فرمائی ہے پھر اس (حقیقت) کو تمہاری نظروں سے پوشیدہ رکھا گیا تو کیا ہم اسے تمہارے ذہن میں زبردستی ڈال سکتے ہیں جبکہ تم اس (حقیقت کو تسلیم کرنے) سے بیزار ہو رہے ہو۔ (تم سننے سمجھنے ہی کو تیار نہیں تو تمہارے ذہن میں ہم کس طرح حق و حقانیت ڈال سکتے ہیں)۔

Marfat.com

رہا مال و دولت اثر رسوخ کا سوال تو اس کی مجھے ضرورت نہیں۔

۲۹- وَيٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ مَالًا ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ اِنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ وَلٰـكِنِّىۡۤ اَرٰٮكُمۡ قَوۡمًا تَجۡهَلُوۡنَ ۝

اور اے میری قوم! میں اس (نصیحت) کے بدلے میں تم سے مال (و دولت) کا طالب نہیں۔ میرا اجر تو بس اللہ کے ذمہ ہے اور میں (تمہاری خاطر اپنے غریب) ایمان والوں کو (ان کی خستہ حالی پر اپنے پاس سے) نکالنے والا نہیں (ان کو نکال کر میں اپنے رب کو کل قیامت میں کیا جواب دوں گا) یہ لوگ تو اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں البتہ میں تم لوگوں کو مبتلائے جہالت دیکھتا ہوں۔

۳۰- وَيٰقَوۡمِ مَنۡ يَّنۡصُرُنِىۡ مِنَ اللّٰهِ اِنۡ طَرَدْتُّهُمۡ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ۝

اور اے میری قوم! اگر (آج) میں ان کو (تمہارے کہنے سے) نکال دوں تو اللہ (کی ناراضگی) سے مجھے کون بچائے گا۔ کیا تم سمجھتے نہیں (اگر تم ذرا سوچ سمجھ سے کام لو تو اس طرح کی حماقت کی باتیں نہ کرو)۔

۳۱- وَلَاۤ اَقُوۡلُ لَـكُمۡ عِنۡدِىۡ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعۡلَمُ الۡغَيۡبَ وَلَاۤ اَقُوۡلُ اِنِّىۡ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ تَزۡدَرِىۡۤ اَعۡيُنُكُمۡ لَنۡ يُّؤۡتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيۡرًا ؕ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ ۖۚ اِنِّىۡۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۝

اور (دیکھو تم یہ کہتے ہو کہ میں تمہارے جیسا بشر ہوں، صاحبِ دولت و ثروت نہیں اور یہ لوگ ظاہری طور سے ایمان لائے ہیں تو) میں تم سے یہ تو نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں (میں بے حد دولت مند ہوں) اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کے متعلق جو تمہاری نگاہ میں حقیر ہیں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اللہ ان کو بھلائی نہ دے گا (اجر نیک سے محروم رکھے گا اس طرح کی بات میں کہہ کیسے سکتا ہوں جب کہ فیضانِ رحمتِ الٰہی، باطنی کیفیات اور قلبی احوال پر مبنی ہے اور) اللہ ہی خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے۔ (اگر میں بھی تمہاری طرح یہ کہوں) تو اس وقت میں بھی نا انصافوں میں ہو جاؤں۔ (کہ مستحق رحمت کو محروم رحمت بناؤں)۔

جب نوح کی قوم کے لوگ لاجواب ہوئے اور کوئی دلیل ان سے بن نہ پڑی تو

۳۲- قَالُوۡا يٰـنُوۡحُ قَدۡ جَادَلۡتَنَا فَاَكۡثَرۡتَ جِدَالَنَا فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ

کہنے لگے۔ اے نوح تم ہم سے جھگڑ چکے، اور بہت جھگڑ چکے اب (اس بحث مباحثہ کو الگ رکھو اور) وہ چیز جس سے ہمیں ڈراتے

Marfat.com

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ ہو (یعنی عذابِ الٰہی) لے آؤ اگر تم سچے ہو۔

٣٣- قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ (نوح نے) کہا اسے تو بس اللہ ہی تم پر لائے گا اگر وہ چاہے گا اور تم اس کو عاجز نہ کر سکو گے۔

تم کس جسارت سے عذاب طلب کر رہے ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا دل سیاہ ہو چکا ہے اور اللہ نے بھی تم کو تمہاری حالت پر چھوڑ دیا ہے، پھر میری نصیحت کیونکر کارگر ہو سکتی ہے۔

٣۴- وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اور اگر میں تمہاری خیر خواہی کا ارادہ کروں جب کہ اللہ چاہے کہ تم گمراہ ہی رہو تو میری خیر خواہی تمہارے کچھ کام نہیں آسکتی وہی تمہارا پروردگار ہے (جو چاہے کرے) اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

یہاں تک حضرت نوح کی قوم کے سوالات کا جواب تھا جو بقول شاہ صاحب ہر نبی کے متعلق لوگوں نے کیے اب اس خاص اعتراض کا جواب، جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے قرآن کے متعلق کفارِ مکہ نے کیا تھا، بطورِ اتمامِ حجت کے دیا جا رہا ہے کہ

٣۵- اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ○ ع ١١/٣ کیا (منکرین) یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس (قرآن) کو از خود بنا لیا ہے آپ فرما دیجئے کہ اگر میں نے بنا لیا ہوگا تو میرا گناہ مجھ پر ہے اور تم جو گناہ (کی باتیں) کر رہے ہو میں ان سے بری الذمہ ہوں (کیونکہ یہ کلام بہر حال اللہ کا کلام ہے لیکن جو تکذیب تم کر رہے ہو اس کا خمیازہ تم کو ضرور اٹھانا پڑے گا)۔

چوتھا رکوع

حضرت نوح علیہ السلام کے واقعہ کا بیان ہو رہا تھا، آخر کی آیت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی منکرین کے الزام کا ذکر آگیا اور اب حضرت نوح اور ان کی قوم کا ذکر پھر کیا جا رہا ہے، اور بتایا جا رہا ہے کہ اتمامِ حجت کے بعد عذابِ الٰہی کیونکر آتا ہے تاکہ لوگ

Marfat.com

عبرت حاصل کریں۔

۳۶۔ وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ○

اور نوح کی طرف وحی ہوئی کہ جو لوگ ایمان لاچکے ان کے علاوہ اب کوئی تمہاری قوم میں ایمان نہ لائے گا۔ پس جو کچھ یہ لوگ (ایذائیں پہنچاتے رہے ہیں اور تکذیبِ حق) کرتے رہے ہیں، اس کی وجہ سے کچھ غم نہ کرو (عنقریب اللہ ان سے شدید انتقام لے گا)۔

۳۷۔ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ○

اور (اے نوح)، ایک کشتی تیار کرو ہمارے روبرو اور ہمارے حکم کے مطابق (یہ کام بھی امر کے تحت عبادت سمجھ کر انجام دو اللہ تمہارا نگران حال ہے) اور اب ظالموں کے حق میں مجھ سے بات نہ کرنا (ان کے لیے اب مجھ سے دعا نہ مانگنا، جو عذاب یہ طلب کر رہے ہیں ان کو مل کر رہیگا) بے شک یہ غرق ہو کر رہیں گے۔

۳۸۔ وَیَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ○

چنانچہ نوح نے کشتی بنانی شروع کر دی۔ اور جب بھی ان کی قوم کے سرداران کے پاس سے گزرتے (اور ان کو کشتی بناتے دیکھتے تو طرح طرح کے سوالات کرتے اور) ان کا مذاق اڑاتے، (نوح نے) کہا کہ اگر (آج) تم ہم پر ہنستے ہو (تو عنقریب) ہم تم پر ہنسینگے جیسے تم ہنستے ہو۔

آج بھی ہم کو تمہاری حماقت پر افسوس کی ہنسی آتی ہے اور ہمارا دل روتا ہے کہ کاش تم اس وقت حقیقتِ حال کو سمجھ لیتے۔

۳۹۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَیَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ○

پس (اے میری قوم کے لوگو) تم عنقریب جان لوگے کہ (دنیا کا) رسوا کرنے والا عذاب کس پر آتا ہے اور (آخرت کا) دائمی عذاب کس پر نازل ہوتا ہے۔

نبی کا فرمان ہمیشہ سچ ہوتا ہے، اس کا کوئی فعل عبث نہیں ہوتا آخر تکذیب اور ایذا رسانی کی سزا ملنے کا وقت آگیا۔

Marfat.com

۴۰۔ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلٌ ○

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آپہنچا اور تنور (پانی کے چشموں کی طرح) اُبلنے لگا تو ہم نے (نوح کو) حکم دیا کہ ہر جنس میں سے ایک جوڑا (یعنی) دو عدد (ایک نر اور ایک مادہ) کشتی میں سوار کر لو اور اپنے گھر کے لوگوں کو، سوائے اس کے جس کے متعلق حکم (عذاب) ہو چکا ہے اور سب ایمان والوں کو (بھی کشتی پر بٹھالو) اور (اس کشتی میں بہت زیادہ لوگ نہ تھے کیونکہ) ان کے ساتھ بہت کم لوگ ایمان لائے تھے۔

طوفان کا یہ عالم تھا کہ ہر طرف سے پانی ہی جوش مار رہا تھا، یہ عذاب الٰہی تھا، تنور کے متعلق مختلف معنی مفسرین نے لکھے ہیں بہر حال یہ تنور بلا تھا، خواہ تنور ہی ہو، یا زمین کا کوئی چشمہ غرض جو لوگ مافوق الفطرت طاقتوں کے سوا کسی بات کے سننے کے لیے تیار نہ تھے انہیں مافوق الفطرت کرشمہ دکھایا گیا۔

۴۱۔ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

قرأ حفص بفتح المیم وامالۃ الراء

اور (اس وقت نوح نے) کہا کہ اس (کشتی) میں سوار ہو جاؤ۔ اس کا چلنا اور اس کا ٹھیرنا (سب) اللہ کے نام (کی برکت) سے ہے۔ (یہ کشتی اللہ کے نام سے چلے گی اللہ کے نام سے ٹھیرے گی) بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (وہ انسان کی کوتاہیوں کو نظر انداز فرماتا ہے)۔

۴۲۔ وَهِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَنَادٰی نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ○

اور وہ (کشتی) ان کو پہاڑ جیسی لہروں میں (بے خوف و خطر) لیے چلی جارہی تھی۔ اور (اس وقت) نوح نے اپنے بیٹے کو کہ وہ (نوح کے کنبہ سے الگ کافروں کے ساتھ) کنارے ہو رہا تھا، پکارا (اور کہا) اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور ان کافروں کے ساتھ نہ رہ۔

نوح علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو پکارنا شفقت پدری کے باعث تھا مگر اس نے اس وقت بھی اللہ کے نبی کا کہنا نہ مانا اور اپنی قوت بازو پر اعتماد کر کے کہا

۴۳ قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ

وہ بولا (آپ میری فکر نہ کریں) میں ابھی کسی پہاڑی کی پناہ لے لوں گا

Marfat.com

مِنَ الْمَآءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ○

جو مجھے پانی سے بچالے گا۔ (پیغمبر کی حقیقت آشنا نظریں جانتی تھیں کہ یہ کوئی معمولی سیلاب نہیں یہ قہرِ الٰہی ہے) فرمایا (اے بیٹے) آج کوئی اللہ کے عذاب سے بچانے والا نہیں، مگر جس پر وہی رحم فرمائے، اور (اتنی ہی دیر ہیں) دونوں کے درمیان میں ایک موج حائل ہوگئی تو وہ ڈوب کر رہ گیا۔

جب پہاڑ کے بلند درخت تک ڈوب گئے اور سفینۂ نوح کے انسان اور چرند و پرند کے علاوہ کوئی نہ بچا تو قہرِ الٰہی رکا۔

۴۴۔ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِىْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِىْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِىَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِىِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ ع

اور حکم دیا گیا اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا، اور پانی خشک کر دیا گیا اور (سب) کام تمام ہوا۔ اور کشتی کوہ جودی پر جا کر ٹھہری۔ اور کہا گیا کہ ظالموں کے لیے (اللہ کی رحمت سے) دُوری ہے (اب اس قعرِ مذلت و ہلاکت میں سڑو اور گلو)۔

طوفان نوح کب تک رہا اس میں اختلاف ہے بعض نے چالیس دن، بعض نے پانچ ماہ اور بعض نے اس سے زیادہ بتایا ہے، کہا جاتا ہے کہ حضرت نوح کشتی میں ۱۰ رجب کو بیٹھے اور ۱۰ محرم کو جودی کی پہاڑی پر اترے۔ کوہ جودی موصل یا شام کے قریب ایک پہاڑ ہے۔

۴۵۔ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِىْ مِنْ اَهْلِىْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ○

اور نوح نے اپنے پروردگار کو ندا دی پس کہا اے میرے پروردگار میرا بیٹا (بھی تو) میرے اہل میں سے ہے (اس کو غرق ہونے سے بچالے) اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو (تو) سب حاکموں سے اعلیٰ حاکم ہے۔

۴۶۔ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ

فرمایا اے نوح وہ تمہارے اہل میں سے نہیں (نبی کی آل وہ ہے جس کے اعمال صالح ہوں) اس کے اعمال نیک نہیں۔ لہٰذا مجھ سے ایسی چیز

Marfat.com

فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝

کے متعلق سوال ہی نہ کر وجس کی حقیقت تم کو معلوم نہیں ۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں نہ ہو جاؤ جو حقیقت سے نا آشنا ہیں ۔

۴۷۔ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝

(نوح نے) عرض کیا اے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ ایسی چیز کے متعلق سوال کروں جس کی حقیقت مجھے معلوم نہیں ۔ اور اگر تو مجھے معاف نہ فرمادے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں بڑے خسارے میں پڑ جاؤں گا ۔ (حضرت نوح علیہ السلام نے یہ نہ فرمایا کہ آئندہ ایسا نہ کروں گا بلکہ اللہ سے پناہ چاہی کہ میرے منہ سے اب ایسا نہ نکلے اس انداز بیان میں بڑا عجز اور ادب ہے) ۔

جب کشتی جودی کی پہاڑی پر ٹھیری تو نوح علیہ السلام اللہ کے حکم کے منتظر تھے

۴۸۔ قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ عَلٰۤی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

حکم ہوا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اور ان برکتوں کے ساتھ اترو جو تم پر اور ان جماعتوں پر ہیں جو تمہارے ساتھ ہیں ۔ اور (تم لوگوں کی اولاد میں سے) بعض دوسری جماعتوں کو ہم (دنیا کو دوبارہ آباد کرنے کی غرض سے) فائدہ پہنچائیں گے ، پھر ان کو (ان کی نافرمانی کے سبب) ہمارا دردناک عذاب پہنچے گا (جس سے وہ بچ نہ سکیں گے)

۴۹۔ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ؕۛ فَاصْبِرْ ؕۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ ع

(اے رسول) یہ باتیں منجملہ غیب کی باتوں کے ہیں جن کو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں ۔ انہیں اس سے پہلے نہ آپ جانتے تھے نہ آپ کی قوم ۔ پس صبر کیجیے ۔ بے شک انجام کار (میں فلاح و بہبود) پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے ۔ (جس طرح حضرت نوح کی مختصر امت کو کامیابی ہوئی اسی طرح آپ کو اور آپ کی امت کو کامیابی و کامرانی نصیب ہوگی اور آخرت میں ان مومنوں کے بڑے مراتب ہیں) ۔

(حاشیہ: الوقف علی فاصبر احسن والنبی ﷺ ۔ معانقۃ ۱۴ ع)

پانچواں رکوع

حضرت نوح کے بعد حضرت ہود علیہ السلام کا ذکر آتا ہے کہ ان کی قوم مادی ترقیوں

Marfat.com

میں بہت آگے بڑھ گئی تھی، یہ قوم یمن کے جنوب اور شمالی حصہ میں آباد تھی ۔ یہ تندرست اور قوی لوگ تھے ۔ ان کے بلند محل، عالی شان عمارتیں عیش و عشرت کے سامان، ان کی مادی ترقی اور جسمانی قوتوں پر شاہد تھے، لیکن ان کی بدنصیبی یہ تھی کہ بتوں کو پوجتے تھے ۔ اور اپنی عقل و فراست پر غلط طور پر نازاں تھے ۔ حضرت ہود علیہ السلام نے تبلیغ کے فرائض ہر طرح انجام دیئے لیکن ان میں اکثر ہدایت پر نہ آئے اور عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوئے ۔

۵۰۔ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ○

اور (قوم) عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم تم (صرف) اللہ (ہی) کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ۔ (پھر تم اس کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے ہو، بتوں کو خدا کہتے ہو) یہ تمہارا محض اللہ پر بہتان باندھنا ہے ۔

۵۱۔ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

اے میری قوم میں تم سے اس تبلیغ اور نصیحت پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا، میرا اجر تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے ۔ تو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے، (کیوں میری نصیحت کو قبول کر کے خود فائدہ نہیں اٹھاتے ۔ میں تمہارے بھلے کے لیے کہتا ہوں اس میں میری کوئی غرض شامل نہیں)۔

۵۲۔ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ○

اور اے میری قوم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو (اللہ سے گناہ بخشوانے کے بعد پھر اللہ کے ہو کر رہو) اللہ تعالیٰ تم پر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسائے گا ۔ اور تم کو قوی سے قوی تر کر دیگا، (اگر تم نے بخشش نہ طلب کی تو تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے میری نصیحت مان لو) اور گنہگار بن کر روگردانی نہ کیا کرو ۔

۵۳۔ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ

وہ بولے اے ہود تم ہمارے پاس (اللہ کی) کوئی سند لیکر نہیں آئے اور محض تمہارے کہنے سے نہ ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لانے والے ہیں ۔

Marfat.com

بِمُؤْمِنِيْنَ ○

۵۴- اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ
بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّىْٓ
اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ
بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ○

ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے (ہی) کسی معبود نے (جن کی عبادت سے ہم کو منع کرتے ہو) تم کو بری طرح آسیب زدہ کیا ہے۔ (ھود نے) کہا (اگر تمہاری یہی ذہنیت ہے اور تمہارا یہی خیال ہے تو) میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان سے بیزار ہوں جن کو تم شریک بناتے ہو۔

۵۵- مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِىْ جَمِيْعًا
ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ○

اس (اللہ) کے سوا جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور جس کی عبادت کی طرف تم کو بلاتا ہوں) تم سب مل کر (یعنی تم اور تمہارے دیگر معبود) میرے بارے میں جو برائی (جو تدبیر) کرنی چاہو کر لو پھر مجھ کو (ہرگز) مہلت نہ دو۔ (تم میرا کچھ نہ بگاڑ سکو گے)۔

یہ میری اپنی بڑائی نہیں بات یہ ہے کہ

۵۶- اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّىْ
وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا
هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّىْ
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

میں نے تو اللہ پر بھروسہ کیا، جو میرا اور تمہارا رب ہے، (وہ قادر مطلق ہے اور روئے زمین پر) ہر چلنے پھرنے والے کی چوٹی اس کے ہاتھ میں ہے (ہر شے اس کے قبضۂ قدرت میں ہے) بے شک میرا رب سیدھے راستہ پر ہے (یعنی دین کا جو راستہ اللہ تعالیٰ نے دکھایا ہے وہی سیدھا راستہ ہے)

۵۷- فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ
اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ
رَبِّىْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّىْ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
حَفِيْظٌ ○

اب (اس کے بعد) اگر تم روگردانی کرتے رہے تو جو (پیغام) مجھے دیکر بھیجا گیا ہے میں نے وہ تم کو پہنچا دیا ہے اور (میں نے اپنا فریضۂ تبلیغ ادا کیا)، یاد رکھو کہ اگر اب بھی تم نہ مانتے تو) میرا پروردگار تمہاری جگہ کسی اور قوم کو قائم مقام بنائے گا، اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے بے شک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے (اس کی دنیا آباد رہے گی تم نہ سہی اور سہی اور وہ جس چیز کی حفاظت کرنا چاہے گا وہ محفوظ رہے گی، میرا پروردگار تو قادر مطلق ہے)۔

۵۸- وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا
وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ

اور جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ہم نے ہود کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے (ان کو) اپنی رحمت سے بچا لیا۔ اور (ایک

Marfat.com

مِّنَّا وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○

سخت عذاب سے ہم نے ان کو نجات دی۔

۵۹۔ وَتِلْكَ عَادٌ ۚ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ○

اور یہ تھی قوم عاد جس نے اپنے رب کی نشانیوں سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی، اور ہر سرکش و متکبر کی فرمانبرداری کی۔ (لیکن وہ سرکش انہیں اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکے)

۶۰۔ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ○ ع ۵ ۱۱ ۵

اور اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگی رہی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) (دنیا کی لعنت تو دیکھ لی کہ اس قوم عاد کے کھنڈرات ان کے کفرانِ نعمت اور بربادی کے شاہد ہیں، قیامت کے دن بھی یہ رحمتِ الٰہی سے دور ہوں گے) دیکھو عاد نے اپنے پروردگار سے کفر کیا (اس کے منکر ہوئے) خوب سُن لو (یاد رکھو کہ) ہود کی قوم عاد پر پھٹکار ہے۔ (وہ رحمت سے دُور پھینک دیئے گئے)۔

چھٹا رکوع

اس رکوع میں حضرت صالح اور ان کی قوم کا ذکر آ رہا ہے، سورۂ اعراف میں ان کا واقعہ گزر چکا ہے، اس دنیا میں اس سے بڑی بدنصیبی اور کوئی نہیں کہ انسان اپنے اس خالق ہی کو نہ پہچانے جس نے اسے پیدا کیا، اس کی زندگی کے اسباب بنائے، اس کو زمین پر آباد کیا اور پروان چڑھایا۔ قوم ثمود بھی اسی بدنصیبی میں مبتلا تھی، بتوں کی پرستش کرتی، اور شدت سے اپنے باطل عقیدہ پر قائم رہی اپنے پیغمبر حضرت صالح کی کسی بات کو ماننے کو تیار نہ ہوئی یہ لوگ بھی قوم عاد کی طرح اللہ کی وحدانیت کے منکر ہوئے، ہمیشہ حضرت صالح سے کج بحثی کرتے اور نافرمانی پر آمادہ رہے، آخر عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوئے۔

۶۱۔ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ

اور (ہم نے قوم) ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا) انہوں نے

آیت نمبر ۵۸۔ سات رات اور آٹھ دن ایسا آندھی کا طوفان آیا جس نے مکان کی چھتوں اور درختوں تک کو اکھاڑ پھینکا، اس ہوا میں وہ زہر تھا جس نے آدمیوں کو پارہ پارہ کر دیا قوم عاد تباہ و برباد ہوئی لیکن اس عذاب سے جس کی نوعیت تک سمجھ میں نہ آئی اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود اور ان کے چالیس ہزار مسلمان ساتھیوں کو محفوظ رکھا۔

Marfat.com

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا
فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ
اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ○

کہا۔ کہ اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ۔ اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا۔ (یعنی مٹی سے پیدا کر کے زمین سے غذائیں فراہم فرمائیں) اور اس میں تم کو بسایا (اور پروان چڑھایا) پس اس سے اپنے گناہ بخشواؤ پھر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ بے شک میرا رب (سب کے) قریب ہے (اور سب کی دعاؤں، التجاؤں کو) قبول کرنے والا (بھی) ہے۔

٦٢- قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا
مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ
اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا
لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ
مُرِيْبٍ ○

انہوں نے کہا کہ اے صالح، اس سے قبل ہم کو تم سے تو (بڑی) امیدیں (وابستہ) تھیں (تم ہم میں ہونہار معلوم ہوتے تھے، امید ہوتی تھی کہ باپ دادا کا نام روشن کرو گے لیکن تم ہمارے دین ہی کو مٹانے لگے) کیا تم ہم کو ان چیزوں کی پرستش سے منع کرتے ہو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں اور جس (بات) کی طرف تم بلا رہے ہو اور ہم تو اس کے بارے میں بڑے شبہ میں پڑے ہیں (ہمارا دل تو یہ بات کسی طرح قبول نہیں کرتا کہ سب کو چھوڑ کر ایک خدا کی عبادت کی جائے)۔

٦٣- قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ
عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ
مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ
مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ فَمَا
تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ○

(صالح نے) کہا اے میری قوم بھلا دیکھو اگر مجھ کو اپنے رب کی طرف سے (دین کی) سمجھ ملی ہے، اور اس نے مجھ کو اپنی طرف سے (نبوت جیسی) رحمت عطا فرمائی ہے، (اس کے بعد) پھر اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو مجھے اللہ سے کون بچائے گا۔ تم تو (اپنی غلط رائے سے) سراسر میرا نقصان ہی کر رہے ہو (یعنی اگر تمہاری رائے خدانخواستہ قبول کر لوں تو بجز نقصان کے اور کیا ہاتھ آوے گا)

٦٤- وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ
اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ
اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ
فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ○

اور اے میری قوم یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی (ایک معجزہ) ہے (تم نے یہ معجزہ طلب کیا تھا اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا) اب اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے اور اس کو ضرر (پہنچانے) کے ارادہ سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ بہت جلد تم کو عذاب آپکڑے گا۔

٦٥- فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ

پھر (قوم ثمود نے نافرمانی کی اور) اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تب (صالح

Marfat.com

دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۝

نے) کہا کہ تم تین دن تک اپنے گھروں میں زندگی سے فائدہ حاصل کر لو (پھر تم عذاب میں گرفتار ہو گے) یہ (اللہ کا) وعدہ ہے جو (کبھی) جھوٹا نہیں ہوتا۔

۶۶- فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے صالح کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچا لیا۔ اور (محض دنیا ہی کے عذاب سے نہیں بلکہ) اس دن کی رسوائی سے بھی (بچا دیا جب حشر ہوگا اور تمام مخلوق اپنے رب کے روبرو جمع ہوگی۔ یہ شان رحمت ہے) بے شک آپ کا رب ہی بڑی طاقت والا (اور) غلبہ والا ہے (جسے چاہے بچالے اور جس کو چاہے ہلاک کر دے)۔

۶۷- وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

اور جو لوگ ظلم کرتے تھے ان کو ایک ہولناک (جگر پاش) آواز نے آپکڑا بس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

۶۸- كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۝ ع

گویا کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے، سن لو کہ ثمود نے اپنے پروردگار سے کفر کیا (اس کے منکر ہوئے) سن لو کہ ثمود پر پھٹکار ہے (وہ لوگ اللہ کی رحمت سے دور پھینک دیئے گئے)۔

ساتواں رکوع

انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کے لیے تڑپ، ان کی جدوجہد اور قوموں کی طرف سے انکار کی کیفیات کا بیان جاری ہے، پہلے ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آتا ہے جن کے مقام کی عظمت کا اندازہ اس دعا سے کیا جا سکتا ہے جو مقام خلت پر فائز پیغمبر ہی کر سکتا تھا جس دعا نے کائنات کو رحمت للعلمین سے نوازا "اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی اٰل سیدنا محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انك حمید مجید"

پھر اس پاک برگزیدہ نبی کے بھانجے حضرت لوط کی قوم کا ذکر ہے، چونکہ فرشتے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تھے اس لیے ان کا ذکر پہلے ہوا، ساتھ ہی حضرت ابراہیم کو اشارہ ہوا کہ قوم لوط کے واسطے دعا کے لیے بھی ہاتھ نہ اٹھائیں قوم لوط جن غلاظتوں میں آلودہ ہو چکی تھی اس کی کوئی انتہا نہ تھی۔ خود حضرت لوط ان سے عاجز ہو گئے، اور ان کی حرکتوں پر پشیمان ہوتے اور کڑھتے رہتے۔ گزشتہ اقوام کے ان واقعات میں چشم عبرت کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

۶۹- وَلَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ

اور (ابراہیم کا واقعہ سنیے) ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوش خبری لیکر پہنچے

Marfat.com

بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ
سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ
بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ○

تو کہا سلام (ہو آپ پر) (ابراہیم نے بھی) کہا سلام (ہو تم پر) پھر کچھ دیر نہ کی اور (ایک بھنا تلا ہوا بچھڑا (اپنے ان مہمانوں کے لیے) لے آئے۔

۷۰- فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ
نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ
قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى
قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ○

پھر جب (ابراہیم نے) دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس (بھنے بچھڑے) کی طرف نہیں بڑھ رہے ہیں تو کھٹک گئے اور (فرشتہ کا گمان پیدا ہوتے ہی ان کے اندازِ انتقام اور نشانِ غضب کو جو فرشتگانِ عذاب کا خاصہ ہے بھانپ لیا اور) ان سے ڈر ے۔ (فرشتوں نے) کہا ڈریئے نہیں، ہم (تو اللہ کی طرف سے) قومِ لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں (آپ کی امت سے تعلق نہیں)

۷۱- وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ
فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ
اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ○

اور ان کی بی بی (سارہ جو مہمانی کی خاطر یا کسی اور وجہ سے وہاں) کھڑی تھیں (اس ڈر کے رفع ہونے سے خوش ہوگئیں اور) ہنس پڑیں۔ پھر ہم نے ان کو اسحاق کی اور اسحاق کے بعد (ان کی نسل سے) یعقوب کی بشارت دی

بی بی سارہ کی دلی تمنا تھی کہ ان کے اولاد ہو۔ گو اب عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے وہ بظاہر مایوس ہو چکی تھیں، یہ تمنا اس لیے اور بھی تھی کہ حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسمٰعیل پیدا ہو چکے تھے۔

۷۲- قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ
وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا
لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ○

(سارہ نے) کہا اے ہے (کس قدر تعجب کی بات ہے) کیا (اب) میرے اولاد ہوگی جبکہ میں بڑھیا ہوں اور یہ میرا میاں بھی (بالکل) بوڑھا ہو چکا ہے یہ تو ایک عجیب بات ہے۔

۷۳- قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ
رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ
اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ ○

وہ (فرشتے) بولے کیا تم اللہ کے امر (اس کی قدرت) پر تعجب کرتی ہو۔ اے ابراہیم کے گھر والو تم پر تو اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں (نازل ہوتی) ہیں بے شک وہ (اللہ) لائقِ تعریف اور بڑی بزرگی والا ہے۔

۷۴- فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ

پھر جب ابراہیم سے ڈر جاتا رہا اور ان کو خوشخبری (بھی) ملی (تو اطمینان ہوا)

Marfat.com

وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا
فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ○

کہ فرشتوں کا ان کے پاس آنا رضائے الٰہی کی نشانی ہے البتہ جب انہوں نے قومِ لوط کی طرف جانے اور ان کی بستیوں کو ہلاک کرنے کا ذکر کیا) تو قومِ لوط کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگے ۔

۷۵۔ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ
مُّنِيْبٌ ○

بے شک ابراہیم بڑے بردبار، رقیق القلب (نرم دل) اور ہر وقت خدا کی طرف رجوع ہونے والے تھے ۔

یہ مقامِ خلت کی تین خوبیاں ہیں، حلیم، اواہ، منیب، مفسرین نے سعادت کی بھی پانچ علامتیں بتائی ہیں (۱) دل کی نرمی (۲) کثرتِ گریہ (۳) دنیا سے نفرت (۴) امیدوں کا کوتاہ ہونا (۵) حیا ۔

۷۶۔ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ
اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ
وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ
مَرْدُوْدٍ ○

(حضرت ابراہیم اپنی نرم دلی اور حلم کے باعث اللہ کی جناب میں یہ عرض کرنا چاہتے تھے کہ ان لوگوں سے عذاب ٹل جائے لیکن ارشاد ہوا) اے ابراہیم یہ خیال چھوڑ دو ۔ اب تو تمہارے رب کا حکم آچکا ہے ۔ اور ان لوگوں پر (یعنی قوم لوط پر) یقیناً وہ عذاب آنے والا ہے جو ٹلنے والا نہیں ۔

۷۷۔ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا
سِىْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا
وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ○

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے پاس پہنچے تو وہ (اپنی قوم کی بے حیائیوں کے باعث) ان کے (آنے کے) سبب غمگین ہوئے، (قوم کی حالت پر پریشان اور عذابِ الٰہی کے تصور سے سہم گئے) اور تنگدل ہوئے (سوچا کہ افسوس یہ کیوں آئے) اور کہا کہ آج کا دن بڑا سخت دن ہے ۔

۷۸۔ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ
وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ

اور (جیسے ہی لوگوں کو ان حسین ہستیوں کی آمد کی اطلاع ملی) ان کے پاس ان کی قوم بے تحاشا دوڑتی ہوئی آئی ۔ اور یہ لوگ برے فعل میں پہلے سے مبتلا تھے، (قوم کے لوگوں نے لوط سے کہا کہ ان کو ہمیں دو کہ ہم جو چاہیں کریں لوٹنے) کہا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں (یعنی میری

آیت نمبر ۷۴ - ۱) ابراہیم علیہ السلام اور فرشتوں کی بحث سورہ عنکبوت میں آئے گی ۔ فرشتوں سے بحث کو اللہ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور کہا کہ ابراہیم ہم سے جھگڑنے لگے ۔

Marfat.com

بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ○

یا میری قوم کی بیٹیاں کہ وہ بھی گویا میری بیٹیاں ہیں ان سے نکاح کر لو، ان کو گھر لے جاؤ) یہ تمہارے لیے (جائز و) پاک ہیں اور (ذرا) اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں (کے بارے) میں مجھے رسوا نہ کرو۔ (افسوس) کیا تم میں ایک بھی نیک چلن آدمی (باقی) نہیں۔

٧٩- قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ○

وہ بولے تم تو جانتے ہو کہ تمہاری بیٹیوں سے ہمیں کچھ غرض نہیں، اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔

٨٠- قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ○

(حضرت لوط نے) فرمایا اے کاش میں تمہارے مقابلہ میں زور آور ہوتا (کہ تنہا تمہارا مقابلہ کر سکتا) یا کسی مستحکم پناہ میں جا بیٹھتا۔ (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یرحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید" خدا لوط پر رحم فرمائے بے شک وہ مضبوط و مستحکم پناہ حاصل کر چکے تھے یعنی خداوند قدوس کی۔ مگر شائد اضطراب میں "اوی الی رکن شدید" فرمایا)۔

حضرت لوط کے اضطراب پر فرشتوں نے اطمینان دلایا کہ ہم فرشتے ہیں آپ مضطرب نہ ہوں یہ ہمارا آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، لوگ دیوار پھاند کر اندر گھسنے لگے کہ اللہ کے حکم سے یہ سب کے سب اندھے ہو گئے اور یہ کہتے بھاگے کہ لوط کے مہمان بڑے جادوگر ہیں۔

٨١- قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ ۖ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ○

وہ بولے اے لوط (گھبراؤ نہیں) ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں یہ تم تک (بھی) نہ پہنچ سکیں گے (ہم کو نقصان پہنچانا تو الگ رہا) لہذا کچھ رات رہے اپنے گھر والوں کو لے کر چلے جاؤ اور تم میں کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے ہاں تمہاری عورت (پیچھے مڑ کر دیکھے گی) تو جو آفت ان پر پڑنے والی ہے اس پر (بھی) پڑے گی۔ (وہ بھی انہیں کی طرح ہلاک ہو گی) ان (پر عذاب) کے وعدہ کا وقت صبح کا ہے۔ اور (صبح میں اب دیر ہی) کیا ہے۔

Marfat.com

۸۲- فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۙ

پھر جب ہمارا حکم (عذاب) پہنچا، تو ہم نے اس (بستی) کا اوپر کا حصہ نیچے کر ڈالا (اس کو تہ و بالا کر ڈالا) اور (اور اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ اس پر (مسلسل) پتھر کے کنکر برسائے تہ بہ تہ۔

۸۳- مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۟ ع

(اور پتھر بھی وہ پتھر جو الگ پہچانے جائیں) آپ کے پروردگار کے ہاں سے نشان کیے ہوئے، اور ظالموں سے (اس طرح کا عذاب) اب بھی دُور نہیں۔

یا یہ مراد ہے کہ بستی جو بحر مردار کے کنارے واقعہ تھی جس کے کھنڈرات قریش مکہ اپنے سفر شام میں برابر دیکھتے ہیں، آج بھی ان ظالموں سے دُور نہیں، چاہیے کہ یہ دیکھیں اور عبرت حاصل کریں۔

آٹھواں رکوع

اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام تشریف لائے، اللہ کی وحدانیت اور اصلاح معاشرہ کے متعلق قوم کو نصیحت فرمائی یہ لوگ ناپ تول میں کمی کرتے، ڈاکہ ڈالتے، لوگوں کے حقوق تلف کرتے، اور اللہ کی مخلوق کو ایذا پہنچاتے، حضرت شعیب نے انہیں حقوق العباد کی طرف متوجہ کیا لیکن انہوں نے بھی ان کی ایک نہ سُنی اور گرفتار عذاب ہوئے۔ ہر چند سورہ اعراف میں یہ ذکر آیا ہے لیکن یہاں دوسری نوعیت سے ہے، یہاں حضرت شعیب کی تبلیغی تعلیمات کے ساتھ قوم کی ذہنی کیفیت کا بیان ہے اور یہ سمجھایا گیا ہے کہ جب قومیں نافرمان ہو جاتی ہیں تو کیونکر تباہ و برباد کر دی جاتی ہیں۔

۸۴- وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّیْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۟

اور (اہل) مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا)۔ (انہوں نے) کہا اے میری قوم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ (حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھو) اور ناپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو۔ میں تم کو آسودہ حال دیکھتا ہوں اور (تم اللہ کے فضل سے بافراغت آرام کی زندگی بسر کر رہے ہو اگر انہیں معاشی بے عنوانیوں میں مبتلا رہو گے تو گویا اللہ کی ناشکری ہی کرتے رہو گے اور اگر تم ایماندار نہ بنو گے تو) مجھے تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب (کے مسلط ہونے)

Marfat.com

کا ڈر ہے۔ (تم اس سے نکل نہ سکو گے۔ دنیا اور آخرت دونوں جگہ تباہ و رسوا ہو گے)

۸۵۔ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○

اور اے میری قوم (اپنی معاشی و معاشرتی زندگی کو سنوارو) ناپ و تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کو (کبھی) ان کی چیزیں کم (تول کر) نہ دیا کرو اور زمین میں فساد مت پھیلاتے پھرو۔ (یہ امانت، دیانت ہی اصلاحِ معاشرہ کا راز ہے۔ اور اس قسم کی بددیانتی کرنا زمین میں فساد پھیلانا ہے)

۸۶۔ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ○

(امانت اور دیانت کے اصول پر قائم رہتے ہوئے) جو اللہ کا دیا تمہارے پیسے بچ رہے وہ تمہارے حق میں کہیں بہتر ہے اگر تم کو (میرے کہنے کا) یقین ہے (کہ نبی کے باور پر باور کرنے ہی کا نام ایمان ہے) اور میں تم پر نگران نہیں ہوں (کہ تم کو زبردستی تمہارے عمل سے روک دوں)۔

۸۷۔ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ○

وہ (گستاخ) بولے اے شعیب کیا تمہاری نماز (جو تم کثرت سے پڑھا کرتے ہو) تم کو یہ سکھاتی ہے کہ ہم ان کی پرستش چھوڑ دیں جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں یا یہ (چھوڑ دیں) کہ ہم اپنے مال کو جس طرح چاہیں تصرف کریں (جاؤ اپنی راہ لو، اپنا دین اپنے پاس رکھو) تم ہی تو بڑے باوقار نیک چلن (رہ گئے) ہو۔

۸۸۔ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ○

اے میری قوم! دیکھو تو اگر اللہ کی طرف سے میں ایک دلیل روشن (دین مبین) پر قائم ہوں اور اس نے مجھ کو اپنے ہاں سے نیک روزی عطا فرمائی (حلال و طیّب روزی اور فہم و بصیرتِ نبویہ سے نوازا تو کیا میں بھی تمہاری طرح ناشکر گزار بن جاؤں) اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جو کام تم سے چھڑاؤں وہ بعد کو خود کرنے لگوں۔ میں تو جہاں تک مجھ سے ہو سکے (تمہاری) اصلاح چاہتا ہوں (کہ تمہاری زندگی سنور جائے) اور (یہ میرے اختیار کی بات نہیں اس میں) میرا کامیاب ہونا تو بس اللہ ہی (کے فضل و کرم) سے ہے۔ (وہی جب کامیابی دینا چاہتا ہو توفیق کو رفیق کر دیتا ہے) میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

Marfat.com

۸۹- وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ○

اور اے میری قوم (دیکھو کہیں) میری مخالفت (اور مجھ سے دشمنی) تم کو (نافرمانیوں پر) برانگیختہ نہ کرے کہ تم پر بھی ویسی ہی مصیبت نازل ہو جیسی قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح (یا قوم لوط) پر نازل ہوئی اور لوط کی قوم (کا زمانہ) تو تم سے کچھ بہت دُور بھی نہیں (ان کے کھنڈرات بھی تم کو درسِ عبرت دینے کے لیے کچھ بہت دُور نہیں)۔

۹۰- وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ○

اور اپنے رب سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہو پھر اسی کی طرف رجوع رہو (پھر وہ گناہ نہ کرو اور اس کی اطاعت میں رہو اور اپنے گزشتہ گناہوں کی کثرت سے نہ گھبراؤ) بے شک میرا رب بڑا بخشنے والا (اور) محبت کرنے والا ہے (وہ تمہارے گناہ بخشوانے پر محض تمہارے گناہ ہی نہ بخشے گا بلکہ تمہاری اطاعت کے باعث تم سے محبت بھی کرنے لگے گا۔)

لیکن قوم شعیب کے لوگ اللہ کی بخشش اور محبت کے اس تحفہ کو لینے کے بجائے خود حضرت شعیب کی توہین پر آمادہ ہو گئے۔

۹۱- قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ؗ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ○

وہ کہنے لگے اے شعیب جو باتیں تم کہتے ہو ان میں اکثر ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور (اس کے علاوہ) ہم تم کو اپنے لوگوں میں ایک کمزور (اور بے بس انسان) پاتے ہیں۔ اور اگر تمہارے بھائی بند نہ ہوتے تو ہم تم کو سنگسار کر چکے ہوتے، اور ہماری نگاہ میں (خود) تمہاری کوئی عزت نہیں (جو کچھ خیال ہے وہ تمہاری برادری کا)۔

۹۲- قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ○

انہوں نے فرمایا اے میری قوم کیا میرے کنبہ کا دباؤ تم پر (میرے) اللہ سے زیادہ ہے۔ اور اسی (اللہ) کو تم نے پس پشت ڈال رکھا ہے (اسی کو بھول گئے جو واقعی غلبہ والا ہے) بیشک میرے رب کے علم (یعنی قابو) میں ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (وہ غالب بھی ہے اور اپنے علم سے تم کو گھیرے ہوئے بھی)۔

Marfat.com

٩٣۔ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ○

اور اے میری قوم کے لوگو تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ میں (اپنی جگہ) کام کیے جاتا ہوں، تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ رسوا کن عذاب کس پر آتا ہے اور جھوٹا کون ہے؟۔ اور تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

٩٤۔ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۙ

اور جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ہم نے شعیب کو اور ان کے ساتھ جو ایمان لائے تھے (ان کو) اپنی رحمت سے بچا لیا۔ اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو ایک زور کے کڑاکے (ایک ہولناک وجگر پاش آواز) نے آ لیا پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

٩٥۔ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ○ ع ١٢/٨

گویا وہ کبھی وہاں بسے ہی نہ تھے سن لو کہ مدین (والوں) پر اللہ کی پھٹکار ہے جیسے کہ (قوم) ثمود پر پھٹکار تھی۔

دونوں پر ایک طرح کا عذاب آیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی دو قومیں ایک طرح برباد نہیں ہوئیں سوائے حضرت صالح اور حضرت شعیب کی قوم یعنی قوم ثمود اور اہل مدین کے۔ دونوں ایک کڑک کی آواز سے تباہ ہوئے حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں یہ آواز جبریل کی تھی۔

نواں رکوع

اس رکوع میں موسٰی علیہ السلام کی تبلیغ حق کا ذکر ہے، دو چیزیں حضرت موسٰی کے ساتھ خاص ہیں۔ (١) کھلا غلبہ (٢) کلام

فرعون اور اس کے ساحروں پر ہزاروں انسانوں کے سامنے کامیابی آپ کے غلبہ پر شاہد ہے اور ضرب المثل ہو گئی ہے "ہر فرعونے را موسٰی" اور آپ کو اللہ تعالٰی نے جس ہم کلامی سے سرفراز فرمایا وہ آپ کی مخصوص صفت اور نام کا جزو بن گئی ہے حضرت موسٰی کو کلیم اللہ ہی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

٩٦- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا
وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ ○

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور دلیل روشن دے کر بھیجا۔

٩٧- اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا
اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ
بِرَشِيْدٍ ○

(یعنی) فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف پھر وہ (خیر و شر کی تمیز نہ کر سکے اور) فرعون ہی کے حکم پر چلے حالانکہ فرعون کا حکم درست نہ تھا۔ (اس کی کوئی بات معقول نہ تھی، جس سے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچا جا سکے)

البتہ اس کی سرکشی کا یہ نتیجہ ضرور ہو گا کہ فرعون جس طرح دنیا میں ان کو کفر کی راہ دکھاتا رہا اسی طرح

٩٨- يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ
النَّارَ ۗ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ○

قیامت کے دن (بھی) اپنی قوم کے آگے آگے ہو گا پھر ان کو دوزخ میں جا پہنچائے گا۔ اور وہ برا گھاٹ ہے جہاں پہنچے۔

٩٩- وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ۗ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ○

اور اس (دنیا) میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی ان کے پیچھے لگی رہے گی)، برا انعام ہے جو ان کو ملا۔

١٠٠- ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ
عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ○

یہ ان بستیوں کے کچھ حالات ہیں جو ہم آپ سے بیان کرتے ہیں بعض ان میں سے اب تک موجود ہیں اور بعض نیست و نابود ہو گئیں۔

١٠١- وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ
اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ
رَبِّكَ ۗ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ
تَتْبِيْبٍ ○

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا پس (اے رسول) جب آپ کے رب کا حکم (یعنی وہ عذاب جس سے قومیں تباہ ہوتی ہیں) آ پہنچا تو، جن معبودوں کو وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے وہ ان کے کچھ کام نہ آئے اور رسوائے ہلاک کرنے کے ان کے حق میں کچھ نہ کر سکے۔ (یعنی ان کی پرستش کر کے انہوں نے خود اپنے کو مزید ہلاکت میں ڈالا۔ یوں ہی اللہ کی عبادت سے روگردانی اور پیغمبروں کی نافرمانی کیا کم گناہ تھی کہ شرک کا بھی اضافہ کیا)۔

١٠٢- وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ
الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ

اور (یہ محض ماضی کی داستان نہیں بلکہ یہ بات بھی واضح کرنا ہے کہ) آپ کا رب جب (کسی بستی والوں کو پکڑتا ہے جو ظلم کرتے رہتے ہیں تو اس کی

Marfat.com

أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ○

گرفت اسی طرح کی ہوا کرتی ہے بے شک اس کی گرفت بڑی دردناک (اور) بہت سخت ہے۔

۱۰۳- إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ
عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمٌ
مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَٰلِكَ
يَوْمٌ مَّشْهُودٌ ○

ان (واقعات) میں اس شخص کے لیے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے بڑی عبرت ہے۔ وہ (آخرت کا دن) ایسا دن ہوگا کہ جس میں سب لوگ جمع کئے جائیں گے اور یہی (خدا کے روبرو) حاضر ہونے کا دن ہوگا (یہی پیشی کا دن ہوگا یہی گواہی کا دن اور یہی دید کا دن ہوگا)۔

۱۰۴- وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ ○

اور ہم اس (دن) کے آنے میں جو تاخیر کر رہے ہیں وہ اس لیے کہ اس کا ایک وقت مقرر ہے۔

۱۰۵- يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا
بِإِذْنِهِ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ○

جب وہ دن آپہنچے گا تو کوئی متنفس خدا کے حکم کے بغیر بول (بھی) نہ سکے گا پھر ان میں (کچھ) بدبخت ہوں گے (جو خدا کے سوا دوسروں کو خدا ٹھہراتے تھے) اور (کچھ) خوش بخت (جو ایک خدا کو مانتے اور اسکے رسول کو پہچانتے) ظاہر ہے کہ بدبخت اور نیک برابر نہیں ہو سکتے

۱۰۶- فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ
فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ○

پس جو لوگ بدبخت ہیں وہ دوزخ میں (پڑے) ہوں گے اس میں ان کا چیخنا اور دھاڑنا ہوگا۔

۱۰۷- خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ
السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ
رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ○

(اور) جب تک آسمان و زمین ہیں وہ اسی میں رہیں گے سوائے اس کے کہ آپ کا پروردگار (ہی) چاہے بیشک آپ کا رب جو چاہے کر سکتا ہے۔ (اس کو پوری قدرت حاصل ہے جن کو چاہے دوزخ سے نکال لے۔ یہ بھی اس کا احسان ہے کہ جنت انعام کرنے کے بعد دوزخ میں نہ ڈالے گا)

۱۰۸- وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ
خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ

اور جو لوگ نیک بخت ہیں وہ جب تک آسمان و زمین ہے ہمیشہ جنت میں رہیں گے مگر جو آپ کا پروردگار چاہے (تو ان کے مدارج

آیت نمبر (۱۰۶) زفیر = گدھے کی پہلی آواز جو نکالتا ہے = شہیق = گدھے کی آخری آواز۔ دونوں آوازیں نہایت کرخت ہوتی ہیں۔
آیت نمبر (۱۰۷) البتہ اس نے پہلے ہی بتا دیا کہ وہ کافر مشرک کو آگ سے نکالنے کا ارادہ ہی نہ کرے گا۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء۔ یہاں نکالنا "یغفر ما دون ذلک" کے تحت ہوگا۔

Marfat.com

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝ سے بلند تر فرما دے اس کو روکنے والا کون ہے) اس کی بخشش منقطع ہونے والی نہیں (رحمت کا ایک لا انتہا ہی سلسلہ ہو گا۔

۱۰۹- فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ۝ ع ۹

(پس (اے مخاطب، خطاب رسول سے اور مخاطب امت ہے) جس کو یہ کافر پوجتے ہیں تم اس سے خلجان میں نہ پڑنا۔ یہ (بھی اسی طرح (ان بتوں کی) پرستش کرتے ہیں جس طرح پہلے سے ان کے باپ دادا پرستش کرتے آئے ہیں (ان لوگوں کا پتھروں کو پوجنا قابلِ حیرت بھی اور قابلِ افسوس بھی، لیکن اس سے یہ دھوکا نہ ہونا چاہیئے کہ لوگ بچ گئے یا بچ جائینگے) اور بے شک ہم ان (کی بت پرستی پر ان) کا پورا پورا حصہ بے کم و کاست دینے والے ہیں۔ (دنیا میں جو ان کے لیے مقدر کیا ہے وہ بھی ملے گا لیکن آخرت میں جو عذاب ان کے لیے تیار ہے اس میں بھی قطعی کمی نہ ہوگی)۔

دسواں رکوع

عام انسانوں کو یہ خلجان ہوتا ہے کہ آخر کافر اور مشرک جب اتنے ہی بُرے ہیں تو پھر دنیا میں عیش کیوں کر رہے ہیں، اللہ کے کتنے ہی نام لیوا، بے کسی کے عالم میں کیوں زندگی بسر کر رہے ہیں، اگر زندگی کا مقصد ایک خدا کی عبادت کی طرف ہی بندوں کو لانا تھا تو یہ اختلاف کیوں؟ اللہ تعالیٰ اس آخری رکوع میں جو اس سورہ کا نچوڑ ہے اس خلجان کو دفع فرماتا ہے، اس دنیا میں انسان کو ایک حد تک آزادی دی گئی ہے کہ اپنے لیے جو راہ چاہے اختیار کرے۔ ہر عمل کا کچھ حاصل ہے اور ہر حاصل کی ایک فطرت، اگر انسان ان لذتوں پر قانع ہو گیا جو جسم و جسمانیت تک محدود ہیں تو یہ اس کی کوتاہ اندیشی ہے، جس نے ہمت مردانہ سے ایک قدم آگے بڑھایا، اور جسم و ذہن کے ساتھ روح کی بالیدگی کو بھی نہ بھولا وہ دونوں جگہ کامیاب رہا۔ بقول مولانا عبدالحق محدث دہلوی انسان کی چار قسمیں ہیں، "دنیا کا بادشاہ، آخرت کا گدا۔ دنیا کا گدا، آخرت کا بادشاہ۔ دنیا کا بادشاہ، آخرت کا بادشاہ۔ دنیا کا گدا، آخرت کا گدا"۔ کامیابی و ناکامیابی کا اندازہ محض قبر تک کی زندگی کی مادی خوشی پر لگانا عقل مندی نہیں، ان پر دھوکا کھانا تعجب کی بات نہیں، لیکن شک میں پڑا رہنا محرومی ہے، جب تک شک یقین کی صورت نہیں لیتا ایمان نہیں آتا۔ عقلمندی یہ ہے کہ شک سے گزر کر ایمان پر قیام و ثبات ہو، کہ دین و دنیا

آیت نمبر (۱۰۸) مادامت السمٰوٰت والارض، عربی زبان میں یہ محاورہ ہمیشگی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، یہ سماوات والارض دنیا کے ہوں یا آخرت کے ہر اسفل کے لیے ایک اعلیٰ کا نام سماء ہوتا ہے۔ جب تک جنت رہے گی عذاب و ثواب رہے گا۔

Marfat.com

دونوں بن جائیں، اسی رکوع میں اس ایمان پر قائم رہنے کی صورت یعنی نماز، اور اس میں لذت یعنی حضوری کے رموز عام فہم انداز سے بتائے گئے ہیں کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خصوصی خطاب ہے کبھی امت کی تسلی و تشفی ہے۔ اور سب کچھ اس انداز سے سمجھایا جا رہا ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت مومن کے قلب کو میسّر آجائے تاکہ اس کی عبادت اور اس پر بھروسہ کے بعد کوئی مشکل نہ رہے اور ذہن کسی غلجان میں مبتلا ہی نہ ہو

۱۱۰۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ○

اور (اختلاف ہونا کوئی نئی بات نہیں) بے شک ہم نے موسیٰ کو ... دی تو اس میں اختلاف کیا گیا، اور اگر آپ کے پروردگار کی ط... ایک بات پہلے ہی نہ ٹھہر چکی ہوتی (کہ خلق کے پورے حساب ... دن، روزِ قیامت ہے) تو ان میں فیصلہ ہو چکا ہوتا اور ان (... انسانوں) کو اس میں سخت شبہ ہے (کہ آیندہ بھی فیصلہ ہوتا ... نہیں)۔

یاد رہے کہ جب تک شک و شبہ رہتا ہے ایمان نہیں آتا۔ کیونکہ ایمان تو یقین کا نام ہے۔

۱۱۱۔ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ۭ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○

اور (دنیا میں بدلہ نہ ملنے پر شبہ میں نہ پڑو) بے شک آپ کا ر... ہی کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ (آخرت میں) دے گا۔ یقیناً ... لوگ کرتے ہیں وہ اس سے (خوب) واقف ہے۔

۱۱۲۔ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

بس (اے رسول آپ ان منکرین کے باعث پریشان نہ ہوں) ... کو حکم ہوا ہے آپ اور آپ کے ساتھ جنہوں نے (خدا کی طرف) ... کیا ہے (اس ایمان پر) قائم رہیں۔ (امت کو ہدایت ہو رہی ہے ... افراط و تفریط میں آئے بغیر استقامت کی راہ اختیار کیے ر... کریں جس سے نیکیاں پیدا ہوتی ہیں کہ استقامت کرامت سے ... ہے)۔ اور حد سے تجاوز نہ کریں۔ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو ... دیکھ رہا ہے۔ (کہ آپ کے لوگ آپ کی اتباع میں آکر کلامِ پاک ... سیرتِ پاک کو لے کر کیسے چلے جا رہے ہیں دراصل یہ آپ کی نور ... ہے جو ان کو لیے جا رہی ہے)۔

Marfat.com

۱۱۳- وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○

اور (اے مسلمانو!) جو ظالم ہیں تم ان کی طرف مائل نہ ہونا ورنہ (جس آگ میں وہ جل رہے ہیں اس) آگ (کی لپٹ) تم کو بھی آلگے گی اور (اس وقت) اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا پھر نہ تم کو (اللہ کی طرف سے) کچھ مدد پہنچے گی ۔

۱۱۴- وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ○ۚ

اور (اے مسلمانو!) نماز قائم رکھو دن کے دونوں جانب اور رات کے کچھ حصہ میں (دن کے دوکنارے یعنی صبح وشام زوال سے قبل کے وقت صبح میں اور بعد کے شام میں داخل ہیں، صبح کی نماز = فجر۔ شام کی نماز = ظہر وعصر، رات کے حصوں کی نماز = مغرب وعشا ہیں ۔ تمہاری یہ عبادت تمہارے ہی کام آئے گی) بے شک نیکیاں (اطاعت کے انوار وبرکات) گناہوں (کی ظلمت) کو دُور کر دیتی ہیں ۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں ۔

۱۱۵- وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

اور (مسلمانو!) صبر کرو (نماز کو شرائطِ نماز کے ساتھ ادا کرو جو نیکیاں کرتے ہو استقامت کے ساتھ کرتے جاؤ) بے شک اللہ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا (تم اپنی عبادات اور اطاعت میں ثابت قدمی سے لگے رہو۔ تم اپنے نیک اعمال کے نتائج خود دیکھ لوگے، وہ پاؤگے کہ دل خوش ہو جائے گا) ۔

مسلمانوں کو ہدایت کی جارہی ہے کہ گزشتہ قوموں کے حالات سے سبق لیں اور ان میں بکثرت ایسے لوگ موجود رہیں جو لوگوں کو نیکی کی ترغیب دیں اور برائیوں سے روکیں، کیونکہ جب تک نیک لوگ غالب رہتے ہیں قومیں ہلاک نہیں ہوتیں ۔

۱۱۶- فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ

پھر تم سے پہلی امتوں میں ایسے سمجھدار لوگ کیوں نہ ہوئے جو زمین

آیت نمبر (۱۱۴) زلف = ٹکڑا ۔ اس میں مغرب وعشا کے ساتھ تہجد کو بھی بزرگوں نے شامل کیا ہے لیکن بحیثیت فرض نہیں، وہ اس میں تہجد کا اشارہ پاتے ہیں، مفسرین نے دن کے دوکنارے اور رات کے حصوں کے، مختلف معنی لیے ہیں لیکن سب نے ان سے پانچ نمازیں جو فرض ہیں بیان کی ہیں ۔

Marfat.com

قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ
عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا
قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ج
وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا
أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ○

میں فساد سے روکتے (فساد پیدا ہی نہ ہونے دیتے) ہاں ان
میں چند ایسے (نیکوکار، صاحب ایمان) تھے جنہیں ہم نے (
سے) بچا لیا اور ظالم تو عیش و عشرت ہی کے پیچھے پڑے
وہ گنہگار تھے ہی۔ (جرم کرنا ان کی عادت ثانیہ بن چکا تھا

١١٧ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ
بِظُلْمٍ وَّأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ○

اور آپ کا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو ناحق (خواہ مخواہ) ہلا
جبکہ وہاں کے رہنے والے نیک ہوں۔ (جو اپنی اور دوسروں کی اصلاح

١١٨- وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ
أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُونَ
مُخْتَلِفِينَ ○ لا

اور اگر آپ کا رب چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی امت
(سب کو نیکی کی راہ پر لگا دیتا) لیکن (حکمت تشریعی سے منظ
ہے اسی لیے) لوگ ہمیشہ (آپس میں) اختلاف کرتے رہی

١١٩- إِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ط وَلِذَٰلِكَ
خَلَقَهُمْ ط وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ
لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ○

سوائے اس کے جس پر آپ کے رب کی رحمت ہو (کہ آپ کی
آجائے) اور (جو اتباع کے لیے تیار ہی نہیں ہوتے۔ تو یہ
ہیں، گویا) اسی لیے اس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اور (اس
سے تو) آپ کے پروردگار کا قول پورا ہو گا کہ میں دوزخ
انسانوں سے بھر دوں گا۔

١٢٠- وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ
الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ج
وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ
وَّذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ○

اور (اے رسول) ہم آپ کو سب حالات (دوسرے پیغمبر
ہیں تاکہ آپ کا دل قائم (اور برقرار) ہو جائے (آپ کو ا
کہ اہل حق کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے) اور اس (سورت
واقعات) میں آپ کے پاس حق پہنچا ہے (تاکہ آپ پیغمبر
کیفیات تحقیقی طور پر پہنچ جائیں) اور ایمان والوں کے لیے
نصیحت اور یاد دہانی ہے (تاکہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں اور

آیت نمبر (۱۱۹) بے شک جن اور انسان کی تخلیق کی غرض یہی تھی کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، لیکن جب انسان کو ارادہ کی آزادی دی کہ
چاہے اپنے لیے اختیار کرے بھلی یا بری۔ تو اس علیم و خبیر کو یہ بھی معلوم تھا کہ بیشتر لوگ دنیاوی لذت میں پھنس کر رہ جائیں گے
کو جن اور انسان سے بھر دینے کا قول اسی حکمت کے باعث ہے۔

Marfat.com

غرض یہ قصص محض قصص نہیں بلکہ یہ انکشاف حق کا ایک موثر انداز ہے تاکہ مومن جن کے لیے سب حق ہی حق ہے، اللہ حق، رسول حق، کلام حق سب ہی انبیاء حق وہ اپنے ان پیغمبروں کی امتوں سے عبرت حاصل کرتے رہیں اور راہ ہدائت پر ثابت قدمی سے گامزن رہیں وہ کفر کی بظاہر کامیابی سے ہراساں نہ ہوں، اپنا کام کیے جائیں اور نتائج اللہ پر چھوڑ دیں۔

۱۲۱- وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۙ

اور جو ایمان نہیں لاتے آپ ان سے فرما دیجئے کہ تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ ہم (اپنی جگہ) اپنا کام (یعنی عمل صالح، تبلیغ) کیے جا رہے ہیں۔

۱۲۲- وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ○

اور تم بھی انتظار کرو (اور) ہم بھی انتظار کرتے ہیں (کہ کس کے اعمال کیا پھل لاتے ہیں)۔

۱۲۳- وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ ع ۱۰

اور (انسان کے اعمال کے جو نتائج ہیں اللہ کو اس کا علم ہے اور) آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کا علم اللہ ہی کو ہے اور سب کاموں کا رجوع اسی کی طرف ہے (ہر چیز بالآخر اسی کی طرف لوٹے گی) پس اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور جو کچھ تم کرتے ہو تمہارا رب اس سے بے خبر نہیں۔

مسلمانو! غیب پر ایمان لا کر تم اللہ کی عبادت، اس کے رسول کی فرمانبرداری میں لگے ہو، اسی سے تمہاری لو لگی ہوئی ہے، تو کیا تمہارا رب، تمہارے کاموں سے غافل ہو سکتا ہے وہی عالم الغیب ہے، کارساز ہے، قوی ہے، متین ہے، تمہارا والی ہے، قابلِ ستائش و بندگی ہے، سب حمد اسی کے لیے ہے اور وہ ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے، مومن اس کی رحمت سے محروم نہ رہیں گے، کافر اس سے بھاگ نہ سکیں گے کیا سورۂ ہود کا ہر واقعہ اس کی طرف نشاندہی نہیں کر رہا ہے؟ بے شک ایمان والوں کے لیے اس میں بڑی نصیحت اور یاددہانی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حق تعالیٰ نے اس سورت میں دو بڑے کام بیان کیے ہیں۔ ایک سیاستِ جباری و سطوتِ قہاری۔ دوسرے حکم ازلی جو خلق کی شقاوت وسعادت کے باب میں نافذ ہوا۔

بہرحال مومن اللہ کی عبادت، اللہ پر بھروسہ کے بعد اپنے تمام اُمور اُسی کے سپرد کر دیتا

Marfat.com

ہے ۔ اور اللہ اس کا نگرانِ حال بن جاتا ہے اور اپنی رحمت کا دامن اس کے لیے کشادہ فرما دیتا ہے ۔

سُوْرَہ یُوْسُف

مکّی ایک سو گیارہ آئتیں بارہ رکوع

سورہ ہود میں گزشتہ امتوں کے عبرت آموز قصص بیان ہوئے جن میں سیاستِ جباری اور سطوتِ قہاری کا وہ مظاہرہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا۔ سورہ اس آیت پر ختم ہوا کہ اللہ ہی کو غیب کا علم ہے ۔ وہ تمہاری حالت سے باخبر ہے، تم اس کی عبادت کیے جاؤ اور اس پر بھروسہ رکھو۔ اس آخری آیت کے ہر لفظ سے سورہ یوسف کا ایک ربط خاص ہے ۔

قصہ کی ابتدا میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ اللہ ہی عالم الغیب ہے اور وہ جس قدر مغیبات کا علم اپنے برگزیدہ بندوں کو خواب، وحی، یا جس طرح چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور وہی ہر ایک کے ظاہری اور باطنی حالات سے واقف ہے ساتھ ہی اس سورت میں ایک جانب اللہ کے برگزیدہ نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کی عبادت، صبر، استقامت صلوٰۃ دائمی میں رہنے اور یوسف علیہ السلام کے جدا ہو جانے کے باوجود اللہ سے امید، اللہ پر بھروسہ کا مؤثر ترین انداز سے بیان ہے تو دوسری جانب یہ سورت اللہ کے "العزیز الحکیم" ہونے اس کے نگرانِ حال ہونے، اس کی سیاستِ رحمانی اور رحیمی کی اعلیٰ ترین مثال ہے ۔ اس کو خود اللہ تعالیٰ نے احسن القصص فرمایا ہے ۔ یہ وہ قصہ ہے جو دل میں اللہ کی عظمت و جلال پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ مومن کو فطرت انسانی کے مختلف گوشوں سے آگاہ کرتا ہے تاکہ حتی الامکان وہ ہوشمندی سے زندگی بسر کرے اور بہر حال اللہ پر بھروسہ رکھے اور اس کی عبادت سے غافل نہ ہو۔ سمجھتا رہے کہ جو توفیق اسے نصیب ہوئی ہے وہ اللہ ہی کی جانب سے ہے ۔ اس طرح اس پر یہ امر بھی واضح ہو جائے گا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی پر فضل کرنا چاہتا ہے تو دنیا کی ساری قوتیں مل کر بھی اس کو روک نہیں سکتیں ۔ نہ بھائیوں کا حسد ۔ نہ دشمنوں کی دشمنی اور نہ زلیخا کے ناپاک ارادے اور نہ زنداں کی کال کوٹھڑی، اللہ اس کو ہر شر سے محفوظ رکھتا ہے ۔

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ دیکھو حضرت یوسف کے بھائی اللہ کی حضوری کا یقین رکھنے کے باوجود ان سے الگ ہوئے جاتے ہیں، اسی طرح سے روح، دل، حواس کے تعلق کو سمجھو۔ روح کبھی دل پر قابو چاہتی ہے اور حواس بھی ۔ روح للہیت کی طرف لے جانا چاہتی ہے اور

Marfat.com

حواس نفس کی طرف۔ فرمایا اس سورت پاک میں حضرت یعقوب علیہ السلام مثل روح کے، حضرت یوسف مثل دل کے اور حواس مثل یوسف کے بھائیوں کے ہیں۔ حواس کی بے راہ روی کا نام ہی نفس ہے۔

یہ سورت بتاتی ہے کہ انسان کو اپنے ہمجنسوں سے، اپنی خواہشات نفس سے کیسے بچ کر رہنا ہے رحمت خداوندی دستگیر نہ ہو تو نفس سے بچنا مشکل ہے۔ رحمت الٰہی کو پانے کا ذریعہ توکّل، وسیلہ علم و عمل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے)

۱۔ الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قف ○

الف۔لام۔را۔ (اس کی مراد اللہ ہی کو معلوم ہے) (سنو) یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں (مطالب میں واضح و صاف، حقیقت کی روشن ترجمان، قلب کو منور کرنے والی یہ آئینۂ فطرت انسانی ہیں)۔

اور ان کو ہم نے نازل کیا ہے

۲۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

بے شک اس قرآن کو ہم نے عربی (زبان) میں نازل کیا ہے (جو ایک خالص زبان ہے اور اثر کیے بغیر نہیں رہتی) تاکہ تم سمجھ سکو (اور دوسروں کو سمجھا سکو)۔

۳۔ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ○

(اور اے رسول) اس قرآن کے ذریعہ جو ہم نے آپ کی طرف بھیجا ہے ایک نہایت اچھا قصہ (نہایت چنا ہوا اور کیفیات میں ڈوبا ہوا قصہ) ہم آپ کو سناتے ہیں (جو گزشتہ مذاہب میں افسانہ بن کر رہ گیا تھا) اور اس (تنزیل) سے پہلے آپ کو اس کی خبر نہ تھی۔

۴۔ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا

(یہ وہ واقعہ ہے) جب یوسف نے اپنے باپ (حضرت یعقوب) سے کہا کہ اے میرے باپ میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور سورج

آیت نمبر (۱) الٓرٰ = حروف مقطعات میں سے ہیں جن کا ذکر سورہ بقرہ میں گزر چکا ہے۔ حضرت ابن عباس سے ان حروف کے معنی انا اللہ ادی منقول ہیں (یعنی میں اللہ، دیکھتا ہوں)

Marfat.com

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ○

اور چاند کو دیکھا اور دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

۵- قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

(حضرت یعقوب نے) کہا اے بیٹے اپنا (یہ) خواب اپنے بھائیوں کے سامنے مت بیان کرنا، ورنہ وہ تمہارے لیے کوئی فریب بنالیں گے (یعنی وہ اس خواب کا منشا پا جائیں گے اور شیطان ان کے دل میں حسد کی آگ بھڑکا دے گا) بیشک شیطان انسان کا صریح دشمن ہے

۶- وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ ع

اور (جس طرح اے یوسف تم نے لڑکپن ہی میں یہ اچھا سا خواب دیکھا ہے) اسی طرح (بڑے ہونے پر) تمہارا رب تم کو چن لے گا (برگزیدہ کرے گا اور نبوت سے نوازے گا) اور تم کو خوابوں کی تعبیر سکھائے گا اور تم پر اور آل یعقوب پر اپنا انعام ایسے ہی پورا فرمائے گا جس طرح تم سے قبل اپنا انعام تمہارے دادا، پردادا، ابراہیم و اسحاق پر پورا کیا بیشک تمہارا پروردگار بڑے علم والا (اور) بڑی حکمت والا ہے۔

دوسرا رکوع

امام بغوی نے معالم التنزیل میں اس سورہ کے شانِ نزول کے متعلق لکھا ہے کہ یہود نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کس سبب سے یعقوب کی اولاد کنعان سے مصر میں منتقل ہوئی تو اس کے جواب میں آپ نے یہ سورہ پیش کیا جسے سن کر یہودی بہت متعجب ہوئے کیونکہ یہ بیان توراۃ کے مطابق تھا جبکہ آنحضور نے کتب سابقہ نہیں پڑھی تھیں۔ اس سورہ میں صرف اسی سوال ہی کا جواب نہیں بلکہ گوناگوں سبق آموز اور عبرت انگیز واقعات اور اللہ کی حکمت وعظمت کی بے شمار نشانیاں ہیں۔

سورہ کے پہلے رکوع میں حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کا ذکر تھا۔ اس رکوع میں اس کے فوراً بعد ہی اللہ کی نشانیوں کی طرف توجہ مبذول کی جا رہی ہے تاکہ مسلمان اس کو محض قصہ نہ سمجھیں بلکہ ان تاریخی واقعات کے آئینہ میں وہ فطرتِ انسانی کا مشاہدہ کریں اور اس سے عبرت اور ہدایت حاصل کریں۔

Marfat.com

۷۔ لَقَدْ كَانَ فِىْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ○

یقیناً یوسف کے اور ان کے بھائیوں کے قصّہ میں پوچھنے والوں کے لیے (بے شمار) نشانیاں ہیں۔

۸۔ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۚ ○

(بات یوں شروع ہوئی کہ) جب (یوسف کے سوتیلے بھائیوں نے آپس میں) کہا کہ یوسف اور اس کا (حقیقی) بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارا ہے، حالانکہ ہم ایک (اچھی خاصی) جماعت ہیں (ہم دس ہیں ہماری قوّت ان سے کہیں زیادہ ہے) بے شک ہمارے باپ صریح خطا پر ہیں (یعنی محبت میں بالکل ڈوبے ہوئے ہیں انہیں اپنے نفع نقصان کا صحیح احساس نہیں ہے کہ ہم کو چھوڑ کر کمزوروں سے محبت کرتے ہیں)۔

۹۔ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ○

(بس اب یہی صورت باقی ہے کہ) یوسف کو (یا تو جان سے) مار ڈالو یا انہیں کسی (دُور دراز) ملک میں پھینک آؤ کہ تمہارے باپ کی توجّہ صرف تمہاری ہی طرف رہے۔ اس کے بعد پھر (توبہ کر لینا اور) (ایک) نیک جماعت بن کر رہنا۔ (تمہارے باپ بھی تم سے خود ہی محبت کرنے لگیں گے سب معاملات سدھر جائیں گے)۔

ان مشوروں کے دوران میں

۱۰۔ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِىْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ○

ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا یوسف کو مار مت ڈالو البتہ انکو کسی اندھیرے (گہرے و تاریک) کنویں میں ڈال دو تاکہ کوئی مسافر (جو چکر کھاتا ادھر پہنچ جائے تو) اس کو نکال لے۔ اگر تم کو کرنا ہے (اور یوسف سے گلو خلاصی پانا ہی ہے تو یہ کرو)۔

اس مشورہ پر فیصلہ ہوگیا اور یہ لوگ حضرت یعقوب کے پاس پہنچے اور یوسف کی محبّت جتا کر کہنے لگے۔

۱۱۔ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ○

انہوں نے کہا اے ہمارے باپ (یہ) کیا بات ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔

۱۲۔ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ

(اچھا یہ کیجئے) کل اس کو ہمارے ساتھ بھیجئے کہ خوب میوے کھائے اور

Marfat.com

وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

کھیلے کودے اور (آپ کوئی خوف و خطر دل میں نہ لائیے) ہم اس کے نگہبان ہیں۔

۱۳- قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا
بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ
وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝

انہوں نے کہا (کہ اول تو) تمہارا اسے لے جانا (ہی) مجھے غم میں ڈالتا ہے (کہ وہ مجھ سے جدا ہو) اور (پھر) مجھے (یہ بھی) اندیشہ ہے کہ (تم کو اپنی پڑی رہے) اسے بھیڑیا کھا جائے اور تم اس سے غافل رہو (نبی کے قلب پر وہی خطرہ گزرا جو بہانہ وہ کرنے والے تھے)۔

۱۴- قَالُوْا لَىِٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ
عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝

وہ بولے کہ ہم ایک (اچھی خاصی) طاقتور جماعت ہیں ہماری موجودگی میں اگر اسے بھیڑیا کھا گیا تو ہم تو بالکل ناکارہ (نکمّے ثابت) ہوئے (دس قوی بھائیوں کی موجودگی میں چھوٹے بھائی کو بھیڑیا کھا جائے اس سے بڑا خسارہ اور کیا ہوگا)۔

غرض وہ لوگ حضرت یوسف کو لے گئے اِن کے مظالم کا ذکر مفسرین نے کیا ہے قرآن
جذبہ میں نہیں حال میں لاتا ہے، درمیانی واقعات کو حذف کر کے آخری بات کا ذکر کرتا ہے۔

۱۵- فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ
یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ
وَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ
بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝

پھر جب اس کو لے کر چلے اور اس بات پر متفق ہوگئے کہ اس کو اندھیرے کنویں میں ڈالیں تو (تو یوسف کے دل کو تسکین کے خاطر) ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ (تم گھبراؤ نہیں ایک وقت وہ آئے گا) تم ان کو ان کی یہ کارروائی جتاؤ گے اور وہ تم کو پہچان (بھی) نہ سکیں گے۔ (ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا کہ یوسف اب تک زندہ اور ایسے اعلیٰ مقام پر فائز ہو سکتا ہے)۔

غرض یوسف کے بازو باندھے، کمر میں رسّی باندھی اور ان کو اندھیرے کنویں میں ڈال دیا۔

۱۶- وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ۝ؕ

اور عشا کے وقت (یعنی اندھیرا ہونے پر) روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے

کہ رات کی تاریکی میں ان کا چہرہ دکھائی نہ دے اور ان کے مکر پر تاریکی مزید پردہ بن جائے۔

۱۷- قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ
وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

(یوں) کہنے لگے اے ہمارے باپ ہم تو دوڑنے بھاگنے (ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں) لگ گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے

آیت نمبر (۱۷) یوسف کے بھائیوں کی پہلی تقریر ان تمام نفسیاتی کیفیات کو لیے ہوئے ہے جو ایک مجرم کی زبان اور اس کے بیان سے ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتیں۔

Marfat.com

فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝ | پاس چھوڑ دیا اتنے میں ایک بھیڑیا اس کو کھا گیا۔ اور آپ ہماری بات کا کبھی یقین نہ کریں گے خواہ ہم سچ ہی (کیوں نہ) کہتے ہوں۔

اپنے بیان کے ثبوت میں انہوں نے یوسف کا پیراہن کسی جانور کے خون سے رنگ لیا تھا وہ بھی لے کر آئے کہتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ بڑا سمجھدار بھیڑیا تھا کہ یوسف کو کھا گیا اور پیراہن پھٹنے نہ پایا۔

۱۸۔ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ | اور (یہ لوگ) ان کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لائے (کہ باپ کو یقین آجائے لیکن انہوں نے کہا (یہ بات تو ہرگز نہیں ہے) بلکہ تم نے اپنے جی سے ایک بات گڑھ لی ہے بہر حال اب صبر ہی بہتر ہے (تم سے گلہ شکوہ نہیں انتقام کا جذبہ نہیں اللہ ہی میرے صبر جمیل کا پھل دینے والا ہے)۔ اور اللہ ہی سے، اس بات پر جو تم ظاہر کر رہے ہو، مدد کا طالب ہوں۔ (اسی سے دعا ہے کہ وہ اس راز کو فاش کرے اور یوسف سے پھر ملائے، جب بھی چاہے)

اِدھر حضرت یعقوب نے صبر جمیل فرمایا اُدھر اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ سے یوسف کو عروج دینے کے اسباب مہیا فرمانا شروع کر دیئے تاکہ یوسف کے خواب کی حقیقت آشکارا ہو، جس کا حضرت یعقوب کو انتظار تھا۔

۱۹۔ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۭ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ | اور (ادھر) ایک قافلہ آنکلا تو ان لوگوں نے اپنا پانی بھرنے والا (کنویں سے پانی لانے کے لیے) بھیجا، پس اس نے اپنا ڈول لٹکایا (نکالا تو) چلّا اٹھا کیا خوشی کی بات ہے (کیا خوش قسمتی ہے کیا بشارت ہے) یہ (تو) ایک لڑکا ہے۔ اور قافلہ والوں نے اس کو اپنا سرمایۂ تجارت سمجھ کر چھپا لیا۔ اور جو تدبیریں کر رہے تھے اللہ اس سے خوب واقف تھا۔

کلام اللہ تفصیلات سے گریز کرتا ہے، مفسّرین نے لکھا ہے کہ حضرت یوسف تین دن کنویں میں رہے اور ان کے بھائی اس خیال سے کہ وہ بھوک سے مر نہ جائیں کچھ کھانا کنویں میں ڈال دیتے تھے، جب قافلہ کا گزر ہوا تو وہ دیکھتے رہے اور یوسف کے نکلنے پر انہوں نے اپنا غلام کہہ کر واپس مانگا، ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ چونکہ یہ بھگوڑا ہے اس لیے ہم اس کو رکھنا نہیں چاہتے

Marfat.com

تم خریدنا چاہو تو خرید لو البتہ اس کی نگرانی رکھنا ۔

۲۰- وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ ۚ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ○ ع ۱۴/۲ ۱۲

اور ان کو انہوں نے (یعنی بھائیوں نے) بہت تھوڑی قیمت گنتی کے چند درہموں کے عوض فروخت کر ڈالا، اور (یہ قلیل رقم بھی انہوں نے بہت سمجھی کیونکہ) وہ ان سے بیزار تھے (کہتے ہیں کہ ۱۸ درہم میں ان لوگوں نے یوسف کو قافلے والوں کے ہاتھ فروخت کیا) ۔

تیسرا رکوع

قافلے والوں نے مصر پہنچ کر حضرت یوسف کو فروخت کر دیا، اور انہیں مصر کے بڑے مالدار امیر نے جس کا لقب عزیز تھا خرید لیا، عزیز مصر کے کوئی اولاد نہ تھی۔ اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام ایک معزز خاندان میں پہنچ گئے، جہاں اللہ تعالیٰ کو انہیں امورِ سلطنت کی تربیت دینا، ان کا مرتبہ بلند کرنا اور ان کے ذریعہ بنی اسرائیل کو مصر میں آباد کرنا تھا ۔

۲۱- وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○

اور مصر (کے بازار) سے جس شخص نے اس کو خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو عزت آبرو کے ساتھ رکھو شاید (آگے چل کر) یہ ہمارے کام آوے یا ہم اس کو اپنا بیٹا (ہی) بنالیں ۔ اور اس طرح ہم نے یوسف کو اس سرزمین (مصر) میں جگہ دی اور تاکہ ہم اسے (علوم الٰہیہ کی تعلیم اور) روزمرہ کے معاملات (واقعات اور خواب کی) باتوں سے صحیح نتائج اخذ کرنا سکھائیں ۔ (تاکہ ان میں پیغمبرانہ فراست اور بصیرت پیدا ہو جائے) اور اللہ اپنے تمام کاموں پر غالب ہے ۔ (وہ جو چاہتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے) لیکن (یہ بات) اکثر لوگ نہیں سمجھتے ۔

۲۲- وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○

اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکومت اور علم سے نوازا اور ہم نیکو کاروں کو اسی طرح (ان کے اعمال صالح کا) بدلہ دیا کرتے ہیں ۔

اب آزمائش کی دوسری سخت گھڑی آتی ہے، لیکن یہاں بھی رحمتِ ایزدی دستگیری

Marfat.com

کرتی ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے یوسف کو ایک بار اندھیرے کنوئیں سے نکالا تھا یہاں اس جال سے جس میں عورت نے گرفتار کرنا چاہا اس نے پھر ان کو پاک و صاف طور سے نکال لیا۔ جب اس کا کرم نگرانِ حال بن جاتا ہے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا پاتی۔

۲۳- وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ○

اور جس عورت کے گھر میں وہ تھے (یعنی عزیز مصر کی بی بی) وہ ان کو ان کے نفس کے بارے میں بہلانے لگی (یعنی اس نے ان کو اپنی خواہش نفس کی طرف مائل کرنا چاہا) اور دروازے بند کر لیے اور بولی بس آ جاؤ (یوسف نے) کہا (معاذ اللہ) اللہ کی پناہ (تو کیسی باتیں کر رہی ہے) وہ (تیرا شوہر) میرا مربی ہے اس نے مجھے (کتنی) اچھی طرح سے رکھا ہے (یاد رکھ) بے شک جو لوگ بے انصاف ہوں (محسن کش ہوں حد سے تجاوز کرنے والے ہوں) وہ فلاح نہیں پاتے۔

۲۴- وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ○

اور البتہ اس عورت نے ان کا ارادہ کیا (اس خیال کے لیے جو اس کے دل میں تھا) اور وہ بھی اس کا ارادہ کر لیتے اگر انہوں نے اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لی ہوتی۔ (ان حالات میں شیطان کے جال سے بچنا انسان کے لیے مشکل تھا در اصل یہ "معاذ اللہ" کا لفظ تھا، جس نے بچا لیا، اللہ کی توفیق شامل حال ہوگئی، برہان آگیا) اس طرح (ہم نے ان کو بچا لیا) تاکہ ہم ان سے برائی اور بے حیائی کو دُور رکھیں بے شک وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھا۔

بچنے کے لیے در کی طرف بھاگنا پڑتا ہے، یہ تصور رل گیا وہ اللہ پر بھروسہ کر کے دروازہ کی طرف بھاگے، عورت نے پیچھا کیا۔

۲۵- وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا

اور دونوں دروازے کی طرف بھاگے (آگے آگے یوسف اور پیچھے پیچھے یہ عورت۔ اس نے دامن پکڑ کر یوسف کو روکنا چاہا) اور (اس طرح) اس عورت نے اس کا کرتہ پیچھے سے چاک کر ڈالا۔ اور دونوں نے عورت کے آقا کو دروازہ پر (کھڑا) پایا (یہ محض اتفاق نہ تھا، اس میں اللہ کی حکمت تھی کہ دونوں کی کیفیات خود دیکھ لے چنانچہ عورت نے

آیت نمبر (۲۴) برھان = دلیل، نشانی، حضرت یوسف نے حضرت یعقوب کو دانتوں میں انگلی دبائے دیکھا۔

Marfat.com

اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ○

بات بنائی) بولی کہ جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے اس کی اس کے سوا اور کیا سزا ہو سکتی ہے کہ یا تو اسے قید کیا جائے یا دردناک عذاب دیا جائے۔

۲۶- قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ
وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ
اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ
قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ○

(یوسف نے) کہا یہ (خود ہی) تو مجھے اپنی خواہش نفس کی طرف مائل کر رہی تھی۔ اور (اس جھگڑے کے سلسلہ میں) عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر ان کا کرتہ آگے سے پھٹا ہو تو وہ سچی اور یہ جھوٹے۔

۲۷- وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ
دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ○

اور اگر ان کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہو تو یہ (عورت) جھوٹی اور وہ سچا ہے۔

۲۸- فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۗ
اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ○

پس جب (عزیز نے) اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا دیکھا تو بول اٹھا بیشک (اے عورت تو ہی مجرم ہے) یہ تمہارا ہی (عورتوں والا) فریب ہے بے شک تم عورتوں کا فریب غضب کا ہوتا ہے۔

اور یوسف سے مخاطب ہو کر کہا

۲۹- يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۜ
وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ

یوسف اس بات کو جانے دو، (اس کا خیال نہ کرو، اس کو معاف کر دو) اور (عورت سے کہا کہ) تو (یوسف سے یا خدا سے) معافی مانگ بیشک

آیت نمبر (۲۶-۲۷) نوٹ = معتبر روایات میں ہے کہ ایک شیرخوار بچہ تھا، جس کا اس عمر میں بولنا خود یوسف کی برئت کا بڑا ثبوت ہے، اور گواہی بھی اس دانائی سے دینا یہ سب من جانب اللہ تھا روایت میں ہے کہ چار لڑکوں نے عہد طفلی میں بات کی۔

(۱) ایک موسٰی کے زمانہ میں بچہ نے موسٰی کی ماں سے کہا تو صبر کر تو حق پر ہے۔

(۲) بنی اسرائیل کے ایک چرواہے کے لڑکے نے ایک عابد کی برأت کی گواہی دی۔

(۳) تیسرے یوسف کے قصہ میں اس عورت (جو بالعموم زلیخا کے نام سے مشہور ہے) اس کے چچا یا ماموں کا لڑکا، اور

(۴) چوتھے حضرت عیسٰی علیہ السلام۔

Marfat.com

ع ۳ / ۹ / ۱۳ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ۠ ۝ع خطا تیری ہی ہے۔

چوتھا رکوع

ہر چند عزیز مصر نے درگزر سے کام لیا، لیکن شدہ شدہ اس کی اطلاع عورتوں میں
ہوگئی، انہوں نے چہ میگوئیاں شروع کیں۔

۳۰۔ وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

اور شہر میں (امراء کی) عورتوں نے کہنا شروع کیا کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اپنی خواہش نفس کی طرف مائل کرنا چاہتی ہے اس (غلام) کی محبت اسکے دل (کی گہرائیوں) میں گھر کر چکی ہے (ذرا دیکھو تو عزیز مصر کی بی بی ہوکر ایک غلام کے عشق میں پاگل ہو رہی ہے کتنی شرمناک بات ہے) ہم تو اس معاملہ میں اسی کو علانیہ غلطی پر پاتے ہیں۔

جب عزیز کی بیوی کے کانوں تک ان کے طعن و تشنیع پہنچے جن کا منشا زلیخا کی توہین اور
اپنی پارسائی کا اظہار تھا تو اس نے سوچا کہ ان کو ذرا یوسف کا جمال دکھانا چاہیے تاکہ ان پر اس کی
محبت کی مجبوریاں عیاں ہوں۔

۳۱۔ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّیْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَیْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَیْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ ۝

پس جب اس نے ان کی (مکاری کی) باتیں سنیں تو ان کو بلا بھیجا۔ اور ان کے لیے ایک محفل آراستہ کی اور (میوے سامنے چن کر) ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری دی (کہ بے تکلف پھل تراش کر کھائیں ابھی انہوں نے پھل ہاتھوں میں لیا تھا کہ اس نے یوسف کو آواز دی) اور بولی (ذرا ادھر ان کے سامنے نکل آؤ۔ اب جب انہوں نے یوسف کو دیکھا تو ششدر رہ گئیں اور (مبہوت ہوکر پھل کی جگہ) اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور بے ساختہ بول اٹھیں خدا کی پناہ یہ آدمی نہیں یہ تو کوئی بزرگ (نورانی) فرشتہ ہے۔

یوسف علیہ السلام کا ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھنا ان کی معصومیت بزرگی اور

Marfat.com

جمال باطنی کا بھی ثبوت تھا۔ خود عزیز کی بیوی نے اس کی پارسائی پر شہادت دی اور اپنے جرم کا اعتراف کیا، اللہ تعالیٰ معصوموں کی اس طرح مدد فرماتا ہے۔

۳۲۔ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَىِٕنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ○

بولی یہ وہی (یوسف) ہے کہ جس کے واسطے تم مجھ کو طعنہ دیتی تھیں اور بیشک (خطا میری ہے) میں نے اس کو اپنی خواہش نفس کی طرف مائل کرنا چاہا مگر یہ بچا رہا (یہ یقیناً معصوم ہے) اور اگر یہ میرا کہنا نہ مانے گا تو یقیناً (میں اس کو یوں چھوڑنے والی نہیں) اسے قید کر دیا جائے گا اور بے عزت کیا جائے گا (بدنام کر کے اس کی وقعت و پارسائی کو خاک میں ملا دیا جائے گا)۔

امراء کی عورتوں کو یوسف سے بات کرنے کا موقع ملا موضوع بھی زلیخا کی دلچسپی کا تھا، سب ہی نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کبھی زلیخا کی محبت کبھی اس کے غیظ و غضب سے متاثر کرنا چاہا۔ آپ نے ان کے اس جال سے بچنے کے لیے اپنے رب ہی کا دامن رحمت پکڑ لیا اور دعا فرمائی۔

۳۳۔ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ○

عرض کیا اے (میرے) پروردگار جس بات کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اس سے تو قید زیادہ پسند ہے۔ (میں اس معصیت سے قید کو ترجیح دیتا ہوں لیکن مجھ کو ان کے جال سے بچالے) اور اگر تو ان کا فریب مجھ سے دور نہ کریگا (اپنی رحمت خاص سے میری دستگیری نہ فرمائے گا) تو (ڈرتا ہوں کہ کہیں ان کے جال میں پھنس جاؤں اور) ان کی طرف مائل (نہ) ہو جاؤں اور (عقل کھوکر) نادانوں میں ہو جاؤں۔

۳۴۔ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

پس ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول فرمائی اور عورتوں کا مکر و فریب) ان سے دور فرما دیا۔ بے شک وہ (دعاؤں کا) سننے والا (اور سب کچھ) جاننے والا ہے۔

باوجودیکہ یوسف کی برأت اور معصومیت کے ثبوت ہر طرح مل چکے تھے پھر بھی عام لوگوں کو یہ بتانے کے لیے کہ خطا یوسف علیہ السلام کی تھی نہ کہ عزیز کی بیوی کی یوسف کو قید

Marfat.com

کر دینے میں مصلحت سمجھی گئی ۔ زلیخا نے جو کہا وہ کر کے چھوڑا اس کا شاید اب بھی یہ خیال تھا کہ قید کی سختیاں یوسف کو اپنے عزم سے متزلزل کر دیں گی، لیکن نبی کا عزم توفیقِ الٰہی کی نشان لیے ہوتا ہے جس میں رتی برابر فرق نہیں آتا۔

۳۵- ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ ع ۱۴

پھر باوجودیکہ وہ (یوسف کی پاکی اور برأت کی) نشانیاں دیکھ چکے تھے ان لوگوں کی یہی مصلحت ہوئی کہ یوسف کو ایک مدت تک قید میں رکھا جائے۔ (تاکہ عوام میں یہ چرچے ختم ہوں)۔

پانچواں رکوع

حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ دو قیدی اور بھی جیل خانہ میں لائے گئے، ان میں ایک نان بائی اور ایک ساقی تھا دونوں بادشاہ کو زہر دینے کے الزام میں ماخوذ تھے، ایک ان میں مجرم تھا اور دوسرا بے قصور۔ حضرت یوسف کی قید کی زندگی تزکیۂ نفس اور تبلیغ میں گزرتی ۔ عبادت اور خدمتِ خلق یہی ان کے دلچسپ مشغلے تھے جو قید کی مشقت میں بھی ان کی طمانیتِ قلب کا ذریعہ بنے رہے، آپ کے حُسنِ ظاہری اور جمالِ باطنی کے علاوہ خواب کی تعبیر کا علم سب طرح کے قیدیوں کو آپ کے پاس لے آتا، آپ ان کو دین کی تعلیم دیتے اور خواب کی تعبیریں بتاتے دوسرے الفاظ میں افراد و جماعت کو بدلتے ہوئے حالات کی خبر دیتے کہ اپنے رب کی عظمت ان کے دلوں میں قائم ہو۔

۳۶- وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور اس (یوسف) کے ساتھ دو اور جوان بھی قید خانہ میں داخل ہوئے ان میں سے ایک نے (یوسف سے) کہا میں نے (خواب) دیکھا کہ (انگور سے) شراب نچوڑ رہا ہوں، دوسرے نے کہا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور اس میں سے پرندے (نوچ نوچ کر) کھا رہے ہیں ۔ (اے یوسف) ہم کو اس کی تعبیر بتائیے کہ ہم تو آپ کو بزرگ پاتے ہیں (آپ اللہ کے برگزیدہ بندوں میں ہیں)

۳۷- قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ

(یوسف نے) کہا کہ جو کھانا روز تمہارے لیے آتا ہے وہ آنے بھی نہ پائے گا کہ میں تم کو اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے بتا دوں گا اور اس میں

Marfat.com

يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ○

میری کوئی بڑائی نہیں) یہ ان علوم میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائے۔ (چاہو تو تم بھی میرے رب پر ایمان لے آؤ اور گناہوں سے توبہ کرلو) میں نے تو ان لوگوں کا دین قبول نہ کیا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔

۳۸۔ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللَّهِ مِن شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِن فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ○

اور میں نے (تو) اپنے باپ داداؤں کا (یعنی) ابراہیم اسحٰق اور یعقوب کا دین اختیار کر رکھا ہے۔ (جس کے خاندان میں اللہ کے فضل و کرم سے نبوت ہو اس کو شرک سے کیا واسطہ) ہم کو کسی طرح زیب نہیں دیتا کہ ہم کسی شئے کو خدا کے ساتھ شریک ٹھہرائیں (اور) یہ خدا کا فضل ہے ہم پر بھی (در ملتِ ابراہیمی کی وساطت سے) عام لوگوں پر بھی (جو اس خاندانِ نبوت کے ذریعہ توحید کی نعمت حاصل کرتے یا کر سکتے ہیں) لیکن (افسوس یہ ہے کہ) اکثر لوگ (اللہ کا) شکر ادا نہیں کرتے (ملتِ ابراہیمی پر چلنا تو الگ رہا ہنوز شرک میں مبتلا ہیں)۔

خواب کی تعبیر بتانے سے قبل تبلیغ و تعلیم دین کا درس حکمت کے ساتھ جاری ہے

۳۹۔ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○

اے میرے قید خانے کے رفیقو! (بھلا یہ تو بتاؤ کہ) کئی جدا جدا معبود اچھے یا ایک (یکتا و یگانہ) زبردست اللہ۔ (جس کے قبضۂ تصرف میں سب کچھ ہے، جو سب پر غالب ہے، نظم و ضبط کے ساتھ کارخانۂ قدرت کو چلا رہا ہے)۔

۴۰۔ مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

تم اللہ کو چھوڑ کر محض ان ناموں ہی کی (جن کی حقیقت کچھ نہیں) عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں، اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری (تم نے اور تمہارے باپ دادا نے ان کا لائق عبادت ہونا کہاں سے حاصل کیا ان کو کیا قدرت حاصل ہے) اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے (جو بندہ کو اللہ تک پہنچاتا ہے) لیکن اکثر لوگ (اپنے تعصب یا حماقت کے باعث اس سیدھی بات کو بھی

Marfat.com

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں سمجھتے۔

دین کی تبلیغ برمحل اور موثر انداز سے فرمانے کے بعد خواب کی تعبیر بتائی جا رہی ہے
منشایہ تھا کہ جو ہونا ہے وہ ہوگا کیوں نہ ایمان کے ساتھ مرو یا جیو۔

۴۱- يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝

اے میرے قید خانہ کے رفیقو! تم دونوں میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور دوسرا (جس نے سر پر روٹیاں دیکھی ہیں) وہ سولی دیا جائیگا پھر پرندے اس کے سر سے (نوچ نوچ کر) کھائیں گے۔ یہ بات یوں ہی مقدر ہو چکی ہے جس کو تم دریافت کرتے تھے (یہ قضا و قدر کا طے شدہ فیصلہ ہے جس میں سرمو فرق نہ ہوگا چنانچہ یہی ہوا)۔

۴۲- وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝ ع ۵ / ۱۵

اور (یوسف نے) دونوں شخصوں میں سے جس کے متعلق یہ جانا تھا کہ وہ رہائی پائے گا اس سے کہا کہ میرا ذکر اپنے آقا کے سامنے کرنا (کہ شاید اس کو یاد آئے کہ ایک اور بھی بے گناہ قید میں پڑا ہے لیکن اللہ کو یہ بات بھی منظور نہ ہوئی کہ نبی کی نظر اسباب پر ٹھہرے) پس شیطان نے اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا تو (نتیجہ یہ ہوا کہ یوسف) کئی سال تک قید خانہ میں رہے۔

چھٹا رکوع

حضرت یوسف علیہ السلام زندان میں نو سال رہے، جس نوجوان سے فرمایا تھا کہ وہ اپنے آقا سے ان کا ذکر کرے وہ اپنا وعدہ بھول چکا تھا، اور حضرت یوسف علیہ السلام کے ذہن سے اس کا خیال بھی جاتا رہا تھا۔ اب سبب پر نہیں مسبب ہی پر توکل تھا کہ خود بادشاہ نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا جس کی تعبیر دینے سے لوگ قاصر رہے اور اب اس شخص کو خواب کی تعبیر کے تعلق سے حضرت یوسف علیہ السلام کا خیال آیا۔

۴۳- وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ

اور بادشاہ نے کہا میں (خواب میں کیا) دیکھتا ہوں کہ سات موٹی (چکنی) گائیں ہیں جن کو سات دبلی (پتلی) گائیں کھا رہی ہیں، اور سات بالیاں سبز ہیں اور دوسری (سات ہی) خشک۔ اے سردارو میرے اس خواب کی

Marfat.com

وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ○

تعبیر بیان کرو اگر تم خواب کی تعبیر دے سکتے ہو۔

ان کاہنوں اور سرداروں کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔

۴۴- قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ○

وہ بولے یہ پریشان خواب ہیں اور ہمیں ان پریشان خوابوں کی تعبیر نہیں آتی۔ (خواب میں ایک ترتیب ہوتی ہے جس سے ہم نتیجہ نکالتے ہیں یہ پریشان بے تکے سے خیالات ہیں ان سے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا)

ان کاہنوں، اور ماہرین فن کی عاجزی دیکھ کر اسی جوان کو جس کے خواب کی تعبیر یوسف علیہ السلام نے بتائی تھی ان کی یاد آئی اس نے بادشاہ سے اجازت چاہی کہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام سے خواب کی تعبیر دریافت کرے۔

۴۵- وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ○

اور وہ جوان دونوں (قیدیوں) میں سے رہائی پا چکا تھا اور ایک مدت کے بعد اسے (دفعتہً اپنا وعدہ) یاد آ گیا، بول اٹھا کہ مجھے (قید خانہ تک) جانے دو میں تم کو اس کی تعبیر بتاتا ہوں۔

وہ یوسف کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا

۴۶- يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○

اے یوسف صادق (اے صدق مجسم، کیونکہ آپ نے جو کہا وہی ہوا، ذرا) ہم کو اس (خواب) کی تعبیر بتائیے کہ سات موٹی گائیوں کو سات دبلی (گائیں) کھا رہی ہیں اور سات سبز بالیاں ہیں اور دوسری (سات ہی) سوکھی (بالیاں) تاکہ میں (یہ تعبیر لے کر) لوگوں کے پاس جاؤں (جو اسکے سمجھنے سے قاصر ہیں) تاکہ ان کو (آپ کی قدر و منزلت) معلوم ہو۔

۴۷- قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ

(یوسف نے) کہا تم لوگ سات سال متواتر کھیتی کرتے رہو گے تو جب فصل کاٹو تو بجز تھوڑی مقدار کے کہ جو کھانے کے لیے ہے باقی

Marfat.com

سُنۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّا تَاۡكُلُوۡنَ ۝

انہیں بالیوں میں چھوڑ دینا۔

۴۸- ثُمَّ يَاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ سَبۡعٌ شِدَادٌ يَّاۡكُلۡنَ مَا قَدَّمۡتُمۡ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّا تُحۡصِنُوۡنَ ۝

پھر اس کے بعد سات سال سختی (یعنی خشک سالی) کے ہوں گے کہ اس (ذخیرہ) کو کھا جائیں گے جو تم نے ان (سالوں) کے لیے جمع کر رکھا ہوگا سوائے اسکے جو تم (بیج کے واسطے) روک رکھو گے۔

۴۹- ثُمَّ يَاۡتِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيۡهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيۡهِ يَعۡصِرُوۡنَ ۝ ع

ع ۶/۷ ۱۶

پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا کہ لوگوں کے لیے خوب بارش ہوگی اور (اس درجہ میوے اور انگور وغیرہ پیدا ہوں گے کہ لوگ) اس میں خوب رس نچوڑیں گے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے نہ صرف خواب کی تعبیر بتائی بلکہ یہ بھی بتاتے گئے کہ اس زمانہ میں ان لوگوں کو کیا کرنا چاہیے تاکہ قحط سالی کی سختیوں سے بچ جائیں آپ نے اپنے پیغمبرانہ اخلاق کا ثبوت یوں بھی دیا کہ اس جوان کو نہ اُس کا وعدہ یاد دلایا نہ اور کوئی وعدہ لیا، بلکہ جو اس نے پوچھا تھا اس سے زیادہ ہی بتایا اور دل کھول کر بتایا۔

ساتواں رکوع

بادشاہ مصر نے جب اس خواب کی تعبیر اور تدبیر سنی تو حضرت یوسف علیہ السلام کے حُسنِ اخلاق اور علم، دانش و تدبر سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو اس نے بلایا لیکن آپ کے پیشِ نظر اصل مسئلہ اب بھی ان غلط فہمیوں کو دُور کرنا تھا جو عوام و خواص کے دل میں پیدا کی گئی تھیں آپ نے نہایت عزم و استقلال سے اشارہ فرمایا کہ پہلے اس مقدمہ کا فیصلہ ہو جانا چاہیے، اس فیصلہ سے قبل قید سے میرا باہر آنا ناسمجھوں کے لیے بڑی آزمائش بن جائے گا اور حاسدوں کو نکتہ چینی کا موقع ملے گا۔ آخر وہ عورتیں طلب ہوئیں، اور انہوں نے یوسف علیہ السلام کی عظمت، عفت، پاکیزگی کی شہادت دی۔ یوسف علیہ السلام قید سے تشریف لائے لیکن جس طرح قید میں رہ کر آپ نے صبر و تحمل کا ثبوت دیا تھا۔ باہر نکل کر اپنی انکساری، عاجزی، اللہ پر بھروسہ کے اظہار کے لیے وہ الفاظ فرمائے کہ اپنے نفس کو کوئی بھی اچھا کہنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ چنانچہ نفس سے بچنے اور ہمیشہ اللہ ہی کی پناہ میں رہنے کی اہم تعلیم اس پارہ کے آخر اور دوسرے پارہ کی ابتدا کا اہم جزو ہے۔

۵۰- وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِىۡ بِهٖ‌ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوۡلُ قَالَ ارۡجِعۡ اِلٰى

اور بادشاہ نے (اپنے خواب کی یہ دانشمندانہ تعبیر سُن کر) کہا کہ ان کو میرے پاس لے آؤ۔ پھر جب قاصد ان کے پاس پہنچا (تو بجائے اس کے آپ فوراً ساتھ

Marfat.com

رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ○

ہو لیتے پیغمبرانہ صبر و تحمل اور فراست سے کام لیتے ہوئے) آپ نے کہا اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور اس سے دریافت کرو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے۔ بیشک میرا رب تو ان کے فریب سے خوب واقف ہے (لیکن عوام پر بھی اس واقعہ کی اصل حقیقت عیاں ہونا ضروری ہے تاکہ انہیں بھی غلط فہمی نہ رہ جائے۔ جب تک ایسا نہ ہو میرا ساتھ چلنا مناسب نہیں)۔

بادشاہ نے بھی حضرت یوسف علیہ السلام کی بات سمجھ لی کہ ان کو اپنی دانشمندی کا اجر نہیں بلکہ پاکدامنی ثابت کرنا ہے چنانچہ بادشاہ نے ان عورتوں کو طلب فرمایا اور اس انداز سے گفتگو کی کہ کوئی راز راز نہ رہے۔

٥١۔ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

کہا۔ (اے عورتو!) بتاؤ تو تمہارا وہ کیا واقعہ ہے جب تم نے یوسف کو اپنی (خواہش نفس کی) طرف مائل کرنا چاہا۔ وہ بول اٹھیں اللہ کی قسم، ہم نے اس میں کوئی برائی نہ پائی۔ عزیز کی بیوی نے کہا کہ اب حق بات تو سب پر ظاہر ہو چکی ہے (درحقیقت) میں نے ہی (خود) اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا (اور اس کا ذرہ برابر بھی قصور نہ تھا) بے شک وہی سچا ہے۔

٥٢۔ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ○

(یوسف نے کہا اس انکشاف حق پر میرا اصرار) یہ اس واسطے تھا کہ (میرے محسن عزیز مصر کو) معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی پس پشت اس کی (امانت میں) خیانت نہیں کی اور (تمام لوگوں پر یہ بات واضح ہو جائے کہ) بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کا فریب چلنے نہیں دیتا (حق ظاہر ہو کر رہتا ہے

Marfat.com

پارہ نمبر ۱۳

وَمَآ اُبَرِّئُ

حق کے ظاہر ہونے کے بعد حضرت یوسف نے انتہائی شان دلجوئی، انکسار اور مبلّغانہ انداز سے خود اپنے متعلق یوں فرمایا:

۵۳- وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ○

اور میں اپنے نفس کو پاک نہیں کہتا کیونکہ نفس تو (انسان کو) برائی ہی سکھاتا ہے بجز اس (نفس) کے جس پر میرا پروردگار رحم فرمائے (واضح رہے کہ پیغمبروں کی عصمت کا اللہ ضامن ہوتا ہے، وہ بشر ہیں لیکن ان کو نفس مطمئنہ سے نوازا جاتا ہے۔ وہ اس قسم کی غلطیوں سے پاک ہوتے ہیں اور یہ اللہ کی عطا ہوتی ہے جس پر چاہے رحم فرمائے) بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

۵۴- وَقَالَ الۡمَلِکُ ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ قَالَ اِنَّکَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ○

اور (یہ سن کر) بادشاہ نے کہا کہ ان کو میرے پاس لے آؤ۔ میں انہیں اپنا مشیر خاص بناؤں گا (ان کی دانشمندی اور تدبّر کا گرویدہ تو پہلے ہی ہو چکا تھا) پھر جب (بالمشافہ) ان سے بات چیت کی تو حکم دے دیا کہ آج سے آپ ہمارے یہاں (نہایت) معزز و معتبر ہو کر رہیں گے (گویا انہیں اپنا وزیر خاص بنایا)۔

۵۵- قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ○

(یوسف نے) کہا اگر واقعی مجھ سے خاص ہی کام لینا ہے تو) مجھے ملک کے خزانوں پر مامور کر دیجیے (کیونکہ) میں (دولت کی) حفاظت کر سکتا ہوں (اور اس کا صحیح صرف بھی) خوب جانتا ہوں۔

۵۶- وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنۡہَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○

اور اس طرح ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں جگہ دی کہ جہاں چاہتے قیام کرتے (اور جو چاہتے تصرّف کرتے گویا وہی بادشاہ تھے، بادشاہ برائے نام بادشاہ تھا) ہم اپنی رحمت جسے چاہتے ہیں پہنچا دیتے ہیں اور بھلائی کرنے والوں کا بدلہ ہم ضائع نہیں کیا کرتے۔

Marfat.com

حضرت یوسف کے مصر آنے کے متعلق یہاں یہود کے سوال کا جواب بھی پورا ہوا۔ ساتھ ہی یہ امر بھی واضح کر دیا گیا کہ عزت، اللہ ہی دیتا ہے جسے چاہتا ہے، جیسے چاہتا ہے اور جہاں چاہتا ہے، پھر جس کو وہ معزز بنانا چاہے اس کا بال بیکا نہیں ہوتا، خواہ کنوئیں میں ڈال دو، یا نفس کے خطرناک جال میں پھانسنا چاہو، اللہ کی رحمت اس کے ساتھ ہوتی ہے اور اجر جلو میں۔ یہ ان کا اجر اس دنیا میں تھا

۵۷۔ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ ع ۸ ۱

اور آخرت کا اجر (اس سے کہیں) بہتر ہے (اور مخصوص ہے) ان کے لیے جو ایمان لائے اور بھلائی اور نیکی کی راہ اختیار کیے رہے (وہاں حضرت یوسف کا کیا مقام ہو گا یہ مخلوق خدا آخرت ہی میں دیکھے گی)

آٹھواں رکوع

کلام اللہ جذبہ میں جانے نہیں دیتا، یہاں عام انسان کا دل چاہتا ہے کہ حضرت یوسف کے مدارج اور ان کے جمالِ باطنی کے تصور میں ڈوب جائے، لیکن کلام اللہ یہاں معاشرت کے اصلاحی پہلو کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اس سلسلہ میں حضرت یوسف کے بھائیوں کے ذکر سے اصلاح کے طریق کار پر روشنی ڈالتا ہے

سخت قحط پڑ چکا ہے، جس کے اثرات نہ صرف مصر پر بلکہ دوسرے ملکوں پر بھی پڑے ہیں مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام کی حُسنِ تدبیر سے ملک قحط کے مضر اثرات سے محفوظ ہے اور دوسرے ممالک سے بھی لوگ غلہ خریدنے کے لیے آتے تھے۔

۵۸۔ وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ○

اور یوسف کے بھائی (کنعان سے غلہ لینے کے لیے آئے تو آپ کے پاس پہنچے، پس آپ نے انہیں پہچان لیا اور وہ آپ کو نہ پہچان سکے۔

حضرت یوسف نے اپنے سوتیلے بھائیوں کی بڑی مدارات کی اور قاعدہ کے مطابق ہر ایک کو ایک ایک اونٹ غلہ بھی دیا، آپ کے اخلاق سے وہ اس درجہ متاثر ہوئے کہ اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کا ذکر کیا اور خواہش کی کہ اس کے حصہ کا غلہ بھی مرحمت ہو حضرت یوسف نے فرمایا کہ غائب کا حصہ تو نہیں مل سکتا ہاں اس کو لے آؤ تم تو میری طبیعت سے واقف ہو چکے ہو اس کو بھی اسی طرح غلّہ دوں گا۔

Marfat.com

۵- وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ○

اور جب (یوسف نے) ان کا سامان تیار کر دیا تو کہا کہ (اب جب آنا تو) اپنے بھائی کو جو تمہارے باپ کی طرف سے ہے میرے پاس لیتے آنا (میں اس کا حصہ ضرور دوں گا) کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں ناپ پوری پوری دیتا ہوں اور میں خوب مہمان نوازی کرتا ہوں ۔

حضرت یوسف بھائیوں کی طبیعت اور باپ کی فراست سے خوب واقف تھے اسلیئے یہ بھی فرما دیا ۔

۶- فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ○

لیکن اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو میرے پاس تمہارے لیے ناپ (تول یعنی غلہ) نہیں اور تم میرے قریب بھی مت آنا ۔

۶- قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ○

انہوں نے کہا (ہمارے اختیار میں تو نہیں لیکن) ہم اس کے باپ سے اس کے متعلق کوئی حیلہ کریں گے اور (اگرچہ باپ کا اسے جدا کرنا بہت مشکل ہے لیکن) ہم (یہ کام) کر کے رہیں گے ۔

۶۲- وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○

اور (ان بھائیوں کے دل میں مزید کشش پیدا کرنے کے لیے اور اپنی اس شفقت مروت سے باپ کو مزید اشارہ دینے کی خاطر) اپنے خدمتگاروں سے کہہ دیا کہ ان کی پونجی (یعنی جو قیمت انہوں نے ادا کی ہے) انہیں کے سامان میں رکھ دو ۔ ممکن ہے کہ جب اپنے گھر والوں میں واپس پہنچیں (اسباب کھولیں تو) اس کو پہچان لیں (اس طرح) شاید وہ پھر آجائیں ۔

۶۳- فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○

غرض جب وہ لوگ اپنے باپ کے پاس واپس پہنچے تو بولے اے باپ (جب تک ہم بن یامین کو ساتھ نہ لے جائیں) ہمارے لیے غلہ بند کر دیا گیا ہے پس ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیج دیجئے تاکہ ہم غلہ بھر لائیں اور (ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ) ہم اس کے محافظ ہیں ۔

۶۴- قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ حِفْظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ

(حضرت یعقوب نے) فرمایا کیا میں اس پر تم کو یونہی امین سمجھ لوں جیسے اس سے قبل اس کے بھائی پر تم کو امین دیکھ چکا ہوں (تم پر کیا اعتماد ۔ تمہاری حفاظت میں تو نہیں البتہ خدا کی حفاظت میں اس کو دیتا ہوں) پس

Marfat.com

الرّٰحِمِيْنَ ○

اللہ ہی سب سے بہتر نگہبان ہے اور وہی ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان ہے۔

۶۵۔ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ○

اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا، تو (اس میں) اپنی پونجی (یعنی قیمت) پائی جو انہیں واپس کر دی گئی تھی۔ (یہ دیکھتے ہی) وہ بولے اے باپ ہم کو اور کیا چاہیے، ہماری یہ رقم بھی تو ہم کو واپس کر دی گئی ہے اور ہم اپنے گھر والوں کے لیے غلہ لائیں گے، اور اپنے بھائی کی نگہبانی کریں گے اور (ایک) اونٹ کا بوجھ غلہ اور لائیں گے اور یہ (غلہ جو ہم لائے ہیں) تھوڑا ہے۔ (یا یہ مراد ہے کہ بادشاہ کے لیے اس کا دینا، آسان ہے ہم کو آسانی سے ایک حصہ اور مل سکتا ہے کیوں نہ لیں)۔

رقم واپس کرنے کی حکمتوں میں غالباً بھائی کی حفاظت بھی منظور تھی وہی ہوا اور انہوں نے دل سے اس کی نگہبانی کا ارادہ کیا۔

۶۶۔ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ○

(حضرت یعقوبؑ نے) کہا میں تمہارے ساتھ اس کو ہرگز نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے عہد خدا کا نہ دو کہ تم اس کو ضرور میرے پاس (خیریت کے ساتھ واپس) لے آؤ گے بجز اس (صورت) کے کہ تم سب ہی (کہیں) گھر جاؤ۔ پھر جب سب نے ان کو عہد دیا (قول و اقرار کر چکے تو) آپ نے کہا ہمارے قول (و اقرار) پر اللہ ہی نگہبان ہے (ہم یہ معاملہ اسی کے حوالے کرتے ہیں وہی کارساز، محافظت کرنے والا ہے)۔

۶۷۔ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○

(اس ہدایت کے ساتھ رخصت کیا) اور کہا اے میرے بیٹو! تم سب ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا۔ اور (ہر چند میں تم کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کر رہا ہوں) لیکن میں تم کو اللہ کی کسی بات سے بچا نہیں سکتا (تم کو اسی کی ضمانت میں دیا ہے بے شک) اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں (چلتا) میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے اور (تم بھی اسی پر بھروسہ رکھو کیونکہ) بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

آیت بالا میں بے شمار حکمتیں ہیں، جس طرح حضرت یوسف نے بھائیوں کی طبیعت کی مناسبت

Marfat.com

سے کچھ لالچ کچھ تنبیہہ فرمائی تھی اور اپنے باپ کے لیے کچھ اشارہ اس بات کا دیا تھا کہ وہ بنیامین کو بھیجنے
میں متردد نہ ہوں اسی طرح اس آیت میں ان تینوں امور کا لحاظ ہے ۔ حضرت یعقوب نے بیٹوں کو متنبہ فرمایا
کہ ایک دروازہ سے داخل نہ ہوں، لالچ کا پہلو ان کے لیے یہ تھا کہ نظر بد سے محفوظ رہیں جس کا اس زمانہ
میں عام چرچا تھا ۔ دوسری اصل حکمت یہ تھی کہ وہ اپنے لڑکوں کی طبیعت کو جانتے تھے، یوسف کے
دربار کے چھ ہی دروازے ہیں جیسا کہ لڑکوں نے بتایا تھا چونکہ ان سے الگ الگ دروازوں سے داخل
ہونے کو کہا گیا ہے اس لیے دو دو ساتھ داخل ہوں گے اور بنیامین تنہا رہ جائے گا ۔ بنیامین یوں بھی
رقیق القلب ہے اور بھائی یوسف کو یاد کر کے رونا رہتا ہے اس وقت بھی اس کو ان کی یاد آئے گی اور
دروازہ میں داخل ہونے کے بجائے وہ دروازہ پر رونے لگے گا یہ امر یوسف کی نظر سے پوشیدہ نہیں
رہ سکتا وہ اس کو پہچان لے گا لیکن ہر چند یہ تدبیر بتائی لیکن بھروسہ اللہ ہی پر کیا اور توکل کا پھل
پایا ۔ وہ اللہ پر بھروسہ کیے اس کے کرم کے منتظر تھے ۔ چنانچہ اگلی آیت میں اس کی طرف لطیف اشارہ
موجود ہے ۔ لیکن ان امور سے اکثر لوگ واقف نہ تھے ۔

۶۸۔ وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ع ۱۱/۲

اور جب (یوسف کے دربار میں مختلف دروازوں سے) جس طرح انہیں ان کے باپ نے حکم دیا تھا داخل ہوئے (تو ان کے باپ کا ارمان پورا ہو گیا لیکن وہ ان کو تقدیر الٰہی سے بچا نہ سکتے تھے، البتہ یعقوب کے دل کی ایک خواہش تھی جو انہوں نے پوری کی اور بیشک وہ صاحب علم تھے کیونکہ ہم نے ان کو علم دیا تھا لیکن اکثر لوگ (یہ بات) نہیں جانتے ۔ (کہ انسان کو اپنی سی تدبیر کرنا چاہیے اور نتائج کو اللہ کے سپرد کرنا چاہیئے) ۔

حضرت یعقوب نے جو کیا، وہی کیا جو ایک "عارف باخبر" کو کرنا چاہیے، ہر چند اللہ تعالیٰ
نے ان کو جو علم دیا تھا اس کی بنا پر ان پر حقیقت روشن ہو چکی تھی لیکن نہ بندگی کا تقاضا یعنی تدبیر چھوڑی
نہ زبان کھولی نہ اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ کیا ۔

نواں رکوع

حضرت یعقوب نے جو تدبیر کی تھی وہ خدا کے حکم سے پوری ہوئی ۔ جب مختلف دروازوں سے
یہ بھائی داخل ہوئے تو دو دو ساتھ ہو گئے بنیامین کو تنہا ایک دروازہ سے داخل ہونا پڑا ۔ ان پر بسیا ختہ
بھائی کی یاد میں گریہ طاری ہو گیا یوسف نے ان کو بھائیوں سے الگ بلایا ان کا حال پوچھا اطمینان

Marfat.com

دلایا اس طرح بھائی پاس آگیا اب انہیں ماں باپ کو پاس بلانے کا خیال آیا تو وہ حضرت یعقوب کا یہ اشارہ پا گئے کہ بندے کو تدبیر سے غافل نہ ہونا چاہیئے چنانچہ انہوں نے بھی ایک تدبیر کی جس کا ذکر اس رکوع میں آتا ہے۔

۶۹۔ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

اور جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو (یوسف نے) اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی (اور یہ راز کی بات اسے بتا دی) کہا میں ہی تمہارا (حقیقی) بھائی ہوں پس جو کچھ یہ (تمہارے ساتھ) کرتے رہے ہیں (تم کو تکلیفیں دیتے رہے یا راستہ بھر طعن وتشنیع کرتے آئے) اس پر غمگین مت ہو۔ (اللہ تعالیٰ نے آزمائش کا وقت کاٹ دیا ہے)۔

چنانچہ ایک چاندی کا پیالہ بنیامین کو بتا کر سامان میں رکھا دیا گیا، جب قافلہ چلا اور کچھ دُور نکل گیا تو ایک شخص کو بھیج کر ان کو کہلوایا گیا کہ تم چور ہو غیر کا سامان چھپاتے اور بیچتے ہو انہوں نے صفائی پیش کرنا چاہی لیکن یہ بھی کہہ گئے کہ ہم میں سے جس کے پاس یہ پیالہ نکلے تو شریعتِ براہیمی کے مطابق اسے اس کے بدلے میں غلام بنا لیا جائے اس طرح انہوں نے تو اپنی سزا تجویز کر دی، اللہ کا حکم یوں ہی پورا ہونا تھا۔ ورنہ مصر میں چوری کی یہ سزا رائج نہ تھی اور اس کے تحت بنیامین کو روکا نہ جا سکتا تھا ان امور کی طرف آئندہ آیات میں اشارہ ہے۔

۷۰۔ فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ○

پس جب ان کا سامان تیار کر دیا تو (بادشاہ کے پانی پینے کا) پیالہ اپنے بھائی کے سامان میں رکھ دیا، پھر (جب پیالہ کی تلاش ہوئی لوگوں کو ان بھائیوں پر شبہ ہوا کیونکہ یہی حضرت یوسف کے پاس رہتے تھے، یہ کچھ دُور جا چکے تھے چنانچہ) ایک پکارنے والے نے آواز دی اے قافلہ والو! (ٹھیرو!) تم لوگ یقیناً چور معلوم ہوتے ہو۔

۷۱۔ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ ○

وہ ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے (جو ہم کو چور بتاتے ہو)۔

۷۲۔ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ

وہ بولے شاہی پیالہ گم ہو گیا ہے اور (اعلان کیا گیا ہے کہ) جو کوئی اس کو لے آئے گا اس کے لیے ایک بوجھ اونٹ کا (غلہ ہے۔ اگر تم تلاش کر دو تو یہ

آیت نمبر (۷۱) شاہ صاحب فرماتے ہیں "حضرت یوسف نے ان کو چور کہا، جھوٹ نہیں حضرت یوسف کو باپ کی چوری سے بیچ ڈالا۔

Marfat.com

وَاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ○

انعام پاؤ گے) اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

۷۳- قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا
جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا
كُنَّا سٰرِقِيْنَ ○

انہوں نے کہا خدا کی قسم تم جانتے ہو، ہم (تمہارے) ملک میں اس لیے نہیں آئے کہ فساد پھیلائیں (چوری کریں) اور نہ ہم کبھی چور رہے۔

۷۴- قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ

وہ بولے اگر تم جھوٹے نکلے تو اس (چور) کی کیا سزا ہو (جس نے تم میں سے چوری کی ہو)۔

۷۵- قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ
فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي
الظّٰلِمِيْنَ ○

انہوں نے کہا کہ اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے اسباب میں وہ (پیالہ) ملے وہی اس کا بدلہ (ہو گا۔ یعنی شریعتِ ابراہیمی کے مطابق ایک سال تک غلامی میں رہے گا، اپنی شریعت میں ہم چوروں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں۔

چنانچہ لوگ انہیں یوسف علیہ السلام کے پاس لے گئے۔

۷۶- فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ
اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ
اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا
كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ
اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ
مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ
عَلِيْمٌ ○

پھر یوسف علیہ السلام نے اپنے (حقیقی) بھائی کے تھیلے سے پہلے ان کی تھیلیاں دیکھنی شروع کیں پھر اس کو اپنے بھائی (بن یامین) کے تھیلے سے (ڈھونڈھ) نکالا۔ یوں ہم نے یوسف کو تدبیر بتائی (ورنہ) بلا تائید خداوندی وہ ہرگز اپنے بھائی کو بادشاہ (مصر) کے قانون کے رو سے روک نہ سکتے تھے۔ (بھائیوں کے منہ سے خود ہی سزا مقرر کرا دی) ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں اور (ان مدارج کی کوئی گنتی اور کوئی حساب نہیں اس دنیا میں) ایک عالم سے بڑھ کر ایک عالم (موجود) ہے۔

قبل اس کے کہ بن یامین جس کے تھیلے سے پیالہ نکلا وہ کچھ بولے یا کہے اس کے بھائی خود ہی۔

۷۷- قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ
لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ
فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ

کہنے لگے اگر اس نے چوری کی ہے تو (کوئی تعجب کی بات نہیں) اس کے (حقیقی) بھائی نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی تو یوسف نے (بجائے اس اتہام کے جواب دینے کے) خاموشی اختیار کی اور ان پر حقیقتِ حال ظاہر نہ کی (اور

Marfat.com

قَالَ اَنۡتُمۡ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ
اَعۡلَمُ بِمَا تَصِفُوۡنَ ○

اپنے جی میں) کہا تم بڑے بداطوار ہو (سراپا شر ہو تم نے بہت غلط موقف اختیار کیا ہے) اور جو باتیں تم بنا رہے ہو اللہ خوب جانتا ہے۔

۷۸۔ قَالُوۡا يٰۤاَيُّهَا الۡعَزِيۡزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا
شَيۡخًا كَبِيۡرًا فَخُذۡ اَحَدَنَا
مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ
الۡمُحۡسِنِيۡنَ ○

وہ کہنے لگے اے عزیز اس (بنیامین) کا باپ ضعیف اور معمر ہے (وہ اس کی جدائی کی تاب نہ لاسکے گا) پس ہم میں سے ایک اس کی جگہ رکھ لیجئے (اس کو جانے دیجئے۔ یہ آپ کا احسان ہوگا) ہم تو آپ کو بہت احسان کرنے والا پاتے ہیں۔

۷۹۔ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنۡ نَّاۡخُذَ اِلَّا
مَنۡ وَّجَدۡنَا مَتَاعَنَا عِنۡدَهٗۤ ۙ
ع ۱۰/۳ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوۡنَ ○

(یوسف نے) کہا، اللہ کی پناہ (اس بات سے) کہ ہم سوائے اس کے جس کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی کسی اور کو پکڑ لیں۔ (یعنی اگر ہم مجرم کی جگہ بے قصور کو پکڑیں) تب تو ہم بڑے بے انصاف ٹھہریں گے (قانوناً بھی اور تمہاری نظر میں بھی)۔

دسواں رکوع

۸۰۔ فَلَمَّا اسۡتَيۡـئَسُوۡا مِنۡهُ خَلَصُوۡا
نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيۡرُهُمۡ اَلَمۡ تَعۡلَمُوۡۤا
اَنَّ اَبَاكُمۡ قَدۡ اَخَذَ عَلَيۡكُمۡ
مَّوۡثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنۡ قَبۡلُ
مَا فَرَّطْتُّمۡ فِىۡ يُوۡسُفَ ۚ فَلَنۡ
اَبۡرَحَ الۡاَرۡضَ حَتّٰى يَاۡذَنَ
لِىۡۤ اَبِىۡۤ اَوۡ يَحۡكُمَ اللّٰهُ لِىۡ ۚ وَهُوَ
خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ ○

پھر جب وہ ان سے ناامید ہوئے (کہ وہ بنیامین کو چھوڑ دیں گے) تو علیحدہ آپس میں مشورہ کرنے بیٹھے۔ (یہودا جو) ان میں سب سے بڑا (تھا) بولا کیا تم جانتے نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد لیا تھا (کہ اس کو واپس لانا) اور اس سے قبل جو کچھ یوسف کے حق میں تم ظلم کر چکے ہو (وہ بھی تم جانتے ہو) سو میں تو اس ملک سے ہرگز نہ ٹلوں گا جب تک میرا باپ مجھے (یہاں سے واپس آجانے کی) اجازت نہ دے یا اللہ (تعالیٰ) ہی میرے حق میں فیصلہ کر دے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

۸۱۔ اِرۡجِعُوۡۤا اِلٰٓى اَبِيۡكُمۡ فَقُوۡلُوۡا يٰۤاَبَانَاۤ
اِنَّ ابۡنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدۡنَاۤ اِلَّا
بِمَا عَلِمۡنَا وَمَا كُنَّا لِلۡغَيۡبِ

(مجھ کو یہاں چھوڑ دو اور تم لوگ) اپنے باپ کے پاس لوٹ جاؤ اور ان سے کہو کہ اے ہمارے باپ آپ کے بیٹے نے چوری کی اور (آپ مانیں یا نہ مانیں) ہم نے تو وہی کہا تھا جو ہم جانتے تھے اور ہم غیب کے نگہبان نہ تھے (جو ہونے والی

Marfat.com

حٰفِظِیْنَ ○

بات تھی ہو کر رہی یعنی بنیامین کے ساتھ جو صورت پیش آئی وہ تو ہمارے قیاس وگمان سے باہر ہے بہرحال اس معاملہ میں ہم بے قصور ہیں)۔

۸۲- وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○

اور (اگر آپ کو اب بھی یقین نہ آئے تو) آپ اس بستی (کے لوگوں) سے جس میں ہم تھے دریافت کر لیں اور اس قافلہ (کے لوگوں) سے جس کے ساتھ ہم آئے ہیں (معلوم کر لیں) اور بے شک ہم (اپنے قول میں) بالکل سچے ہیں (یعنی جو آپ سے اقرار کیا تھا اس میں کوتاہی نہ کی اور جو واقعہ ہے وہ سچ سچ بیان کر رہے ہیں)۔

۸۳- قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○

(یعقوب نے) کہا (یہ کوئی واقعہ نہیں ہے) بلکہ تمہارے نفسوں نے ایک بات بنالی ہے (بہرحال میں نے اللہ پر بھروسہ کیا تھا اس سے لو لگائے رہوں گا) اب صبر ہی بہتر ہے (تم سے نہ شکوہ ہے نہ گلہ۔ صبر جمیل نتیجہ لاتا ہے) شائد اللہ ان سب ہی کو میرے پاس پہنچا دے۔ بیشک وہ بڑے علم و حکمت والا ہے۔

ہر چند حضرت یعقوب علیہ السلام جانتے تھے کہ یہ بھائیوں کی بنائی ہوئی بات ہے، لیکن بھائیوں کا یہ کہہ دینا کہ اس کا بھائی چور تھا، اس کے الزام کو قبول کرنا تھا ورنہ وہ یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ ہمارا بھائی چور نہیں پیالہ کسی اور نے رکھ دیا ہوگا اس کا رنج حضرت یعقوب کو بہت ہوا، یوسف کی بھی پھر یاد تازہ ہوگئی۔ "ہائے یوسف" زبان پر آیا۔

۸۴- وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ○

اور (ان سے منہ پھیر لیا (یا ان کے پاس سے اٹھ کر الگ جا بیٹھے) اور بولے ہائے افسوس یوسف پر اور (ہر چند زبان پر شکوہ نہ تھا لیکن روتے روتے) غم سے آنکھیں سفید (بے رونق یا بے نور) ہوگئیں۔ پس (اس روح فرسا صدمہ سے) وہ اپنے کو گھلائے ڈالتے تھے۔

بیٹوں نے جب باپ کی یہ حالت دیکھی کہ زبان سے نہ شکوہ ہے نہ شکایت دل ہی دل میں گھٹتے رہتے ہیں تو الٹے باپ ہی پر بگڑ کر بولے۔

۸۵- قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ

کہا خدا کی قسم تم تو مسلسل یوسف ہی کی یاد میں لگے رہو گے یہاں تک یا گھل جاؤ گے یا ہلاک ہی ہو جاؤ گے (یا غم سے جاں بلب ہو جاؤ گے یا

Marfat.com

مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ○ | جاں بحق ہو جاؤ گے)۔

۸۶۔ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

(یعقوب علیہ السلام نے جواب دیا) کہا (میں تم سے تو کچھ نہیں کہتا) میں تو اپنا اضطراب وغم (اپنے) اللہ ہی سے کہہ سناتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

دل میں کہا مجھے یقین ہے کہ یوسف کا خواب سچا ہوگا یوسف ضرور ملے گا، تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ نے اس سے بھی مجھے باخبر رکھا ہے مجھے صبر کی کیا تلقین کرتے ہو اپنے اعمال سنوارو۔

۸۷۔ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ○

(اچھا) اے بیٹو! (یوسف کے متعلق غلط بیانیوں پر اڑے نہ رہو) جاؤ اور یوسف کی اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اللہ کے کرم (اس کی رحمت) سے مایوس مت ہو اور اللہ کے فیضانِ رحمت سے وہی لوگ مایوس ہوتے ہیں جو کافر ہیں۔ (جو حق کو چھپانے والے منکر ہیں ان کے قلوب رحمتِ الٰہی کی ان حیات بخش ہواؤں کی تازگی سے محروم رہتے ہیں)۔

چنانچہ یہ لوگ پھر عزیز مصر (یوسف علیہ السلام) کے پاس واپس آئے کہ بن یامین کا پتہ معلوم کرنا تھا اور غلہ بھی لینا تھا۔ عرض کی کہ ہم اپنا سب اثاثہ بیچ چکے ہیں قحط سے ہماری حالت خراب ہے اگر کچھ غلّہ اس ناقص قیمت کے بدلے میں جو ہمارے پاس ہے عنائت ہو تو یہ آپ کا کرم ہوگا پہلے بات چیت غلّہ کے متعلق کی، کہ اگر مناسب ہو تو پھر بھائی بن یامین کے متعلق درخواست کریں۔

۸۸۔ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ○

پھر جب وہ اس (عزیز مصر، یوسف) کے پاس پہنچے تو عرض کی اے عزیز! ہم پر اور ہمارے گھر والوں پر بڑی مصیبت پڑی ہے اور (ہم لوگ قحط سے مر رہے ہیں، رہا سہا سامان بیچ کر) ہم یہ تھوڑی سی رقم لے کر آئے ہیں سو آپ ہمیں غلہ پورا پورا عنائت کریں اور (قیمت کو نہ دیکھیں رعائت کے طور پر) ہم پر خیرات کریں بے شک اللہ خیرات کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔

گھر والوں کا یہ حال سن کر حضرت یوسف علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اللہ کے حکم سے انہوں نے اپنے آپ کو ظاہر کیا۔

Marfat.com

۸۹- قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ ○

فرمایا کیا تم کو معلوم ہے (تم کو یاد ہے) کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا (برتاؤ) کیا جب تم کو سمجھ نہ تھی۔

بھائیوں کی نظروں کے سامنے یوسف کے لڑکپن کی تصویر گھوم گئی یوسف کو بغور دیکھا تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

۹۰- قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي ۖ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○

بولے کیا واقعی تم ہی یوسف ہو۔ انہوں نے کہا ہاں میں ہی یوسف ہوں اور (بنیامین کی طرف اشارہ کر کے) یہ میرا بھائی ہے۔ واقعی اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا (کہ ہم کو اس عزت کے ساتھ ملایا اور جدائی کی گھڑیاں ختم ہوئیں) بے شک جو اللہ سے ڈرتا اور صبر کرتا ہے تو اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

۹۱- قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ ○

وہ بولے (بے شک یوسف تم ہی کامیاب رہے) خدا کی قسم اللہ نے تم کو ہم پر فضیلت دی اور بے شک ہم ہی خطاکار تھے۔

بھائی اپنی غلطیوں پر نادم ہوئے حضرت یوسف سے بھائیوں کی یہ شرمندگی دیکھی نہ گئی فوراً

۹۲- قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○

فرمایا (اب اس بات کو چھوڑو) آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں (میری طرف سے تم پر کوئی مواخذہ نہیں جو ہونا تھا ہو گیا میں تمہاری سب غلطیاں پہلے ہی سے معاف کر چکا ہوں آج اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ) اللہ تم کو معاف فرمائے اور وہ تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ تم مل گئے لیکن ابھی میرے باپ وہاں ہیں جو میری یاد میں بے تاب ہیں انہوں نے تم کو میرے پاس بھیجا ہے، میں تم کو پھر ان کے پاس بھیجتا ہوں۔

۹۳- اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا ۚ

یہ میرا کرتہ لے جاؤ اور اس کو میرے باپ کے چہرہ پر ڈال دینا وہ بینا ہو جائیں گے (آنکھوں کی روشنی واپس آجائے گی کھویا ہوا نور مل جائے گا)

Marfat.com

ع وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ○ ع

اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ۔

گیارھواں رکوع

ادھر حضرت یوسف کے بھائی، پیراہن یوسف لیکر مصر سے روانہ ہوئے ادھر شام میں حضرت یعقوبؑ نے ان کے پیراہن کی خوشبو محسوس کی، جب اللہ تعالیٰ کسی امر کو ظاہر کرنا چاہتا ہے تو کوئی چیز مانع نہیں ہوتی، وہی حضرت یوسف کنویں میں تھے لیکن آپنے اس طرح کا کوئی کلمہ نہ فرمایا، انہیں کیفیات کو نبی کے ساتھ معجزہ اور اولیاء کے ساتھ کشف و کرامت کہتے ہیں۔

آپنے فرمایا کہ اے لوگو اگر تم باور کرو اور مجھ کو ہنوز بہکا ہوا نہ کہو تو میں تم کو بتاؤں کہ میں پیراہن یوسف کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں ان کے گھر والے یہی سمجھے کہ یہ سب محبت کی وارفتگی ہے آخر خوشبو اللہ کے حکم سے پہنچی تھی وہ حق ثابت ہوئی، آنکھ میں نور بھی آیا، نورِ چشم کو بھی پایا اور خواب کی تعبیر بھی پوری ہوئی۔

۹۴- وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ
إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا
أَنْ تُفَنِّدُونِ ○

اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو (وہاں شام میں) ان کے باپ نے کہا (اے گھر والو!) اگر تم مجھ کو یہ نہ سمجھو کہ (بوڑھا) بہک گیا ہے تو مجھے تو یوسف کی بو آرہی ہے۔

۹۵- قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ
الْقَدِيمِ ○

(گھر والے یا گرد و پیش کے لوگ) بولے خدا کی قسم تم تو اپنے اسی پرانے خیال میں (پڑے) ہو (یوسف اب کہاں یہ تمہارا اپنا وہم ہے جو خوشبو بنکر دماغ میں سما رہا ہے)۔

۹۶- فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَى
وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۚ قَالَ
أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ ۚ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ
اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○

پھر جب خوشخبری دینے والا (پیراہنِ یوسف لے کر) آپہنچا (اور) اس نے کرتہ ان کے منہ پر ڈال دیا تو ان کی بصارت واپس آگئی (وہ بینا ہو گئے) فرمایا میں نے تم سے نہ کہا تھا (کہ جاؤ یوسف کو تلاش کرو پھر مجھے یہاں کو یوسف کے پیراہن کی خوشبو محسوس ہوئی بات یہ ہے) کہ میں خدا کے حکم سے باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

۹۷- قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ○

(بیٹے) بولے اے ہمارے باپ (ہمیں معاف فرمائیے اور ہمارے لیے دعا فرمائیے) ہمارے گناہوں کو بخشوائیے، بے شک ہم سے بڑی خطائیں ہوئی ہیں۔

Marfat.com

۹۸- قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

(یعقوب علیہ السلام نے) کہا، (ذرا توقف کرو وقت دعا بھی آتا ہے) میں عنقریب اپنے رب سے تمہارے لیئے مغفرت کی دُعا کروں گا بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ (بعض مفسرین نے عنقریب سے قبولیت کا وقت، شب جمعہ یا تہجد مراد لیا ہے)۔

۹۹- فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ؕ ○

پھر جب یہ (سب لوگ) یوسف کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے والدین کو اپنے پاس بٹھایا، اور کہا آپ سب مصر میں قیام فرمائیے، انشاءاللہ آپ یہاں سکون پائیں گے۔

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والدین کی پیشوائی کے لیے سرحد مصر تک گئے ان کا استقبال کیا اور مصر میں بے کھٹکے داخل ہونے کی درخواست کی ان کو تخت پر بٹھایا لیکن اس زمانہ کے دستور کے موافق آپ کے والدین بھائی سب حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے تعظیماً جھک گئے، جسے سجدہ سے تعبیر کیا گیا ہے یا حقیقی طور پر سجدہ ہی کیا یعنی زمین پر پیشانی رکھی۔ تعظیم کے لیے زمین پر پیشانی رکھنا ان کی شریعت میں جائز تھا۔ شریعتِ محمدی میں غیر خدا کے لیے سجدہ تعظیمی حرام اور سجدۂ عبادت کفر ہے۔

۱۰۰ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○

اور یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا (اور اس طرح اپنے پاس تخت پر بٹھا کر ان کی تعظیم کی لیکن اللہ تعالیٰ کو اس وقت ان سے یوسف کے صبر واستقلال، اور نبوت پر فائز ہونے کی تعظیم کروانا تھی) اور سب ان کے سامنے سجدہ میں گر پڑے (حضرت یوسف نے ماں باپ بھائیوں کی اس تعظیم کو اپنی بڑائی کی طرف نہیں بلکہ اللہ کے حکم کی طرف محمول فرمایا) اور کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے۔ جس کو میرے رب نے سچا کر دکھایا (یوسف علیہ السلام کو اپنی عاجزی اور اللہ کے احسانات یاد آنا شروع ہو گئے) اور اللہ نے تو مجھ پر اس وقت (بھی) کرم فرمایا جب مجھے قید خانہ سے نکالا۔ اور (آج) آپ سب کو (ہمارے قدیم) گاؤں سے لے آیا۔ (اور یہ) اس کے بعد (ہے) کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد ڈلوا دیا تھا بیشک میرا رب جو چاہتا ہے بڑی خوش تدبیری سے کرتا ہے۔ بے شک وہ بڑے علم والا حکمت والا ہے (ہر چیز اس پر ظاہر اور اس کو

Marfat.com

ہر چیز پر پوری قدرت ہے پھر وہی یہ خوب جانتا ہے کہ کس بات کو کس طرح کرنا انتہائی مناسب ہے)۔

جذبۂ شکر گزاری کا اظہار جاری ہے اور یوسف علیہ السلام اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں۔

۱۰۱ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝

اے میرے رب (میں تیرا کس طرح شکر ادا کروں) تو نے مجھے حکومت عطا فرمائی اور (امورِ مملکت اور خوابوں کی) تعبیر بھی سکھائی۔ اے زمین اور آسمانوں کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے (یہاں دنیا میں تو نے عزت بخشی ہے، مجھے اسلام سے نوازا ہے اپنی رضا پر رہنے کی توفیق دی ہے اب) میرا خاتمہ بھی بالخیر فرما اور مجھے (آخرت میں بھی) نیک بختوں میں جگہ دے۔

۱۰۲۔ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اور آپ ان کے پاس (تو کھڑے) نہ تھے جب (برادرانِ یوسف) اپنی باتوں پر متفق ہو رہے تھے (باہم مشورے اور تدبیریں کر رہے تھے) اور وہ سازشیں بھی کر رہے تھے (مگر آپ ان تمام واقعات کی خبر دے رہے ہیں یہ بات خود آپ کی نبوت و رسالت کی روشن دلیل ہے)

۱۰۳۔ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور (اے حبیب آپ غمگین نہ ہوں) اکثر لوگ ایمان نہ لائیں گے آپ کتنا ہی چاہیں (وہ لوگ آپ کی صداقت پر باور نہ کریں گے اور آپ کے باور پر ہی کرنا ہی ایمان ہے)

بہر حال وہ نہیں مانتے نہ مانیں

۱۰۴۔ وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ع ۱۱ ۵

آپ ان سے اس (تبلیغ) پر کچھ معاوضہ تو مانگتے نہیں یہ (قرآن) تو اور کچھ نہیں بس دنیا جہان کے لیے ایک نصیحت ہے (سو آپ نے نصیحت فرمائش فرمادی، اور فرماتے رہیں گے ان کے ماننے نہ ماننے سے کیا ہوتا ہے)۔

بارھواں رکوع

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی جا رہی ہے کہ آپ کفار کے ماننے نہ ماننے، ایمان لانے نہ لانے سے آزردہ خاطر نہ ہوں۔ یہ لوگ آیات سن کر اللہ کی نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے ان کی

Marfat.com

نظریں حقیقت شناس نہیں ان کے دل حق کے متلاشی نہیں، اپنے زعم میں انہوں نے وصول الی اللہ کی راہ پالی ہے فی الحقیقت وہ کفر و شرک کی گھٹا ٹوپ وادیوں میں سرگرداں ہیں۔ بہر حال آپ درسِ توحید دیتے رہیں نغمۂ توحید سے وہی سرشار ہوں گے جن کو توفیقِ ہدایت نصیب ہے۔ کافر و مشرک نافرمانی کا خمیازہ خود بھگتیں گے یہ قرآن تو مومنوں ہی کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔

١٠٥ وَكَأَيِّنْ مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ○

اور (اے رسول یہ آپ کا کہنا کیا سنیں گے ان کا تو یہ حال ہے کہ) آسمان و زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر ان کا گزر ہوتا رہتا ہے اور وہ ان پر دھیان نہیں کرتے (توحید کا سبق نہیں لیتے، حقیقت سے منہ پھیرے چلتے چلے جاتے ہیں)۔

١٠٦ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُونَ ○

اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں تو ساتھ ہی شرک بھی کرتے رہتے ہیں۔ (اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں یا زبان سے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن عملی طور پر شرک کے مرتکب ہوتے ہیں)۔

١٠٧ أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ○

کیا یہ اس (بات) سے بے فکر ہیں کہ وہ کسی آفت میں مبتلا ہو جائیں یا ان پر ناگہاں قیامت آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔ (کیا انہوں نے کوئی ایسا انتظام کر لیا ہے کہ ہر آفت سے بے خوف و بے فکر ہو جائیں)۔

اگر عذابِ الٰہی سے واقعی محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو اس کا صرف ایک ہی راستہ ہے اللہ اور رسول کی اطاعت یعنی دینِ اسلام۔

١٠٨ قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللّٰهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ (وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ فرما دیجئے یہ (دین اسلام ہی) میری راہ ہے میں تو اللہ کی طرف بلاتا ہوں (اللہ کی طرف، توحید خالص کی طرف جانے کا طریقہ بتاتا ہوں اور حق و صداقت کی) پوری بصیرت پر ہوں میں (بھی) اور میرے پیرو بھی۔ اور (ہمارا ایمان ہے کہ) اللہ پاک ہے اور میں شریک ٹھہرانے والوں میں نہیں ہوں۔ (صداقت کی اسی بصیرت کی برکت ہے کہ میرے تصوّرِ ذات و صفات میں شرک کا شائبہ تک نہیں)۔

١٠٩ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ مِّنْ أَهْلِ

اور (اے رسول) آپ سے قبل ہم نے بستیوں کے رہنے والوں میں سے مرد ہی نبی چن کر بھیجے تھے (جو حق و باطل میں امتیاز کرنے والے، انس میں زندگی بسر

Marfat.com

الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

کرنے والے تھے صاحبِ ارادہ لوگ تھے فرشتہ نہ تھے) جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے ۔ (پھر جن لوگوں نے ان کا انکار کیا اور تخریب میں لگے رہے ان کا کیا حشر ہوا) ۔ کیا یہ لوگ زمین پر گھومے پھرے نہیں کہ ان لوگوں کا انجام دیکھ لیتے جو ان سے پہلے (کفر و شرک میں مبتلا رہ چکے) تھے ۔ (انہیں دنیا میں کچھ عیش و طرب کی گھڑیاں میسر رہیں لیکن وہ آخرت کی کامیابیوں سے محروم رہے) اور آخرت کا گھر ان کے لیے بہتر ہے جو اللہ کے فرمان بجا لاتے ہیں کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے ۔

اگلوں کی طرح ہمارے نبی کو جھٹلانے پر آمادہ ہو۔ یاد رکھو کہ یہ تکذیب تمہیں عذابِ الٰہی میں مبتلا کر دیگی ۔ خدا کی طرف سے مواخذہ ضرور ہوتا ہے گو اس میں تاخیر ہو جائے ۔ بعض اوقات تو حکمتِ خداوندی کے پیشِ نظر اتنی تاخیر ہو گئی کہ بعض پیغمبروں میں بظاہر ناامیدی کی جھلک سی پیدا ہو گئی۔

۱۱۰۔ حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْــــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

(اگلے لوگوں کو بھی مہلت دی گئی تھی) یہاں تک کہ جب رسول ناامید ہونے لگے (کہ نہ جانے منکروں پر کب عذاب آئے گا) اور (مشرکین اور مذبذبین یہ) گمان کرنے لگے کہ (انبیاء کرام سے ان کی نصرت کا جو وعدہ کیا گیا تھا) وہ صحیح نہ نکلا (اسی وقت) ان کے پاس ہماری مدد آ پہنچی پھر جن کو ہم نے (عذاب سے بچانا) چاہا بچا لیا (یعنی ایمان والوں کو) اور گنہگاروں سے ہمارا عذاب پھرا نہیں کرتا (وہ اس میں گرفتار کیے گئے اور اپنی سزا کو پہنچے)۔

یہ احسن القصص ہے اس میں چشمِ بینا کے لیے بڑی عبرت ہے ۔

۱۱۱۔ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ع

بیشک ان کے حالات میں سمجھ بوجھ والوں کے لیے (بڑی) عبرت ہے (اس سے پیغمبروں کی پاکیزہ ذہنیت اور عام لوگوں کی حالت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے ان سے انسان کو سبق لینا ہے، کہ ہدائت پائے اور یہ قرآن) کوئی (انسان کی اپنی) بنائی ہوئی بات تو ہے نہیں، بلکہ تمام پہلی صداقتوں کی تصدیق کرنے والا اور ہر (ضروری) بات کو کھول کر بیان کرنے والا ہے اور ایمان والوں کے لیے (تو) ہدایت و رحمت ہے ۔

یہ سورۃ اس انداز سے ختم ہوتا ہے کہ قصہ کا نچوڑ، لب لباب چار لفظوں میں بیان کر دیا گیا۔ تصدیق ۔ وضاحت ۔ ہدائت ۔ رحمت اور یہی قرآن کے امتیازات ہیں۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

مکّی　　　تینتالیس آیتیں　　　چھ رکوع

گزشتہ سورہ، احسن القصص تھا، جمال میں جلال کے پہلو اور جلال میں جمال کے انداز لیے ہوئے تھا۔ یہود کی کج بحثیوں کا احسن ترین انداز سے جواب، یوسف کے جمال باطنی کا نورانی بیان، فطرتِ انسانی کی مہلک کمزوریوں کا مرقع، روح کی عظمت، قلب کی حرکت اور حواس کی سراسیمگی کا عبرت آموز بیان، اور سورہ کلام اللہ کی چار بنیادی صفات کے ذکر پر ختم ہوا۔ کلام اللہ ہونے کی حیثیت سے گزشتہ کتبِ سماوی کی تصدیق کرنے والا۔ خاتم النبیین کے لیے آخری جامع کتاب ہونے کے باعث ہر شے کی تفصیل سے مزین، اور ایمان والوں کے لیے سراپا ہدایت و رحمت۔ سورہ کا آخری لفظ "یؤمنون" تھا۔

اب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اسی ایمان کی دعوت دیتا ہے، توحید خالص کو ذہن نشین کرانے کے لیے مختلف دلائل و شواہد پیش فرماتا ہے۔ اسی کے جلال و جمال کی نشانیوں میں سے بجلی اور بارش ہے۔ سورہ کا نام اسی مناسبت سے "الرعد" پسند فرمایا کہ یہ بے شمار تحرکات کی موجب ہے۔ تاکہ یہ سورت مومن کے لیے اللہ کے جلال و جمال پر شاہد ہو اور کافر اس خالق کائنات کی قدرت کاملہ کی جانب متوجہ ہوں اور اس دن سے ڈریں جب اس کا عذاب ہزارہا بجلیوں سے زیادہ دہشت ناک ہوگا، اور اس کتاب پر جسے کتابِ مبین فرمایا جا رہا ہے غور کریں۔

تمام کتبِ سماویہ کی تعلیمات کا نچوڑ توحید اور توحید خالص ہی تھا۔ اس تعلق سے اور اس لیے بھی کہ اسلام کا مقصد ہی کلمۂ توحید کی تلقین ہے، صفاتِ باری تعالیٰ کا بیان ہے، اس کی عظمت مومن کے قلب میں راسخ کی جا رہی ہے۔ کائنات کی ہر شے اپنے خالق کی فرمانبردار ہے، بتایا جا رہا ہے کہ وہ جن کے قلوب نورِ توحید سے منور رہوتے ہیں، ان کی کیفیات کیا ہوتی ہیں، جو اس سے محروم ہیں ان کی حالت کیا ہوتی ہے۔ آخر میں ہدائت و رحمت کا پیغام رحمت للعلمین کی زبان سے عام کیا گیا ہے کہ بندہ کا مقصدِ زیست، بندگی اور خالق کا منشا اپنے بندوں پر لطف و رحمت ہے گویا یہ سورہ، قرآن (یعنی ہدائت و رحمت) اور صاحب قرآن (یعنی ہادی برحق، رحمتِ عالم) کے انوار، توحید کی روشنی میں دکھاتا ہے اور ایمانی بصیرت کو جلا بخشتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○　　شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہائت رحم والا ہے)

١۔ الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ط　　الف، لام، میم، را۔ (اے رسول) یہ کتاب (الہیٰ) کی آیتیں ہیں، اور

Marfat.com

وَالَّذِىٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا وہی حق ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

ان منکروں کو یوں متوجہ فرمایئے کہ دیکھو خالق کائنات کی ہر چیز کس طرح اپنے خالق کی وحدانیت کا ثبوت دے رہی ہے، قرآن کہتا ہے کیا ان کو ارض و سماء میں اس کی نشانیاں نظر نہیں آتیں پھر اس کے حق ہونے میں اور آپ کے برحق ہونے میں انہیں کیا شبہ ہے۔

۲۔ اَللّٰهُ الَّذِىْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ○

(کتاب وہ جو مُنزّل من اللہ ہے اور) اللہ وہ ہے جس نے بلا ستونوں کے آسمان کو بلند کر رکھا ہے (جیسا کہ) تم دیکھ رہے ہو، پھر عرش پر قائم ہوا (کائنات میں اپنا قانون جاری کیا) اور سورج اور چاند کو (جو اس کائنات کیلئے مرکز و محور ہیں، اپنے اپنے) کام پر لگا دیا۔ ہر ایک وقت معین پر چلتا رہتا ہے (جس سے شمسی، قمری نظام کا قیام ہے یا وقتِ معیّن یعنی قیامت تک یوں ہی گردش کرتا رہے گا غرض کائنات کی ہر شے اس کے تابع فرمان ہے اور وہی ہر بات کا انتظام کرتا ہے (خلق اور امر سب اللہ ہی کے لیے ہے اور) وہ اپنی نشانیاں (اسلیے) ظاہر فرماتا ہے تاکہ شائد تم کو خدا کے سامنے حاضر ہونے پر یقین آجائے۔ (سمجھ لو کہ جس نے ہمیں پیدا کیا اور ہمارے لیے سب کچھ پیدا کیا، اس کے لیے دوبارہ ہمیں پیدا کر دینا کیا بڑی بات ہے۔ دیکھو جن کو اس سے ملنے کا یقین ہے کائنات کی ہر شے ان کے اس ایقان کو کس طرح تقویت بخشتی رہتی ہے۔

۳۔ وَهُوَ الَّذِىْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِىَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ

اور (اللہ) وہی ہے جس نے زمین پھیلائی اور اس میں پہاڑ و دریا رکھ دیئے۔ اور ہر طرح کے پھلوں کی اس میں دو دو قسمیں بنائیں (جوڑے پیدا کیے پھلوں

آیت نمبر (۳) زمین کے پھیلاؤ سے اس کے گول یا سطح ہونے سے بحث نہیں بلکہ ایک عام انسان کے مشاہدات میں جس طرح یہ نظر آ رہی ہے اس کا ذکر ہے، جیسے سورج کا نکلنا اور ڈوبنا، ہر زبان میں رائج ہے۔ کیا اہل فکر و نظر کے لیے ان مشاہدات کی تحلیل، ان کی کیفیات کے تجسس سے بے شمار اور بھی نشانیاں ظاہر نہیں ہو رہیں، جب تک انسان میں فکر کی صلاحیت باقی ہے وہ ان سے نت نئے نتائج اخذ کرتا رہے گا۔

Marfat.com

كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

ہیں نر و مادہ پاتے ہو، ترش و شیریں گرم و سرد، یہ سب اللہ ہی کی تخلیق ہے، اور اللہ ہی ہے جو) دن کو رات کا لباس (یا رات کو دن کا لباس) پہناتا ہے (ایک کے بعد ایک آتے رہتے ہیں اور اسی گردش لیل و نہار کے بدولت دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے، اور ان کے اسباب، کیفیت اور افادیت کو ہر اہلِ علم اپنے انداز سے دیکھتا اور سمجھتا رہتا ہے) بے شک اس میں فکر کرنے والوں کے لیے (بے شمار) نشانیاں ہیں۔

۴- وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

اور (زمین ہی کو لو) زمین میں (طرح طرح کے) قطعات ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے، اور انگور کے باغ اور کھیتیاں ہیں اور کھجور کے درخت ایک کی جڑیں دوسرے سے ملی ہوئیں (جھنڈ کے جھنڈ) اور بعض دُور دُور (یعنی بکھرے ہوئے حالانکہ) ان کو پانی ایک ہی (نہر، دریا، یا بارش سے) ملتا ہے اور (یہ فرق و امتیاز جو تم دیکھتے ہو اتفاقی نہیں) ہم ہیں کہ پھلوں میں ایک کو دوسرے سے بڑھا دیتے ہیں (کہیں ایک میوہ دوسرے سے بہتر، کہیں ایک باغ دوسرے سے زیادہ شاداب) بے شک ان چیزوں میں عقل سے کام لینے والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔ (جو صفات سے ذات کو پہچانے وہی عاقل ہے یاد رہے کہ فکر صانع کی طرف لے جاتی ہے عقل صفت کی طرف لاتی ہے)۔

غرض کائنات کی ہر شے اللہ کے وجود پر شاہد ہے یہاں دنیاوی سرسبزی اور روحانی بالیدگی کا سبب، ابر اور ابرِ رحمت کو بنایا گیا ہے اور جملہ امور ایک خالق کائنات کے زیر فرمان ہیں۔ کیا اس مٹی سے اُگتے ہوئے دانہ کو دیکھنے کے بعد بھی لوگوں کو اپنے دوبارہ پیدا کیے جانے پر تعجّب محسوس ہوتا ہے۔

۵- وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ

اور اگر آپ کو (کفار کی ناسمجھی پر) تعجب ہو تو (واقعی) کافروں کا یہ کہنا عجیب ہے کہ جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ازسرِ نو زندہ کیے جائیں گے؟ (اس سے بڑھ کر جہالت اور کیا ہو گی)، یہی لوگ ہیں جو اپنے رب (کی قدرت کاملہ) کے منکر ہو گئے اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق (ضلالت) ہوں گے اور یہی اہلِ دوزخ ہیں، اس میں وہ ہمیشہ پڑے رہیں گے۔

Marfat.com

اِلَّا الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ○

۶۔ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ
الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ
الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ
لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ○

اور (ان کا یہ حال ہے کہ ایمان لانے کے بجائے کہ فلاح پاتے) آپ سے یہ لوگ بھلائی سے قبل برائی کے خواہاں ہیں۔ (انکارِ حق کر کے چاہتے ہیں کہ عذاب آئے اور جلد آئے) حالانکہ اس سے پہلے (منکرین حق پر) بہت سے (عبرتناک) عذاب گزر چکے ہیں۔ (چاہتے تو ان سے عبرت لیتے) اور آپ کا پروردگار لوگوں کو ان کی زیادتیوں کے باوجود معاف کرنے والا ہے اور بے شک آپ کے رب کا عذاب بہت سخت ہے۔

۷۔ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ
اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اِنَّمَآ
اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ
هَادٍ ○ ع

اور کافر کہتے ہیں کہ (اللہ کے نبی پر) اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری؟ (کوئی ایسا معجزہ ہوتا کہ ہم سب سمجھ لیتے کہ یہ اللہ کے رسول ہیں آپ فرما دیجئے کہ) آپ کا کام تو لوگوں کو (غلط عقیدہ اور غلط کاموں کے نتائج سے) ڈرانا ہے (نہ کہ ان کے فرمائشی معجزات پیش کرتے رہنا) اور (رہا معجزہ کا سوال تو) ہر قوم کا ایک ہادی ہوتا ہے (جو اس قوم کی ایک مخصوص احسن صورت سے اس کی رہبری کرتا ہے، اہل عرب فصاحت کے دلدادہ تھے ان میں قرآن جیسا کلام نازل ہوا جس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی سورت بھی عظیم معجزہ ہے۔ اب اتنے معجزات کے ہوتے ہوئے مزید نشانی کو طلب کرنا محض کج بحثی نہیں تو اور کیا ہے)۔

دوسرا رکوع

توحید باری تعالیٰ، اس کے کمالِ علمی، اس کی قدرت و حکمتِ کاملہ کا بیان جاری ہے، اللہ ہر شے کی جزئیات تک سے واقف اور اس پر محیط ہے، ہر شے اسی کے آگے سربسجود، اسی کے حکم کے تابع ہے۔ البتہ انسان کو کسی قدر آزادی حاصل ہے، چاہے تو اپنی حالت بنا لے یا بگاڑ لے، اللہ و رسول پر ایمان لا کر احکامِ الٰہی کے تابع رہنا، زندگی بنا لینا ہے، ان سے روگردانی تباہی و ہلاکت ہے۔

۸۔ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى

اللہ (کے علم محیط سے کوئی شے پوشیدہ نہیں وہ) جانتا ہے اس کو جو ہر

Marfat.com

وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ○

مادہ اپنے پیٹ میں اُٹھائے ہوئے ہے۔ (حمل میں لڑکا ہو یا لڑکی، پورا ہے یا ادھورا، اچھا ہو یا بُرا وغیرہ) اور پیٹ کے سکڑنے اور پھیلنے سے بھی (خوب واقف ہے، اسی پر قیاس کر لو کہ کائنات کی تمام جزئیات سے وہ کس قدر باخبر اور ان پر کس درجہ محیط ہے) اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک اندازہ مقرر ہے، (اس کے سب کام حکمت کے تحت، ایک بڑے منصوبہ کے مطابق یوں ہی ہوتے رہتے ہیں)۔

۹- عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ○

(اس کے کمالِ علمی کا تو یہ عالم ہے کہ وہ ہر) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے سب سے بڑا (اور) برتر ہے (ایسی بڑائی جس کا ہم ادراک نہیں کر سکتے)

۱۰- سَوَاءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ○

(اور اس کا علم اس درجہ محیط ہے کہ) تم میں سے کوئی چپکے سے بات کہے یا زور سے کہے یا کوئی رات (کی تاریکی) میں چھپ جائے یا دن (کی روشنی) میں چلتا پھرتا رہے (اس کے علم کے اعتبار سے) سب برابر ہے۔

غیب و شہادت، چھپے اور کھلے کا ذکر تھا، اس عالَمِ اسباب میں جس طرح ظاہری طور پر اسباب کا سلسلہ ہے اگرچہ کرنے والا وہی مسبب الاسباب ہے اسی طرح پوشیدہ طور پر بھی اس مسبب الاسباب نے انسان کی حفاظت کا نظام قائم کر رکھا ہے، کہیں انسان کی ودیعت کی ہوئی قوّت مدافعت کرتی ہے، کہیں اللہ کی مدد اس طرح آتی ہے کہ اس کا سان و گمان نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار مخلوق میں بے شمار فرشتے بھی شامل ہیں جو اس کے حکم سے متصرف رہتے ہیں، انسان کی حفاظت اس کے حکم سے کرتے ہیں، انسان سعی کرتا ہے اللہ کی مدد شاملِ حال رہتی ہے۔

۱۱- لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۗ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ

اللہ کے پہرہ دینے والے (ہر بندہ کے ساتھ) اس کے آگے اور اس کے پیچھے (مامور) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں (روح کو بھی توفیقِ الٰہی ہی لے کر چلتی ہے، جب تک انسان اللہ پر نظر جائے مصروف کار رہتا ہے وہ انس میں رہتا ہے، انس کی غیر فانی لذتیں اس کا نصیبہ ہوتی ہیں، جب وہ کیفیتِ حضوری کو ترک کر کے نفس کو مرکزِ نظر بناتا ہے اس کی کیفیت بدل جاتی ہے وہ نسیان میں آجاتا ہے اسی کو عیش سمجھتا ہے روحانی بالیدگی موقوف ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جس قوم میں خوفِ خدا نہ ہو، توحیدِ خالص سے محروم ہو جائے اس کی کیفیت

Marfat.com

مِنْ وَّالٍ ○

بدل دی جاتی ہے ۔ وہ دنیا کے عیش میں کھو جاتی ہے) بے شک اللہ کسی قوم کی (صالح) حالت کو بدل نہیں دیتا جب تک وہ اپنی حالت کو خود بدل نہیں ڈالتے ۔ (یہ عام قاعدہ ہے اللہ چاہے تو ان کو اسی حالت میں پڑا رہنے دے لیکن بسا اوقات، وہ ایسی قوموں کو جن میں غیر صالح افراد کا غلبہ ہو جاتا ہے ہلاک کر دیتا ہے) اور جب اللہ کسی قوم پر مصیبت ڈالنا چاہتا ہے تو پھر نہ وہ ٹل سکتی ہے اور نہ اس کے سوا کوئی ان کا مددگار ہو سکتا ہے ۔

اس خالقِ کائنات کو حاضر و ناظر جانو اس کے تصورِ حضوری میں رہو، کیا تم کو بجلی کی کڑک[1] اور پانی سے لدے ہوئے بادل اللہ ہی جلال و جمال کی طرف متوجہ نہیں کرتے رہتے ۔

۱۲۔ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ○

وہی ہے جو تم کو (صاعقہ کا) خوف دلانے اور (بارش کی) امید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا ہے اور بھاری بادل اٹھاتا ہے (ایک طرف ان کو دیکھ کر تم پر ہیبت طاری ہوتی ہے دل کانپ جاتا ہے تو دوسری طرف ان سے نشوونما کی امیدیں وابستہ ہو جاتی ہیں)

دیکھو کائنات کی ہر شے اللہ کی تسبیح کر رہی ہے جس کام پر جس طرح لگا دی گئی اسی طرح، بلا کم و کاست مصروف ہے اس کی حمد کو تم نہیں سمجھتے اللہ سنتا ہے ۔

۱۳۔ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۭ○

اور (بادلوں کی) گرج (یا فرشتہ جو منتظم سحاب ہے وہ) اور جملہ فرشتے اس کے خوف سے تسبیح و تحمید میں مشغول ہیں اور (اللہ) بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے ان کو گرا دیتا ہے ۔ (الغرض دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے سب اس کے حکم سے ہو رہا ہے، سوائے اللہ کے کوئی نہیں جو اس کائنات کے انتظام میں دخیل ہو، اللہ کی مخلوق کو اللہ سمجھنا اور اس پر جھگڑنا جہالت و نادانی نہیں تو کیا ہے ۔ یہ لوگ ان نشانیوں کو روز ہی دیکھتے ہیں) اور وہ اللہ کے بارے میں (مسلمانوں سے) جھگڑتے ہیں، حالانکہ اللہ بڑا ہی زبردست قوت والا ہے ۔

یہ منکرین اس قوی اور حکیم رب کو چھوڑ کر ان کو پکارتے ہیں جن میں بذاتِ خود حرکت کی بھی صلاحیت نہیں، ان کے لیے کیا اچھا ہوتا کہ انتظارِ عذاب کی جگہ اللہ کی عبادت کرتے کہ

---

[1] آیت نمبر (۱۳) رعد = بجلی، بجلی کی کڑک، ایک فرشتہ کا نام جو ابر و سحاب کا منتظم ہے ۔

Marfat.com

-١٤ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ
بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ
اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ
بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ○

اُسی کا پکارنا حق ہے، اور اس کے سوا جن (بتوں) کو یہ پکارتے ہیں وہ انہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے، (ان کا پکارنا) اس کے سوا کچھ نہیں جیسے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے (اور اس کو پکارے) تاکہ وہ (اس کی آواز پر) اس کے منہ تک آپہنچے۔ حالانکہ وہ اس تک (اس طرح) کبھی نہیں پہنچ سکتا اور کافروں کی پکار گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔

کیونکہ جواہر ہوں یا اعراض سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔

١٥ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ
السجدة بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ○

اور آسمانوں اور زمین میں جتنی مخلوق ہے خوشی سے یا لاچاری سے سب اسی کے سامنے سربسجدہ ہیں اور ان کے سائے بھی صبح و شام (زمین پر پھیل کر گویا اپنے خالق کو سجدہ کرتے ہیں، شے ہو یا اس کا سایہ سب اسی کے تابع فرمان ہیں)۔

جس رب کی قدرتِ کاملہ کا یہ حال ہو، کیا انسان جس کو اس نے بہترین انداز سے پیدا کیا، وہ خوشی سے اس کو سجدہ نہ کرے، اس کا تابعِ فرمان نہ ہو جائے۔

-١٦ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ
دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ
لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ
هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬
اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ
وَالنُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ

آپ ان سے پوچھیئے کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے۔ آپ (ہی) کہہ دیجئے اللہ۔ (وہ اس سے انکار نہ کرسکیں گے پھر آپ ان سے) کہیئے (اس کی ربوبیت کا اقرار کرتے ہو) پھر بھی تم اس کو چھوڑ کر ایسوں کو کیوں حمایتی (اور معبود) بناتے ہو جو اپنے نفع و نقصان کے بھی مالک (ومختار) نہیں۔ آپ (یہ بھی) پوچھیے کیا نابینا و بینا برابر ہیں، یا تاریکی و نور برابر ہو سکتے ہیں۔ (جب ایسا نہیں اور ہرگز ایسا نہیں تو پھر ایک تاریکیوں میں پھنسے ہوئے کافر کا اس "موحد" سے کیا تعلق جس کی نظر بصیرت افروز ہے۔ جو ایمان کی روشنی میں راہِ راست پر گامزن ہے)۔
کیا ان لوگوں نے اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہرا لیے ہیں کہ انہوں نے (بھی) کچھ

آیت نمبر (١٦) نوٹ :- حضرت قبلہ نے فرمایا کفر و ایمان، ظلمت و نور کے تقابل سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں۔ اول تو یہ کہ جب تک کوئی روحانیت کو نہ اپنائے وہ جسمانیت سے فیضیاب نہیں ہو سکتا دوسرے یہ کہ جب مومن بصر کو نظر سے ملا کر اللہ کے وجود پر نظر لگائے رہتا ہے تو اس پر سب راز کھل جاتا ہے، وہ اسباب کو دیکھتا ہے لیکن اس کی نظر میں مسبب ہی رہتا ہے، ہر شے اس کو خالق کائنات ہی سے قریب کرتی ہے۔

Marfat.com

خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

پیدا کیا ہے جیسا اللہ نے پیدا کیا ہے تو انہیں ان کا اور اس کا بنانا ایک سا معلوم ہوا اور ان پر خدا کا شبہ ہونے لگا) آپ فرما دیجیئے اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے (وہی خالق کائنات ہے) اور وہی اکیلا زبردست (قدرت و حکمت والا) ہے۔

حق و باطل کو یوں سمجھو۔

١٧۔ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ۬ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ ۝

اسی (اللہ) نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے ندی نالے اپنے اپنے ظرف (اور گنجائش) کے مطابق بہ نکلے پھر (جب پانی موجیں مارتا بڑھا تو کوڑا کرکٹ ملنے سے گدلا ہو گیا اور) سیلاب میں پھولا ہوا جھاگ اوپر آگیا، (یہ تو پانی میں جھاگ کا ظاہر ہونا ہے) اور (لوگ) آگ میں بھی جس چیز کو زیور یا (کوئی اور) سامان بنانے کے لیے تپاتے ہیں اس میں ایسا ہی (ایک جھاگ ہوتا ہے (تم نے غور کیا، پانی پر جھاگ آیا طوفان میں غائب ہو گیا، صاف شفاف پانی نکل آیا، آگ نے بھی کھوٹ ہی کو دور کیا اصل چیز زیور بن گئی) اللہ تعالیٰ یوں ہی حق و باطل کی مثال بیان فرماتا ہے (حق و باطل کے فرق کو سمجھاتا ہے، گدلے پانی اور معدنیات میں جو جھاگ پیدا ہوا تھا) تو وہ جھاگ تو منتشر ہو کر زائل ہو جاتا ہے اور جو چیز (ان میں) لوگوں کیلئے کارآمد ہوتی ہے وہ دنیا میں باقی رہتی ہے اسی طرح اللہ (حق و باطل کی) مثالیں بیان کرتا ہے (تاکہ لوگ باطل کی فنا اور حق کی بقا کو سمجھ جائیں اور باطل کی ظاہری ابھار پر اس کی رفعت کا دھوکا نہ کھائیں)۔

حق کے پانے کی راہ اللہ کی اطاعت ہے

١٨۔ (وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم) لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰی ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ ع (النصف ٢ ١١ ٨)

جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا ان کے لیے بھلائی ہے (فلاح دارین ہے مسرت قلبی ہے، اللہ کے یہاں لا انتہا ہی اجر ہے) اور جن لوگوں نے اللہ کا حکم نہ مانا، اگر ان کے پاس دنیا بھر کے تمام خزانے اور اتنے ہی اس کے ساتھ اور ہوں تو سب کچھ (نجات حاصل کرنے کے لیے) صرف کر ڈالیں (لیکن پھر بھی نجات ان کو میسر نہیں آسکتی) ایسے ہی لوگوں کا حساب برا ہوگا اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے (یہ منکرین سمجھتے ہیں کہ ان کا تصور حیات و عمل ان کو کسی پرسکون مقام میں پہنچا دیگا

Marfat.com

نہیں ۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا جس سے وہ نجات پانا چاہیں گے اور کسی داموں نہ پا سکیں گے)

تیسرا رکوع

گزشتہ رکوع میں توحید کا بیان تھا، حق و باطل کا فرق روزمرہ کی مثالوں سے سمجھایا گیا، اس کے عواقب سے آگاہ کیا گیا، اب بتایا جا رہا ہے کہ بینا کون ہے اور نابینا کون، صاحبِ عقل کون ہیں اور محرومِ عقل کون ؟ ۔ ان کی کیفیات کیا ہوتی ہیں، نتیجہ میں ان کو کیا ملتا ہے، اگر دنیا میں باطل کی طرح وہ ابھرتے معلوم بھی ہوتے ہیں تو اس اُبھار پر حقیقت کا دھوکا نہ کھانا، باطل کو فنا اور حق ہی کو بقا ہے سالکانِ راہِ حق جن کو اولوالالباب کہتے ہیں ان پر یہ حقیقت دنیا ہی میں منکشف ہو جاتی ہے، وہی بینا ہیں ۔

۱۹۔ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ

بھلا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے (وہی) حق ہے اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو اندھا ہے، (جس کو بصیرت حاصل نہیں وہ کیا جانے نورِ بصیرت کیا ہے، حق، باطن کو منوّر کرتا، دل کی آنکھوں کو کھول دیتا ہے لیکن یہ بات) وہی سمجھتے ہیں جو صاحبانِ عقل ہیں (جن کی عقل تلاشِ حق میں لگی ہے اور جو حق سے بقدرِ ظرف نوازے جاتے ہیں) ۔

یہ اولوالالباب کون ہیں ان کی پہچان کیا ہے ؟

۲۰۔ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ

(یہ وہ لوگ ہیں) جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں ۔ (یعنی یومِ الست کا عہد اور انبیاء کرام کے ذریعہ جو عہد لیے گئے سب کو پورا کرتے ہیں) اور اپنے عہد کو نہیں توڑتے (اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی حفاظت کرنے والے، زبان کے سچے عہد کے پکّے ہیں) ۔

۲۱۔ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ

اور (یہ وہ ہیں) جو ملاتے ہیں جس کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے (خواہ یہ جوڑنا اور ملانا اعتقاد میں، کلمہ میں لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کا ہو یا رسول کے ساتھ انبیاء سابقین کا، یا عمل میں ماں باپ، بھائی، بہن وغیرہ اقارب کے حقوق کی ادائیگی اور رشتوں کا جوڑنا ہو یا حقوق اللہ

Marfat.com

الْحِسَابِ ۝

کے ساتھ حقوق العباد کی تکمیل ہو، سب اس کا حکم سمجھ کر کرتے رہتے ہیں جس کے سامنے حاضر ہونا ہے) اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور (روز قیامت کے) سخت عذاب سے خوف کھاتے ہیں (کہ وہ برا دن ہے، دیکھیں اعمال قبول بھی ہوتے ہیں یا نہیں)۔

۲۲- وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝

اور (یہ وہ لوگ ہیں) جو اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے صبر کرتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور نیکی کرکے برائی کو دور کرتے ہیں (یا بدسلوکی کے مقابلہ میں حسنِ اخلاق سے پیش آتے ہیں) انہیں کے لیے آخرت کا گھر ہے۔

۲۳- جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝

ہمیشگی کے باغ جن میں وہ (خود بھی) داخل ہوں گے اور ان کے آبا و اجداد، بیویوں اور اولاد میں سے وہ بھی جو صالح ہوں گے اور فرشتے ان کے پاس (بہشت کے) ہر دروازہ سے داخل ہوں گے۔

۲۴- سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝

(اور کہیں گے) سلامتی ہو تم پر یہ تمہارے صبر کا اجر ہے سو کیا اچھا گھر آخرت میں (تم کو) ملا۔

۲۵- وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ

اور جو لوگ اللہ کے عہد کو اس کی پختگی کے بعد توڑ ڈالتے ہیں (اللہ و رسول سے بدعہدی کرتے ہیں) اور جس کو اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے اس کو قطع کر ڈالتے ہیں۔ اور زمین میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں (دوسروں کے لیے وبال جان بنتے ہیں در اصل وہ خود اپنے پر ظلم کر رہے ہیں) یہی لوگ ہیں جو اللہ رحمت سے دور پھینک دیئے گئے اور (دوزخ) ان کے لیے برا ٹھکانا۔

آیت نمبر (۲۴) (نوٹ) حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب شہداء کی قبروں پر تشریف لیجاتے تو پڑھا کرتے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، حضور کی اتباع میں یہی انداز خلفاءِ راشدین کا تھا۔

Marfat.com

لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ○

ان کا دنیا میں فساد پھیلانا، اللہ کے حکم سے روگردانی کرنا اسی لیے تو ہے کہ ان کو دنیا کی دولت مل جائے، حالانکہ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اس کا دینے والا بھی اللہ ہے دین و دنیا دونوں کی دولت وہی دیتا ہے۔

۲۶- اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ○ ع ۳ / ۸

اللہ جس پر چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور (جس پر چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے اور وہ دنیا کی زندگی پر فریفتہ ہیں حالانکہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی (اس کے رزق، اس کے آرام و تکلیف کی حقیقت کیا ہے) ایک متاعِ حقیر کے سوا کچھ نہیں (اس پر جان دینا اور خیر کثیر سے روگردانی کرنا کیسی نادانی ہے)۔

چوتھا رکوع

گزشتہ رکوع میں، نیک بخت اور بدبختوں کا ذکر تھا، کفارِ مکہ کا یہ عالم تھا کہ سب سنتے لیکن اپنی کج بحثی سے باز نہ آتے، کبھی یہ کہا کرتے کہ مکہ کے پہاڑوں کو ہٹا کر کھیت بنا دو، کبھی یہ خواہش کرتے کہ ہمارے مردہ آبا و اجداد کو زندہ کر کے ہم سے بات چیت کروا دو، غرض کوئی نشانی لاؤ کہ ہمارے دل کو اطمینان ہو جائے، اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ وہ چاہے تو یہ سب کچھ کر سکتا ہے لیکن رسول بھیجنے کا مقصد تمہاری فرمائش پورا کرنا نہیں بلکہ ہدایت اور نزولِ رحمت ہے، جب اس بختۂ ایمانی پر قائم ہو کر اللہ کو یاد کرو گے تب ہی اطمینانِ قلبی حاصل ہوگا، ورنہ گزشتہ امتوں کی مثالیں تمہارے سامنے ہیں۔

۲۷- وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ○

اور کافر کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی (ہمارا فرمائشی) معجزہ کیوں نہ اترا، آپ فرما دیجیے (اللہ چاہے تو سب کچھ کر سکتا ہے لیکن یہاں کچھ آزمائش منظور ہے، یہاں وہ کسی کو مجبور نہیں کرتا) بیشک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ رکھتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اس کو راہ ہدایت دکھا دیتا ہے۔

جو اللہ کی طرف رجوع رہتے ہیں وہی اہل ایمان ہیں۔

۲۸- اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ

(یعنی) جو لوگ ایمان لا چکے اور جن کے دل اللہ کی یاد سے تسکین پاتے ہیں (وہی اس حقیقی سکون سے ہم آغوش ہیں جو کسی دوسری طرح حاصل نہیں

Marfat.com

تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ○

کیا جا سکتا) سن لو اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے (یادِ الٰہی قلب کی غذا ہے اسی سے اس کو تسکین ہوتی ہے)۔

اگر یہ لوگ آپ کو دیکھتے اور آپ کی بات سنتے تو یہ بھی جان لیتے کہ دولت اور فرمائشی معجزے تسکین کا باعث نہیں ہوتے ۔ یادِ الٰہی سے اضطرابِ قلب دُور ہوتا ہے اور اللہ کے ساتھ ایک تعلق پیدا ہو جاتا ہے جنہوں نے یہ سمجھا ہے ۔ ایمان لے آئے ہیں، ان کی مسرت اور جمعیتِ خاطر کا کیا ٹھکانا ۔

۲۹۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ○

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے خوشی ہے (یہاں بھی اور وہاں بھی) اور بہترین ٹھکانا (آخرت میں)

رجوع الی اللہ کا طریقہ کیا ہے ؟ یہی کہ اس کے رسول کی طرف متوجہ رہا جائے اور یہ کوئی نئی بات نہیں گزشتہ امتوں میں رسول آتے ہی رہے ہیں ۔

۳۰۔ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَیْهِمُ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَهُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ مَتَابِ ○

(جس طرح ہم اور پیغمبر بھیجتے رہے ہیں) اسی طرح ہم نے آپ کو ایک امت میں جس سے قبل (اور بھی) امتیں گزر چکی ہیں (رسول بنا کر) بھیجا ہے تاکہ جو ہم نے آپ پر نازل کی، آپ انہیں سنا دیں (جس طرح پہلے انبیاء کی تبلیغ پر لوگ حق سے منکر ہوئے اسی طرح اگر یہ بھی منکر ہوں تو آپ متردد نہ ہوں) اور یہ لوگ رحمٰن کو نہیں مانتے (رحمٰن کی رحمٰنیت اور رحیمیت کو نہیں دیکھتے قرآن سنتے ہیں، اور رحمت للعلمین کی زبان سے سنتے ہیں پھر بھی رحمٰن کی حمد سے انکار کرتے ہیں) آپ فرما دیجئے میرا رب تو وہی (رحمٰن و رحیم) ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف مجھے رجوع ہونا ہے ۔

رکوع کے شروع میں کفار کا مطالبہ کسی معجزہ کا تھا رب العزت نہایت بلیغ انداز میں قرآن ہی کے معجزہ ہونے کی طرف اشارہ فرما رہا ہے ، فرمایا کہ اگر کوئی کتاب ایسی ہوتی جس سے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے مُردے بولنے لگتے تو وہ قرآن کے علاوہ کیا اور کوئی کتاب ہو سکتی تھی ۔ لیکن قرآن سے یہ فیض اٹھانا تمہارے اختیار میں نہیں اللہ کے اختیار کی چیز ہے اسی کتاب سے یہیں جسے اللہ چاہتا ہے فیوض و برکات کی صلاحیتوں سے نوازتا ہے ۔

۳۱۔ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ

اور اگر کوئی اور قرآن ہوتا جس سے پہاڑ چلنے لگتے یا اس سے زمین ٹکڑے

Marfat.com

الۡجِبَالُ اَوۡ قُطِّعَتۡ بِهِ الۡاَرۡضُ اَوۡ كُلِّمَ بِهِ الۡمَوۡتٰی ؕ بَلۡ لِّلّٰهِ الۡاَمۡرُ جَمِیۡعًا ؕ اَفَلَمۡ یَایۡـَٔسِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ لَّوۡ یَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَی النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَ لَا یَزَالُ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا تُصِیۡبُهُمۡ بِمَا صَنَعُوۡا قَارِعَةٌ اَوۡ تَحُلُّ قَرِیۡبًا مِّنۡ دَارِهِمۡ حَتّٰی یَاۡتِیَ وَعۡدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ۝ ع ٥

ٹکڑے ہو جاتی یا اس سے مُردے بولنے لگتے (اور اس طرح ان کے فرمائشی نشان پورے ہو جاتے تو بجز اس قرآن کے اور کونسی کتاب ہو سکتی تھی۔ یہی قرآن ہے جس نے پتھر دل پگھلا دیئے۔ قلوب انسانی میں معرفت کے چشمے جاری کر دیئے، مُردہ دلوں اور قوموں کو حیاتِ ابدی عطا کر دی) اصل بات یہ ہے کہ سب کچھ (ہدایت وگمراہی) اللہ ہی کے اختیار میں ہے (وہ اسی کو ہدایت دیتا ہے جو تلاشِ حق کی تڑپ اور قبولِ حق کی استعداد رکھتا ہو۔ ورنہ قیامت تک ہدایت میسّر نہیں ہو سکتی) پس کیا مومنوں کو اطمینان خاطر نہیں ہوا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو راہِ ہدایت پر لگا دیتا (لیکن یہ سنت اللہ اور حکمتِ الٰہیہ کے خلاف ہے۔ انسان کو کسب واختیار کی آزادی حاصل ہے۔ ہدایت کے اسباب مہیا کر دیئے گئے جو چاہے ان سے فائدہ اٹھائے۔ بیہودہ فرمائشوں کی طرف توجہ کی ضرورت نہیں)۔ اور کافروں پر ان کی بداعمالیوں کے باعث آفت آتی ہی رہے گی یا ان کی بستی کے آس پاس پڑتی رہے گی (جس سے ان کے دل میں ایک دھڑکا لگا رہے) یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ پورا ہو (یعنی کافر کفر کی سزا پائیں، مسلمان کامیاب ہوں) بے شک اللہ (اپنے) وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

پانچواں رکوع

اللہ کا وعدہ حق ہے، تاریخ کے صفحات اس حقانیت پر گواہ ہیں، جب بھی رسولوں کے ساتھ ان کی امت کے لوگوں نے استہزا کیا، ان کا مذاق اڑایا، نافرمانی کی تو پہلے مہلت دی گئی پھر گرفتار عذاب ہوئے۔ رسول تو اپنا فریضۂ تبلیغ ادا کرتے رہے آپ بھی انہیں سمجھاتے رہیں جو جیسا کریگا ویسا پائیگا۔

٣٢- وَ لَقَدِ اسۡتُهۡزِئَ بِرُسُلٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَاَمۡلَیۡتُ لِلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا ثُمَّ اَخَذۡتُهُمۡ ۟ قف فَكَیۡفَ كَانَ عِقَابِ ۝

اور آپ سے قبل کتنے رسولوں کے ساتھ تمسخر کیا گیا ہے لیکن میں نے کافروں کو مہلت دی پھر ان کو پکڑ لیا تو (دیکھ لو کہ) میری گرفت کیسی رہی (ان قوموں کا کیا حشر ہوا)۔

٣٣- اَفَمَنۡ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰی كُلِّ نَفۡسٍۭ

(کیا یہ منکرین اللہ کی قدرت کاملہ کے مظاہر دیکھتے نہیں رہتے پھر)

Marfat.com

بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ
شُرَكَآءَ ۖ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ
تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي
الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ
بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ
وَمَن يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ
هَادٍ ۝

بھلا کیا وہ ذات جو ہر ایک کے عمل سے باخبر ہے (ہر ایک کی نگران حال ہے) یہ لوگ اس کو اپنی طرح مجبور سمجھتے ہیں) اور اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں (اگر اس قدرت و حکمت کا مالک کوئی اور معبود اُن کے خیال میں ہے) تو فرمائیے ذرا اُن کے نام تو لو (ہم بھی سنیں وہ کون ہے) کیا تم اللہ کو وہ چیز بتاتے ہو جسے وہ زمین میں نہیں جانتا؟ یا محض بے حقیقت باتیں کر رہے ہو۔ (یہ نہا تعصب، کورانہ تقلید اور ہٹ دھرمی ہے۔ کافر پتھر کو پتھر دیکھ رہے ہیں لیکن ان کی عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں کہ اس کو اپنا معبود سمجھتے ہیں اور خدا کا شر کرتے ہیں)، بات یہ ہے کہ ان کافروں کو ان کے فریب، خوشنما دکھائی دیتے ہیں اور (اسی سبب سے) وہ راہِ (حق) سے روک لیے گئے ہیں۔ اور جس اللہ گمراہ کرے (یعنی ان کو ان کی گمراہی میں ڈھیل دیتا چلا جائے) اسے کوئی پر لا نہیں سکتا۔

۳۴- لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَشَقُّ ۚ وَمَا
لَهُم مِّنَ اللّٰهِ مِن وَّاقٍ ۝

ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہ زیادہ سخت ہوگا۔ اور اللہ کے عذاب) سے کوئی ان کو بچانے والا نہیں (اور اس کے عذاب سے انہیں کہیں مفر نہ ہوگا)۔

عذاب کے ساتھ اہل ایمان کے لیے رحمتوں کا بھی مژدہ ہے

۳۵- مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ
الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا
الْأَنْهٰرُ ۖ أُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ۚ
تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ
وَّعُقْبَى الْكٰفِرِينَ النَّارُ ۝

(اور) اس جنت کا حال جس کا وعدہ اللہ کے نیک بندوں سے کیا گ (یہ ہے کہ) اس کے نیچے نہریں رواں ہیں اس کا پھل بھی دائمی ہوگا او کا سایہ (بھی) یہ (پرکیف اور پرسکون مقام) انجام ہے پرہیزگاروں اور کفار کا انجام آگ ہے (اور آگ بھی دوزخ کی آگ)

اس قرآن عظیم سے وہی ہدایت پاتے ہیں جن کو اس سے ایک مسرت قلبی حاصل ہوتی ہے۔

۳۶- وَالَّذِينَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُونَ
بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمِنَ الْأَحْزَابِ

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (قرآن عظیم) سے جو آپ پر نازل ہوا خوش ہوتے ہیں۔ اور (ہاں) ان کے بعض گروہ اس (قرآن) کو نہ

Marfat.com

مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ
اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَاۤ
اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ
مَاٰبِ ۝

باتوں کو نہیں مانتے (کیونکہ ان کے ناجائز مفادات سے ان آیات کا تصادم ہوتا ہے) آپ فرمادیں کہ مجھے یہی حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی بندگی کروں اور (کسی کو) اس کا شریک نہ بناؤں ۔ (مجھے تمہاری خوشی و ناخوشی سے غرض نہیں میں جس کا بندہ ہوں) اسی کی طرف تم کو بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے ۔

۳۷۔ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ
مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ
ع ۶ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝ ع

اور (جس طرح پہلے کتابیں نازل ہوئیں) ہم نے یہ قرآن عربی زبان میں (محمد کی زبان میں) نازل کیا اور اگر آپ (مراد امت کے افراد سے ہے) ان کی خواہشوں پر چلنے لگیں اس کے بعد کہ یہ علم (صحیح) آپ کے پاس آچکا ہے تو اللہ کے سامنے نہ کوئی آپ کا مددگار ہوگا نہ حمایتی ۔

یہ ہے کتاب اور صاحب کتاب کے آئینہ میں درس توحید، عبد کو عبد کہہ کر بھیجا، تو خطاب بھی عبد ہی سے ہے، عبدیت کا اعتبار دیا ہے اپنے تمام نیک بندوں کو انہیں کے دامن رحمت میں ایک جان کر خطاب فرمایا اور اس طرح امت کو ان امور سے متنبہ فرمادیا جن کے باعث وہ اپنے نبی سے جدا ہو جاتی رہیں یہ تنبیہ بھی ہے اور محبت بھی، تنبیہ امت کو محبت حبیب سے ۔

چھٹا رکوع

گزشتہ رکوع میں حضور کی امت کو برائیوں کے عواقب سے متنبہ کیا گیا اب حضور سے ان کفار کا ذکر ہے جو انکار حق سے باز نہیں آتے، حضور کو تشفی دی جا رہی ہے کہ کفار کا یہ انداز انبیائے کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے آپ اپنا فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں ان کے ایمان نہ لانے پر غمگین نہ ہوں، وہ دن دور نہیں جب ان کو اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہوگا اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ یہ آپ کی رسالت سے انکار کرتے ہیں آپ فرمادیں کہ اس کی صداقت پر اللہ اور اس کا کلام کافی گواہ ہے ۔

۳۸۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ
قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا
وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ
اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

اور (اے رسول) ہم آپ سے قبل کتنے ہی پیغمبر بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان کو بیویاں اور بچے بھی دیئے تھے ۔ (وہ فرشتے نہ تھے اس دنیا کے رہنے والے انسان تھے گو اللہ کے رسول تھے) اور کسی رسول کو یہ قدرت نہ تھی کہ خدا کے حکم کے بغیر کوئی نشانی لاسکے (وہ سب بھی آپ کی طرح اللہ کے حکم کے منتظر رہتے تھے ۔ فرمائشی معجزہ نہیں دکھایا کرتے تھے) ہر وعدہ کی

Marfat.com

لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ○

ایک تحریر ہوتی ہے (ہر بات کے لیے ایک وقت معین ہے)۔

۳۹- يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ○

(زمانے کی مناسبت سے) اللہ جس (حکم) کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) باقی رکھتا ہے (لیکن حقائق بدلا نہیں کرتے) اور بنیادی کتاب اسی کے پاس ہے (جو لوح محفوظ میں محفوظ ہے اور جس کے حقائق جستہ جستہ زمانہ اور فہم انسانی کے مطابق انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ بھیجے گئے اور بالآخر جو قلب مومن کو سپرد کی گئی)۔

سمجھایا جا رہا ہے کہ جس طرح آیاتِ قرآنی اور کائنات کی نشانیوں میں کوئی تناقض نہ پاؤگے اسی طرح سابق انبیاء کی تعلیم اور آنحضور کی تعلیم میں کوئی بنیادی فرق نہ ہوگا صرف زمانے کے اعتبار سے احکامات بدلے گئے، حقائق بدلا نہیں کرتے۔

۴۰- وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ○

اور اگر ہم بعض (عذاب کے) وعدے جو ہم نے ان سے کیے ہیں (آپ کی زندگی میں) آپ کو دکھا دیں یا (یہ عذاب ان پر اس وقت آئے جب) ہم آپ کو اٹھا لیں (دونوں صورتوں میں ان کی تعجیل و تاخیر کی تمنا سے کچھ نہ ہوگا) پس آپ کا کام (ہمارے احکام کا) پہنچا دینا ہے اور حساب لینا ہمارے ذمہ ہے (جب چاہیں گے اور جیسے چاہینگے لے لیں گے)۔

۴۱- اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ (ان پر عرصۂ حیات تنگ ہوتا چلا جا رہا ہے، کفر کا حلقۂ اثر کم ہو رہا ہے گویا ان کے لیے) ہم زمین کو اس کے کناروں سے کم کرتے چلے آتے ہیں اور (اللہ جیسا چاہتا ہے) حکم کرتا ہے کوئی اس کے حکم کو (ملتوی کرکے) پیچھے نہیں ڈال سکتا۔ (اس کا تکوینی حکم اٹل ہے) اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔ (جس کا ہونا یقینی ہے سمجھو کہ قیامت آ ہی گئی)

۴۲- وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ○

اور یقیناً ان سے قبل بھی (کفار اسی طرح) فریب کرتے آئے ہیں (یہ ڈھیل اللہ کی طرف سے تھی کیونکہ یہاں آزمائش منظور ہے ورنہ کسی کی کیا مجال کہ مخالفت کا ارادہ بھی کرسکے) پس ہر تدبیر (جو یہ کیا کرتے ہیں ان سب کا رشتہ) اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہر متنفس (اس دنیا میں) اپنے لیے کیا کما رہا ہے۔ اور عنقریب کافروں کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کا گھر کس کے لیے ہے (کس کا انجام بخیر ہے، خوش انجام کون ہوئے وا

Marfat.com

بد نصیبی کن کے حصہ میں آئی)۔

رکوع اور سورہ ختم ہو رہا ہے، اس سورہ میں توحید خالص کا بیان تھا، اس بیان کو اس بلیغ انداز پر ختم کیا جا رہا ہے کہ دنیا جان لے کہ پورا کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ " توحید خالص ہے لا الہ الا اللہ ماننا اور محمد رسول اللہ نہ ماننا کفر ہے۔ یہود و نصاریٰ سے تمام جھگڑا محمد رسول اللہ پر تھا، کافر تو اللہ کو بھی نہیں مانتے۔ یہاں محمد رسول اللہ کو نہ ماننے والوں کو کفار کے ساتھ شامل کر کے فرمایا۔

۴۳- وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۝ ع

اور (اے رسول) منکر کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں (معاملہ ختم ہوا جو رسول اللہ " کو نہ مانے وہ اللہ کو کیا سمجھے گا بس افہام و تفہیم بے سود ہے ان کا فیصلہ ہو چکا) آپ فرما دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان بس اللہ گواہ ہے اور جن کو قرآن کا علم ہے (وہ بھی دل سے میری رسالت پر شاہد ہیں)

اس طرح یہ سورہ کلمۂ توحید کی صداقت پر ختم ہوا ہے، گویا مکمل سورہ کا خلاصہ ہے:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ

مکی | باون آیتیں | سات رکوع

سورہ ہود میں توحید کا بیان تھا، رسالت کی تصدیق پر سورہ ختم ہوا۔ یہاں اس کلمۂ توحید کے مبلغ اعظم حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا بیان ہو رہا ہے جن کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخشا اور جن کے مبارک ہاتھوں اسلام کی موجودہ صورت کی ابتداء ہوئی، جنہوں نے خانہ کعبہ کو از سر نو تعمیر فرمایا اور نماز کے قائم رکھنے کی دعا فرمائی۔ اسی بزرگ ہستی نے مقام خلت (مقام دوستی، خلیل اللہی) پر فائز ہو کر اپنی ذریت میں مقام حب، کی درخواست پیش کی، اور اللہ نے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی کلمۂ توحید کے ساتھ بھیجا جو رہتی دنیا تک کے لیے توحید خالص کا کلمۂ طیبہ ہے۔

اس سورہ میں اس کلمۂ طیبہ کا بھی بیان ہے، بتایا جا رہا ہے کہ جس کی عبادت کی جاتی ہے وہ اللہ ہے اور جس کی اطاعت کا حکم ہے وہ رسول اللہ ہیں، تاکہ حضور کی رفعت شان اور وسعت رحمت سے مومن اللہ وحدہٗ لاشریک کی رفعت و عظمت اور اس کی رحمانیت اور رحیمیت کا اندازہ

Marfat.com

کرے، اور محض اسی کی عبادت کرے۔ تاکہ مومن، پھر صدیق بنے۔ یعنی مومن مصدق، اس کے بعد جو مقام ہے وہ مقامِ خلت ہے، جو پیش آئے اس پر راضی رہنا، اللہ کی دوستی پر ثابت قدم رہنا، یہی مقامِ ابراہیمی ہے۔ اگر چاہتے ہو کہ اس راہ پر جس پر چلنے والوں کے لیے انعامات کی انتہا نہیں جس پر سالکانِ راہِ محبت گامزن ہیں، آجاؤ، تو اس کے لیے یہی کتاب، یہی قرآن ہے جو منزّل من اللہ ہے، جو رسول پر اُترا ہے، یہی نورِ رسالت یہی فیضانِ محبت، یہی نورِ قرآن ہے جو لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر، معرفت کی راہ پر لے آتا ہے، البتہ صلاحیت ہو تو رسالت کارگر ہوتی ہے، توفیق رفیق ہو تو ارادہ ساتھ دیتا ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ الٓرٰ قف

الف۔ لام۔ را۔ (وہی حروفِ مقطعات ہیں جن سے سورہ رعد کی ابتداہوئی تھی۔ توحید کا مضمون جاری ہے، توحید کو پانے کے لیے، کتاب اور صاحبِ کتاب کی طرف انسانیت کو متوجہ کیا جا رہا ہے تاکہ لوگ تاریکی سے نکلیں، نور میں آئیں۔ دیکھو)۔

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۙ۬ بِاِذْنِ رَبِّھِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ○ۙ

یہ ایک (پُرنور) کتاب ہے۔ اس کو ہم نے آپ پر اُتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو (بھولے ہوؤں کو) ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے اُجالے کی طرف نکالیں (اور) غالب اور قابلِ تعریف (خدا) کے راستہ کی طرف (لے جائیں)۔

۲۔ اللّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَوَیْلٌ لِّلْکٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ ○ۙ

(یعنی) اللہ کے راستہ کی طرف لے جائیں) جس کا وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے (لیکن جو خدا کی خدائی کو دیکھ کر، پیغامِ توحید پا کر بھی ایمان نہ لائے تو آپ ان کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔ یہ ناشکر گزار ہیں) اور کافروں کے لیے سخت عذاب کے باعث بڑی ہلاکت ہے۔

۳۔ الَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَھَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِکَ

(یہ وہ لوگ ہیں) جو دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں پسند کرتے ہیں (ترجیح دیتے ہیں) اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور (دینِ حق میں) کجی تلاش کرتے رہتے ہیں۔ یہ (بدنصیب) بڑی گمراہی میں پڑے ہیں (راہِ حق سے بہت دُور ہو گئے ہیں)۔

آیت نمبر (۱) اللہ کو العزیز الحمید تصور کرو۔ عزیز:۔ زبردست، پستی و بلندی، عزت وغیرہ سب وہی دیتا ہے، دل کی پاسداری کرنا، معاشرت کو اچھا رکھنا اسی "عزیز" کا کام ہے۔

Marfat.com

فِي ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝

چونکہ رسول کسی نہ کسی قوم میں پیدا ہوتا ہے اس لیے اس کی ایک قومی زبان ہوتی ہے جس میں اس قوم والے ہر کیفیت اور ہر بات بآسانی سمجھ سکتے ہیں جب اس قوم کی ایک کثیر تعداد تیار ہو جاتی ہے تو اس کے مبلغین کی جماعت اپنے عمل و کردار، آداب معیشت، خدا ترسی، خوش اخلاقی، کسر نفسی اور محبت سے دوسری اقوام کو متاثر کرنا شروع کرتی ہے زبان کی خلیج حارج نہیں ہوتی بلکہ معاون بنتی جاتی ہے دیگر زبانوں کے خزانے ان کے تصورات سے مزین اور معمور ہوتے جاتے ہیں۔ اس طرح ایک چراغ سے دوسرا چراغ جلتا جاتا ہے البتہ فرق یہ ہے کہ سب زبانوں کے چراغ بجھ سکتے ہیں، ترجمے ختم ہو سکتے ہیں لیکن نورِ قرآن تا ابد الآباد عربی ہی زبان میں فروزاں و منور رہے گا۔ یہ محمد عربی کی زبان ہے جس کی پاسداری خاطر، خالق کائنات کو منظور ہے اور یہ کام وہ بڑی حکمت سے کر رہا ہے ھو العزیز الحکیم۔

۴۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہ اپنی قوم کی زبان بولتا تھا (اور اسی میں تبلیغ کرتا) تاکہ ان کو (ہمارے احکام بآسانی) سمجھا سکے پھر اللہ جس کو چاہتا ہے راہ (حق) بھلا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے (اپنی) راہ دکھا دیتا ہے (یہ کج رو ہیں ان کو ڈھیل دیتا ہے، جو حق جو ہیں ان کو راہ حق دکھاتا ہے اور یہ سب کچھ ایک زبردست نظام و حکمت کے تحت ہے) اور وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ (اس حکمت میں دنیا اور آخرت کی سب حکمت شامل ہے)۔

۵۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڏ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝

اور یقیناً (ہم آپ سے قبل رسول بھیجتے آئے ہیں، رسالت کے اعتبار سے سب کا کام ایک ہی تھا مثلاً) ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ (یہ حکم دے کر) بھیجا کہ اپنی قوم کو ظلمت سے نور کی طرف نکالو۔ (انہیں اطاعت کا درس دو) اور انہیں اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ (گزشتہ قوموں کے وہ واقعات یاد دلاؤ جو قوموں پر گزرے ان معاملات کی یاد دلاؤ جو اللہ نے کافر اور مومن کے ساتھ کیئے جو تاریخ کا جزو بن چکے ہیں) بے شک اس میں ہر صابر و شاکر کے لیئے (اللہ جل شانہ کی قدرت و کبریائی کی) بڑی نشانیاں ہیں (ان واقعات سے عاقل سبق لیتے ہیں، تعلیمات اسلامی کے مطابق ہر کام جس طرح کرنا ہے کرتے رہتے ہیں اور اس کے فضل کے منتظر رہتے ہیں)۔

اس سلسلہ میں حضرت موسیٰ کے واقعات میں سے ایک واقعہ کی یاد دلائی جا رہی ہے جو لوگوں کے

Marfat.com

ذہن سے ابھی فراموش نہیں ہوئے تھے۔

۶۔ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنجَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ۝ ع ۱ ۴ ۱۳

اور (وہ وقت بھی یاد رکھنے کے لائق ہے) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اپنے اوپر اللہ کا وہ احسان یاد کرو جب اس نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دلائی جو تم کو سخت تکلیف پہنچاتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی آزمائش تھی (آخر اللہ تعالیٰ نے تمہاری اعانت فرمائی اور اس کی غلامی سے نکال کر آزادی عطا فرمائی۔ کیا ہر صابر و شاکر کے لیے اس میں ایک بڑی نشانی نہیں)۔

دوسرا رکوع

ایام اللہ کی مثالیں جاری ہیں

۷۔ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے سنا دیا تھا کہ اگر تم شکر کرو گے تو تم کو اور بھی دوں گا (تمہاری نیکیوں میں، نعمتوں میں اور درجات میں ترقی دوں گا) اور اگر تم ناشکری کرو گے تو بے شک میرا عذاب سخت ہے (کفرانِ نعمت کی سزا خود بھگتو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری شکر گزاری اور ناشکری دونوں سے بے نیاز ہے)۔

۸۔ وَقَالَ مُوسَىٰ إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝

اور موسیٰ نے کہا کہ اگر تم اور روئے زمین کے تمام لوگ (اللہ کی) ناشکری کریں تو اس کو کوئی پروا نہیں) بے شک اللہ بے نیاز بڑی خوبیوں والا ہے (کائنات کی ہر شے اس کی حمد و ثنا میں ہے وہ ہر حمد و ثنا سے بالاتر ہے)

آنے والی آیات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کلام کے تتمہ کے طور پر سمجھی جائیں یا اللہ کا خطاب امت کو، دونوں صورتوں میں، منشا امت کو گزشتہ اقوام کی یاد دلا کر ہدایت کرنا ہے۔

۹۔ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ

کیا تم کو ان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں (یعنی) قوم نوح اور قوم عاد اور قوم ثمود۔ اور (ان اقوام کی) جو ان کے بعد

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛؕ لَا يَعْلَمُهُمْ
اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ
اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا
بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ
شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ
مُرِيْبٍ ○

ہوئی ہیں۔ ان کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ ان کے پاس ان کے پیغمبر (اللہ کی) نشانیاں لے کر آئے (تو ان کی قوم کے منکروں کا رویہ ان پیغمبروں کے ساتھ ہمیشہ نہایت گستاخانہ اور تمسخر آمیز ہی رہا۔ انہوں نے ان کا پیغام سنا) تو انہوں نے (تعجب، غصہ یا خاموش کرنے کے لیے) اپنے ہاتھ اپنے منہ میں لوٹا لیے (یعنی بیزاری کا اظہار کیا) اور کہا جو تم (اللہ کی طرف سے) دے کر بھیجے گئے ہم نے اس کا انکار کیا اور ہم کو تو اس (راہ ہی) میں بڑا شبہ ہے جس کی طرف تم ہم کو بلا رہے ہو جو ہم کو تردد میں ڈالے ہوئے ہے۔ (دراصل تمہاری گفتگو سے ہمارا شبہ قوی تر ہوتا جاتا ہے)۔

اور انبیاء علیہم السلام کو اس پر تعجب ہوتا کہ اس درجہ واضح، اور حق بات ماننے میں ان کفار کو اس درجہ تردد، خلجان، ہوتا ہی کیوں ہے۔

۱۰۔ قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ
فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ
لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ
وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ
تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا
كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ○

ان کے رسولوں نے فرمایا کیا (تم کو) اللہ (کی ہستی اور وحدانیت) میں شک ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے (حالانکہ) وہ تم کو (راہِ حق کی طرف) بلا رہا ہے تاکہ وہ تمہارے گناہ بخشے اور تم کو ایک وقت معینہ تک (حصولِ خیر کی) مہلت دے۔ (اور تم خیر کو پہچان کر خیر پر زندگی بسر کرو اور تمہارا خاتمہ بالخیر ہو) وہ کہتے (تم ہم کو راہ بتانے والے کون ہوتے ہو) تم بھی تو ہم ہی جیسے ایک آدمی ہو تم یہ چاہتے ہو کہ ہم کو ان چیزوں سے روک دو جن کی ہمارے آبا و اجداد پرستش کرتے چلے آئے ہیں پس (اگر تمہارے پاس تمہارے رسول ہونے کی) کوئی واضح دلیل (معجزہ ہے تو) ہمارے سامنے لے آؤ تاکہ ہم بھی دیکھیں کہ تم کو ہم پر کیا برتری حاصل ہے اور تم کو تمہارے رب نے کیا دے دیا ہے جو ہمارے پاس نہیں ہے)۔

۱۱۔ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ
اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ
وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ

ان کے پیغمبروں نے ان کو جواب دیا (ہاں نفسِ بشریت میں)، ہم بھی تمہارے جیسے آدمی ہیں۔ لیکن (فرق صرف یہ ہے کہ) اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان فرماتا ہے (اس کو روحانی کمالات، باطنی قرب سے نوازتا ہے اور مقامِ نبوت و رسالت پر فائز فرماتا ہے) اور (رہا کسی سند، دلیل کا پیش کرنا تو یہ) ہمارے اختیار میں نہیں کہ بلا اللہ کے اذن کے ہم کوئی معجزہ

Marfat.com

بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

تمہارے پاس لے آئیں۔ اور (بہر حال) ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے (یاد رہے کہ ہم مومن بنائے گئے ہیں، اللہ ہی ہمارا کارساز ہے ہمارے نتائج اچھے ہی ہوں گے)۔

۱۲۔ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۗ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○ ع

ع ۱۶/۱۴

اور ہم اللہ پر بھروسہ کیوں نہ کریں حالانکہ اس نے تو ہمیں (فلاح و کامیابی کے) راستے دکھا دیئے اور البتہ ہم تمہاری ایذا پر صبر کریں گے۔ اور بھروسہ کرنے والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ (کہ مومن تو فطرتاً اللہ ہی پر بھروسہ کرنے والا ہوتا ہے)۔

تیسرا رکوع

توحید کی راہ میں اذیتیں اٹھانا، تکلیفیں جھیلنا یہ رسولوں کی سنت ہے اور جب کفار کی دل آزاریاں اور شرارتیں حد سے بڑھ جائیں تو ان کو تباہ و برباد کر ڈالنا یہ قانونِ الٰہی ہے، اگر ایسا نہ ہو تو یہ زمین رہنے کے قابل نہ رہ جائے، رسولوں کے ساتھ کفار نے ہمیشہ گستاخیاں کیں، ان کو تکلیفیں پہنچائیں ظلم کیے اور بالآخر کفار غارت کیے گئے، ان امور کا ذکر سورہ ہود میں ہو چکا ہے یہاں ان کا اجمالاً بیان ہے، اور ان ظالموں کے دنیوی اور اخروی احوال کا ذکر ہے تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں۔

۱۳۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۗ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ○

اور کافروں نے اپنے اپنے پیغمبروں سے کہا کہ (تمہاری ان نصیحت کی باتوں پر کان دھرنا تو درکنار) ہم (تو) تمہیں اپنی زمین سے نکال باہر کریں گے یا (اگر تم نے اپنی خیر چاہی تو تم) ہمارے (آبا و اجداد کے) دین میں واپس آجاؤ گے، تب (ان کی اس گستاخی کی وجہ سے) ان (رسولوں) پر ان کے پروردگار نے وحی بھیجی کہ ہم ظالموں کو ہلاک کر دیں گے (کہ یہ زمین ہماری ہے ان کی نہیں)۔

۱۴۔ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۗ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ○

اور ہم اس زمین میں ان کے بعد تم کو (یعنی ایمان لانے والوں کو) آباد کریں گے یہ (انعام) اس شخص کے لیے ہے جو میرے روبرو حاضر ہونے سے ڈرتا ہے اور میرے عذاب سے (خوف کے مارے) سہم جاتا ہے۔

جب کفار کی طرف سے عذاب کا تقاضا اور ان کی دل آزاریاں بڑھیں اور پیغمبروں نے اللہ کے سامنے ہاتھ اٹھا دیئے

Marfat.com

۱۵- وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝

اور وہ (اللہ سے) فتح کے طالب ہوئے اور (نتیجہ ظاہر تھا کہ) ہر سرکش ضدی نامراد ہوا۔ (اللہ کا وعدہ پورا ہوا)۔

دنیا میں بھی ذلیل و خوار، تباہ و برباد ہوا اور آخرت میں بھی اس کے لیے رسوائی اور دردناک عذاب ہے۔

۱۶- مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝

اور اس (زندگی) کے بعد (اس کے لیے) دوزخ ہے۔ اور اسے پیپ کا ریا پیپ جیسا) پانی پلایا جائے گا۔

۱۷- يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝

وہ اسے گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور گلے سے نہ اتار سکے گا اور ہر سمت سے اسے موت (کی اذیت) گھیرے گی پھر بھی وہ مر نہ سکے گا (کہ اس اذیت سے نجات پائے) اور اس کے پیچھے ایک سخت عذاب ہو گا

۱۸- مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝

وہ لوگ جو اپنے رب سے منکر ہوئے ان کے اعمال کی مثال اس راکھ کی سی ہے جس پر آندھی کے دن ہوا تیزی سے چلے (یعنی اڑا لے جائے عمل تو اللہ کے تعلق سے گراں قدر رہتا ہے جب اللہ ہی کا انکار کیا تو عمل میں وزن کہاں سے آئے وہ کفِ افسوس ملیں گے) ان کو اپنی کمائی سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ (جن اعمال پر ناز تھا سب اکارت گئے) یہی تو بہک کر دُور جا پڑنا ہے۔ (اور اسی سے تو اللہ کے پیغمبر ان کو متنبہ کرتے تھے لیکن وہ نہ مانے)۔

کفار اس بھول میں ہیں کہ اب مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کا کیا سوال، مر گئے، مٹی میں مل گئے لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے، اور دنیا کی تخلیق ایک نظام کے ساتھ ہے، اس نے جس طرح یہ نظام قائم فرمایا اسی طرح جو نظام وہ چاہے قائم کر سکتا ہے اس کے حق ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے، ذرا غور کرو۔

۱۹- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا جیسا پیدا کرنے

Marfat.com

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ۙ

کا حق ہے اگر چاہے تو تم کو فنا کر دے ۔ اور (تمہاری جگہ) نئی مخلوق لے آئے ۔

۲۰- وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝

اور یہ اللہ کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں (بہت آسان ہے)

۲۱- وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ۧ

ع ۹ ۱۵

اور (تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ) سب لوگ اللہ کے سامنے نکل آئیں گے (اللہ کے روبرو پیش ہوں گے اس روز ان فرضی معبودوں کی مجبوری دیکھنا) پس جو لوگ (دنیا میں) کمزور تھے (اپنے کافر سرداروں کے اشاروں پر چلتے تھے) ان متکبرین سے کہیں گے ہم تو تمہارے تابع تھے تو کیا (آج) تم اس عذابِ الٰہی میں سے کچھ تھوڑا سا ہم سے ہٹا سکتے ہو؟ (آج اس مصیبت میں کچھ تو کام آؤ) وہ کہیں گے (کہ ہم تو خود ہی عذاب میں گرفتار ہیں اس سے گلو خلاصی کی) اگر اللہ ہم کو کوئی راہ دکھاتا تو یقیناً (وہی) راہ ہم تم کو دکھا دیتے ۔ (اب تو ہمارا یہ حال ہے کہ) ہم تڑپیں یا صبر کریں ہمارے حق میں یکساں ہے ، ہمارے لیے اس عذاب سے نجات (کی کوئی جگہ کوئی صورت) نہیں ۔ (بعض مفسرین نے یوں بھی اس آیت کے معنی فرمائے ہیں کہ "اگر اللہ ہم کو (دنیا میں) ہدایت دیتا تو ہم تم کو ہدایت دیتے" ہم تو خود گمراہ تھے تم کو ہدایت کہاں سے کرتے اور اب تمہاری طرح عذاب میں گرفتار ہیں) ۔

چوتھا رکوع

ایک طرف باطل معبود، جھوٹے سردار، اپنی مجبوری اور گمراہی کا اعتراف کریں گے دوسری طرف شیطان بھی تمام الزامات سے دامن جھاڑ کر الگ کھڑا ہو گا اور کہے گا کہ میں تو محض ایک جذبہ میں ڈالتا، ابھارتا رہتا تھا، تم خود ہی جذبہ میں آگئے اب تم جانو اور تمہارا کام ۔ میں نہ تمہاری مدد کر سکتا ہوں نہ تم میری ہی کچھ مدد کر سکتے ہو ۔ ہاں کامیاب اس دن وہی لوگ ہوں گے جو حق پر ایمان لائے اور اسی کو اپنایا ۔ ان کے لیے ان کے رب کی ملاقاتیں اور سلام ہیں، اس دن سب پر حق و باطل کا فرق کھل جائے گا ۔

۲۲- وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا

اور جب (حساب کتاب کے بعد ہر) کام کا فیصلہ ہو چکے گا (انسانوں کو ان کے اعمال کی سزا و جزا کا حکم مل جائے گا اس وقت) شیطان کہے گا بے شک اللہ نے تم سے سچا (ہی) وعدہ کیا تھا (اس نے اپنا وعدہ پورا کیا) اور میں نے (بھی)

Marfat.com

كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

تم سے وعدہ کیا (وہ جھوٹا تھا) پس میں نے تم سے وعدہ خلافی کی۔ اور میرا تم پر کچھ زور تو تھا نہیں سوائے اس کے کہ میں نے تم کو (گناہ کی طرف) بلایا تو تم نے (خوشی سے) میرا کہنا مان لیا (کیونکہ یہ خود تمہارے نفس کا تقاضا تھا) تو اب مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے نفس پر ملامت کرو (آج مجھ پر الزام رکھنا اور مجھ سے کسی مدد کی امید کرنا بے سود ہے)۔ نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو۔ (تم مجھ پر الزام رکھنا چاہتے ہو کہ میں نے تم کو شرک کی ترغیب دی) میں اس بات سے (خود) تم سے منکر (و بیزار) ہوں کہ تم نے اس سے قبل (دنیا میں) مجھے (خدا کا) شریک ٹھہرایا (اور مجھ کو مزید مصیبت میں ڈالا بہر حال اب عذاب سے چھٹکارا نہیں) بیشک جو ظالم ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

کفار کی گفتگو، ان کے اوہام کا جواب اور اس سلسلہ میں ان سب کے سردار خود ابلیس کی بیزاری کا ذکر کیا گیا کہ انسان کو معلوم رہے کہ آخرت میں کسی کا کوئی عذر کام نہ آئے گا البتہ کام آئے گا تو ایمان و عمل۔

۲۳۔ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۝

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ ایسی جنتوں میں داخل کیے گئے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اپنے رب کے حکم سے ان میں ہمیشہ رہیں گے، وہاں ان کی (ایک دوسرے کی) ملاقات سلام ہے۔

کافر و مومن میں یہ عظیم الشان فرق کیسے ہوا، وہ بنیادی بات کیا تھی جس نے نتائج میں اس درجہ فرق پیدا کر دیا کہ یہ کلمۂ حق کا بیج تھا جس نے مومن کے قلب میں جگہ پائی اور بار آور ہوا۔ وہ شرک کی پُرخار جھاڑیاں تھیں جو کافر کی تباہی کا باعث ہوئیں۔

آیت نمبر (۲۳) فوٹ = جس طرح دنیا میں ایک دوسرے کو سلام بطور دعا کے کرتے تھے وہاں بطور مبارکباد کریں گے (حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ) یا ترقی مراتب کے لیے ایک دوسرے کے دعاگو ہوں گے

Marfat.com

۲۴- اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ○

کیا آپ نے غور نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ (توحید و ایمان) کی کیسی (اچھی) مثال بیان فرمائی (اس کی مثال یوں ہے) جیسے ایک پاکیزہ درخت کہ اس کی جڑ مضبوطی سے قائم اور ڈالیاں آسمان میں (پھیلی ہوئی) ہیں۔

سدا بہار سدا بار آور

۲۵- تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○

ہر فصل میں اپنے رب کے حکم (اپنے رب کے فضل) سے پھل لاتا رہتا ہے اور اللہ یہ مثالیں لوگوں کے واسطے (اس لیے) بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں (اللہ کو یاد کرتے رہیں)

برخلاف اس کے

۲۶- وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ○

اور ناپاک (شرک و کفر) بات کی مثال (ایسی ہے) جیسے ایک ناپاک (گندا) درخت کہ (اس میں نہ افادیت نہ استحکام اور) اس کو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ پھینکا گیا اور اس کو ذرا بھی قرار (و ثبات) نہیں۔

ان دونوں مثالوں سے کلمۂ حق کی برکتیں اور شرک و کفر کی حقیقت کو واضح کیا گیا اور اب اہلِ ایمان سے وعدہ کیا جا رہا ہے کہ یہ دنیا جو مزرعِ آخرت ہے یہاں ایمان کا بیج ان کے لیے استحکام اور فلاحِ دارین کا ضامن ہے، اور کفار کے نصیبہ میں بالآخر ضلالت ہے۔

۲۷- يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ڐ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ○ ع ۴ / ۱۶

اللہ ایمان والوں کو اس مضبوط بات (توحید و ایمان کی برکت) سے دنیا کی زندگی میں استحکام عطا فرماتا ہے اور آخرت میں (بھی اسی کلمۂ حق کے باعث استقرار عطا فرمائے گا) اور اللہ مشرکوں کو (ان کی بدبختی سے) گمراہ ہی رکھتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (اپنی حکمت و مصلحت وہ آپ جانتا ہے۔)

Marfat.com

پانچواں رکوع

کفار کا ذکر تھا، جنہوں نے اپنی ناشکری سے اللہ کے احسانات کو فراموش کیا ان کے مقام اور ان کی کیفیات کا بیان کر کے، مومنوں کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ کلمہ پڑھنے کے بعد کلمہ پر قائم رہیں، یعنی اللہ سے لو لگائے رہیں، اللہ کی عبادت اور اس کے رسول کی محبت و اطاعت میں ثابت قدم رہیں اور کوئی مال و دولت اس کی یاد سے ان کو غافل نہ کرے، اللہ کی راہ میں لینے دینے ہی سے محبت بڑھتی ہے دوستی پیدا ہوتی ہے، ان کا شمار شکر گزاروں میں ہوتا ہے اور اللہ ان پر مزید احسان فرماتا ہے۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہر شے اس کو اپنے رب کی یاد دلاتی رہتی ہے، پھر بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔

گمراہوں کا انجام بتایا جا رہا ہے

۲۸۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝

(اے رسول، کیا آپ نے ان (کافر سرداروں) کو نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں لا اتارا۔

۲۹۔ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۗ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝

(یعنی) جہنم جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

۳۰۔ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝

اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے لیے شریک ٹھہرائے تاکہ (لوگوں کو) اس کی راہ (ہدایت) سے بہکائیں۔ ان سے کہہ دیجئے۔ (تم دنیا میں چند دن) مزے اڑا لو۔ بالآخر تم کو دوزخ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اور اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میرے نیک بندوں کو جو ان خوف دلانے والی آیات سے کانپ جاتے ہیں جو ایمان لے آئے ہیں انہیں بھی ہدایت فرمائیں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے خیر پر نظر رکھ کر خیر میں لگے رہیں عبادت اور باہمی محبت اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے غافل نہ ہوں اس سے دوستی پیدا ہوتی ہے یہی جب خالص اللہ کے لیے ہو تو مقام خلّت سے قریب کرتا ہے بیشک قیامت کا وہ ہولناک دن ہے کہ اس سے دل کانپتے ہیں۔

۳۱۔ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا

آپ میرے ان مومن بندوں سے فرما دیجئے کہ نماز کو قائم رکھیں (کلمہ کی بالیدگی اور نیکی پر استقامت کی توفیق اسی سے ملتی ہے) اور ہم نے جو

Marfat.com

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ○

کچھ ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر (مستحقین پر) خرچ کرتے رہیں قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ (اعمال کی) خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی (کام آئے گی)۔

اس دنیا میں جو خدا ترسی سے مال صرف کرتے ہیں ان کے قلوب میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت قائم ہو جاتی ہے یہ دوستی و محبت خلّت میں لاتی ہے۔ رہی شانِ رحمنیت، وہ سب کے لیے عام ہے کافر ہو یا مومن، کافر اللہ کے احسانات کے بعد ناشکری کرتا ہے، مومن سر جھکا دیتا ہے بندگی میں رہتا ہے بہرصورت اللہ کی نشانیاں انسان کے سامنے ہیں تاکہ وہ اپنے خالق کو پہچانے۔

۳۲- اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ○

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو (اپنی قدرتِ کاملہ سے) بنایا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے پھل پیدا کیے جو تمہاری غذا ہیں اور (یہی نہیں بلکہ کشتیوں (یا جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کر دیا تاکہ اس کے حکم سے وہ دریا (یا سمندر) میں چلیں اور دریاؤں کو تمہارے کام میں لگا دیا۔

۳۳- وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ○

اور سورج اور چاند کو ایک (قاعدے کے مطابق) تمہارے لیے مسخر کیا جو برابر چل رہے ہیں (تمہارے کاموں میں مصروف ہیں) اور (اسی طرح) رات و دن کو تمہارے کام پر لگا رکھا ہے۔

غرض اللہ نے یہ سب چیزیں انسان کے لیے پیدا کیں، سب کو کسی نہ کسی طرح ایک حد تک انسان کا تابع فرمان بنا دیا اور یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ انسان اللہ کا تابع فرمان رہے، دل و جان سے اس کا حکم بجالائے، اس کے احسان مانے لیکن انسان بڑا ناشکر گزار رہے۔

۳۴- وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا

اور جو کچھ تم نے مانگا اس نے تم کو اس سب میں سے (بہت کچھ) دیا اور تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو ان کو شمار نہ کر سکو گے (لیکن کیا تمام

Marfat.com

تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝ع

انسان ایمان لے آئے، نہیں، انسانوں کی ایک کثیر تعداد نے اللہ کا انکار کیا اور اپنے پر ظلم ہی کرتے رہے) بے شک انسان بڑا بے انصاف و ناشکر گزرا ہے (انسان کی تو یہ عادت ہے کہ تکلیف کی حالت میں شکوہ کرتا ہے اور فراغت میں ناشکری کرتا ہے)۔

چھٹا رکوع

گزشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ جب انسان جذبۂ شکر گزاری میں آتا ہے، اللہ کے احسانات کو یاد کرتا ہے، اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنے مزید احسانات فرماتا ہے۔ اب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعائے جلیلہ کا بیان ہے جو مقام خلت پر فائز ہوئے اور خانہ کعبہ میں مانگی ہوئی جن کی دعاؤں نے دنیا کو دین اسلام کی موجودہ شکل عطا فرمائی۔ آج یہ مضطرب قلوب کے لیے سکون، اجاڑ بستیوں کے لیے آبادی کا مژدہ، گمراہوں کے لیے ہدایت، متقی کے لیے قرب الٰہی اور گنہگاروں کے لیے اللہ کی بخشش و کرم کا وسیلہ ہے۔ یہ تشکیل انسانیت کی دعا ہے تاکہ انسانیت سنور جائے، کافر متنبہ ہوں، مومن کا دل پاک ہو اور دیدار کا اہل ہو جائے۔

۳۵- وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝

اور (اے رسول ذرا ان مکہ والوں کو جو آج آپ کی مخالفت پر آمادہ ہیں وہ وقت بھی یاد دلائیے) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے دعا کی کہ میرے رب اس شہر (مکہ) کو امن کی جگہ بنا دے۔ اور مجھ کو اور میری اولاد کو اس بات سے دُور رکھ کہ ہم بتوں کی پرستش کرنے لگیں (جب نبی اپنے دامنِ رحمت میں لیکر اپنی اولاد یا قوم کے لیے دعا فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ جس حد تک چاہتا ہے دعا کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے)۔

۳۶- رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے میرے رب انہوں نے (یعنی ان بتوں نے اس مادیت پرستی، نفس پرستی نے) بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے پس جس نے میری پیروی کی تو وہ میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو اے اللہ اس کو بھی توفیق توبہ عطا فرما تو اس کو بھی اپنے دامنِ رحمت میں جگہ دے سکتا ہے) بے شک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۳۷- رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ

اے ہمارے رب (گھر والوں کو شامل فرما کر دعا فرما رہے ہیں) میں نے (تیرے ہی حکم تیرے ہی اذن سے) اپنی ایک اولاد (اسمٰعیل) کو تیرے بزرگ

Marfat.com

الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ○

(اور محترم) گھر کے نزدیک جہاں کھیتی (تک) نہیں لا بسایا ہے۔ اے ہمارے رب (ہم نے یہ سب تیری رضا، تیرے طرف رجوع رہنے، تیرے فرمانبردار بنے رہنے کے لیے کیا ہے) تاکہ وہ نماز قائم رکھیں (الٰہ العٰلمین ایسے اسباب مہیا فرما دے کہ یہ زمین تیری عبادت کے لیے مرجع خلائق بن جائے اور اس کی بظاہر ویرانی باطنی انوار سے مالا مال ہو جائے، لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آئیں) پس تو (اپنے فضل سے) بعض لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور ان (سب) کو (اپنے لطف و کرم سے) پھل بطور رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر گزار رہیں (دلجمعی کے ساتھ ہر عبادت کا حق ادا کریں)۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی دعا کو سُنا اور ایسا سُنا کہ آج جب ان آیات کا ترجمہ ہو رہا ہے ہزارہا انسان بیت اللہ کی طرف رُخ کیے، ہزارہا قلوب اس روزِ سعید کے منتظر، اور ہزارہا اس کی یاد میں آنسو بہا رہے ہیں۔

۳۸۔ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ○

اے ہمارے رب تو تو جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں اور اللہ سے کوئی چیز چھپی نہیں رہتی (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں۔

۳۹۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○

اللہ کا شکر ہے جس نے اس بڑھاپے میں مجھے اسمٰعیل اور اسحاق (دو بیٹے) بخشے بے شک میرا رب دعاؤں کا سننے والا ہے۔

۴۰۔ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○

اے میرے رب مجھے نماز پر (دائم و) قائم رکھ اور میری ذریت میں سے بھی ایسے لوگ ہوں جو نمازوں کی پابندی کرنے والے، اس کا اہتمام کرنے والے ہوں، اے ہمارے رب (تو نے سب دعاؤں کو قبول فرمایا ہے) اور میری (یہ) دعا (بھی) قبول فرما۔

۴۱۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ ع ۱۸

اے ہمارے رب جس دن حساب قائم ہو تو مجھے اور میرے والدین اور جملہ مومنوں کو بخش دے (اور اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لے)۔

آیت نمبر (۳۹) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ۱۰۱ اور ۱۱۷ سال کی عمر میں حضرت اسمٰعیل و حضرت اسحٰق پیدا ہوئے، دونوں کی عمر میں ۱۷ سال کا فرق تھا۔

Marfat.com

انبیاء علیہم السلام باوجود معصوم ہونے کے اللہ کے سامنے عاجزی کے ساتھ سربسجود رہتے اور اس کی رحمت و بخشش کے طلبگار ہوتے اور اپنے اس دامن رحمت میں اپنی امت کو بھی لیکر ان کے لیے دعا فرماتے آج ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ہر مومن کی زبان پر ہے۔

ساتواں رکوع

گزشتہ رکوع میں موحد اعظم سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر تھا۔ درسِ توحید کے مبلغین کو جن دشواریوں کا سامنا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان سے واقف ہے، جہاں ایک جانب مبلغین اسلام پر احسانات کی بارش ہوتی ہے وہیں منکرین کے لیے عبرت ناک عذاب ہے، ممکن ہے کہ اس عذاب میں تاخیر کی جائے، لوگوں کو اصلاح کا موقع دیا جائے، لیکن ان لوگوں کو ان کے انکار کی سزا ملنا برحق ہے اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ زمین و آسمان بدل جائیں گے اس کا وعدہ پورا ہوگا، عذاب اور دردناک عذاب سے ان کو دوچار ہونا پڑے گا، یہ سب خود ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔ قیامت سے قبل ہی اس کا بیان فرما رہا ہے یہ بھی اس کی رحمت ہے تاکہ لوگ خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں، اور اللہ کی وحدانیت پر ایمان لاکر عذابِ نار سے محفوظ ہو جائیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال ان کے سامنے ہے اگر وہ ذرا غور کریں تو تمام ادیانِ سماوی کا لب لباب سمجھ جائیں، یعنی اللہ ایک ہے، یکتا ہے، وہی ایک معبود ہے جو لائق حمد و ثنا اور لائق پرستش ہے اور ہر زمانہ میں اس کے پیغمبروں نے لوگوں کو اسی "وحدہٗ لاشریک" کی طرف دعوت دی ہے۔

۴۲۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۵ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۙ۝

اور (اے مخاطب) ہرگز خیال مت کرنا کہ ظالم جو کچھ کرتے ہیں اللہ ان (کے اعمال) سے بے خبر ہے (ان کی حرکتوں پر جلد مواخذہ نہ ہونا بے خبری کی وجہ سے نہیں بلکہ) اللہ نے ان کو ڈھیل دے رکھی ہے اس دن تک کے لیے جبکہ (عذابِ الٰہی کی دہشت سے) ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی۔

۴۳۔ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝ؕ

(اور اس دن) وہ اپنے سروں کو اوپر اٹھائے (بدحواس میدانِ قیامت کی طرف) دوڑ رہے ہوں گے (ان کی ٹکٹکی بندھی ہوگی) ان کی نظریں (جدھر اٹھ گئیں پھر ادھر سے) ان کی طرف واپس نہ آئیں گی اور ان کے دل (سینوں سے باہر اڑے) جا رہے ہوں گے۔

ان کے دلوں کی دھڑکن بدحواسی، سراسیمگی، خوف و ہراس، ناکامی و محرومی کا کیسا عبرتناک مرقع ہے۔

Marfat.com

۴۴- وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۙ

اور (ان بھول میں پڑے ہوئے) لوگوں کو اس دن سے (یعنی موت کے دن یا روزِ قیامت سے) ڈرائیے جب ان پر عذاب (الٰہی) آجائے گا پھر یہ ظالم التجا کریں گے کہ اے ہمارے رب ہم کو کچھ دنوں کی (اور) مہلت دے دے کہ ہم تیری دعوتِ حق (دنیا میں رہ کر) قبول کریں اور (تیرے) رسولوں کی اتباع کریں (لیکن ان کو ان کی بد دماغی، بیباکی اور گستاخی یاد دلائی جائیگی اور کہا جائے گا) کیا تم لوگ اس سے قبل قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ تم کو زوال نہیں (نہ دنیا میں تمہارا عروج زائل ہوگا، نہ تم کو اللہ کے روبرو حاضر ہونا ہے)۔

۴۵- وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝

حالانکہ تم انہیں لوگوں کی بستیوں میں آباد تھے جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا (اور جو تم سے پہلے وہیں تباہ کی جاچکی تھیں) اور تم پر (یہ امر) واضح ہوچکا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا معاملہ کیا (پھر گزشتہ اقوام کے یہ واقعات تم پر راز نہیں رکھے) اور (انبیاء علیہم السلام کی زبانی تم کو عواقب سے آگاہ کرنے کے لیے) ہم نے یہ قصے تم سے بیان کر دیئے۔

لیکن کیا تم نے ان سے درسِ عبرت لیا، کیا تم اپنی سرکشی سے باز آئے؟ اب باتیں بنانے سے کوئی فائدہ نہیں وہ مکر و فریب کا وقت ختم ہوا۔

۴۶- وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝

اور (ہر دور میں منکرین حق اور ظالموں نے بڑی بڑی چالیں چلیں) انہوں نے (ہر طرح کی) تدبیریں کیں اور ان کی تمام تدابیر (ان کے مکر و فریب) اللہ کے سامنے ہیں (یا اللہ کے یہاں لکھی ہوئی ہیں) اور (واقعی) ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ ٹل جاتے۔

ان ظالموں نے حق کو چھپانے اور مٹانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، یاد رہے کہ ان کے بارے میں اللہ کا وعدہ جو اس نے اپنے رسولوں سے کیا اور جس کی ان کو خبر تھی، پورا ہو کر رہے گا۔

۴۷- فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ؕ ۝

پس ہرگز نہ سمجھنا کہ اللہ نے اپنے رسولوں سے جو وعدہ کیا ہے اس کے خلاف کرے گا، بیشک اللہ زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے۔

اور یہ سب اس دن ہوگا

Marfat.com

۴۸- يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○

جس دن (یہ دنیا کی) زمین (عقبیٰ کی) دوسری زمین سے بدل جائے گی (یہ ارضیت نہ ہوگی بلکہ اس وقت جو کچھ بیرکے نیچے ہوگا جس پر قیام وقرار ہوگا وہ اور ہی زمین ہوگی) اور آسمان بھی (بدل دیئے جائیں گے) اور (یہ وہ دن ہوگا کہ سب) لوگ خدائے واحد زبردست کے سامنے (پیش ہونے کے لیے اپنی اپنی جگہ سے) نکل کھڑے ہوں گے۔

۴۹- وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِى الْاَصْفَادِ ○

اور اس دن تو مجرموں کو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا۔

۵۰- سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ○

ان کے کُرتے گندھک کے ہوں گے (جس میں آگ بہت تیزی سے اثر کرتی ہے یا وہ پگھلے ہوئے تانبے کے ہوں گے جو دوزخ کی آگ کی تپش کو اور بڑھا دیں گے) اور چہروں کو ڈھانک رہی ہوگی۔

۵۱- لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

تاکہ اللہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دے۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ (اس دن کو دُور نہ سمجھو)

۵۲- هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ ع ۱۱ / ۱۹

یہ (بیان) لوگوں کے لیے (اللہ کا) پیغام ہے اور (اس لیے ہے) تاکہ اس کے ذریعہ وہ ڈرائیے جائیں (متنبہ کر دیئے جائیں) اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی ایک معبود ہے (اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں) اور تاکہ عقل (وفہم) والے اس سے نصیحت حاصل کریں (اور اس کی یاد میں مشغول رہیں)۔

یہ آخری آیت اس تفصیل کا اجمال ہے جس کا بیان سورہ میں ہوا یعنی توحید خالص اور اس پر ایمان وایقان۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

مکی نناوے آیتیں چھ رکوع

گزشتہ سورت میں توحید کا مضمون اور موحد اعظم سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں اور سعی جمیلہ کا ذکر تھا، اس سورہ میں بھی توحید و رسالت کے متعلق عام غلط فہمیوں کے ازالہ کے بعد ان نافرمانوں کا بیان ہے جن کے دل پتھر سے زیادہ سخت تھے۔ حجر شام اور مدینہ کے درمیان ایک وادی ہے جس میں قوم ثمود آباد تھی، اس رعایت سے سورت کا نام حجر ہے اور شائد اس لیے بھی کہ ان نافرمان اقوام کے قلوب کی سختی پتھر کے دور کی یاد تازہ کرتی ہے۔ ان کی یہی سرکشی ان کی تباہی اور ہلاکت کا موجب ہوئی، ہر چند سرزمین مکہ کفر کا مسکن بن رہی تھی لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سعی اور دعائیں قبول ہو چکی تھیں مشیت ایزدی کو خلق کی زمین پر محبت کی دنیا آباد کرنا تھی، اس سورہ میں رسالت اور بنیاد رکھنے والے کی کیفیت کا بیان ہو رہا ہے۔ نور رسالت یعنی کتاب اور نور کتاب کا ذکر ہے، رسالت کے فرائض بیان کیے جا رہے ہیں، وحدانیت کو دلائل سے ثابت کیا جا رہا ہے یہ دلائل مادی بھی ہیں اور روحانی بھی، بتایا جا رہا ہے کہ ناامید کی امید کیسے پوری کی جاتی ہے گویا قدرت و حکمت کے باب کھولے جا رہے ہیں تاکہ عقل سلیم رہبری پائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہائت رحم والا (ہے)

۱- الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ — الف۔ لام۔ را۔ یہ کتاب (الٰہی) اور قرآن واضح کی آیتیں ہیں۔

(غور سے سنو اور دیکھو تو اس قرآن عظیم کا واضح و شگفتہ بیان، اس کے روشن دلائل اس کے تاریخی واقعات، مستقبل کے متعلق اس کی بشارتیں، اس کے احکامات و تعلیمات سب کے سب اس کے کتاب الٰہی ہونے پر شاہد ہیں، اور یہی وہ کتاب ہے جو عقل سلیم کی رہبری کے لیے انسانیت کو عطا ہوئی۔)

Marfat.com

پارہ نمبر ۱۴

رُبَمَا

۲۔ رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ○
کافر (روزِ قیامت) بار بار آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔

اے رسول جو لوگ اب آپ کی بات نہیں سنتے، ان کے متعلق آپ غمگین نہ ہوں۔

۳۔ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ○
ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیجئے کہ (اس دنیا میں کچھ عرصہ) کھا (پی) لیں اور مزے اڑالیں اور (عمر کی درازی اور دولت کی زیادتی کی) امید میں لگے رہیں (آج یہ انجام کار سے غافل ہیں) پس عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا (کہ ان کا کیا حشر ہوا)۔

دنیا میں منکرین کو ایک حد تک موقع دیا گیا کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں، اللہ کی مخلوق پر اور خود اپنی جانوں پر ظلم نہ کریں لیکن انہوں نے اپنی راہ نہ بدلی، اللہ کے علم میں ان کی یہ نافرمانیاں ہمیشہ سے تھیں، اب اتمامِ حجت کے بعد فیصلہ ہو گیا۔

۴۔ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ○
اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر (اس کی تباہی سے قبل) اس کا وقت لکھا ہوا (اور) معین تھا، (اللہ کے علم محیط کو اس کی خبر تھی وہ جانتا تھا کہ اس کے بعد ایک لمحہ کی بھی مہلت دینا اس کی حکمت تکوینی کے خلاف ہوگا)۔

۵۔ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ○
کوئی قوم اپنی میعادِ مقررہ سے نہ آگے نکل سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے (افراد کی طرح اقوامِ عالم کی بھی عروج و زوال کی ایک حد ہے۔ ان کے لیے ایک میعاد مقرر ہے جو علمِ الٰہی میں ہے اور اس میں ایک لمحہ تقدیم و تاخیر ممکن نہیں)۔

چونکہ کفار پر عذاب نہیں آرہا ہے، اس لیے وہ گستاخ ہوتے چلے جاتے ہیں اور طرح طرح کی بیہودہ باتیں کہتے ہیں۔

۶۔ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ
اور کہتے ہیں کہ اے وہ شخص جس پر قرآن اُترا ہے تو تو دیوانہ ہے۔

Marfat.com

عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝

اگر صداقت کا دعویٰ ہے تو کیوں وہ فرشتے نہیں آتے جو اللہ کا عذاب لے آئیں۔

۷۔ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ۝ (یہ گستاخ کہتے ہیں) اگر تو (اپنے دعویٰ میں) سچا ہے تو ہمارے پاس (اللہ کے عذاب دینے والے) فرشتے کیوں نہیں لے آتا۔

۸۔ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوٓا إِذًا مُّنْظَرِينَ ۝ (ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ) ہم فرشتوں کو نہیں بھیجا کرتے مگر (فیصلہ) حق کے لیے اور اس وقت ان کو مہلت نہ ملے گی۔ (یہ ڈھیل اس لیے ہے کہ ابھی عذاب کا وقت نہیں آیا)۔

لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ پیغامِ حق کو کچھ نقصان پہنچا سکیں۔

۹۔ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ۝ ہم ہی نے یہ (کتابِ نصیحت آپ پر اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں (اس کی ترتیب، تدوین، الفاظ، معانی و مطالب سب کی حفاظت ہم خود کریں گے)۔

منکرینِ حق کی یہ گستاخیاں خود ان کی ہلاکت کا باعث ہوئی ہیں، آپ غمگین نہ ہوں۔

۱۰۔ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ۝ اور آپ سے قبل ہم گزشتہ گروہوں میں پیغمبر بھیج چکے ہیں۔

۱۱۔ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ اور کوئی پیغمبر ان کے پاس ایسا نہیں آیا کہ انھوں نے اس کا مذاق نہ اڑایا ہو۔

۱۲۔ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ۝ اس طرح ہم (تکذیبِ حق اور گمراہی کو) ان مجرموں کے دلوں میں بٹھا دیتے ہیں۔

۱۳۔ لَا يُؤْمِنُونَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ۝ (اور یہ لوگ) اس (قرآن) پر ایمان نہ لائیں گے اور پہلوں کی بھی یہی رسم رہی ہے (گزشتہ اقوام اپنے اپنے پیغمبروں کو یوں ہی جھٹلاتی اور ہنسی

آیت نمبر (۶) ذکر = کے معنی نصیحت کے ہیں، یہاں کتابِ نصیحت یعنی قرآن مراد ہے۔

Marfat.com

اڑاتی رہیں اور محروم ایمان رہیں)

۱۴۔ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝ اور اگر ہم ان (کافروں) پر (بطور معجزہ) کوئی دروازہ آسمان سے کھول دیں اور (ان کے لیے وہ صورت بھی پیدا کر دیں کہ) وہ اس میں تمام دن چڑھتے رہیں

۱۵۔ لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ۝ ع تو بھی وہ یہی کہیں گے کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے بلکہ ہم لوگوں پر جادو کر دیا گیا ہے۔

ع ۱۵ / ۱

(جن کی نظریں حقیقت آشنا نہیں انہیں کچھ بھی دیا جائے، کچھ بھی دکھایا جائے وہ حق کی تعبیر اپنے فہم کے مطابق ہی کریں گے، حیرت کریں گے، سحر کہیں گے ایمان نہ لائیں گے)۔

دوسرا رکوع

قرآن اور مسئلہ نبوت کے بعد اب مسئلہ توحید کا ذکر ہے۔

۱۶۔ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ۝ اور ہم نے آسمان میں (اعلیٰ بلندیوں پر) برج (یا بڑے بڑے ستارے) بنائے اور اس کو دیکھنے والوں کی نظر میں زینت بخشی۔

۱۷۔ وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝ اور اس (آسمانِ دنیا) کو ہم نے ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا

۱۸۔ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ ۝ ہاں اگر کوئی (شیطان ان کیفیاتِ آسمانی کو جو جبریل کے ذریعہ فرشتوں کو دی جاتی ہیں) چوری سے سن بھاگے تو اس کے پیچھے ایک چمکتا ہوا انگارا ہو لیتا ہے۔

۱۹۔ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا اور (دیکھو) ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس پر سخت وزن کے پہاڑ رکھ دیئے

آیت نمبر (۱۸) رجیم، رجم سے مشتق ہے جس کے معنی سنگسار کرنے کے ہیں، شیطان کو آسمان کی اعلیٰ فضاؤں سے دور پھینک دیا گیا۔ اب بھی اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ان رازہائے سربستہ کو جو تکوین عالم کے لیے فرشتوں کو ملتے رہتے ہیں ان کی خبر پا کر اپنے انداز سے لوگوں کو بہکائے لیکن نظامِ کائنات میں اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی حفاظت کے سامان کر رکھے ہیں، البتہ انسان کی آزمائش کے لیے شیطان کو جس قدر علم ملا ہے، یا چوری چھپے حاصل کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کے نظامِ تکوینی میں فرق نہیں آتا۔ وہ قادر مطلق ہے۔ شیطان بھی اسی کی مخلوق ہے جسے ایک خاص مقصد کی خاطر کچھ قدرت و مہلت دی گئی ہے لیکن نہ اتنی کہ وہ کائنات کو درہم برہم کر سکے۔

Marfat.com

فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنۢبَتۡنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيۡءٖ مَّوۡزُونٖ ○

اور اس میں ہر طرح کی چیز معین (ترکیب اور مناسب) مقدار میں اگائی۔ (کیا یہ سب اس کی عظیم الشان قدرت وحکمت کی روشن دلیلیں نہیں، یہی نہیں)۔

۲۰۔ وَجَعَلۡنَا لَكُمۡ فِيهَا مَعَٰيِشَ وَمَن لَّسۡتُمۡ لَهُۥ بِرَٰزِقِينَ ○

اور ہم نے اس میں تمہارے اور ان لوگوں کے لیے جن کو تم روزی نہیں دیتے معیشت کے اسباب (غلے، ترکاریاں، پھل وغیرہ) پیدا کیے۔

اور جو کچھ تم کو نظر آتا ہے یہ تو اللہ کی قدرت کے کرشمے اور ہر طرح کی اشیاء کی بہتات کا ایک ادنیٰ ظہور ہے۔

۲۱۔ وَإِن مِّن شَيۡءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَآئِنُهُۥ وَمَا نُنَزِّلُهُۥٓ إِلَّا بِقَدَرٖ مَّعۡلُومٖ ○

اور ہمارے پاس تو ہر چیز کے (بے شمار) خزانے ہیں اور ہم ان کو (وقت وحالات کے مطابق) معین مقدار میں اتارتے رہتے ہیں۔

تم نے آسمانوں پر نظر ڈالی، تم نے زمین کو دیکھا ذرا اپنے اردگرد کی ہوا اور فضا کو بھی دیکھو کیا اس میں تمہاری حیات وبالیدگی کے وہ اسباب موجود نہیں جو تم کو تمہارے رب کی یاد دلاتے رہیں۔

۲۲۔ وَأَرۡسَلۡنَا ٱلرِّيَٰحَ لَوَٰقِحَ فَأَنزَلۡنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءٗ فَأَسۡقَيۡنَٰكُمُوهُ وَمَآ أَنتُمۡ لَهُۥ بِخَٰزِنِينَ ○

اور ہم نے ابر اٹھانے والی ہوائیں چلائیں (جو پانی سے لدے ہوئے بادلوں کو لیے چلی جاتی ہیں) پھر آسمان سے مینہ برسایا (جو دریاؤں اور چشموں میں بہا، زمین کی گہرائیوں میں محفوظ کیا گیا، اس سے ہر ذی حیات کی بالیدگی کے اسباب مہیا کیے گئے) پھر تم کو وہ پلایا، (کیا تم خود یہ لطیف و شیریں پانی اپنے لیے مہیا کر سکتے تھے اور ہزارہا حیوان بے شمار نباتات جو تمہاری غذا ہیں ان کے لیے یہ پانی فراہم کر سکتے تھے ہرگز نہیں) اور تمہارے پاس تو اس کا خزانہ نہیں۔

زمین وآسمان، حیوان ونباتات ہر شے اپنے خالق کی قدرت وحکمت پر شاہد ہے تم خود اپنی حقیقت پر غور کرو۔

۲۳۔ وَإِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡيِۦ وَنُمِيتُ وَنَحۡنُ

اور (دیکھو) ہم ہی زندگی بخشتے اور موت دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے

Marfat.com

الْوٰرِثُوْنَ ○ وارث ہیں۔ (کائنات کی ہر چیز کو فنا ہے، ایک اللہ ہی کی ذات باقی رہنے والی ہے جو خالقِ کائنات ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی اس کا مالک اور بالآخر وہی اس کا وارث ہے)۔

اگر اللہ کی اس قدرت و حکمت کی نشانیاں یا خود تمہاری تخلیق تم کو اس کی یاد نہیں دلاتی تو سن لو کہ اللہ کو غیب و شہادت کا علم ہے اس سے کوئی چیز نہ پوشیدہ ہے نہ تھی نہ ہو سکتی ہے۔ وہ ہر انسان کی حالت و کیفیت سے واقف ہے۔ فرماتا ہے۔

۲۴۔ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ○ اور یقیناً ہم تمہارے اگلوں کو بھی خوب جانتے ہیں اور تمہارے بعد آنے والوں سے بھی خوب واقف ہیں

اب بھی اگر کفار نہ مانیں تو وہ جانیں اور ان کا کام، لیکن یہ یاد رکھیں۔

۲۵۔ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○ ع اور بے شک آپ کا رب ان سب کو (میدانِ حشر میں) جمع کرے گا۔ بے شک وہ بڑی حکمت والا، بڑے علم والا ہے۔

تیسرا رکوع

انسان کو اس کی تخلیق سے آگاہ کیا جا رہا ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ اس کا ایک دشمن ہے جو اللہ کی قدرتِ کاملہ سے واقف ہونے کے باوجود اپنے کبر اور حرص کے باعث اس کا نافرمان بنا۔ وہ پہلا منکر تھا جس نے ادب کو بھی ملحوظ نہ رکھا، جو آج بھی انسان کو انکار پر آمادہ کرتا رہتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ اس کا زور اللہ کے مخلص بندوں پر نہیں چلتا۔ وہ مردود ہے، وہ اور اس کے ساتھی اور اس کے حکم پر چلنے والے سب واصلِ جہنم ہوں گے۔

۲۶۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ○ اور بے شک ہم نے انسان کو کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے (جس سے بو آتی ہے اور جو خشک ہو کر آواز دینے لگے اس سے) پیدا کیا۔

۲۷۔ وَالْجَاۗنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ○ اور انسان سے بھی قبل ہم نے جنوں کو بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا تھا۔

Marfat.com

اس طرح انسان، مٹی کے ساتھ دیگر عناصر سے بنا جو نظر آتا ہے اور جنوں کو، گرم، بے دھوئیں کی آگ سے بنایا گیا جو نظر نہیں آتے۔ انسان کا پتلہ قدرت و حکمت کے ہاتھوں تیار ہوا، مٹی سے اس کا خمیر تیار ہوا اور جب اللہ کے فیضانِ نور سے مشرف ہوا تب مسجودِ ملائکہ بنا۔

۲۸۔ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ○

اور (وہ وقت یاد دلائیے) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے ایک انسان بناؤں گا۔

۲۹۔ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ○

پھر جب اس کو (پوری طرح انسان بنا کر) ٹھیک کر لوں اور اس میں اپنی روح سے (فیضانِ نور) پھونک دوں (اور وہ جی اُٹھے) تو تم اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔

۳۰۔ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ○

چنانچہ (اس فیضانِ نور کے بعد ہی) تمام فرشتوں نے مل کر (آدم کو) سجدہ کیا

۳۱۔ اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ○

سوائے ابلیس کے۔ کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کیا۔

معلوم ہوا کہ انسان کی عظمت فیضانِ نور ہی کے باعث ہے جس کا ظہور اخلاق ہے، ابلیس نے اس فیضانِ نور کو سجدہ نہ کیا کافر ہوا، انسان کے لیے بھی اس فیضانِ نور کے حصول کا ذریعہ اپنے خالق کو سجدہ کرنا ہے، جس نے اس سے منہ موڑا، اس کی ذات و صفات میں تفریق کی، اسم میں مسمّٰی کو نہ پایا وہ شیطان کی راہ پر لگ گیا۔

اللہ نے شیطان کی عدول حکمی پر جواب طلب کیا۔

۳۲۔ قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ○

فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟۔

۳۳۔ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ

بولا میں وہ نہیں کہ ایسے انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے کھنکھناتے

Marfat.com

خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ○ سڑے گارے سے بنایا۔

۳۴۔ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ○ فرمایا تو یہاں سے نکل جا (اس مرتبہ اور مقام سے جہاں تو پہنچ گیا دُور ہو) تو راندۂ درگاہ ہے۔

۳۵۔ وَّاِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اور تجھ پر قیامت کے دن تک پھٹکار ہے۔

شیطان بجائے اس کے کہ اپنی غلطی پر اب بھی نادم ہوتا درازیٔ عمر اور بہکانے کی مہلت کا طلبگار ہوا، گویا انسان سے مقابلہ کے لیے آمادہ ہو گیا۔

۳۶۔ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○ (شیطان نے) التجا کی اے میرے رب تو مجھے اس دن تک مہلت دے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔

۳۷۔ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ○ فرمایا اچھا (جا) تجھے مہلت ہے

۳۸۔ اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ○ وقت معین کے دن تک (یعنی قیامت تک)۔

شیطان نے ادب کو بھی ملحوظ نہ رکھا

۳۹۔ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ○ کہا اے رب جیسا تو نے مجھے بہکایا ہے (اپنی جگہ پر رہنے نہ دیا) میں بھی یقیناً (دنیا بھر کے گناہ) زمین میں ان کو حسین بنا کر دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا

۴۰۔ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ○ بجز ان میں سے تیرے چُنے ہوئے بندوں کے۔

یعنی جو تیرے مخلص بندے ہیں، جو خلوص میں بڑھتے چلے جاتے ہیں، جن کے دل میں کسی کی طرف سے میل ہی نہیں آتا، جو تیرے ہو کر رہ گئے ہیں، بے شک وہ میرے دام فریب میں نہ آئیں گے، لیکن اور کوئی بچ بھی نہ سکے گا۔

۴۱۔ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ (اللہ نے) فرمایا۔ (بے شک) یہی (اخلاص کی) راہ مجھ تک سیدھی

Marfat.com

مُسْتَقِيْمٌ ۝ (پہنچتی) ہے۔ (اور اس راہ پر چلنے والے کا تو کچھ نہیں بگاڑ سکتا)۔

۴۲۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ بے شک میرے بندوں پر (جو مخلص ہیں) تیرا کچھ بھی زور نہ چلے گا سوائے ان بھٹکے ہوؤں کے جنہوں نے تیری راہ اختیار کی۔

۴۳۔ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اور بے شک ان سب کے وعدہ کی جگہ جہنم ہے (جو ان سب کی منتظر ہے)۔

۴۴۔ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ اس کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازہ کے واسطے ان میں سے (کافروں کا) ایک حصہ بٹا ہوا ہے، (طرح طرح کے کفر میں مبتلا دوزخی اپنے اپنے دروازوں سے داخل ہوں گے)۔

ع ۱۹ ۳

چوتھا رکوع

جس طرح دوزخ کے سات دروازے ہیں جن سے کافر داخل کیے جائیں گے، ان دروازوں سے دوزخ کے سات طبق بھی مراد لیے جا سکتے ہیں، اور یہ تقسیم سات اوصافِ رذیلہ کی بناء پر بھی ممکن ہے۔ اسی طرح جنت میں داخل ہونے کے آٹھ دروازے ہیں۔ سات اوصافِ طیبہ کے باعث ہوں گے اور ایک محض اللہ کے فضل سے داخل کیے جانے والوں کے لیے ہوگا۔ یہاں سلامتی سے داخل ہونا ہے۔ سلامتی کے تصور کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے اور انہیں کے بھانجے لوط کا بیان آتا ہے جن کی قوم نے انکار کیا اور عذاب کی مستحق بنی۔

۴۵۔ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ؕ ۝ بیشک (اس دن) پرہیزگار (جنت کے) باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔

۴۶۔ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ۝ (فرشتے ان کو ندا دیتے ہوں گے کہ) تم ان میں سلام وسلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ (تم پر اللہ کی رحمت وسلامتی ہے)

نہ صرف خارجی طور پر انہیں امن حاصل ہوگا بلکہ ان کے قلوب بھی ہر گرانی اور ہر خلش سے پاک ہوں گے۔

۴۷۔ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ اور ہم ان کے سینوں میں جو کدورت ہوگی اس کو بھی نکال ڈالیں گے (تاکہ) ان کے دل بھی پاک صاف ہو جائیں اور دلجمعی سے ایک دوسرے کے

Marfat.com

مُّتَقٰبِلِيۡنَ ○

ساتھ رہیں اور وہ) بھائی بھائی کی طرح تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

۴۸۔ لَا يَمَسُّهُمۡ فِيۡهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمۡ مِّنۡهَا بِمُخۡرَجِيۡنَ ○

وہاں ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور نہ وہ وہاں سے کبھی نکالے جائیں گے (جس قرار و قیام کے لیے انہوں نے دنیا میں سعی کی تھی اللہ جنت میں انہیں عطا فرما دے گا، کوئی تمنا باقی نہ رہے گی)۔

۴۹۔ نَبِّئۡ عِبَادِىۡۤ اَنِّىۡۤ اَنَا الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ○

(اے رسول) میرے بندوں کو مطلع کر دیجیے کہ اصل بخشنے والا بڑا مہربان میں ہوں (یہی وقت ہے بخشش مانگ لو رجوع ہو جاؤ کہ میری رحمت کا دامن بہت بہت کشادہ ہے)۔

۵۰۔ وَاَنَّ عَذَابِىۡ هُوَ الۡعَذَابُ الۡاَلِيۡمُ ○

اور (اگر انکار اور کفر پر قائم رہے تو) بلا شبہ میرا عذاب بھی بڑا دردناک عذاب ہے۔

جہاں رحمت اور عذاب کا ذکر آیا فوراً اس کی مثال انبیاء علیہم السلام اور ان کے زمانہ کے واقعات سے پیش کی جاتی ہے تاکہ یہ بات اچھی طرح ذہن نشیں ہو جائے۔ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے بتایا جا رہا ہے کہ رحمت اسباب کی محتاج نہیں وہ اسباب پیدا کر دیتی ہے لیکن جب رحمت دستگیری نہ کرے تو ہلاکت لازمی ہے۔ پھر اس سلسلہ میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے جس کو اللہ کے بھیجے ہوئے دردناک عذاب سے کوئی چیز بچا نہ سکی۔

۵۱۔ وَنَبِّئۡهُمۡ عَنۡ ضَيۡفِ اِبۡرٰهِيۡمَ ○

اور ان لوگوں کو ابراہیم کے مہمانوں کا حال سنا دیجیے (یعنی ان فرشتوں کا جو انسان کی صورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تھے اور جن کو انہوں نے مہمان سمجھ کر خاطر مدارات کرنا چاہی)۔

۵۲۔ اِذۡ دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ فَقَالُوۡا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنۡكُمۡ وَجِلُوۡنَ ○

جب وہ ان کے پاس آئے تو سلام کہا۔ (لیکن فراست پیغمبری نے جان لیا کہ عذاب کے فرشتے ہیں اور) کہا ہم کو تم سے ڈر لگ رہا ہے۔

۵۳۔ قَالُوۡا لَا تَوۡجَلۡ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيۡمٍ ○

وہ بولے آپ ڈریے نہیں ہم آپ کو ایک صاحب علم (یعنی صاحب نبوت) فرزند کی خوشخبری دیتے ہیں۔

۵۴۔ قَالَ اَبَشَّرۡتُمُوۡنِىۡ عَلٰٓى اَنۡ مَّسَّنِىَ

(ابراہیم نے) کہا، جب میرا بڑھاپا حد کو پہنچ گیا تب خوشخبری

Marfat.com

الۡكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوۡنَ ○ سناتے ہو؟ (ذرا سوچو) اب کاہے کی خوشخبری سُناتے ہو (جس کا بظاہر امکان ہی نہیں اس کی خوشخبری سنانا کیا)۔

۵۵۔ قَالُوۡا بَشَّرۡنٰكَ بِالۡحَقِّ فَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡقٰنِطِيۡنَ ○ وہ بولے ہم آپ کو واقعی (اللہ کی قدرت وحکمت اس کے فیصلہ کے مطابق) خوشخبری دے رہے ہیں (ہم فرشتے ہیں۔ عام انسان نہیں) پس آپ ناامید نہ ہوں۔

۵۶۔ قَالَ وَمَنۡ يَّقۡنَطُ مِنۡ رَّحۡمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوۡنَ ○ (ابراہیم نے) کہا (ناامیدی نہیں ہے حیرت ہے) اور اپنے پروردگار کی رحمت سے ناامید ہی کون ہوتا ہے سوائے گمراہوں کے۔

لیکن اس مکالمہ کے باوجود حضرت ابراہیم کے قلب میں جو گھبراہٹ کے آثار پیدا ہوئے تھے اس کا جواب نہ ملا۔ اس لیے دریافت فرمایا کہ آخر کس کام کے لیے بھیجے گئے ہو۔

۵۷۔ قَالَ فَمَا خَطۡبُكُمۡ اَيُّهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ○ (ابراہیم نے) کہا پھر اے فرشتو تمہیں کیا کام ہے۔ (تم کس مہم کے لیے بھیجے گئے ہو)

۵۸۔ قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰى قَوۡمٍ مُّجۡرِمِيۡنَ ۙ○ (فرشتے) بولے ہم ایک بدکار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ (جن کو ہم نیست ونابود کر ڈالیں گے)

۵۹۔ اِلَّاۤ اٰلَ لُوۡطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوۡهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ○ بجز لوط کے گھر والوں کے کہ ہم ان سب کو (ہلاکت وبربادی سے) بچا لیں گے۔

۶۰۔ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ قَدَّرۡنَاۤ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ○ ع البتہ ان کی عورت (لوط کی بی بی کہ) اس کے لیے ہم نے طے کر لیا ہے وہ (عذاب میں ہلاک ہونے والوں کے ساتھ) پیچھے رہ جائے گی۔

پانچواں رکوع

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے۔

۶۱۔ فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوۡطِ ۨالۡمُرۡسَلُوۡنَ ۙ○ پھر جب وہ بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے گھر پہنچے

تو فرشتے کی فطرت اور بشر کی صورت تھی، عام انسانوں سے الگ انداز۔ پھر انوارِ جمال

Marfat.com

تسکین و بے نیازی یہ سب لوط علیہ السلام کے لیے طرح طرح کے خیالات، قلبی گھبراہٹ اور ذہنی کشمکش کا باعث بن گئے، آپ کا ایک مختصر جملہ تمام کیفیات کا آئینہ دار ہے۔

۶۱۔ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝

(لوط نے) کہا تم تو اجنبی لوگ معلوم ہوتے ہو۔

۶۲۔ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝

وہ بولے (آپ کا خیال صحیح ہے، ہم انسان نہیں فرشتے ہیں) بلکہ ہم آپکے پاس وہ چیز (یعنی عذاب الٰہی) لے کر آئے ہیں جس کے بارے میں یہ لوگ شک کرتے (آپ سے جھگڑتے رہتے) تھے۔

۶۴۔ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

اور ہم آپکے پاس ایک حتمی فیصلہ لیکر آئے ہیں اور بے شک ہم بالکل سچے ہیں۔

۶۵۔ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝

پس (فیصلہ یہ ہوا ہے کہ) آپ کچھ رات رہے اپنے گھر والوں کو (بستی سے) لے کر نکل جائیے اور آپ ان کے پیچھے چلیے اور (آپ میں سے کوئی مڑکر (پیچھے) نہ دیکھے اور (اسی طرح اپنے اس قافلے کی حفاظت کرتے ہوئے) جہاں کا آپ کو حکم ملا ہے چلے جائیے۔

۶۶۔ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ۝

اور ہم نے (لوط کو ملائکہ کے توسط سے) اپنا یہ فیصلہ بھیج دیا کہ صبح ہوتے ان (نافرمان لوگوں) کی جڑ ہی کٹ جائے گی۔

اِدھر ان کی تقدیر کا یہ فیصلہ ہو چکا تھا اُدھر وہ اپنی غفلت اور بے حیائی میں سرشار تھے۔

۶۷۔ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

اور (یہ خبر پاتے ہی کہ پُر جمال ہستیاں لوط کے گھر آئی ہیں) شہر والے (اپنی بدخوئی کے مطابق) خوشیاں مناتے (دوڑے) آئے۔

اور لوط سے مطالبہ کیا کہ ان کو ہمارے حوالے کر دو۔

۶۸۔ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝

(لوط نے) کہا یہ لوگ ہمارے مہمان ہیں پس (ان کے سامنے اور اس طرح کی باتیں کر کے) مجھ کو رُسوا نہ کرو۔

۶۹۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝

اور (ذرا) خوفِ خدا کرو اور میری بے آبروئی نہ کرو۔

۷۰۔ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

وہ بولے کیا ہم نے تم کو دنیا بھر کے لوگوں کی حمایت سے منع نہیں کیا؟

Marfat.com

(تمہیں پہلے ہی بتا نہ دیا کہ کسی کو اپنا مہمان نہ ٹھہرایا کرو اور ہماری راہ میں رکاوٹ نہ بنو، تم خود ہی اپنے سر آفت مول لیتے ہو)۔

۷۱- قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِیٓ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِیۡنَ ۝

(لوط نے) کہا (تم کیا بیہودہ باتیں کر رہے ہو تشفیٔ نفس کی جائز راہیں ہیں، جس کا طریقہ شادی ہے) اگر تم کو (کچھ) کرنا ہی ہے تو میری بیٹیاں حاضر ہیں (یعنی تمہاری بیویاں جو تمہارے گھر میں ہیں یا میری یا میری قوم کی بیٹیاں جن سے تم اب شادی کر سکتے ہو)۔

حضرت لوط کا واقعہ بیان ہو رہا ہے لیکن حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر جو کیفیات گزر رہی تھیں اللہ رب العزت ان کا جواب دے رہا ہے اور کس محبت سے خطاب ہے۔

۷۲- لَعَمۡرُكَ اِنَّهُمۡ لَفِیۡ سَكۡرَتِهِمۡ یَعۡمَهُوۡنَ ۝

اے (احمد، محمد، محمود) آپ کی جان کی قسم وہ اپنی مستی میں مدہوش ہو رہے تھے (یہ جہنم کے کنارے سے آ لگے تھے۔ اب نا رہی ان کا علاج تھا۔ تباہی و ہلاکت ان کے سروں پر منڈلا رہی تھی)۔

۷۳- فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّیۡحَةُ مُشۡرِقِیۡنَ ۝

پس طلوعِ آفتاب کے ساتھ ہی ان کو ایک چنگھاڑ (ایک سخت آتشیں آواز) نے آ پکڑا۔

۷۴- فَجَعَلۡنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡهِمۡ حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ۝

پھر ہم نے اس بستی کو تہ و بالا کر ڈالا، اور (آسمان سے) اس پر کنکر کے پتھر (یعنی جھانوے اور پتھر) برسائے۔

۷۵- اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِیۡنَ ۝

اور بے شک اس (واقعہ) میں اہل فراست (دھیان کرنے والے اور حق تک پہنچنے والوں) کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں۔

۷۶- وَ اِنَّهَا لَبِسَبِیۡلٍ مُّقِیۡمٍ ۝

اور (آج بھی مکہ سے شام کی) سیدھی راہ پر وہ بستی واقع ہے (جس کے کھنڈرات درسِ عبرت دے رہے ہیں)۔

۷۷- اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝

بے شک اس میں ایمان والوں کے لیے (اللہ کی سخت گرفت کی بڑی نشانی ہے۔

نافرمانوں کی ایک اور مثال کا بیان کیا جا رہا ہے

Marfat.com

۷۸۔ وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۙ

اور بے شک درختوں کے جھنڈ (والی بستی) کے رہنے والے بڑے بدکار تھے (جن کی اصلاح کے لیے حضرت شعیب مبعوث ہوئے۔ یہ لوگ گھنے جنگلوں میں راہزنی ڈاکہ زنی کرتے اور شرک و بت پرستی میں مبتلا تھے)۔

۷۹۔ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۞ ع ۵

پس ہم نے ان سے (ان کی بدعقیدگی اور بدکرداری کا) بدلہ لیا اور یہ دونوں (بستیاں لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ نہیں بلکہ) کھلے راستہ پر واقع ہیں (یعنی جس پر لوط کی بستیاں ہیں انہیں سے ذرا نیچے قوم شعیب کی یہ بستیاں ان راستوں کے گزرنے والوں کے سامنے موجود ہیں)۔

چھٹا رکوع

سورت کا آخری رکوع ہے، سورہ میں ملتِ ابراہیمیہ کی بنیاد رکھنے والوں کی کیفیات اور منکرینِ حق کی حالت کا بیان تھا، توحید کے مسئلہ کو ذہن نشین کیا گیا، اب اس بیان کا خلاصہ ہے۔ اور حجر کی بستی کے رہنے والی قومِ ثمود کا بیان فرماکر تخلیق کی حکمت سے آگاہ کیا جا رہا ہے انسان کا مقصدِ حیات اپنے رب کی عبادت اس کی معرفت ہے۔ اس مقصد سے غافل ہو کر زندگی بسر کرنا ہلاکت ہے منکرین انبیاء کو جھٹلاتے آئے ہیں اور انبیاء علیہم السلام ان پر غم کھاتے اور صبر کرتے رہے ہیں مسلمانوں کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ دنیا کے مال و متاع پر نظر نہ ڈالیں مقصد پر نظر رہے اور رحمت سے وابستہ رہیں منکرین کی کیفیت سے جو گرانی حضور کے قلب نے محسوس فرمائی اس غم کو آپ کے قلبِ مبارک سے دور کیا جا رہا ہے اور صبر کی تلقین اور لذتِ تسبیح و بندگی دلا کر سورہ کو ختم فرمایا جا رہا ہے۔

۸۰۔ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ

اور (انبیاء کو جھٹلانا منکرین کی رسم قدیم ہے) حجر (کی بستی) کے رہنے والوں نے (یعنی قوم ثمود نے حضرت صالح کو جھٹلایا گویا تمام) انبیاء کو جھٹلایا (ایک کڑی کو توڑنا گویا پورے سلسلے کو منقطع کرنا ہے اور ایک پیغمبر کو نہ ماننا گویا سب کا انکار کرنا ہے)۔

۸۱۔ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۙ

اور ان کو ہم نے اپنی نشانیاں عطا فرمائیں (معجزات دکھائے پتھر سے اونٹنی نکالی) تب بھی وہ روگردانی کرتے رہے۔ (نہ حضرت صالح کی رسالت کے قائل ہوئے نہ اللہ کی توحید کے بلکہ اپنی نافرمانی اور نبی کی دل آزاری پر قائم رہے)۔

Marfat.com

۸۲۔ وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا اٰمِنِيْنَ ○

اور (ان کا طریقہ تھا کہ) پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے کہ (ان میں) سکون واطمینان سے رہیں۔

لیکن کیا مضبوط اور مستحکم مکان انہیں عذابِ الٰہی سے بچا سکے؟ انہیں وہاں سکون ملا؟ نہیں۔

۸۳۔ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ○

البتہ صبح ہوتے ہوتے ان کو ایک (آتشیں) چنگھاڑ (سخت آواز) نے آپکڑا (یہ امر اتفاقی نہ تھا، کوئی زلزلہ نہ تھا یہ اللہ کے حکم سے جبریل کا اس خطۂ زمین کو اٹھا کر پٹک دینا تھا جس نے ان کے مضبوط قلعوں کو الٹ دیا، اور یہ محل ان کو عذاب سے بچا نہ سکے)۔

۸۴۔ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

پھر (اس وقت) ان کا کیا (دھرا) ان کے کچھ کام نہ آیا۔

۸۵۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ○

اور (جو کچھ تخلیق کے مناظر نظر آتے ہیں یہ) آسمان اور زمین اور اس کے درمیان جو کچھ ہے ہم نے بلا حکمت کے پیدا نہیں کیا (ان کی تخلیق کا ایک مقصد ہے اور وہ حق ہے) اور (یہ زندگی یہاں ختم نہیں ہوتی) بے شک قیامت آنے والی ہے پس (یہاں) خوش خلقی سے درگزر کیجئے (آخر ان کو اللہ کے سامنے جانا ہے)۔

۸۶۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ○

بے شک آپ کا رب ہی تو سب کا پیدا کرنے والا، بڑے علم والا ہے (اس سے ان کے حرکات پوشیدہ نہیں۔ یہ اور ان کی دنیاوی دولت وثروت سب کی قدر وقیمت ان کو معلوم ہو جائے گی)۔

۸۷۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ○

اور بے شک ہم نے آپ کو (تو) یہ (الحمد کی) سات آیتیں جو (نماز میں) بار بار پڑھی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن عطا کیا ہے۔

حضور کی امت کے لیے یہ وظیفہ دینی و دنیاوی فلاح کا ضامن اور سرکارِ دو عالم اور ان کے متبعین کی پُر انوار راہوں کو پانے کے لیے شمع ہدایت ہے، اسی سورۂ فاتحہ سے نماز میں نماز کے انوار، تلاوت میں تلاوت کے انوار، زندگی میں حقیقت کے انوار، آخرت میں رحمت کے انوار

Marfat.com

کھلتے ہیں۔ یہی وہ کلیدِ معرفت ہے جو قرآن کی عظمتوں سے مومن کو آگاہ کرتی اور قلبِ مومن کو اس کی جلوہ گاہ بناتی ہے لہٰذا

۸۸۔ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

آپ آنکھ اٹھا کر بھی ان چیزوں کو نہ دیکھئے جو ہم نے ان میں سے (کافروں کی) مختلف جماعتوں کو دنیا برتنے کے لیے دی ہیں اور نہ آپ ان کے حال پر تاسف فرمائیں (آپ کو ان سے کیا غرض کیا واسطہ۔ آپ کے لیے تو آپ کے چنے ہوئے مومن کافی ہیں کافروں کو ان کے حال پر چھوڑیئے) اور اپنے بازو ایمان والوں کے لیے جھکائے رکھیے، (یہی آپ شفقت و التفات کریمانہ کے مستحق اور محتاج ہیں)۔

۸۹۔ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ۝

اور آپ فرما دیں کہ میں تو (بداعمالیوں کے عواقب سے) ڈرانے والا (اللہ کے احکام علانیہ) کھول کر بیان کرنے والا ہوں۔ (اب ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے۔ نہ مانو گے تو اس کا خمیازہ خود بھگتو گے)

۹۰۔ كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ۝

(اور اسی طرح ہم کفار پر عذاب نازل کریں گے) جس طرح ہم نے ان حصے بخرے کرنے والوں پر نازل کیا

۹۱۔ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ۝

جنہوں نے قرآن کو (یعنی کتبِ سماویہ کو یا مشرکین کی طرح خود قرآن کو) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا

(جو مناسب سمجھا قبول کیا جو نفس پر بار ہوا ترک کیا یہ خوشی کا سودا نہیں اللہ کا پیغام ہے جو سورہ فاتحہ سے لے کر والناس تک آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے، کُل پر ایمان لانا ہے اگر کسی نے ایسا نہ کیا)

۹۲۔ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝

تو قسم ہے آپ کے رب کی ہم ان سب سے ضرور پرسش کریں گے

۹۳۔ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

ان سب (باتوں) کے متعلق جو کچھ یہ کیا کرتے تھے۔

۹۴۔ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝

پس آپ (وہ سب) خوب کھول کر سنا دیں جس کا آپ کو حکم ہوا، اور مشرکوں کی ذرا پروا نہ کریں۔

یہ آپ کا مذاق اڑائیں آپ کی سنیں یا نہ سنیں، اے حبیب آپ تو ان کو کچھ نہ کہیں گے لیکن

Marfat.com

۹۵۔ إِنَّا كَفَيْنَٰكَ ٱلْمُسْتَهْزِءِينَ ۝

ہم آپ کی طرف سے ان مذاق اڑانے والوں کے لیے کافی ہیں (آپ کا مذاق اڑا کر نہ دنیا میں آپ کا کچھ بگاڑ سکیں گے، نہ آخرت میں اپنے کو اس تمسخر کے عذاب سے بچا سکیں گے)۔

۹۶۔ ٱلَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝

(اور یہ تمسخر کرنے والے) جو اللہ کے ساتھ اور معبود بھی قرار دیتے ہیں تو ان کو عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا (کہ وہ کس حماقت میں مبتلا تھے)

اللہ تعالیٰ دردمند قلوب کی کیفیات سے آگاہ ہے۔

۹۷۔ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ۝

اور (اے رسول) ہم جانتے ہیں کہ ان کی باتوں پر آپ کا جی تنگ ہوتا ہے (دل مکدر ہوتا ہے)۔

۹۸۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ ۝

پس (ایسی حالت میں "انشراح" قلب کے لیے) آپ اپنے پروردگار کی تسبیح و حمد کرتے رہیے اور (جو آپ کا معمول ہے کہ حالتِ غم میں نماز میں مشغول ہو جاتے ہیں اسی طرح) سجدہ کرنے والوں میں رہیے۔

۹۹۔ وَٱعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ ٱلْيَقِينُ ۝ ع ۶

اور اپنے رب کی عبادت وصال بالرفیق الاعلیٰ تک کیے جائیے۔

آپ کے ایمان پر ایمان لا کر آپ کی امت مومن بن جائے گی آپ کی عبادات، بالخصوص سجدوں سے امت فنائیتِ تامہ کا راز پا جائے گی اور اجرِ عظیم سے نوازی جائے گی۔

سُورَةُ النَّحْلِ

مکّی — ایک سو اٹھائیس آیتیں — سولہ رکوع

سورہ حجر میں ملتِ ابراہیمیہ کی بنیاد رکھنے والے کی کیفیت کا بیان ہوا ساتھ ہی ان نافرمانوں کی حالت بیان کی گئی جن کو اپنی عالی شان عمارتوں پر ناز رہا جن کے قلوب پتھر کی طرح سخت ہو گئے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور رسولوں کو دیکھ کر بھی ان پر ایمان نہ لائے، ان کی نافرمانی کرتے رہے اور عذاب میں مبتلا ہوئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے حالات کے بیان کے بعد تشفی دی گئی کہ ان نافرمانوں کی گستاخیوں اور متواتر انکار سے کبیدہ خاطر نہ ہوں، اور اپنے مومنوں کو اپنے دامنِ رحمت میں لیے ہوئے،

Marfat.com

ان کے ساتھ عبادات اور بندگی بجا لا کر ان کے قلوب منور فرماتے رہیں، تاکہ ان کے دلوں میں بھی ان کے خالق مالک کی محبت جاگزیں ہو جائے ۔ وہ تمام اوصافِ رذیلہ سے بیزار ہوں اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق آپ کے انوار کا مظہر بنتے جائیں ۔ اللہ کی پاکی اس کے نام کے ساتھ بیان کر کے انشراحِ قلب حاصل کریں اور سجدوں میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کی برکتوں سے فنائیتِ تامہ کا راز پا جائیں ۔

اس سورہ میں بتایا جا رہا ہے کہ فنائیتِ تامہ کے بعد کیا چیزیں ظاہر ہوتی ہیں، مومن کو چاہیے کہ تمام آیاتِ الٰہیہ سے اثر پذیر ہو کر قربِ الٰہی کا وہ مقام حاصل کرے کہ جو منہ سے نکلے وہ "شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ" ہو جائے ۔ اس سورہ میں ایمان کے مدار یعنی وحی کا بیان ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح مادی جسم کے لیے مادی زمین سے غذا کی فراہمی فرمائی اسی طرح سماوی روح کے لیے وحی، قرآن نازل فرمایا جو پاک دلوں کو زندہ کرتا ہے اور قربِ الٰہی کا موجب بنتا ہے ۔

سورہ میں توحید کا بیان ہے کہ مومن کے ایقان میں اضافہ ہو اور کافر متنبہ ہوں کلامُ اللہ لوگوں کو برائیوں سے روکتا ہے، اس لیے نافرمانوں کا ذکر اکثر آتا ہے، ان کی گستاخیوں اور بد اعمالیوں کے عواقب سے ڈراتا ہے ۔ توحید کو واضح دلائل سے سمجھاتا، مثالیں دیکر واضح کرتا ہے ۔ سب اس کی مخلوق ہے، جس کو جہاں چاہتا ہے بٹھاتا ہے ۔ سورہ کا نام نحل دیا ہے کہ ایک جانب شہد کی مکھی، رس چوس کر شہد اکھٹا کرتی ہے تو دوسری جانب اس کی تنظیم، سعی پیہم، نفع بخش سرمایہ حیات سب قلبِ مومن کو بتا رہے ہیں کہ قرآن میں کلام کی ایک حلاوت ہے اسی سے تاثیرِ کلام کے انداز آشکارا ہوتے ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

اللہ کے نبی پر طعن و تشنیع کرنا اور عذابِ الٰہی کا مذاق اڑانا اور جلدی کرنا منکروں کی عادت ہے ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ

۱۔ اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

اللہ کا حکم آ پہنچا پس اس کے لیے جلدی نہ کرو (جو مراس کی قیامت قائم ہو گئی، مسلمان مجاہدین کے ہاتھوں یہ مارے جائیں گے اور موت کے بعد ہی عذاب سے بھی انہیں دوچار ہونا پڑے گا ۔ امر آیا تو آمر کا ذکر آیا) وہ (اللہ) اس شرک سے پاک و برتر ہے جو یہ کیا کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ پاک اور اس کی حقیقت ناقابلِ ادراک ہے اس کا کوئی کسی طرح شریک نہیں)۔

Marfat.com

۲۔ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ
اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ
اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا
فَاتَّقُوْنِ ○

(اللہ) اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے روح (یعنی جانِ ایمان، وحی الٰہی) کے ساتھ فرشتوں کو اتارتا ہے کہ (اے انبیاء ورسل) تم اعلان عام کرو کہ میرے سوا کوئی لائق بندگی نہیں پس مجھی سے ڈرو (سمجھ داری سے عمل کرو عبادت میں مقصدِ زندگی یعنی وصول الی اللہ پاؤ)

۳۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ
تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

اس نے (تو) آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا (کوئی چیز اس کی شریک کیسے ہوسکتی ہے) وہ اِن کے شریک بنانے سے بالا و برتر ہے۔

اللہ نے زمین و آسمان اور انسان کے قیام و قرار کے اسباب پیدا کرنے کے بعد

۴۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ
فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○

اس نے آدمی کو نطفہ سے پیدا کیا مگر (اس کی یہ کجروی تو دیکھو کہ اپنے معبود کے سامنے سربسجود ہونے کے بجائے) اس (خالق) کے بارے میں وہ کھلم کھلا جھگڑنے لگا۔

انسان جانوروں کے حرکات اختیار کرے یہ اس کو زیب نہیں دیتا۔ اللہ نے جانور انسان کے لیے اور انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

۵۔ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا
دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ○

اور چوپائے (تو) اس نے تمہارے واسطے پیدا کیے ان میں تمہارے لیے گرم لباس اور بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو

۶۔ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ
وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ○

اور جب (تم ان چوپاؤں کو) شام کے وقت چرا کر لاتے ہو اور (صبح) چرانے لے جاتے ہو تو اس میں تمہاری عزت و شان ہے۔

۷۔ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ
تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ
اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

اور (ان میں بہت سے چوپائے) تمہارے بوجھ اٹھا کر (دور و دراز) شہروں میں لے جاتے ہیں جہاں تم نفس کی انتہائی مشقت کے بغیر نہیں پہنچ سکتے (یہ اللہ کی شفقت و رحمت نہیں تو کیا ہے) بے شک تمہارا رب نہایت شفقت والا (اور) بہت مہربان ہے۔

۸ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ

اور (اس نے تمہارے لیے) گھوڑے، خچر اور گدھے (پیدا کیے) تاکہ تم

Marfat.com

لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۞

ان پر سوار ہو اور (وہ تمہارے لیے) باعث رونق و زینت (ہوں) اور وہ (ایسی چیزیں بھی) پیدا کرتا ہے (یا کرے گا) جو تم نہیں جانتے۔

یہ سب ظاہری و باطنی سیر میں معاون ہیں یا ہوں گی۔ اور آج تک جو چیزیں بنی ہیں وہ بھی اس میں آجاتی ہیں۔

۹۔ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۞ ع

اور سیدھی راہ (صراط مستقیم) تو اللہ تک پہنچتی ہے اور اس سے بعض پگڈنڈیاں (نکلتی) ہیں (مقصد سے پھری ہوئی کہ انسان اپنی وہام پرستی کے باعث انہیں میں بھٹکتا رہتا ہے) اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ہدایت کو دیتا (لیکن وہ کسی کو دنیا میں مجبور نہیں کرتا اس نے جس قدر ارادہ دیا ہے اسی قدر آزادی عطا کی ہے البتہ ہدایت کے دروازے کھلے ہیں سیدھی راہ سامنے ہے، اس پر آنا نہ آنا انسان کا کام ہے)۔

دوسرا رکوع

اللہ کے انعامات کا ذکر جاری ہے اور اس کی الوہیت ذہن نشین کرائی جارہی ہے۔

۱۰۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۞

وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لیے پانی اتارا کہ اسے تم پیتے ہو اور اسی سے درخت (یعنی کل نباتات چراگاہ وغیرہ سرسبز و شاداب) ہوتے ہیں جس میں تم (اپنے مویشی) چراتے ہو۔

شجر کہہ کر عام نباتات مراد لی، ابر رحمت سے نباتات و انسان سب کی حیات ہے اسی سے شادابی و بالیدگی ہے۔

۱۱۔ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۞

اسی (پانی) سے وہ تمہارے لیے کھیتی، اور زیتون اور کھجوریں اور انگور اور ہر طرح کے میوے اگاتا ہے۔ (کیا یہ سب اللہ کی قدرت و حکمت پر شاہد نہیں) بے شک اس میں غور کرنے والوں کے لیے بڑی نشانی ہے۔

۱۲۔ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ

اور اسی نے رات و دن اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگادیا

Marfat.com

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ
مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

اور اسی کے حکم سے ستارے (اپنے) کام میں لگے ہوئے ہیں۔ بیشک اس (عظیم الشان عملِ تسخیر) میں ان لوگوں کے لیے جو سمجھ رکھتے ہیں (بڑی) نشانیاں ہیں۔

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ ۔۱۳
مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝

اور (اسی طرح) جو رنگ برنگ کی چیزیں تمہارے لیے زمین میں بکھیر دی ہیں اس میں نصیحت حاصل کرنے والے لوگوں کے لیے (ایک) نشانی ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا ۔۱۴
مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا
مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى
الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اور (اللہ) وہی ہے جس نے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور (اس میں سے) زیور (موتی وغیرہ) نکالو جو تم پہنتے ہو۔ اور (اے انسان) تو دیکھتا ہے کہ سمندر کے پانی کو پھاڑ کر کشتیاں اس میں چلتی (جا رہی) ہیں اور (یہ تمام چیزیں تخلیق کر کے، تم کو عقل وفہم دی ہے) تاکہ تم اس کا فضل (اپنی معاش) تلاش کرو اور (اس لیے بھی) تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔

محض روزی حاصل کرنے، عیش وطرب میں پڑ جانے کو زندگی نہ سمجھو۔ زندگی کو اپنے رب کی احسانمندی اور شکر گزاری سے متعلق رکھو۔ جنہوں نے صرف معاشی فائدے حاصل کیے، ذہن سے کام لے کر اشیاء کے اوصاف معلوم کر کے انہیں اپنے کام میں لگایا وہ یقیناً ایک عارضی قدرت کے مالک بن گئے لیکن ان کی یہ طاقت وقدرت اللہ کی مخلوق کے لیے آفت بن گئی، البتہ جنہوں نے اس قدرت کے ساتھ جذبۂ شکر گزاری کو نہ چھوڑا، جس چیز کو جس طرح اور جس جگہ صرف کرنے کا حکم ہے صرف کیا، وہی عاقل ہیں اور ان کی قوت وقدرت دنیا کے لیے رحمت ہے۔ قرآن بار بار سمجھاتا ہے کہ دنیا میں رہو سب کچھ حاصل کرو، صاحبِ قدرت وثروت بنو لیکن قادر کے بندے ہو کر زندہ رہو۔ یہی شکر گزاری ہے، کائنات کی ہر شے اسی کی طرف ہدایت کر رہی ہے۔

آیت نمبر ۱۳ (نوٹ) تمام کائنات کو بغور دیکھتے چلے جاؤ کوئی دو چیزیں ایک سی نہ ملیں گی کوئی دو چیونٹیاں، کوئی دو درخت، کوئی دو پروانے، کوئی دو انسان بالکل ایک جیسے نہیں۔ کیا صرف یہی ایک نشانی اس کے ایک یکتا یگانہ ہونے کی کافی دلیل وشہادت نہیں۔ اگر یہ دیکھ کر بھی انسان نصیحت حاصل نہ کرے تو یہ اس کی کوتاہ نظری ہے۔

Marfat.com

۱۵- وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

اور اسی نے زمین پر پہاڑ رکھ دیئے ہیں تاکہ کہیں وہ تم کو لے کر جھک نہ جائے اور (ان پہاڑوں سے) ندیاں اور (ان پہاڑوں میں درے اور) راستے (بنا دیئے) تاکہ تم (بہ آسانی) آجا سکو (اور ہدایت پاؤ)

۱۶- وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ○

اور (راہِ ہدایت کے بے شمار) نشانات (بنا دیئے) اور (ہمارے) ستاروں سے بھی لوگ راہِ ہدایت پاتے ہیں۔

زندگی کے ظاہری سفر میں سنگِ میل اور ستارے راہ دکھاتے ہیں اور باطنی اور روحانی سفر میں، نجمِ وحدت کی تجلیاں راہنما ہیں یعنی حضور کے صحابہ اور اہلِ بیت جو آسمانِ ہدایت کے ستارے اور سفینۂ نجات ہیں۔

۱۷- اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○

(اب ذرا خود سوچو) کیا جو (اتنی اور ایسی مخلوق کو) پیدا کرے اس کے برابر ہے جو کچھ بھی پیدا نہ کرے (نہ کر سکے) کیا تم سوچتے نہیں۔

(نہیں سوچتے۔ تو سوچو اور کسی کو اللہ کا مقابل نہ ٹھہراؤ اسی کی عبادت کرو اسی کے ہو کر رہو، تم اس کے ہو جاؤ اس کی مخلوق تمہاری ہو جائے گی۔)

یہ تو چند نعمتیں ہیں جن کا ذکر ہوا

۱۸- وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکو گے (یہی نہیں بلکہ وہ نعمتیں دے کر بھی تمہاری غلطیوں و کوتاہیوں سے درگزر کرتا ہے) بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۹- وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ○

اور (تم یہ نہ سمجھو کہ تمہارا کوئی فعل کوئی حرکت کوئی ارادہ اس سے پوشیدہ ہے) اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔

۲۰- وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ؕ ○

اور یہ (کافر) جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہیں (اپنا مالک و خالق سمجھتے ہیں) وہ تو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے اور وہ خود ہی مخلوق ہیں۔

Marfat.com

۲۱- اَمۡوَاتٌ غَيۡرُ اَحۡيَآءٍ ۚ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ۙ اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ ۝ ع ۲ ۱۲ ۸

(بلکہ) وہ مُردے ہیں نہ کہ زندہ (بے جان، بے حس، جن کا وجود خود مستعار ہو وہ خدا کیسے ہو سکتے ہیں) اور ان کو تو یہ تک شعور نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

تیسرا رکوع

اللہ ایک، یکتا و یگانہ ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ جو اتنی بات بھی نہیں سمجھتے وہ دراصل ایمان سے خالی مغرور و متکبر ہیں۔ ان کے ظاہر و باطن کا حال اللہ خوب جانتا ہے۔ منکرین کی ایک ایسی جماعت ہر زمانہ میں رہی ہے، ان کو ان کا حشر جلد معلوم ہو جائے گا۔ قیامت تو الگ رہی، مرتے وقت ہی ان کی قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور آخرت میں تو بہر حال انہیں ان بداعمالیوں کی سزا بھگتنا ہے۔ مومن ان کی ظاہری ڈھیل سے متاثر نہ ہوں۔ عمل میں لگے رہیں اللہ کا وعدہ ان کے لیے سچا ہے منکرین جس وقت کے منتظر ہیں اور جس کا مذاق اڑا رہے ہیں وہ وقت ان سے دور نہیں۔

۲۲- اِلٰـهُكُمۡ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ وَّهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ۝

(یاد رکھو) تمہارا معبود ایک ہی (یکتا و یگانہ) معبود ہے۔ (یہ ایک واضح حقیقت ہے) لیکن جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے قلوب (اس واضح حقیقت کو) نہیں مانتے اور وہ مغرور ہیں۔

ان کی ظاہری اور قلبی کیفیت سے اللہ خوب واقف ہے۔

۲۳- لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ۝

درحقیقت اللہ جانتا ہے کہ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں بے شک وہ غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، (مغرور کا سر اللہ کے سامنے نہیں جھکتا اس کی سرکشی اس کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے)

۲۴- وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝

اور جب ان (کافروں) سے پوچھا جاتا ہے کہ (کہو) تمہارے رب نے کیا اتارا ہے (یعنی حضور پر جو قرآن نازل ہوا ہے اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے تو بلا سوچے سمجھے) بول اٹھتے ہیں وہی اگلے لوگوں کی کہانیاں (یعنی گزرے ہوئے یہود و نصاریٰ کے کچھ قصے، کچھ توریت و انجیل کی حکایتیں ہیں اور کیا)۔

دراصل ان کے ناپاک قلوب اس کی فہم سے قاصر ہیں اور وہ اپنے لیے بدنصیبیوں کا ایک

Marfat.com

اثاثہ اکٹھا کر رہے ہیں

۲۵۔ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ ع

تاکہ قیامت کے دن یہ اپنا بوجھ پورا پورا اٹھائیں اور کچھ ان کے بوجھ بھی جن کو وہ اپنی نادانی (اور جہالت) سے گمراہ کر رہے ہیں، سن رکھو کیسا برا بوجھ ہے جو یہ اٹھا رہے ہیں۔ (قیامت کے دن بلکہ مرتے ہی ان کو اپنی جہالت کا علم ہو جائے گا)۔

چوتھا رکوع

۲۶۔ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

(اگر اے رسول یہ آپ سے گستاخیاں کرتے ہیں تو) جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی (ایسی ہی) مکاریاں کر چکے ہیں، پس اللہ کا قہر ان کی عمارتوں پر بنیادوں کی طرف سے آپہنچا (اللہ نے ان کی عمارت کو جڑ بنیاد سے ہلا دیا) تو ان پر ان کے اوپر سے چھت آپڑی اور (وہ ہلاک ہوئے۔ الغرض) ان پر وہاں سے عذاب آیا جہاں سے انہیں خیال تک نہ تھا۔

اور ان کی تباہی کی داستان یہاں ختم نہیں ہوتی۔

۲۷۔ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ۝

پھر (اللہ تعالیٰ) قیامت کے دن انہیں رسوا کرے گا اور پوچھے گا میرے وہ شریک کہاں گئے جن کے بارے میں تم (میرے پیغمبروں سے) جھگڑتے رہتے تھے (اس وقت) علم والے بول اٹھیں گے کہ آج کے دن کافروں پر (بڑی) رسوائی اور برائی ہے (بے شک اللہ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ انہیں ان کے شرک و کفر پر متنبہ کر دیا تھا لیکن وہاں وہ اس کو مذاق ہی سمجھتے رہے آخر حرف بحرف وہی ہوا جو اللہ کے پیغمبروں نے فرمایا تھا)۔

۲۸۔ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ

وہ لوگ جن کی جانیں فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں جب وہ اپنے حق میں ظلم کرتے ہوتے ہیں (مبتلائے کفر ہوتے ہیں) تب وہ اپنی اطاعت (فرمانبرداری) کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی برائی نہ کرتے تھے۔ کیوں

Marfat.com

سُوۡٓءٍ ؕ بَلٰۤى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○

نہیں، اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

اب تمہارا جھوٹ و فریب تم کو بچا نہیں سکتا حکم ہو گا۔

۲۹۔ فَادۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ فَلَبِئۡسَ مَثۡوَى الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ○

پس دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور اسی میں ہمیشہ رہا کرو سو تم نے دیکھ لیا کہ تکبّر کرنے والوں کا کیا بُرا ٹھکانا ہے (یہی تمہارا تکبّر تھا جس نے اللہ کے سامنے تمہیں سر نہ جھکانے دیا اور تم کو اپنی ضد پر قائم رکھا۔ شیطان نے بھی یہی کیا تھا، انکار اور تکبّر)

۳۰۔ وَقِيۡلَ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا مَاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ؕ قَالُوۡا خَيۡرًا ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ ؕ وَلَنِعۡمَ دَارُ الۡمُتَّقِيۡنَ ○

اور (جب) پرہیز گاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا وہ کہتے ہیں خیر (یعنی قرآن، خیر المرسلین، دین دنیا کی دولت، نیکی و بھلائی پس) جن لوگوں نے (اسی دنیا میں) نیکی کی (اللہ کو حاضر ناظر مان کر اس کی عبادت و اطاعت کی) ان کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت میں تو خیر (ہی خیر) ہے اور متقیوں کے گھر کا کیا کہنا۔

ان کے لیے

۳۱۔ جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ لَهُمۡ فِيۡهَا مَا يَشَآءُوۡنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجۡزِى اللّٰهُ الۡمُتَّقِيۡنَ ○

جنت (فردوس، جنت عدن) کے باغ ہمیشہ رہنے کے لیے ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، ان (باغات) کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جو وہ چاہیں گے وہاں ان کو میسر ہو گا، پرہیز گاروں کو اللہ ایسا ہی بدلہ دیتا ہے۔

۳۲۔ الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰٮهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيۡنَ ۙ يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمُ ۙ ادۡخُلُوا الۡجَنَّةَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○

(یہ متقی وہ لوگ ہیں کہ جب) فرشتے ان کی جانیں نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ (شرک و کفر فسق و فجور سے) پاک ہوتے ہیں تو ان (پاک ہستیوں) سے کہتے ہیں تم پر (اللہ کی) سلامتی ہو تم بہشت میں داخل ہو جاؤ اس (حُسنِ عمل) کے بدلہ میں جو تم کیا کرتے تھے (اللہ کو تمہاری نیت، تمہارا ارادہ، تمہارا خلوص پسند آ گیا اس نے تم کو اپنی رحمت

Marfat.com

میں لے لیا ہے یہ اس کا فضل ہے)۔
کافروں و منکروں کے لیے بھی ابھی وقت ہے کہ توبہ کریں اور ایمان لائیں اور اللہ کی نعمتوں کے امیدوار بنیں، یہ اللہ کی رحمت ہے کہ بار بار متنبہ فرماتا ہے تاکہ لوگ ایمان کی راہ پر آجائیں، کلمۂ توحید کی برکتوں کو پائیں محض دنیاوی راحت اور ضد میں ہلاکت مول نہ لیں۔

۳۳۔ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○

کیا یہ (کافر) اس بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے ان کے پاس (ان کی روح قبض کرنے) آجائیں یا آپ کے پروردگار کا حکم (عذاب ان پر) آپہنچے (تب یہ ایمان لائیں گے، اس وقت ایمان کا لانا کام نہ آئے گا۔ ان کی یہ ضد، یہ تکبّر اور سرکشی کوئی نئی بات نہیں) ایسا ہی ان لوگوں نے کیا تھا جو ان سے پہلے تھے، (وہ بھی انبیاء سے گستاخی کرتے رہے، عذاب کو مذاق جانا آخر تباہی اور ہلاکت میں پڑے) اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے رہے (اللہ نے تو ان کو قوتِ ارادی دی تھی انہوں نے خود اس کا بے جا صرف کرکے اپنے پر ظلم کیا)۔

۳۴۔ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ع

آخر ان کی بداعمالیاں ان کے سر پڑیں اور جس (عذاب) پر وہ ہنسا کرتے تھے اسی نے انہیں گھیر لیا۔

پانچواں رکوع

اس رکوع میں مشرکانہ کیفیات کا بیان ہے جس سے ہر داعیِ حق کو سامنا کرنا پڑا۔ ان کج بحثیوں کا جواب ہے جو منکرینِ حق کیا کرتے تھے تاکہ اللہ کی قدرتِ کاملہ، رسولوں کی عظمت انسان کے ذہن نشین ہو اور وہ حیات بعد الموت کی اہمیت کو سمجھے۔

۳۵۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ

اور (اے رسول آپ سے) مشرک کہتے ہیں (کہ اگر سب کام آپ کے اللہ کے حکم سے ہوتا ہے تب تو پھر) اگر اللہ چاہتا تو ہم اس کے سوا کسی چیز کی پرستش نہ کرتے نہ ہم اور نہ ہمارے آبا و اجداد ہی (کسی اور کی پرستش کرتے) اور نہ ہم اس کے (حکم کے) بغیر کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ (ان کی یہ تقریر محض ان کی کج بحثی اور آپ کی دل آزاری کے لیے ہے

Marfat.com

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

اور یہ کوئی نئی بات نہیں) اسی طرح کی باتیں ان سے قبل کے لوگوں نے بھی کہی تھیں۔ پس رسولوں کے ذمہ تو صرف اللہ کا پیغام صاف صاف (واضح انداز سے) پہنچا دینا ہے (نہ کہ ان کو جبراً کفر سے روک دینا)۔

تمیز حق و باطل کے لیے ہر زمانہ میں ہر گروہ کے لیے رسولوں کا سلسلہ جاری رہا جب تک اللہ کی آخری کتاب اور آخری نبی نہ آگئے اور دین مکمل نہ کر دیا گیا۔

۳۶۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

اور بے شک ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا (اسی تعلیم اور اس تبلیغ کے لیے) کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور (ہر اس شے سے جو تم کو خدا کی عبادت سے روکے، فتنہ و فساد میں ڈالے، بتوں کی پرستش پر آمادہ کرے وہ شیطان ہے پس) شیطان سے بچو۔ (اس تبلیغ کے بعد، جن کے قلوب میں سعادت کی توفیق تھی وہ بار آور ہوئی) پس بعض کو ان میں سے اللہ نے ہدایت دی، اور بعضوں پر گمراہی ثابت ہو کر رہی (یہ وہ لوگ تھے کہ کسی تبلیغ و تعلیم نے ان کے قلوب پر اثر نہ کیا۔ وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے) پس زمین میں سفر کرو پھر دیکھو کہ (حق و حقانیت کے) جھٹلانے والوں کا کیا (برا) انجام ہوا

لہذا اے رسول آپ ان سخت دل منکرین، مشرکین کو اپنے دامن رحمت میں لینے کے لیے مضطرب نہ ہوں

۳۷۔ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

اگر آپ ان کو راہ راست پر لانے کی تمنا کریں تو (یہ مادیت اور شغل مادیت میں اس درجہ گرفتار ہیں کہ اس سے نکل ہی نہیں سکتے) ایسے گمراہوں کو اللہ راہ (ہدایت کبھی) نہیں دکھاتا اور ان کا کوئی معاون (و مددگار) نہیں ہو سکتا

۳۸۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ۙ

اور (یہ کافر تو) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں (سخت سے) سخت قسمیں کہ جو مر گیا اللہ اسے پھر (قیامت کے دن) نہ اٹھائے گا۔ کیوں نہیں (ضرور اٹھائے گا) اس پر پختہ وعدہ ہو چکا ہے (اس نے اپنا وعدہ اپنے پر لازم کر لیا ہے۔) (وہ اسے ضرور پورا کرے گا) لیکن اکثر لوگ اس کو نہیں مانتے (اور ان حقائق کا انکار کر کے خود اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہیں)

Marfat.com

قیامت کا آنا اور لوگوں کا پھر زندہ کیا جانا برحق ہے

۳۹۔ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ○

تاکہ جس بات میں یہ جھگڑتے رہتے تھے (وہ حقائق جوان کی نظروں سے پوشیدہ تھے اور جن پر وہ کسی طرح ایمان نہ لاتے تھے)، ان پر ظاہر کردے اور تاکہ کافروں کو یقین ہو جائے کہ وہ جھوٹے تھے۔

منکرین کی بدنصیبی یہ ہے کہ وہ اللہ کی قدرتِ کاملہ ہی پر یقین نہیں رکھتے اس کے لیے پیدا کرنا، مارنا جلانا کچھ مشکل نہیں، وہاں تو اللہ نے اپنے معلوم پر حکم کیا اور اس نے صورت لے لی۔

۴۰۔ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ○ ع

جب ہم کسی شے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا اس کو اتنا کہنا کافی ہوتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔

چھٹا رکوع

کفّار کے بعد مومنین کی کیفیات کا بیان ہے اور مشرکانہ توہمات کی تردید۔

۴۱۔ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ○ (وقف لازم)

(اور جو ایمان لائے، رسولِ خدا کے فرمان کو سچ جانا) اور جن لوگوں نے ظلم (وستم) اٹھانے کے بعد اللہ کے واسطے ہجرت کی (آرام تن چھوڑا، اپنے نفس کو امر کا پابند بنایا) ان کو بے شک ہم دنیا میں بھی اچھا مقام دیں گے (دنیاوی فلاح کے ساتھ نیک ارادہ، نیک عمل، اللہ پر بھروسہ ان کا شعار ہوگا) اور آخرت (میں تو ان) کا اجر بہت بڑا ہے (وہاں کے سکون و راحت، لذتِ دیدار کا کیا کہنا) کاش ان (کافروں) کو بھی خبر ہوتی (اس ہجرت کا اجر معلوم ہوتا)

۴۲۔ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ○

(یہ انعام ان کے لیے ہیں) جو صبر کرتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۴۳۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ ۚ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا

اور ہم نے آپ سے قبل مردوں ہی کو (رسول بنا کر) بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے پس (ان سے کہیے کہ) اگر تم کو اس کا علم نہیں تو صاحبانِ کتاب (یعنی کتب سابقہ کا علم رکھنے والوں) سے پوچھ لو (یا یاد رکھنے والوں سے

Marfat.com

تَعْلَمُوْنَ ۝ لا

دریافت کرلو)

۴۴- بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ النصف

(یہ پیغمبر ہمارے وہ پیغمبر تھے جن کو ہم نے) نشانیاں اور کتابیں دے کر (بھیجا تھا)۔ اور ہم ہی نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے (یاد دلانے والی یاد میں رکھنے والی) تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان فرمادیں جو کچھ ان کی طرف نازل ہوا اور تاکہ وہ غور وفکر سے کام لیں (اٹکل پچّو باتیں اڑا کر خود بھی گمراہ نہ ہوں اور دوسروں کو گمراہ نہ کریں)۔

۴۵- اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ لا

(ان حقائق کے پہنچ جانے کے بعد بھی) کیا وہ لوگ جو مکر وفریب کرتے رہتے ہیں اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا (ایسی طرف سے) کوئی آفت بھیج دے جہاں سے انہیں وہم وگمان بھی نہ ہو۔

۴۶- اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ لا

یا (اچانک) انہیں چلتے پھرتے پکڑلے تو وہ اس کو عاجز نہیں کرسکتے

۴۷- اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

یا ڈرانے کے بعد ہی انہیں پکڑلے (غرض اللہ ہر طرح قادر ہے لیکن وہ عذاب میں جلدی نہیں کرتا) بے شک تمہارا پروردگار تو بڑا شفیق بیحد مہربان ہے۔

کائنات کی ہر شے اپنے رب کے حکم کے تابع ہے اور اپنی عاجزی کا اظہار کرتی رہتی ہے
کاش یہ منکر ان ہی سے جذبہ شکر گزاری سیکھتے۔

۴۸- اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝

کیا ان لوگوں نے اللہ کی پیدا کی ہوئی ان چیزوں میں سے ایسی چیزیں نہیں دیکھیں جن کے سائے داہنی طرف سے (بائیں جانب) اور (بائیں طرف سے (داہنی جانب روشنی کے اعتبار سے) جھکتے رہتے ہیں گویا وہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور (زمین پر بچھ کر) اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔

آیت نمبر ۴۸- نوٹ:- بقول شاہ صاحب دوپہر کو سایہ کھڑا ہوتا ہے پھر تیسرے پہر تک جھک جاتا ہے یہ اس کا رکوع ہے پھر شام تک زمین پر پھیل جاتا ہے یہی اس کا سجدہ ہے یہی اس کی عاجزی کا اعتراف۔

Marfat.com

۴۹۔ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۞

اور (اشیاء کے سائے ہی نہیں بلکہ) آسمانوں اور زمین میں جتنے جاندار ہیں سب اسی کو سجدہ کرتے ہیں اور (اللہ کی مقرب و معزز ہستیاں) فرشتے بھی (اسی کے سامنے سربسجود ہیں) اور وہ (ذرا) تکبر نہیں کرتے (بندگی میں سرشار، عاجزی میں ڈوبے ہوئے، حکم کے منتظر رہتے ہیں)

۵۰۔ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۞ ع

وہ اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے (ان کا مالک ان کا آقا ہے، اس کے جلال سے) ڈرتے رہتے ہیں اور جو حکم پاتے ہیں فوراً بجا لاتے ہیں۔

ساتواں رکوع

پوری کائنات اللہ کے سامنے سربسجود ہے، اے انسان تو بھی اسی کے سامنے سربسجود رہ۔

۵۱۔ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۞

اور اللہ نے فرمایا کہ دو معبود نہ بناؤ۔ وہی ایک معبود ہے (وہی احد ہے ذات میں، اور بے مثال ہے صفات میں، عبادت بھی اسی وحدہٗ لاشریک کی ہونا چاہیے) پس مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ (دیکھو غیر کے سامنے کبھی سر نہ جھکانا)۔

۵۲۔ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۞

اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور اسی کی عبادت ہمیشہ لازم ہے۔ (جب یہ سمجھ لیا) تو تم اللہ کے سوا دوسروں سے کیوں ڈرتے ہو؟۔

دیکھو جب تک کسی کے سامنے پیش ہونے کا خیال نہ رہے گا ڈر نہ آئے گا۔ محض دُکھ درد میں نہیں، ہر حال میں اللہ زبان سے کہنا اس پر دل کو لگائے رہنا، یہی لطفِ بندگی ہے۔ خوف و رجا کے درمیان ایمان ہے۔ جو نعمت ہے اُدھر ہی سے ہے، دینے والا بھی وہی لینے والا بھی وہی پھر غیر سے ڈرنا کیا۔

۵۳۔ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ

اور جو کچھ نعمتیں تم کو میسر ہیں تو وہ اللہ ہی کی طرف سے ہیں پھر جب تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو تم (سب سہارے چھوڑ کر) اسی کے آگے فریاد کرتے ہو۔

آیت نمبر ۵۲ دین = شریعت، بندگی شریعت کے تابع ہے۔ واصباً = تکلف کے ساتھ آنا۔

Marfat.com

تَجْـَٔرُوْنَ ۚ

٥۴- ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۙ

پھر جب وہ تم سے تکلیف کو دُور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ (کے افراد) اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتے ہیں

٥٥- لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۗ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

تاکہ جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس کی ناشکری کریں تو مشرکو! ان نعمتوں سے دنیا میں چند دن، فائدہ اٹھا لو پھر تم کو (اپنا انجام کار) عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

٥٦- وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ

اور (کافروں کا تو یہ حال ہے کہ) ہماری دی ہوئی روزی میں سے ان کا حصہ لگاتے ہیں جن کے بارے میں انہیں کچھ علم نہیں (یہ کفار اپنی کھیتی اور اپنے مال میں سے بتوں کا حصہ نکالتے ہیں تاکہ ان کے ضرر سے محفوظ رہیں یا ان سے فائدہ اٹھائیں۔ انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ بھلا یہ بُت ان کی کیا مدد کر سکتے ہیں خود محتاج ہیں، پھر بھی وہ ان کی قدرت کے متعلق طرح طرح کے افسانے گڑھتے رہتے ہیں۔ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں)۔ قسم ہے اللہ کی کہ جو کچھ تم گڑھتے رہتے ہو اس پر تم سے پُرسش ضرور ہوگی۔

ان کافروں کی بدنصیبی اور گستاخی تو دیکھو کہ غیر اللہ میں خدائی صفات و خصوصیات تلاش کرتے ہیں اور دوسری طرف خدا کی طرف انسانی کمزوریوں کو منسوب کرتے ہیں۔

٥٧- وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ

اور (یہ کافر) اللہ کے لیے تو بیٹیاں قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ اس سے پاک ہے اور اپنے لیے وہ (چنا ہے) جسے وہ پسند کرتے ہیں (یعنی بیٹے)

(اس سے بڑھ کر اور گستاخی کیا ہوگی کہ اول تو اس کے لیے اولاد قرار دیتے ہیں پھر لڑکیاں جو ان کے نزدیک ناقص ہیں ادھر منسوب کرتے ہیں، فرشتوں کو بیٹیاں قرار دیتے ہیں۔ اور لڑکے اپنی طرف منسوب کرتے ہیں اور یہ سب اس اللہ کے لیے جو پاک اور بے نیاز ہے)

٥٨- وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى

اور (صورتِ حال یہ ہے کہ) جب ان میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا

Marfat.com

ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○
ہونے کی بشارت ملتی ہے تو اس کا چہرہ (اضمحلالِ قلبی سے) سیاہ پڑجاتا ہے اور وہ غصہ پی کر رہ جاتا ہے (دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے)

٥٩۔ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○
(اور) اس خبر بد پر (کہ اس کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی) وہ اپنی قوم کے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (کہ ان کو کیا منہ دکھائے اور سوچتا ہے) کہ آیا اسے ذلت کے ساتھ لئے رہے یا اسے مٹی میں دبادے۔ دیکھو تو یہ کیسی بُری تجویز کرتے رہتے ہیں۔

ان لوگوں میں جو اللہ کا ڈر پیدا نہیں ہو رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔

٦٠۔ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ ع ١٠/١٣
جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کا بُرا حال ہے (ہر طرح کے عیوب میں گرفتار انجام سے بے خبر) اور اللہ تو بڑے شان والا اور بڑا زبردست حکمت والا ہے۔ (بھلا وہ اللہ کو کیا تھکا سکیں گے)۔

آٹھواں رکوع

لوگوں کو دنیا میں ڈھیل دینا یہ اس کی حکمتِ تکوینی ہے۔

٦١۔ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○
اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم (بے انصافی، کفر و شرک) پر (بلا مہلت دیئے) پکڑنے لگتا تو کسی جاندار کو زمین پر نہ چھوڑتا (عذابِ الٰہی میں سب گنہگاروں کا خاتمہ ہو جاتا۔ چند نیک لوگ بھی اللہ کے پیارے ہو جاتے تخلیق کا مقصد فوت ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں فوری گرفت نہیں کرتا) لیکن وہ انہیں ایک مدّتِ معیّنہ تک مہلت دیتا ہے۔ پھر جب وقت مقرر آجاتا ہے تو پھر وہ نہ ایک لحہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں (جس کو جہاں جس طرح جس لحہ چاہتا ہے پکڑتا ہے اس میں تقدیم و تاخیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا)۔

اللہ تعالیٰ کافروں کو یہاں ڈھیل دیتا ہے لیکن آخرت میں وہ عذابِ الٰہی میں آگے ہی ہونگے پھر مہلت کا سوال نہ ہوگا اللہ تعالیٰ ان کی سب حرکتوں سے باخبر ہے۔

Marfat.com

۶۲۔ وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ○

اور یہ (کافر) اللہ کے لیے وہ کچھ ٹھہراتے رہتے ہیں جسے خود پسند نہیں کرتے اور ان کی زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ ان کے لیے بھلائی ہے (وہ قولاً اور فعلاً ہر طرح عذاب کے مستحق بنتے رہتے ہیں) یقیناً ان کیلیے (دوزخ کی) آگ ہے اور یہ اس میں سب سے پہلے بھیجے جائیں گے۔

۶۳۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

خدا کی قسم ہم آپ سے پہلے بھی امتوں کی طرف پیغمبر بھیجتے رہے ہیں تو (ان کی امتوں نے ان کی قدر نہ کی برائیوں میں مبتلا رہیں) شیطان نے ان کے اعمال ان کی نظر میں پسندیدہ بنا کر دکھائے، سو وہ آج بھی (قیامت کے دن) ان کا رفیق ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

بہر حال ان کے استہزاء، گستاخی، کج بحثی، انکار کسی بات سے آپ پریشان غمگین نہ ہوں آپ تو اللہ کے احکام صاف صاف پہنچاتے جائیں کہ بندوں پر اللہ کی حجت تمام ہو، آپ کے لیے آپ کے مومن کافی ہیں۔ قرآن سے وہی ہدایت پاتے ہیں۔

۶۴۔ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

اور ہم نے تو قرآن آپ پر اس لیے نازل کیا کہ آپ ان پر وہ باتیں واضح فرما دیں جن کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں (مثلاً توحید، رسالت، آخرت، حلال و حرام وغیرہ) اور (قرآن تو) ہدایت و رحمت ان ہی کے لیے ہے جو ایمان والے ہیں۔ (وہ اللہ سے ہدایت، رسول اللہ سے رحمت پاتے ہیں)

خواہ وہ آسمان سے بارش برسائے، یا وحی الٰہی کو بھیج کر مردہ قلوب کو زندہ کرے سب اسی کا کرم ہے۔ کیا پیارا اللہ ہے۔

۶۵۔ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ○ ع

ع ۸ ۵ ۱۴

اور اللہ نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کیا۔ بے شک اس میں سننے والوں کے لیے (بڑی) نشانی ہے۔

Marfat.com

(جو لوگ توجہ سے اللہ کا کلام سنتے ہیں، ہمہ تن گوش بن جاتے ہیں ان کے قلوب زندگی پاتے ہیں، گوشہ چشم سے آنسو پانی کی طرح بہنے لگتے ہیں، یہی فیضان رحمت ہے)

نواں رکوع

رحمت کے ذکر کے ساتھ ہی اللہ کی نعمتوں کا ذکر آتا ہے اُس نے انسان کو کیا کچھ نہیں دیا۔ دودھ، پھل اور لطیف پھولوں سے شہد، جسم کے علاوہ روح کے لیے غذائے وحی، وحی کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ اور پھر حضور کی امت کو آپ کے صدقہ میں فہم وحی اور الہام یعنی تزکیۂ نفس کے بعد ایک بات اللہ کی طرف سے دل میں آجانا، یہ سب اس کا کرم ہی کرم ہے وہ صاحب قدرت ہے۔

٦٦- وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ ○

اور تمہارے لیے چوپاؤں میں بھی بڑا سبق ہے (وہ زندہ ہیں لیکن تمہارے فائدے کے لیے) ان کے پیٹ میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے ہم خالص دودھ (نکال کر) تم کو پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے (بچے ہوں یا بڑھے، نہایت) خوشگوار ہے (غذا کا بھی کام دیتا ہے)۔

٦٧- وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○

اور کھجور اور انگور کے میووں میں سے بھی (تم پینے کی چیزیں تیار کرتے ہو) تم ان سے نشہ کی چیزیں بناتے ہو اور کھانے کی عمدہ غذائیں (تیار کرتے ہو، لیکن سوچو کہ ان کا خالق کون ہے ان کی تخلیق کا منشا کیا ہے) بے شک اس میں عقلمندوں کے لیے بڑی نشانی ہے۔

(عقلمند سمجھتے ہیں کہ ایسی چیز کا بنانا کیا جو عقل ہی کو سلب کرلے پینے کے لیے تو فطری چیز دودھ موجود ہے اور کھانے کے لیے خود انگور اور کھجور پھر ان سے شراب بنانا اور تعیش میں پڑنا کیا حکم الٰہی کے مطابق ہو سکتا ہے۔ خیال رہے کہ یہ آیت حرمت شراب کے نازل ہونے سے قبل کی ہے، سورہ مائدہ کی آیت ۹۰ میں شراب کے حرام ہونے کا واضح حکم آگیا)۔

اللہ نے ایک طرف فطری غذا دودھ عطا فرمائی، دوسری طرف پھل اور میوے بعض لوگ ان کا غلط صرف کرنے لگے، ان سے فائدہ حاصل کرنا بُرا نہ تھا لیکن انسان وہ کرتا کہ حلاوت ملتی، سکر میں نہ آنے پاتا اس کی بہترین مثال شہد ہے، تمام پھلوں کا پاک رس، اور وہ

Marfat.com

بھی ایک شہد کی مکھی بناتی ہے اس کو یہ کس نے سکھایا۔ جس نے اس کو اشارہ کیا وہی تمہارے لیے
بھی غذائے روحانی کی فراہمی ایک واسطہ سے کر رہا ہے، ایک فرشتہ سے ایک نبی تک اپنی وحی
پہنچا رہا ہے۔ تاکہ تم اس پر ایمان لاؤ، اس کو بار بار پڑھو سنو اور اس کی حلاوت پاؤ یہی عقلمندی
ہے اور یہی فراست۔

۶۸- وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ
اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا
وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۙ

اور آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں القا کیا (یوں تعلیم دی) کہ پہاڑوں پر، درختوں پر اور ان اونچی ٹٹیوں پر (یا عمارتوں پر) جو لوگ بناتے ہیں گھر بنائے۔

۶۹- ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ
سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْ
بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ
فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور اپنے پروردگار کے (تعلیم کیے ہوئے) صاف راستوں پر (جو تیرے لیے آسان ہیں) چلی چل۔ (دیکھو اس نے حکم مانا وحی پر عمل کیا، ارشاد بجا لائی، تو اس سے کیا نکلا) اس کے بطن سے وہ پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں لیکن فائدہ یکساں وہ آتش سیال نہیں جو عقل سلب کرتی ہے بلکہ وہ غذا) جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔ بے شک اس میں (اللہ کی صفات میں) غور کرنے والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

شہد کی مکھی الہام پر عمل پیرا ہو گئی دنیا کو شہد دیا جو لوگوں کے امراض کے لیے شفا بنا تم بھی
وحی اور کلام اللہ پر عمل پیرا ہو جاؤ رحمت کی صاف و آسان راہ تمہارے سامنے ہے اسی پر
چلو، وحی الٰہی کو سنو اس کی حلاوت کو پاؤ، دیکھو پھر تم بھی جو منہ سے کہو گے وہی ہو گا۔ یہ عطیہ
الٰہی ہو گا، نتیجہ شکر گزاری ہو گا۔

۷۰- وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ڐ
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَـيْـــًٔا ۭ
ع ۹ ۵ ۱۵ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۧ

اور اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور تم میں سے بعض کو ناقص عمر کی طرف پہنچایا جاتا ہے (انسان ہر شے کے لیے دوسرے کا محتاج ہو جاتا ہے عقل اوندھی ہو جاتی ہے بہت کچھ) جاننے کے بعد بھی کچھ نہیں جانتا۔ بے شک اللہ بڑے علم، بڑی قدرت والا ہے (جس کو چاہتا ہے سب کچھ عطا کرتا ہے جس کو چاہتا محتاج لاچار بنا دیتا ہے۔ کیوں نہ اسی کے سامنے سر جھکائے رہو اسی کا دامن

Marfat.com

رحمت تھامے رہو کہ شائد اللہ اپنا فضل فرمائے)۔

دسواں رکوع

اللہ کا فضل یہ ہے کہ دولتِ ایمان دے، رزق دے، جس کشادگی سے اللہ دیتا ہے انسان انسان کو نہیں دے سکتا۔ پھر معیشت کا قیام بیویوں سے ہے یہ بھی اللہ کی نعمت ہیں جن سے اولاد ہوتی ہے خاندان باقی رہتے ہیں۔ انسان جس طرح چاہے غور کرے تمام کائنات اسے ایک ہی رشتہ سے منسلک نظر آئے گی، وہ رشتہ توحید ہے۔ اس ذات کو چھوڑ کر غیر کی عبادت کرنا، دوسروں کو اللہ کا شریک ٹھہرانا ظلم ہے، نادانی ہے۔ اللہ تو اللہ جو اللہ والا ہو گیا اس کے سامنے کافر و مشرک ایک گونگے انسان سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔

۷۱۔ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق کے معاملہ میں فضیلت دی ہے لیکن وہ لوگ جن کو یہ فضیلت حاصل ہے اپنا مال (و دولت) اپنے غلاموں میں تو تقسیم نہیں کر دیتے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں۔ (تم غلاموں کو تو اپنا شریک نہیں بناتے لیکن بتوں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو یہ کہاں کا انصاف ہے) کیا پھر بھی اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں (اس کی دی ہوئی نعمت کو دوسرے کی طرف منسوب کرتے ہیں یہ کفرانِ نعمت نہیں تو کیا ہے)۔

۷۲۔ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝

اور اللہ نے تم ہی میں سے تمہارے لیے بیویاں بنائیں اور تمہاری بیویوں سے بیٹے اور پوتے پیدا کیے اور تم کو پاک روزی عطا فرمائی (ان معیشت کے اسباب پر یہ کیوں غور نہیں کرتے، کیا یہ اتنا نہیں سمجھتے) کیا پھر بھی وہ باطل ہی پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے رہتے ہیں

۷۳۔ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا

اور اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو ان کو آسمانوں اور زمین سے روزی دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتیں اور نہ ان کو کسی قسم کے نفع و ضرر کی) قدرت ہی ہے۔

Marfat.com

يَسْتَطِيعُونَ ۝

٧٤۔ فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ
اللّٰهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

پس اللہ کا مثل نہ ٹھہراؤ (اللہ کا مانند نہ بناؤ اس پر بہتان نہ باندھو، اس کے بارے میں غلط قسم کی مثالیں بیان نہ کرو، حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے) بے شک اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اللہ کس طرح مثالوں سے ایک بات سمجھاتا ہے اسے سمجھو تو مسئلہ شرک تمہاری سمجھ میں
بخوبی آجائیگا اور اس سے بچ سکو گے۔

٧٥۔ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا
لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ
مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ
سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُونَ ۚ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا
يَعْلَمُونَ ۝

اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ایک غلام ہے کہ دوسرے کی مِلک ہے (اس کی اپنی کوئی چیز نہیں ہوتی) وہ کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا۔ اور وہ (یعنی اس کا آقا بھی ہمارا بندہ ہے) جس کو ہم نے اپنی طرف سے خاص روزی عطا فرمائی۔ سو وہ اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کرتا رہتا ہے۔ (ایک مجبور محض، دوسرے کا محتاج، ایک اللہ کی طرف سے روزی دیا ہوا سخی، مخیر۔ ایک غلام ایک آزاد) کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں۔ (عطا کو پاکر حق کو سمجھو۔ اللہ ہی کے لیے سب خوبیاں ہیں) سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے لیکن ان لوگوں میں سے اکثر نہیں جانتے (سیکھنا سمجھنا ہی نہیں چاہتے)۔

٧٦۔ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ
أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ
شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا
يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ
يَسْتَوِي هُوَ ۙ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ
ع ٦ ١٦ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ ع

اور اللہ (ایک دوسری) مثال بیان فرماتا ہے۔ دو ایسے آدمیوں کی جن میں سے ایک گونگا (اس لیے بہرا بھی) اور کسی چیز پر کوئی قدرت نہیں رکھتا (دوسرے اس کی مدد کرتے رہیں وہ خود محتاج ہے) اور وہ اپنے مالک پر ایک بوجھ (بنا ہوا) ہے وہ جہاں اسے بھیجتا ہے وہ کوئی بھلائی لے کر نہیں آتا۔ کیا وہ اس کے برابر ہو سکتا ہے جو (ایک منتخب بندہ ہے، صاحبِ قدرت نے جسے اپنی طرف سے قدرت دے کر بھیجا ہے، جو اسی کا تابع ہے، اسی کے حکم پر چلتا، اسی کا کام کرتا ہے) لوگوں کو انصاف کے ساتھ (کام کرنے کا) حکم دیتا ہے اور خود بھی راہِ حق پر (عدل و انصاف کے ساتھ) گامزن ہے۔ (پہلے کی طرف دوڑنا اس سے آس لگانا نادانی ہے دوسرے کی طرف آنا، حق کو پانا ہے بشرطیکہ

Marfat.com

اس کی اتباع میں آجائے)۔

گیارھواں رکوع

شہادت کے بعد غیب کا ذکر ہے، سب صفات اللہ ہی کے لیے ہیں لوگ شرک میں اس لیے پڑ گئے کہ ظاہری بادشاہت پر اللہ کا قیاس کیا، یہ نہ سمجھے کہ اللہ عالم الغیب ہے وہ ہر جگہ ہے، دل کے حال بھی جانتا ہے ظاہر سے بھی بلا واسطہ واقف ہے لہٰذا اس کے یہاں خود اس کے محتاج اس کے شریک نہیں ہو سکتے۔ البتہ اس نے دنیا میں انسان کو بھٹکتا نہ چھوڑا اپنے بندے بھیجے، اپنے قانون کے ساتھ بھیجے۔ ان کو اپنی قدرت و حکمت سے نوازا، انہیں اپنا بنا کر بھیجا، وہ تم کو اللہ والا ہی بنائیں گے۔ اللہ ہی کی نشانیاں سمجھائیں گے۔ تم ان نشانیوں پر ذرا غور تو کرو اس کا ایک، یکتا ہونا سمجھ جاؤ گے۔

۷۷۔ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

اور (اللہ ظاہر و باطن کی تمام کیفیات سے واقف ہے) آسمانوں اور زمین کے سارے بھید اللہ ہی کے علم میں ہیں اور قیامت کا آنا یوں ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا یا اس سے بھی جلد تر ہے (اس سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (قیامت برپا ہوگی اور سب مخلوق پھر پیدا کی جائے گی)۔

۷۸۔ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَـيْـــًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

اور (آخر) اللہ ہی نے تو تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا تم (اس وقت) ناسمجھ تھے، اور اس نے تم کو کان، آنکھیں اور دل عطا کیے تاکہ تم شکر گزار بنو۔ (اور ہر نعمت جو تم کو عطا کی گئی ہے اس کا صحیح صرف کرو)۔

۷۹۔ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَاۗءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

کیا انہوں نے فضائے آسمانی میں پرندوں کو اڑتے ہوئے اس کے حکم کا تابع نہیں دیکھا۔ ان کو اللہ کے سوا کسی نے نہیں تھام رکھا ہے (یہ سب اللہ کی قدرت کے کرشمے ہیں اور) بلاشبہ اس میں ایمان والوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں۔

۸۰۔ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ

اور اللہ نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو بسنے کی جگہ بنا دیا اور جانوروں

Marfat.com

سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ○

کی کھالوں کے ڈیرے عطا کیے جنہیں تم اپنے سفر کے دن اور اپنے قیام کے دن سبک (اور ہلکا) پاتے ہو۔ (یہ جہاں چاہو منتقل کر لو، اٹھانے اور لگانے میں یہ ہلکے پھلکے رہتے ہیں) اور (ان کے علاوہ اور بھی آسائش کی چیزیں تم کو میسر ہیں مثلاً بھیڑوں اونٹوں اور بکریوں وغیرہ میں) ان کے اون اور ان کے روئیں اور ان کے بالوں سے تمہارے لیے (تمہارے گھر کا) سامان اور ایک وقت تک فائدہ حاصل کرنے کی چیزیں بنائیں۔ (پھر تمہاری ہی عقل و فہم سے ان میں نت نئے اضافے ہوتے رہتے ہیں)۔

۸۱۔ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ○

اور اللہ نے تمہارے (آرام کے) لیے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنا دیئے اور پہاڑوں میں تمہارے لیے (دشمن سے دھوپ سردی، گرمی وغیرہ سے) چھپنے کی جگہیں بنائیں اور (وہ کپاس دی جس سے) ایسے کرتے بنائے جو تم کو گرمی سے بچائیں اور (لوہے کے وہ) کرتے (یعنی زرہ) بھی جو تم کو لڑائی میں محفوظ رکھیں، اسی طرح (تم کو بے شمار نعمتیں دے کر) وہ اپنا احسان تم پر پورا کرتا ہے تاکہ تم اس کے فرمانبردار بنو (اس کا احسان مانو اس کے سامنے سر جھکا دو۔ تم جس قدر احسان مانو گے وہ اس سے زیادہ تم کو اپنی نعمتوں سے نوازتا رہے گا)۔

۸۲۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○

پھر اگر یہ لوگ (ان نعمتوں کے بعد بھی) روگردانی کریں (ایمان نہ لائیں) تو آپ کے ذمے صرف صاف صاف اللہ کا حکم پہنچا دینا ہے (اس کے علاوہ کچھ نہیں)۔

یہ لوگ انجان نہیں

۸۳۔ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ○ ع ۱۱ ۱۷

وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں (جانتے ہیں کہ اسلام اللہ کی بڑی نعمت ہے اور حق ہے) پھر بھی اس سے انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر قطعاً کافر ہیں (زبان ہی سے انکار حق نہیں کرتے بلکہ دل سے بھی منکر ہیں)۔

بارھواں رکوع

حق و حقانیت سے انکار کرنا، اللہ سے منکر ہونا خود اپنے کو تباہی اور مصیبت میں ڈالنا ہے۔

قیامت تو بہر حال برحق ہے اس پر ایمان لانے نہ لانے سے وہ ٹل نہ جائے گی اور اس وقت اس پر ایمان

Marfat.com

لانا کام بھی نہ آئے گا، اللہ پر یقین کرنا اس کے احکام کو ماننا ہے۔

۸۴- وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ
شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ
كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ (ایک پیغمبر) اٹھائیں گے (جو اپنی امت کے لوگوں پر شہادت دیں گے) پھر کافروں کو نہ تو (بولنے کی) اجازت ہوگی اور نہ ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا (آخرت دار الجزاء ہے دار العمل نہیں)۔

۸۵- وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ
فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُونَ ۝

اور جب ظالم لوگ عذاب دیکھ لیں گے (اس وقت ان کی چیخ پکار، توبہ کرنا ایمان لانا کچھ کام نہ آئے گا) پھر نہ تو ان کا عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو (کسی قسم کی ذرا بھی) مہلت دی جائے گی۔

۸۶- وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا
شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ
شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا
مِنْ دُونِكَ ۚ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ
إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ الثلثة

اور جب مشرک اپنے شریکوں کو (جن کو وہ اللہ کے ساتھ شریک کیا کرتے تھے) دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب یہ تو وہی ہمارے شریک ہیں جن کو ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے (جن سے اپنے دکھ درد میں مدد مانگتے تھے آج تو یہ بھی ہمارے ساتھ مبتلائے عذاب ہیں) پھر وہ (شریک) ان سے الٹا کہیں گے کہ تم تو جھوٹے ہو (ہم نے تم سے کب کہا تھا کہ ہم کو اللہ کا شریک بناؤ)

۸۷- وَأَلْقَوْا إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا
يَفْتَرُونَ ۝

اور (یہ مشرکین) اس دن اللہ کے سامنے عاجزی سے گر پڑیں گے (اپنی مجبوری اور اللہ کی اطاعت کا اظہار کریں گے) اور ان سے سب افترا پردازیاں جاتی رہیں گی۔

۸۸- الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ
سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ
الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ۝

جو لوگ کفر کرتے رہے اور اللہ کی راہ سے دوسروں کو روکتے رہے ہم ان کے عذاب پر اور عذاب کا اضافہ کریں گے یہ اس لیے کہ وہ فساد پھیلاتے رہے، (خود کفر کیا اور دوسروں کو کفر میں مبتلا کیا، اور اس طرح ان کی بد اعمالیوں میں ان کے شریک بنے اور عذاب پر عذاب کے مستحق ٹھہرے)۔

۸۹- وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا
عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ

اور (اے رسول انہیں اس دن سے آگاہ کر دیجیے) جس دن ہر امت پر ہم ایک گواہ ان میں سے اٹھائیں گے (یہ وہی پیغمبر ہوں گے جو ان پر ان

Marfat.com

شَهِيدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ
شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى
لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ ع ۱۲/۶ ۱۸

میں سے بھیجے گئے جو اللہ کے سامنے اپنی امت کے نیک و بد اعمال و عقیدہ پر گواہی دیں گے) اور ان سب پر ہم آپ کو گواہ بنائیں گے (کہ آپ نہ صرف اپنی امت کے نگرانِ حال ہیں بلکہ ان تمام پیغمبروں کی صداقت پر شہادت دینے والے ہیں جو آپ سے قبل گزرے تھے، غرض جو کچھ قیامت میں ہونے والا ہے اللہ نے اس کو پوشیدہ نہیں رکھا) اور آپ پر (وہ) کتاب نازل فرمائی جو ہر بات نہایت وضاحت سے (کھول کھول کر) بیان کرتی ہے (تاکہ لوگوں کو نیک و بد، خیر و شر کی تمیز ہو جائے اور وہ عذاب سے بچیں، رحمت میں آئیں) اور مسلمانوں کے لیے تو یہ ہدایت ہے (ان کو راہِ حق پر لے جاتی ہے) اور رحمت ہے (رحمت سے وابستہ کر دیتی ہے) اور بشارت ہے (جنتِ فردوس اور دیدارِ الٰہی کی خوشخبری سناتی ہے جو فرمانبرداروں کا آخرت میں نصیبہ ہے)۔

تیرھواں رکوع

آخری آیت میں مسلمانوں پر اللہ کی خصوصی عنایات کا ذکر تھا، اللہ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرما کر مسلمانوں کو تین نعمتوں سے نوازا، ہدایت، رحمت، بشارت جن میں عام مسلمانوں کو بھی دو دنیا ہی میں مل جاتی ہیں ایک آخرت کے ساتھ خاص ہے۔ اب یہ رکوع ان فرائض کے ذکر سے شروع ہوتا ہے جو مسلمانوں کو ان نعمتوں سے بہرہ ور کرتے ہیں، جس طرح تین لفظ ہدایت، رحمت اور بشارت تمام نعمتوں کا خلاصہ ہیں اسی طرح یہ آیتِ کریمہ جس سے یہ رکوع شروع ہے اس میں تین باتوں کا حکم دیا جاتا ہے اور تین سے منع کیا جاتا ہے جو تمام احکامات کا خلاصہ ہیں، خواہ ان کا تعلق اوامر سے ہو یا نواہی سے۔ دراصل سب کا تعلق ایک عہد سے ہے وہ اللہ کے ساتھ ہو یا اس کے بندوں کے ساتھ، باقی رکوع میں اسی عہد پر زور دیا گیا ہے۔

۹۰۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى
وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ

(اے مسلمانو!) بے شک اللہ تم کو انصاف، احسان اور رشتہ داروں کو دیتے رہنے کا حکم دیتا ہے (اللہ، رسالت کے ذریعہ جو حکم پہنچاتا ہے اس میں عدل مقدم ہے، انصاف کے ساتھ، حکم کے مطابق عمل کرنا، خود کے لیے جو پسند کرنا وہ دوسرے کے لیے پسند کرنا، پھر یادِ الٰہی میں ظاہر باطن یکساں کر دینا، تمیز کفر و اسلام میں رہنا اور حکم شرعی کے مطابق

Marfat.com

تَذَكَّرُوْنَ ○

حُسنِ سلوک برتاؤ، مروت، دینا دلانا، سب دیکھ بھال کر کرنا، جو جس انداز کا ہے اس کی کیفیت کے مطابق عمل کرنا یہ تین اوامر تھے اب نواہی کا ذکر آتا ہے) اور کھلی بے حیائی (جو بہیمیت اور درندگی کی دلیل ہے اور نامعقول کاموں سے (جو تم کو انسانیت کے درجہ سے گرا دیتے ہیں) اور ظلم (و سرکشی جس کا اثر دوسروں پر پڑتا ہے ان سب باتوں) سے منع فرماتا ہے تم کو سمجھاتا ہے تاکہ تم (ان نصیحتوں کو) یاد رکھو۔

یاد رکھو ایفائے عہد مسلمان کا شعار ہے خواہ اللہ سے ہو یا اس کی مخلوق سے۔

۹۱۔ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○

اور جب تم خدا سے عہد کرو تو اسے پورا کرو اور اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد نہ توڑا کرو اور (تم نہیں جانتے کہ تم نے اللہ کی قسم کھائی اس کے معنی یہ ہیں کہ) تم نے اللہ کو اپنے پر شاہد بنایا ہے۔ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں پھر تم کیا یہ سمجھتے ہو کہ جسے تم نے اپنے معاملات میں شاہد اور ضامن بنایا ہے وہ تمہاری بدعہدی پر تم سے مواخذہ نہ کرے گا)۔

قسم کھا کر توڑ دینا ایسا ہی ہے جیسے کہ ایک دیوانی عورت جو محنت مشقت سے سوت کاتے اور پھر تاگے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

۹۲۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ

اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا کاتا ہوا سوت تمام محنت کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تم اپنی قسموں کو (دغا بازی اور فریب کاری کا) ایک بہانہ (آلۂ کار) بناتے ہو کہ ایک گروہ دوسرے سے غالب (نظر) آئے (تاکہ تم ایک کے ساتھ اپنا عہد توڑ کر دوسرے کے ساتھ ہو جاؤ۔ یہ بدعہدی ہے۔) دراصل اللہ تو تم کو اس کے ذریعہ آزماتا ہے (کہ تم اپنے قول و قرار میں کس قدر ثابت قدم رہتے ہو) اور البتہ جن باتوں میں تم جھگڑ رہے ہو اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن تم پر آشکارا کرے گا (تم کو

آیت نمبر ۹۰ (حضرت عمر عبدالعزیز نے جمعہ کے خطبہ میں اس آیت کو شامل فرمایا تاکہ مسلمان ان احکامات کو گوشِ دل سے سنتے رہیں اور یاد رکھیں)

Marfat.com

الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○

اس کی مصلحت اور مشیت اس دن معلوم ہو گی کہ یہ آزمائش بھی نعمت تھی)۔

۹۳۔ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً
وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ
يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَلَتُسْئَلُنَّ
عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

اور اگر اللہ چاہتا تو تم (سب) کو ایک امت بنا دیتا (گمراہ اور غیر گمراہ کا فرق ہی نہ رہتا) لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے (توفیقِ ہدایت سے محروم کر دیتا ہے) اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تم سے جو تم کرتے ہو اس کے بارے میں پوچھا جائے گا (مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ کافر و مشرک سے بھی کسی معاملہ میں بدعہدی کرے)۔

۹۴۔ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ
بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ
ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا
صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ
وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

اور اپنی قسموں کو آپس میں دھوکا دینے کا ذریعہ نہ بناؤ کہ (تمہارے آپس کے لڑائی جھگڑے کے سبب) کہیں جمے ہوئے قدم اکھڑ نہ جائیں اور اس بات کا خمیازہ تم کو بھگتنا پڑے کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور تم پر سخت عذاب ہو (کہیں تمہاری بدعہدی اور بُری سیرت کا اثر لوگوں پر یہ نہ پڑے کہ مسلمان بدعہد ہوتے ہیں ۔ اور لوگوں کو اسلام کی صداقت میں شبہ ہونے لگے اور غیر اقوام اسلام میں داخل ہونے سے رُک جائیں ۔ یہ بات تو اللہ کی ناراضگی کا سبب ہو گی)۔

یہ بھی یاد رکھو کہ محض عہد توڑنا ہی برا نہیں مال و دولت ، دنیاوی عزت وغیرہ کے لیے دین کو بیچنا اس سے بھی بُرا ہے ۔

۹۵۔ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ
اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

اور اللہ کے عہد کو کچھ حقیر نفع کے بدلے نہ بیچ ڈالو۔ (کہ دنیا کی ہر دولت آخرت کے مقابلہ میں حقیر ہے) جو (اجر) اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے کہیں بہتر ہے اگر تم کو علم ہے ۔

اللہ کے پاس "خیر" ہے جب دیکھو گے تب سمجھو گے ۔

۹۶۔ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ
اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ
صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا

جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ رہنے والا ہے (کبھی ختم نہ ہو گا) اور ہم ضرور صبر کرنے والوں کو ان کے اچھے کاموں پر جو وہ کیا کرتے تھے ان کا (پورا) حق دیں گے ۔ (انہوں نے حضور اور حُسن و خوبی سے جو کام انجام دیئے، ثابت قدمی سے لگے رہے، اور

Marfat.com

يَعْمَلُوْنَ ○ اس راہ میں جن تلخیوں کو برداشت کیا وہ انہیں کے قابل انعامات بھی پائیں گے)۔

پس اس خیر کے حاصل کرنے کی راہ، ایمان، عمل اور ذکر ہے انسان ایقانِ قلبی سے مومن اور اعمالِ صالحہ سے مسلم بنتا ہے ایک نئی زندگی، ایک حیاتِ تازہ اسے عطا ہوتی ہے۔ مرد و عورت کی شرط نہیں۔

۹۷۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

جو بھی نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو، (یعنی ایمان اور عمل صالح پر قائم ہو) تو ہم اسے ایک پاکیزہ (آرام کی) زندگی (دنیا ہی میں) ضرور عطا کریں گے اور جو کام وہ (اخلاص سے) کیا کرتے تھے ہم انہیں ان کا (آخرت میں پورا پورا) حق دیں گے۔

ایقان ہی سے انسان مومن اور اعمال صالحہ سے مسلم بنا لیکن جو چیز اسے مقامِ توکل میں لے جاتی ہے، مراتب کی بلندی کی ضامن ہے، وہ کلامِ الٰہی ہے۔ پس آدابِ تلاوت کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

۹۸۔ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

پس جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود (کے شر) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔ (تاکہ وسوسۂ شیطانی فہم قرآنی میں حارج نہ ہو، اور قلب میں عظمت اور محبت آئے)۔

۹۹۔ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○

بیشک اس کا قطعاً ان لوگوں پر کوئی زور نہیں چلتا جو مومن ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۱۰۰۔ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ○ ع ۱۳ / ۱۱ / ۱۹

اس کا قابو تو بس انہیں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا رفیق سمجھتے ہیں اور جو (اس کو یا دوسروں کو) اللہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

آیت نمبر ۹۸ ۔ حضرت قبلہ نے فرمایا واہمہ کے متشکلہ کا نام بھی شیطان ہے۔

Marfat.com

چودھواں رکوع

ایمان، عمل صالح پر ثابت قدم رہنے کے لیے جن امور سے احتیاط کی ضرورت ہے اس میں سب سے پہلے شیطان کے شر سے بچنا اور اللہ کی پناہ میں آنا تاکہ وا ہمہ فہم قرآنی میں حائل نہ ہو، چونکہ گزشتہ رکوع مشرکین پر ختم ہوا تھا اس لیے اس رکوع میں ان مشرکین کی کیفیات کا بیان ہے اور ان کی غلطیوں سے آگاہ کیا جا رہا ہے تاکہ وہ بھی متنبہ ہوں اور اہلِ ایمان ان کے شبہات سے متاثر نہ ہوں۔

۱۰۱۔ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

اور (ان مشرکین اور کفار کا تو یہ حال ہے کہ) جب ہم کوئی آیت کسی آیت کی جگہ (موقع اور وقت کی مناسبت سے) تبدیل کرتے ہیں اور اللہ جو نازل کرتا ہے اس سے بخوبی واقف ہے (وہ سمجھتا ہے کہ اس تبدیلی میں اس کی مصلحت کیا ہے، لیکن جو اللہ ہی پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کی مصلحت کو کیا سمجھیں گے وہ جاہل آپ کو موردِ الزام قرار دیتے ہیں اور) کہنے لگتے ہیں کہ آپ تو گڑھ لاتے ہیں بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر نادان ہیں (ان کے اعتراضات بھی ان کے جہل پر مبنی ہیں)۔

۱۰۲۔ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○

آپ فرما دیجئے (کہ قرآن آپ کا بنایا ہوا نہیں) اس کو تو آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ روح القدس لے کر نازل ہوئے ہیں تاکہ جو مومن ہیں ان کو ثابت قدم بنائے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے (راہِ حق بھی دکھاتا ہے اور اجر سے زیادہ فضل کے وعدوں سے حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے)

۱۰۳۔ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ○

اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ (جس شخص نے کبھی ایک شعر تک نہ کہا لکھنا پڑھنا کسی استاد سے نہ سیکھا وہ قرآن جیسی کتاب کیا لکھے گا، ضرور) اسے کوئی شخص سکھا جاتا ہے لیکن جس کی طرف (سکھانے کی) نسبت کرتے ہیں، اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ (قرآن) تو صاف عربی زبان میں ہے۔

(یعنی انہوں نے ایک بات کا حل تلاش کیا کہ رسول امی خود لکھ پڑھ نہیں سکتے تو کوئی اور شخص لکھ کر دیتا ہے لیکن جس کا نام بتاتے وہ عجمی زبان کے جاننے والا تھا بھلا فصیح عربی میں کیسے

Marfat.com

کلام کرسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک حق کو نہ ماننے سے سب الجھنیں پیدا کرتے ہیں۔ بے شک کلام، رسول کا نہیں، اللہ کا ہے۔ بھیجنے والا اللہ، لانے والے جبریل، البتہ جس قلب پر نازل ہو رہا ہے وہ رسولِ کریم کا قلب ہے، جس زبان میں لوگ سنتے ہیں وہ رسول کریم کی زبان ہے)۔

یہ ہدایت و رحمت سے محروم عذابِ الٰہی کی بشارت کے مستحق ہیں۔

١٠٤۔ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

بے شک جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

١٠٥۔ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○

بیشک جھوٹ بہتان تو بس وہی لوگ باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے، اور وہی لوگ جھوٹے ہیں۔ (وہ سچوں کو جھوٹا کہتے ہیں یہ تو سب سے بڑا جھوٹ ہے بلکہ بہتان بھی۔ ہدایت و رحمت سے محروم نہ ہوں گے تو کیا ہوگا)۔

١٠٦۔ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

(اور) جو کوئی اللہ پر ایمان لانے کے بعد منکر ہو جائے سوائے اس حالت میں کہ اس پر زبردستی کی گئی اور اس کا قلب ایمان (کی لذتوں) سے مطمئن ہے (اس پر الزام نہیں) بلکہ وہ (جو قصد و اختیار سے) دل کھول کر کفر کرے تو ان لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے (دنیا میں اللہ کی ناراضگی اور آخرت میں اللہ کا عذاب)۔

یہاں دنیا میں اللہ کی رحمنیت سے جو کچھ انہیں ملا ہوا ہے وہ اسی پر نازاں رہے، اسباب پر نظر رکی رہی، مسبب کو نہ پہچانا، اور اس کے سامنے حاضر ہونے کا بھی انکار کیا پھر ہدایت کیسے ملے۔

١٠٧۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ

یہ اس واسطے ہے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت (کی زندگی) کے مقابلہ میں عزیز رکھا۔ اور (جب وہ خود ہی ایک مکمل کامیاب زندگی

Marfat.com

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○

کے خواہاں نہیں تو) بے شک اللہ کفر اختیار کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

۱۰۸۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○

یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور کانوں پر اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی (قلب مردہ ہو گیا، سمع و بصر محروم ہدایت ہو گئے) اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں (مقصدِ حیات سے بے خبر، انجام سے غافل ہیں)

۱۰۹۔ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ○

ظاہر ہے کہ یہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہوں گے (رحمت سے محروم، عذاب دائمی میں مبتلا ہوں گے)۔

مسلمانوں پر جب ظلم ڈھایا جائے تو ان کے لیے تین ہی صورتیں ہیں۔ پہلی یہ کہ ایک مسلمان ظلم کے ہاتھوں مجبور ہو کر زبان سے کلمہ کفر کہہ کر جان بچائے اور دل میں عقائد حقہ کی پوری صداقت موجود ہو۔ یہ صورت عند اللہ معاف ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وہ مرتد ہو جائے اس کے لیے دردناک عذاب ہے اس کا بیان ہو چکا ہے تیسری صورت ہجرت ہے یہ پسندیدہ طریقہ ہے۔ حضور کی یہ سنت قائم ہے وطن تو چھوڑا لیکن اسلام کے لیے مصیبت بھی اٹھائی اور جہاد سے بھی دریغ نہ کیا، ان کے لیے اللہ کی مغفرت اور رحمت کے وعدے ہیں۔

۱۱۰۔ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا
مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا
وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا
ع ۱۴/۲۰ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ع

پھر جن لوگوں نے تکلیفیں برداشت کرنے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور (ہر حال میں اسلام پر) قائم رہے (تو) بے شک آپ کا رب ان (آزمائشوں) کے بعد (ان کو) بخشنے والا مہربان ہے۔
(یہاں رَبَّكَ کی تکرار اللہ کی رحمت پر رحمت کی دلیل ہے)۔

پندرھواں رکوع

تینوں حالتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرما رہا ہے جس شخص نے جو کچھ کمایا آخرت میں اس کا بدلہ اسے پورا پورا ملے گا اس دن نہ کسی کے کوئی کام آسکے گا نہ بہانہ بازی اور جھوٹ کام دے گا شکر گزاری کا صلہ ہوگا، غفلت کی پاداش۔

۱۱۱۔ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ
نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا

(یہ انعام اور سزا آخرت کے ساتھ ہے) جس دن ہر متنفس اپنے ہی متعلق جھگڑا کرنے (جھوٹے سچے بہانے تراشنے اللہ کے سامنے) حاضر ہوگا۔

Marfat.com

عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

(ہر ایک کو اپنی اپنی فکر لگی ہوگی) اور ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا (کسی کو اس کی غلطی سے زیادہ سزا نہ ملے گی معافی ہی مل جائے یہ اور بات ہے)۔

۱۱۲۔ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○

اور اللہ نے اس کی مثال ایک بستی (کے رہنے والوں) کی دی کہ وہ چین و اطمینان سے رہتے تھے ہر طرف سے وہاں (ان کے لیے) بافراغت روزی چلی آتی تھی (ہر چیز کی افراط تھی گھر بیٹھے طرح طرح کی نعمتیں میسر تھیں) پھر انہوں نے اللہ کی نعمتوں پر ناشکری کی۔ تو اللہ نے ان کو بھوک اور خوف کا مزہ چکھایا (گویا بھوک و خوف ان کی جانوں کے ساتھ لباس کی طرح لپٹ گئے) یہ بدلہ تھا اس کا جو وہ کیا کرتے تھے۔ (جب شکر گزاری کو انہوں نے ناشکری میں بدلا تو اللہ نے بھی ان کا لباسِ امن بدل کر لباس خوف و جوع پہنا دیا)۔

ان کی ناشکری کی انتہا یہ تھی کہ انہوں نے اللہ کی رحمتِ مجسم ہی کو نہ پہچانا اس کی قدر نہ جانی۔

۱۱۳۔ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○

اور بے شک ان کے پاس ان ہی میں سے (اللہ کا ایک) رسول آیا پھر انہوں نے اس کی تکذیب کی پس ان کو عذاب نے آپکڑا اور وہ واقعی ظالم تھے۔ (حق کو نہ ماننا یا حق پوشی کرنا، یہ وہ ظلم ہے کہ جس کی سزا افراد اور اقوام دونوں کو ملتی اور ضرور ملتی ہے)۔

۱۱۴۔ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○

پس (اے ایمان والو) اللہ نے تم کو جو حلال اور پاک روزی عطا فرمائی ہے اس میں سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر بجا لاؤ اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو (اسی کو اپنا معبودِ حقیقی جانتے ہو اسی کی محبت کا دم بھرتے ہو)۔

دیکھو جو چیزیں تم پر حرام کر دی گئی ہیں ان سے ہمیشہ بچتے رہنا جس سے منع کیا جائے اس کے قریب نہ جانا کرہی شکر گزاری ہے۔

Marfat.com

۱۱۵- اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ
وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ
اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ
وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ○

اس نے تو تم پر حرام کر دیا ہے مردار اور خون، اور سور کا گوشت اور (وہ جانور) جس پر (ذبح کرتے وقت) غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو، پھر جو کوئی مجبور ہو جائے (جان کے لالے پڑ جائیں تو بقدر ضرورت کھا سکتا ہے بشرطیکہ) ضرورت سے نہ بڑھے اور نہ عدول حکمی کرے تو اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

حلال و حرام، حکم الٰہی کے تابع ہے جو وہ کہے کھاؤ، جس سے وہ منع کرے رک جاؤ، زندگی کا مقصد بندے کا بندہ بننا ہے۔ یہ بات اتباع اور فرمانبرداری سے حاصل ہوتی ہے، نہ کہ خود ساختہ اصولوں پر عمل کرنے سے۔

۱۱۶- وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ
الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا
حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ○ ۭ

اور یوں ہی جھوٹ جو تمہاری زبان پر آجائے مت کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ کہ (اس طرح) تم اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو۔ (یاد رکھو) جو لوگ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پاتے (جس کو اللہ نے حلال یا حرام نہ کہا اسے تم حلال و حرام کہو یہ واقعتاً جھوٹ ہی ہوگا اور حلال و حرام چونکہ اللہ کے حکم سے ہوا کرتا ہے اس لیے اللہ پر بہتان بھی ٹھہرا)

جو لوگ اس طرح جھوٹ اور افترا پردازیوں سے کام لیتے ہیں وہ محض دنیا کی لذتوں کے لیے اور نفس کی خاطر ایسا کرتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیئے۔

۱۱۷- مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ○

(ان افترا پردازیوں کا دنیا میں) فائدہ تو تھوڑا سا ہے اور (آخرت میں) ان کے لیے دردناک عذاب ہے (لامتناہی اور مسلسل)۔

۱۱۸- وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا
قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا
ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ○

اور وہ چیزیں ہم نے (خاص طور پر) یہود پر حرام کر دی تھیں جن کا ذکر ہم پہلے آپ سے کر چکے ہیں اور (ان کو حرام قرار دینے میں ان ہی کی بھلائی منظور تھی) ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود (حرام چیزوں کو حلال قرار دے کر) اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔

Marfat.com

ہوسکتا ہے کہ انسان نادانی سے کوئی غلطی کرے تو اس کے لیے در توبہ کھلا ہے جب چاہے گناہوں سے توبہ کرلے اللہ کی طرف رجوع ہوجائے وہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ گناہوں کا بخشنے والا ہی نہیں بلکہ مزید رحم کرنے والا بھی پائے گا۔

۱۱۹۔ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۞ ع ۱۵ ۹ ۲۱

پھر آپ کا رب ان لوگوں کے حق میں جو کوئی بُرا کام نادانی سے کرگزریں پھر اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنی حالت درست کرلیں (تو) بے شک اس (رجوع الی اللہ اور اصلاح حال) کے بعد آپ کا رب بخشنے والا اور ان پر مزید) رحمت کرنے والا ہے۔

سولھواں رکوع

غرض ہر کام کے کرنے کا طریقہ اور نتیجہ ہے، طریقہ شریعت اور نتیجہ فلاح دارین ہے۔ اس فلاح کے مراتب ہیں۔ اسلام کی موجودہ صورت کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں پڑی اسلام اصولی طور پر ملت ابراہیمی ہے، خدمت، عاجزی، یکسوئی، یک روئی کے آداب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سکھانا شروع کیے۔ مقام خلت پر فائز ہو کر محبوب رب العالمین سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ، احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے بارگاہ حق میں انہیں کا سر نیاز جھکا انہیں کی دعا قبول ہوئی۔ تیسری منزل کے ختم کا مہتم بالشان رکوع ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی یاد دین تازہ کی جارہی ہیں، ان کے خالص دین اور اس دین کی مؤثر تبلیغ کا ذکر ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ اگر اللہ کو چاہتے ہو تو اللہ والے ہو کر محض اللہ کے ہوجاؤ۔ انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین سب اسی راہ پر چلے ہیں۔ سب نے اپنے اپنے مرتبہ کے مطابق مقام پائے ہیں۔

دین اسلام کی بنیاد رکھنے والے ابراہیم علیہ السلام ہی تھے ان کے بعد جتنے مذاہب آئے ان میں ملت ابراہیمی کے بنیادی اصولوں کی شرح وبسط کی گئی، اسلام نے اسے مکمل کیا۔ حلال وحرام، اللہ کی عبادت میں کسی شریک نہ کرنا، آخرت، سوال جواب وغیرہ سب ان مذاہب میں یکساں چلے آتے ہیں۔ پھر ان کی امت میں آنے والوں کو زیب نہیں دیتا کہ وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرائیں اور مشرکانہ باتیں کریں۔

۱۲۰۔ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا

بے شک ابراہیم ہی (دین اسلام کے) بڑے مقتدا اللہ کے فرمانبردار (اور) اسی

Marfat.com

لِلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ

کے ہو کر رہنے والے تھے اور (اہل عرب ان پر شرک کا جھوٹا الزام رکھتے ہیں ہرگز) وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔

۱۲۱- شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞

(وہ تو) اس کی نعمتوں کے بڑے شکر گزار (تھے) (اللہ نے بھی) ان کو (اپنی نبوت اور مقام خلت کے لیے) چن لیا تھا اور ان کو سیدھی راہ پر چلایا تھا۔ (یہی صراط مستقیم اسلام دکھا رہا ہے، ہر مذہب کے لوگوں کو انہیں کے نقش قدم پر چل کر یہ راہ نصیب ہو سکتی ہے)۔

۱۲۲- وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؕ

اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی بھلائی دی (ہر فرقہ انہیں سے اپنا تعلق قائم کرتا ہے، اور ان کے صفات حمیدہ کا ذکر کرتا رہتا ہے) اور بے شک وہ آخرت میں بھی صالحین میں ہوں گے۔

۱۲۳- ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞

پھر (اے رسول) ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ ملت ابراہیم (ہی) کی اتباع کریں جو یک رُخ رہنے والے (خالص اللہ کی عبادت کرنے والے) تھے اور ہرگز مشرکین میں سے نہ تھے۔

رہا یہود کا یہ اختلاف کہ وہ سنیچر کے دن کو اہمیت دیتے تھے جو ملت ابراہیمی میں نہ تھا حضرت موسیٰ نے بھی اسے پسند نہ کیا لیکن یہود نے اسے اپنایا، ان کی آزمائش اسی سے ہوئی۔

۱۲۴- اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۞

ہفتہ (کے دن کا احترام) انہیں لوگوں کے لیے مقرر ہوا جنہوں نے (خود اپنے پیغمبر سے) اس کے بارے میں اختلاف کیا اور بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان (ایک کیا تمام ہی جھگڑوں کا فیصلہ کر دے گا ان چیزوں میں جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

بہرحال آپ انہیں اسی محبت و شفقت سے جو آپ کی فطرت ہے بلاتے جائیں ہدایت پانا نہ پانا یہ ان کا نصیبہ ہے۔

۱۲۵- اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ

(اے رسول) آپ ان کو اپنے پروردگار کے راستے کی طرف دعوت دیئے

Marfat.com

وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ○

رہیے حکیمانہ اور مشفقانہ نصیحتوں کے ساتھ (بلاتے رہیے) اور اگر ان سے بحث کرنا ہی پڑے تو یہ) مباحثہ بہتر انداز میں کیجئے (آپ جانتے ہیں کہ کس کو کس طرح راہ پر لانا ہے) بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور ان سے بھی خوب واقف ہے جو اس کی راہ ہدایت پر ہیں۔

عام مسلمانوں کو ہدایت کی جا رہی ہے۔

۱۲۶- وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ○

اور اگر تم کسی سے بدلہ لو تو اسی قدر جس قدر تم کو ان سے تکلیف پہنچی۔ اور اگر تم صبر کرو تو صبر کرنے والوں کے حق میں یہ بہت اچھا ہے۔

عام مبلغین اور معلمین کو راہِ حق میں صعوبتیں اٹھانا پڑتی ہیں تکلیفیں جھیلنا پڑتی ہیں، انسان کے دل میں بارہا انتقامی جذبہ بیدار ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جذبہ میں جانے نہیں دیتا، حال میں رہنے کا حکم دیتا ہے صبر کی تلقین فرماتا ہے۔ یہ صبر مجبوروں کا صبر نہیں مختاروں کا صبر ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو تشفی دیتا ہے کہ آپ کی بلند حوصلگی اور اللہ کی مخلوق سے آپ کی بے پایاں محبت کے باعث صبر میں آپ کو دشواری نہ ہوگی۔ آپ کے صبر سے امت صبر و شکر کے آداب سیکھے گی۔

یہ دنیا اللہ کے اسمِ صبور کا مظہر ہے۔ یہاں صبر ہی سے نتائج مرتب ہوتے ہیں، حق روشن ہوتا ہے، باطل کی فریب کاریاں خود اس کی ہلاکت کا موجب بنتی ہیں۔

۱۲۷- وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ○

اور (اے رسول جو مظالم آپ پر ہو رہے ہیں ان پر) آپ صبر کیے جائیں اور آپ کا صبر بھی اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور (جنہوں نے آپ کو اذیتیں پہنچائی ہیں) ان پر غم نہ کیجئے اور ان کے فریب (جعلسازیوں) سے تنگ دل نہ ہوئیے۔ (ان کا فریب خود ان کی بربادی کا باعث ہوگا اور صابرین کے مراتب بلند ہوں گے)۔

بتایا جا رہا ہے کہ یہاں صبر کے ساتھ ہر کام میں لگا رہنا ہے خالقِ کائنات

کی دنیا میں، سب میں رہ کر، سب سے الگ ہو کر اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر چلے
چلنا یہی انسان کو متقی بنا دیتا ہے اور اللہ سے قریب کر دیتا ہے۔

۱۲۸- إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ۞ ع ۱۶ ۲۲
بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور جو نیکوکار ہیں۔ (اللہ کے ہو کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اس کی حضوری سے ان کا کوئی لمحہ خالی نہیں ہوتا تو اللہ ان کے قلوب میں جلوہ گر رہتا ہے)۔

الحمد للہ تیسری منزل ختم ہوئی
جمعہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۵ء

اللہ تعالٰی کا احسان ہے کہ آج بتاریخ ۳- اگست ۱۹۶۷ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی بروز پنجشنبہ دربار سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم میں پیش کرنے کی سعادت و نعمت حاصل کی گئی۔

حرم مبارک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بین المنبر و روضۃ المبارکۃ۔

Marfat.com

چوتھی منزل

پارہ نمبر ۱۵

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ

سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

مکی ایک سو گیارہ آیتیں بارہ رکوع

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ ❀ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ ❀
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ ❀ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ❀

یہ سورہ، سورہ حجر اور سورہ نحل کے آخر کی دو آیتوں سے مربوط ہے، سورہ حجر کی آخری آیت تھی: وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ اور سورہ نحل کی آخری آیت تھی: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

اس سورہ کی ابتداء سرورِ کائنات فخرِ دو عالم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے ہوتی ہے جو ایمان، تقویٰ اور بندگی کا نقطۂ کمال ہیں یہاں اس عبد کامل پر اپنے معبود کے انعامِ خصوصی کا بیان ہے۔

مقامِ خلت سے آگے مقامِ حُب ہے اور اس کا ثمرہ سیر و معراج ہے وہ رفعتیں جو ادراک سے بلند، وہ عظمتیں جو حضور کے لیے مخصوص ہیں وہ محبتیں جو عبادت قرار پائیں وہ قُرب کہ "قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى" سے سمجھایا گیا۔ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ یہی سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت، یہی سورہ کا اجمال یہی چوتھی منزل کا عنوان ہے۔ اسی میں عقیدتمند دلوں کے لیے تصورات کی سیریں، واردات اور کیفیات کے خزینے اور وصول الی اللہ کی نعمتیں ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر جوارح سے ادب، جان سے فرائض، دل سے خوف، روح سے معرفت اور مقامِ قُرب سے دُوری نہ ہو، تو شائد قلبِ مومن کے نصیبے میں بھی اس تجلی کی کوئی جھلک آجائے، جو سرمایۂ حیاتِ ابدی بن جائے، حقائق سے پردے اٹھا دے، نور و انوار کے عالم میں لا بٹھائے۔ نظر نظر میں دکھا دے۔

Marfat.com

یاد رہے کہ عالم کے لیے سرکارِ دو عالم وسیلہ ہیں اور سرکارِ دو عالم کا رفیقِ اعلیٰ، اللہ ہے جو پاک ہے، زمان و مکان اس کے ہیں، زمین و آسمان اسکے ہیں، سب اس کے محتاج ہیں وہ مستغنی و بے نیاز ہے۔ اس نے جس طرح چاہا اپنے بندہ کو مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ لے گیا، پھر جس طرح چاہا آسمانوں پر بھی اپنی قدرت اور حکمت کے نمونے دکھائے، حضرت آدم کی دیکھی ہوئی جنت سے لے کر اس مقامِ قُربت تک جہاں لانا منظور تھا لے آیا اور اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو احدیت و واحدیت کا راز بتا دیا۔ عبد نے معبود کو پالیا۔

نبوت کے بارہ سال بعد ہجرت سے ایک سال قبل ایک رات حضرت سرورِ کائنات اپنی چچازاد بہن حضرت ام ہانی کے مکان پر آرام فرما رہے تھے۔ حضرت جبریل مع براق کے حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ مسجدِ حرام اور وہاں سے مسجد اقصیٰ لے گئے۔ یہی مسجدِ اقصیٰ یعنی بیت المقدس جو بیشتر انبیاء علیہم السلام کا قبلہ اور انبیاء بنی اسرائیل کے انوار و برکات کا چشمہ تھا، جس سے اسلام کے ماضی کی تاریخ وابستہ تھی، یہاں حضور صلے اللہ علیہ وسلم جملہ انبیاء علیہم السلام سے ملے۔ اور سب نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ گویا جس رسول کی تصدیق انہوں نے زبان سے کی تھی، عمل سے بھی اس نجم وحدت کو اپنا پیشوا مان کر اس کی تصدیق فرمائی۔

پھر بلانے والے کی پاک ذات اپنے بندے کو آسمانوں پر لے گئی۔ جبرائیل ساتھ تھے، ہر آسمان پر دروازوں کو کھلواتے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ اس کے آگے جبرائیل کی رسائی نہ تھی، ایک سواری ختم ہو جاتی ہے ایک دوسری سواری ملتی ہے جسے رَف رَف کہتے ہیں۔ سفر ہنوز جاری ہے، اِلَیَّ اِلَیَّ کی صدائیں گوش مبارک سُن رہے ہیں، عرش سے بالائے عرش کا سفر ہے، سطحِ نور پر، نورانی سواری پر ایک نور السمٰوات والارض کا رسول اس کا عبد حضوری کے منازل طے کر رہا ہے۔ اور اس قُرب اور اس دید سے نوازا جاتا ہے جس کا ذکر سورۂ نجم میں آئے گا، جس کی طرف "هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ" میں اشارہ ہے۔ یہ بلانے والے کا بلانا، خالقِ کائنات کا بلانا ہے اور بلانا بھی اپنے خاص، چنے ہوئے، عبد اور رسول کو بلانا ہے۔ زمین و آسمان کی فضا اور اس کی جملہ مخلوقات کی کیا مجال کہ کوئی شے کسی طرح حارج ہو سکے۔ وہاں تو حقیقت الحقائق، اپنے عبد کو حقائق ہی دکھانے لے گیا ہے۔ مثال سے سمجھانے کی ضرورت ہی کیا ہے، یہاں مثال کا گذر ہی نہیں، بے مثال رب کی بے مثال نوازش ہے۔ البتہ پروردگار نے امتِ محمدی پر یہ احسان فرمایا کہ اگر وہ چاہیں تو ان کیفیات کی جھلک نماز میں پا سکتے ہیں کہ معراج میں امت کے لیے اسی نماز کا تحفہ ملا اور معراج ہی میں سورہ بقر کی آخر کی دو آیتیں عطا ہوئیں تاکہ بندۂ مومن نفسانیت پر غلبہ پا سکے اور معراج کی ان کیفیات سے جو اس کا نصیبہ ہوں محروم نہ رہے۔

Marfat.com

یاد رہے کہ ایک مظہرِ حق ہے، ایک تجلی حق ہے، مظہرِ حق حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے یا جو جس قدر اس ذات سے وابستہ ہوگیا، اسی قدر ان کا آئینہ بنا۔ اسی قدر محمدی بنا۔ باقی جس نے جو دیکھا اس نے تجلی حق کو دیکھا۔ اسی لیے فوراً ہی بعد تجلیات کا ذکر آتا ہے، جملہ انبیاء علیہم السلام کو انہیں تجلیات سے نوازا گیا ہے۔ اس سورت میں ان تمام اہم امور کا ذکر ہے جو اس سیر میں معاون یا حارج ہیں تاکہ بندہ مومن تسبیح کے آداب سیکھے، حمد کا منشا پائے، اور فضل و کرم کا مستحق بنے۔

رات کے ایک حصے میں یہ معراج ہوئی، امت کو بھی رات ہی کے ایک حصہ میں غفلت سے بیداری کا درس دیا جارہا ہے کہ رات عاشقوں کے لیے بنی ہے، جلوہ ذات ایسی ہی مبارک شب میں کھلتے ہیں، پھر فجر ہوتی ہے نورِ کلام معاون بن جاتا ہے، اس حال میں صدق ساتھ دیتا ہے، حق ظاہر ہوتا ہے باطل بھاگ جاتا ہے، قرآن رحمت بن کر مردِ مومن کو گھیر لیتا ہے خشیتِ الٰہی اس کو اس کے رب سے قریب کر دیتی ہے اور سورہ جو اللہ کی پاکی سے شروع ہوا تھا اللہ کی کبریائی پر ختم ہوتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ○

پاک ہے وہ ذات (وہ اللہ) جو اپنے بندے کو (مقامِ بندگی کی رفعتوں سے نوازنے کے لیے) ایک رات خانہ کعبہ سے بیت المقدس تک لے گیا جس کے گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں (اور یہ لے جانا اس لیے تھا) تاکہ ہم اس (برگزیدہ عبد، اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنی قدرت کی نشانیاں آنکھوں سے دکھائیں، بے شک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے (حقیقت میں تو سمع اور بصر دونوں صفات اللہ ہی کی ہیں لیکن اپنے بندہ کو انہیں صفات کا آئینہ بنا دیا۔ مقامِ قرب میں لاکر قوسِ احدیت اور واحدیت کو ملا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں عالم کے لیے رسول بنایا، سمجھا دیا کہ فاعلِ حقیقی مجھے سمجھو اپنے کو مجاز میں رکھو)۔

یہ تو خصوصی عطا تھی، جو خاتم النبیین، حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص تھی لیکن عنایاتِ الٰہی کا سلسلہ تمام انبیاء کے ساتھ رہا ہے ان میں کسی کو اپنی جانب بلایا گیا ہے اور ہدایت و رحمت کے ساتھ رخصت کیا گیا کسی کو سفینۂ رحمت میں لے لیا۔ غرض حضرت یعقوب علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ اور پھر حضرت عیسےٰ علیہم السلام تک انبیاء کا سلسلہ بنی اسرائیل ہی میں رہا۔ ہر چند

Marfat.com

اس نورانی جماعت انبیاء نے تبلیغ دین کا حق ادا کیا لیکن ان کی امت، چند لوگوں کے سوا گمراہی میں پڑی رہی
ان انبیاء کے ذکر کے ساتھ ان کی امتوں کی نافرمانیوں کا ذکر آتا ہے تاکہ امت محمدی مقام شکر گزاری میں
ثابت قدم رہے۔

۲۔ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝ؕ

اور (اے رسول) ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور ہم نے اس (کتاب) کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا (جس کا خلاصہ یہ تھا) کہ تم میرے سوا کسی کو (اپنا) کارساز نہ ٹھیراؤ۔ (جب بھی بنی اسرائیل نے غیر اللہ کا سہارا لیا انہیں ذلیل و خوار ہونا پڑا۔ اب یہ آخری موقع ہے کہ خاتم النبیین کی فضیلت اور عظمت کو سمجھیں اور توحید خالص کو اپنا شعار بنائیں)۔

اور حضرت موسیٰ کی قوم ہی پر کیا موقوف ہے یہ سب بھی تو حضرت نوح ہی کی اولاد ہیں اور نوح
اللہ کے پیغمبر اور شکر گزار بندے تھے کاش یہ ان کے نقش قدم پر چلتے۔

۳۔ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝

(تم جو) ان لوگوں کی اولاد (ہو) جن کو ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا تم انہیں کی طرح بنو، حق کہو، حق سمجھو، یہی معیت حق سفینۂ نجات بن جائے گی) بے شک وہ بڑا شکر گزار بندہ تھا (ہر کام برمحل کرتا تھا)۔

لیکن اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کی فطرت سے واقف تھا۔

۴۔ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝

اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں بتا دیا تھا (خود ان کی کتاب توریت یا دوسری کتابوں میں، یہ پیشینگوئی کی گئی تھی) کہ تم ملک میں دوبار فساد برپا کروگے، اور بڑی سرکشی کروگے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا، لوح محفوظ اور قضائے مبرم میں جو تھا جس طرح ہونا تھا وہ ہو کر رہا۔ اسی
کا ذکر آرہا ہے۔

۵۔ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ

پھر جب پہلے (وعدے) کا وقت آیا تو ہم نے تم پر اپنے سخت جنگ
بندوں کو مسلط کردیا پس وہ (تمہارے) شہروں میں پھیل گئے (تمہا

Marfat.com

شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ○

تلاش میں تمہارے گھروں میں گھُسے تم کو تباہ و برباد کیا) اور یہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔
(چنانچہ بختِ نصر کی خون آشامی سے تاریخ کے صفحات رنگے پڑے ہیں)

۶ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنٰكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِينَ وَجَعَلْنٰكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ○

پھر (تم نے توبہ کی اور ہماری طرف رجوع کیا تو) ہم نے ان پر تمہاری باری پھیر دی (اور ایک بار پھر تم کو دشمنوں پر غالب کر دیا) اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد بڑھا دی (اس طرح دشمن کے مقابلہ میں تم ایک بڑی جماعت بن گئے)۔

۷ إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ ۖ قف وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا ○

(اب) اگر تم بھلائی کرتے رہو گے تو اپنا ہی بھلا کرو گے اور اگر برائی کرو گے تو بھی اپنے ہی لیے (برا کرو گے، اس کا خمیازہ تم خود بھگتو گے) پھر جب دوسری بار اللہ کا وعدہ آجائے گا (پھر ہم دوسرے لوگوں کو مسلط کردیں گے) تاکہ (مار مار کر) تمہارے چہرے بگاڑ دیں (تمہاری سراسیمگی، پریشانی مجبوری معذوری تمہارے چہروں سے عیاں ہو) اور وہ پھر بیت المقدس میں اسی طرح داخل ہوں جس طرح پہلے داخل ہوئے تھے اور جہاں غلبہ پائیں اسے پوری طرح تباہ و برباد کردیں

بنی اسرائیل کی ان دو تباہیوں سے مفسرین نے مختلف مرادیں لی ہیں حضرت شاہ صاحب نے پہلی بربادی جالوت کے ہاتھوں، پھر داؤد علیہ السلام کے بعد ان کی خوش حالی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ تک ان کی طاقت و قوت کا دور اور دوسری بار بختِ نصر کے ہاتھوں تباہ و برباد ہونا مراد لیا ہے۔ بعض نے پہلے سے بختِ نصر دوسرے سے طیطوس رومی کا حملہ مراد لیا ہے اور یہی صورت تاریخ کے اعتبار سے زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ یہ حال تو ان یہودیوں کا ہوا جو گزر چکے اور اب سرکارِ دو عالم کے زمانہ کے یہود سے خطاب ہو رہا ہے کہ

۸ عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَإِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِينَ حَصِيرًا ○ وقف لازم

تمہارے رب سے دور نہیں کہ وہ تم پر رحم فرمائے اور اگر (تم اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے) تم نے پھر وہی (طرزِ عمل اختیار) کیا تو ہم بھی وہی (رویہ اختیار) کریں گے (جو پہلے کر چکے ہیں، یہ سزا تو دنیا کی ہوگی) اور دوزخ کو (تو آخرت میں) ہم نے کافروں کے لیے (دائمی) قید خانہ بنا ہی رکھا ہے۔

Marfat.com

لہذا اپنی جانوں پر رحم کھاؤ اور اللہ سے لڑائی مول نہ لو، اس کے رسول نبی آخر الزماں، اس کی کتاب پر ایمان لاؤ۔ یہی ہدایت ہے اور یہی راہِ نجات۔

٩۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًاۙ

بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور ان ایمان والوں کو جو (اس کی حقانیت پر اس کے فرمان پر یقین رکھتے ہیں اور) عمل صالح کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے (اللہ کے ہاں) بہت بڑا اجر ہے (دنیا اور آخرت کے بیشتر حقائق ان پر کھل جاتے ہیں)

١٠۔ وَّ اَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا۠ ع

اور جو لوگ آخرت پر ایمان (ہی) نہیں رکھتے ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (اس سے ان کو دوچار ہونا پڑے گا)۔

دوسرا رکوع

اللہ کے یہاں نیکی کا اجر بہت زیادہ ہے لیکن گناہوں کی پاداش بھی ہے۔ انسان جلد باز واقع ہوا ہے جسے اپنے اچھے بُرے کا شعور نہیں وہ جو منہ میں آتا ہے مانگتا ہے۔ اسے پتہ نہیں کہ اس کے لیے خیر کیا ہے اور شر کیا۔ یہ انقباض اور یہ انبساط، یہ لیل و نہار، یہ سب اس کو اس کی منزل مقصود کی طرف لیے جا رہے ہیں۔ ہدایت کی تلاش ہو تو کلام کی حقیقت قلب میں پاؤ۔ جو ہدایت پاتا ہے وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے ہدایت پاتا ہے اور جو بھٹکا رہتا ہے وہ در اصل اپنے نفس و نفسانیت کا شکار رہتا ہے، ہدایت کے لیے رسول آتے ہیں، ہدایت کرتے ہیں، ماننا نہ ماننا لوگوں کا کام ہے۔ رہی اللہ کی دین، تو جس کو جس طرح چاہتا ہے رزق عطا فرماتا ہے، خواہ یہ رزق محض جسم کی پرداخت سے متعلق ہو یا جسم و روح دونوں کی بالیدگی سے، یہ سب اس کی رحمانیت اور رحیمیت کے مظاہر ہیں، تم سے جو کہا جائے وہ کیے جاؤ اس کے منشا کی تلاش میں نہ الجھو اس کے حکم پر سر جھکا دو۔ سیر و طیر سب اسی سے ہے۔

١١۔ وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا

اور (بھول میں پڑا ہوا) انسان (اللہ سے) بُرائی کا بھی اسی طرح طالب ہوا ہے جیسے بھلائی کا۔ اور انسان تو (حقیقت سے نا آشنا) بہت جلد باز واقع ہوا ہے۔

١٢۔ وَ جَعَلْنَا الَّیْلَ وَ النَّهَارَ اٰیَتَیْنِ

اور ہم نے رات و دن کو (اپنی قدرت و حکمت کی) دو نشانیاں بنایا۔

Marfat.com

فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ
اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا
عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ
وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝

پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا، تاکہ تم (دن میں) اپنے رب کا فضل تلاش کرو (سعی معاش کے ساتھ اس کے کرم سے لو لگاؤ) اور برسوں کا شمار اور حساب جانو (نظر، حیاتِ مستعار پر رہے۔ سوچو کتنی گزر گئی، کیا جانے کتنی باقی ہے) اور ہر شے کو ہم نے تفصیل سے بیان کر دیا ہے (اگر نورِ ہدایت سے قلب مزین کرو گے تو اجمال و تفصیل سب پا جاؤ گے، غیر کے تصور سے گریزاں ہو گے۔ خدا کی خدائی سمجھ جاؤ گے خیر و شر خدا کے حوالہ کرو گے۔ قضا و قدر، اللہ کی حاکمیت اس کی مصلحت سے قلب میں کوئی خلجان پیدا نہ ہو گا)

۱۳- وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ
فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا ۝

اور ہر انسان کے اعمال ہم نے اس کے گلے لگا دیئے (اس کے اعمال اس کے گلے کا ہار بنا دیئے ہیں) اور قیامت کے دن (یہ) نامۂ اعمال ہم اسے نکال کر دکھائیں گے۔ جسے وہ (اپنی آنکھوں کے سامنے) کھلا ہوا دیکھے گا۔ (ہر عمل نظر کے سامنے ہو گا اور حکم ہو گا)

۱۴- اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ
الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ ۝

(دیکھ) اپنا نامۂ اعمال پڑھ لے (اور تو ہی اپنا ان اعمال کے پیشِ نظر فیصلہ کر لے) آج کے دن اپنا حساب کرنے کے لیے تو خود کافی ہے۔

انسان کو چاہیے کہ نورِ الٰہی کو دل میں اتارے اپنی کتاب آپ ہو جائے، اپنا محاسب آپ بنے۔

۱۵- مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ
لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ
حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝

جو کوئی راہ ہدایت اختیار کرتا ہے اپنے ہی فائدے کے لیے کرتا ہے اور جو گمراہی میں پڑتا ہے تو اس کا نقصان بھی اسی کو ہوتا ہے، اور کسی پر کسی دوسرے کا بوجھ نہیں پڑتا۔ (خیر و شر گو اللہ کی تخلیق ہے لیکن اس کا اکتساب انسان خود کرتا ہے جو چاہے اختیار کرے جیسا کرے گا ویسا بھرے گا، اور یہ سزا بھی سزا سے آگاہ کرنے کے بعد ہے) اور ہم ہرگز سزا نہیں دیتے جب تک ہم کوئی رسول نہ بھیج لیں۔

۱۶- وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً
اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا
فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا

اور جب ہم کسی بستی کو (اس کی بداعمالیوں کے سبب سے) تباہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم اس کے عیش پسند لوگوں کو حکم دیتے ہیں (انکو رسولوں کے ذریعہ احکام پہنچا دیتے ہیں تاکہ وہ خود درست ہوں اور ان کے اثر سے

Marfat.com

تَدۡمِيۡرًا ○

عوام اپنی بداعمالیوں سے متنبہ ہوں) پھر وہ نافرمانی کرتے ہیں اس طرح ان پر حجت تمام ہو جاتی ہے پھر ہم اس (بستی) کو تباہ (و برباد) کر ڈالتے ہیں۔

دیکھ لو حضرت آدم سے حضرت نوح سے قبل تک لوگ اسلام پر رہے، پھر وہ شرک و کفر میں مبتلا ہوئے۔ حضرت نوح علیہ السلام ہدایت کے لیے آئے جو ان پر ایمان نہ لائے تباہ و برباد ہوئے اور حضرت نوح علیہ السلام کے بعد سے نافرمان کافروں، مفسدوں کے ساتھ یہ تباہی و بربادی کا سلسلہ جاری رہا۔

۱۷۔ وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡۢ بَعۡدِ نُوۡحٍ‌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ○

اور ہم نے نوح (کی بعثت) کے بعد سے کتنی ہی امتوں کو ہلاک کر ڈالا اور (ان کی طاقت ان کی سینہ زوری اور کج بحثی انکو عذاب سے بچا نہ سکی بات یہ ہے کہ) آپ کا رب اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے والا (اور) دیکھنے والا کافی ہے (وہ ہر ایک کو اس کے گناہ کے مطابق سزا دیتا ہے)۔

لیکن اللہ کے جملہ امور اس کی حکمتِ تکوینی کے تحت ہیں۔

۱۸۔ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡعَاجِلَةَ عَجَّلۡنَا لَهٗ فِيۡهَا مَا نَشَآءُ لِمَنۡ نُّرِيۡدُ ثُمَّ جَعَلۡنَا لَهٗ جَهَنَّمَ‌ ۚ يَصۡلٰٮهَا مَذۡمُوۡمًا مَّدۡحُوۡرًا ○

جو کوئی دنیا (میں اپنی سعی کا بدلہ) چاہتا ہے ہم اس کو دنیا ہی میں جتنا چاہتے ہیں (اور) جسے چاہتے ہیں دے دیتے ہیں (اسی طرح اسے دنیا کے لیے سعی کا بدلہ دنیا میں مل جاتا ہے) پھر اس (محروم آخرت) کے لیے ہم نے دوزخ بنا دی ہے جس میں وہ راندہ (بارگاہ) ہو کر داخل ہوگا۔

۱۹۔ وَمَنۡ اَرَادَ الۡاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعۡيَهَا وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰۤـئِكَ كَانَ سَعۡيُهُمۡ مَّشۡكُوۡرًا ○

اور جو کوئی آخرت کا (دل سے) خواہاں ہوتا ہے اور اس کے لیے پوری کوشش کرتا ہے اور وہ صاحبِ ایمان بھی ہوتا ہے تو ایسے لوگوں کی کوشش ٹھکانے لگتی ہے (یہ سعی مقبولِ بارگاہ ہوتی ہے یعنی جب نیت عمل، ایمان تینوں ہوں تب سعی مشکور ہوتی ہے) (الغرض)

۲۰۔ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَۤاءِ وَهٰٓؤُلَۤاءِ مِنۡ عَطَآءِ رَبِّكَ‌ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحۡظُوۡرًا ○

ہم ہر ایک کی مدد کرتے ہیں (جو طالبِ دنیا ہیں) ان کی بھی اور (جو طالب آخرت ہیں) ان کی بھی۔ (یہ عطیات ہیں) آپ کے پروردگار کی بخشش ہے۔ اور آپ کے رب کی بخشش میں کوئی (مانع و) مزاحم نہیں ہو سکتا (جب کافر کو دنیا میں دیتا ہے تو مومن کو دین و دنیا میں کیا کچھ نہ دے گا

Marfat.com

اور اسے کون روک سکتا ہے)۔

اللہ کا فضل عام ہے

۲۱- اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝

دیکھو (دنیا میں) ہم نے بعض کو بعض پر کس طرح فضیلت دے رکھی ہے اور (اس پر آخرت کی فضیلتوں کا قیاس کرو اگرچہ) آخرت تو درجات میں بہت بڑی اور فضل میں بہت اعلیٰ ہے۔

دیکھو اسباب پرست مت جاؤ، اور اسباب کو چھوڑو بھی نہیں لیکن

۲۲- لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝ ع

ع ۱۲ ۲

اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہ بناؤ۔ ورنہ الزام کھا کر بیکسی کے عالم میں بیٹھ جاؤ گے۔ (شرک وہ چیز ہے جو انسان کو کسی دین کا نہیں رکھتا، ہر ذی عقل کی نظر میں تم ذلیل ہو گے، اور کسی میں طاقت نہیں جو تمہاری مدد کر سکے)۔

تیسرا رکوع

گزشتہ رکوع میں ہدایت کی یافت اور سعی مشکور کا ذکر تھا۔ بتایا گیا کہ سرچشمۂ ہدایت انبیاء علیہم السلام ہیں جو اللہ کے حکم کو لوگوں تک پہنچاتے اور اپنی پاک زندگی سے اس پاک بے نیاز کی طرف لے جاتے ہیں۔ نیت، عمل اور ایمان ہو تو انسان کی سعی بھی مشکور ہوتی ہے۔ اب ہدایت کی راہ بتائی جا رہی ہے ان امور کا ذکر ہے جن پر عمل پیرا ہو کر انسان آخرت کی نعمتیں حاصل کر سکتا ہے۔ یہ بارہ امور ہیں، یہی طریقہ محمدی ہے انہیں کے اجزا گزشتہ انبیاء علیہم السلام عام کرتے آئے ہیں اور اب ان مکمل ہدایات کا حامل قرآن ہے۔

پہلا حکم اور اسی کے ساتھ دوسرا تاکہ دوسرے کی اہمیت بھی نمایاں ہو۔

۲۳- وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا

اور آپ کے پروردگار کا یہ فرمان (عام) ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کیا کرو (کہ اللہ تمہارا رب ہے اور تمہارے پالنے والے دنیا میں یہی ماں باپ ہیں) اگر تمہارے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف تک نہ کہو (کوئی معمولی سی بات "ہوں"، "ہاں"، بھی اس طرح زبان پر نہ آئے کہ انہیں ناگوار ہو) اور نہ ان کو جھڑکو، بلکہ ان سے ادب کے ساتھ بات

Marfat.com

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○

کرو (تمہارے ہر قول و فعل سے ادب نمایاں ہو۔ کہ یہی ادب حسن سلوک کی جان ہے)۔

۲۴۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○ؕ

اور اپنے بازو نہایت عاجزی اور نیازمندی سے ان کے سامنے جھکا دو اور ان کے لیے دعا کرو کہ اے (میرے) پروردگار تو ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں (محبت و شفقت سے) پالا تھا

بڑھاپے میں بچپن کے سے تصور پیدا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس وقت بوڑھے والدین کے ساتھ ان کی خدمت کا ادب سکھا رہا ہے کہ تمہارے لیے ان کی جھڑکی بھی شفقت تھی، لیکن تم کو یہی حکم ہے کہ سراپا ادب بن کر محبت اور نیازمندی کے ساتھ خدمت کرو اور اللہ سے اس خدمت کا حوصلہ طلب کیا کرو کہ حقوق العباد میں سب سے بڑی نیکی یہی ہے اور رضائے الٰہی کا سب سے آسان وسیلہ بھی یہی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ پہلی آیت ہی میں اس کا ذکر شروع ہوا اور دوسری میں اس کی مزید وضاحت ہوئی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "وہ شخص خاک میں مل گیا جس نے اپنے والدین کو پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی"۔

انسان کے عمل کا بدلہ اس کی نیت پر ہے، اللہ کی عبادت اور والدین کی خدمت میں دونوں جگہ نیت، خوش کرنا، راضی کرنا ہونا چاہیے ایک جگہ خالص اللہ کو، دوسری جگہ اللہ کے لیے ماں باپ کو۔

۲۵۔ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ○

تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم (دل سے) ان کی تواضع اور خدمت کرتے ہو، (واقعی) نیک ہو تو بے شک وہ رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے (تمہاری یہ نیکیاں تمہاری مغفرت کا وسیلہ بن جائیں گی)۔

اب تیسرا حکم دیا جا رہا ہے۔

۲۶۔ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ○

اور رشتہ دار کو اس کا حق ادا کرو اور مسکین اور مسافر کو (اس کا حق) اور (اپنا مال) فضول (بے موقع) نہ اڑاؤ۔ (کہ خود محتاج ہو جاؤ)۔

Marfat.com

۲۷۔ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ○

بے شک فضول خرچ شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب (کی نعمتوں) کا (سب سے پہلا) ناشکر گزار ہے۔ (انسان کے لیے شکر گزاری یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں کو اللہ کے بتائے ہوئے طریقے سے اللہ کے لیے خرچ کرے، دکھاوا نہ ہو، صرف ہو اسراف نہ ہو)۔

۲۸۔ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ○

اور اگر تم کو اپنے پروردگار کی طرف سے رحمت (یعنی فراخ دستی) کے انتظار میں جس کی تمھیں امید ہو ان سے تغافل برتنا پڑے تو ان سے نرمی سے بات کر دیا کرو۔

چوتھا حکم

۲۹۔ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ○

اور نہ اپنا ہاتھ گردن سے باندھ لو (اور بخل پر اُتر آؤ) اور نہ اس کو بالکل کھول ہی دو (کہ سخاوت سمجھ کر کچھ پاس نہ رکھو) کہ تم ملامت زدہ اور شکستہ حال ہو کر رہ جاؤ (لوگ تمہاری غلط قسم کی سخاوت کا مذاق اڑائیں اور تم تہی دست ہو جاؤ)۔

۳۰۔ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ○ ع ۳ ۸ ۳

بے شک تمہارا رب جس کے لیے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ بے شک (وہ جانتا ہے کہ کس کے ساتھ کیا کرنا ہے) وہ اپنے بندوں (کے ظاہری اور باطنی احوال) کا جاننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔

چوتھا رکوع

احکامات جاری ہیں۔ البتہ چونکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم تھا، اور اسراف سے روکا گیا تھا اس لیے اولاد کی پرورش جو انسان کے فرائض میں سے ہے، اس کی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے اور محض تنگ دستی کی وجہ سے ان کو مار ڈالنا ایک بہت بڑا گناہ قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد دیگر اہم معاملات کا ذکر آ رہا ہے جن پر معاشرہ کی اصلاح اور فلاح و بہبود کا دار و مدار ہے۔

پانچواں حکم

۳۱۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے مت مار ڈالو۔ (کیونکہ ہم ہی ان کو

Marfat.com

إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ
إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا ○

روزی دیتے ہیں اور تم کو بھی ۔ بے شک ان کو مار ڈالنا بہت بڑا گناہ ہے ۔ (جان لینے کا اختیار تم کو نہیں پہنچتا ۔ جو پیدا کرتا ہے، زندگی دیتا ہے، رزق کا بھی وہی ضامن ہے)۔

چھٹا حُکم

۳۲- وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ
فَاحِشَةً ۖ وَسَاءَ سَبِيلًا ○

اور زنا کے قریب (بھی) مت جاؤ یقیناً وہ بے حیائی اور بڑی بُری راہ ہے (معاشرہ اسی سے بگڑتا، فرد اسی سے تباہ ہوتا ہے اور اقدار اسی سے پامال ہوتے ہیں)۔

ساتواں حُکم

۳۳- وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ
اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَنْ قُتِلَ
مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ
سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ ۖ
إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا ○

اور جس جان کو اللہ نے (قتل سے) منع فرما دیا اسے مت مارو مگر جائز طور پر (کہ شرعاً تم مجبور ہو جاؤ کہ وہ قاتل ہو یا مرتد ہو وغیرہ) اور جو کوئی ناحق مارا جائے، تو ہم نے اس کے وارثوں کو حق دیا ہے (کہ قتل کا بدلہ طلب کریں) لیکن قتل کرنے (یعنی قصاص لینے) میں حد سے تجاوز نہ کریں بیشک اس کو (اللہ اور اس کے نیک بندوں کی) مدد حاصل ہے (اللہ کا حکم ہے کہ قاتل کی حمایت نہ کی جائے لیکن بدلہ لینے میں کوئی زیادتی بھی نہ ہو)۔

آٹھواں اور نواں حُکم

۳۴- وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ
أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ
الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ○

اور یتیم کے مال کے قریب (بھی) نہ جاؤ (اس پر بے جا تصرف نہ کرو) بجز ایک احسن طریقہ کے (کہ اس کے لیے مفید ثابت ہو) یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچے ۔ (پھر اس کا مال اس کے حوالے کر دیا جائے یا اس کی اجازت سے اس کی بھلائی کے لیے صرف ہو) اور وعدہ پورا کرو ۔ (اللہ سے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کرو ۔ اس کے وعدے میں اس کے بندوں کے حقوق بخوبی شامل ہیں) بے شک (اللہ کے یہاں) عہد کی پوچھ گچھ ہوگی (بدعہدی کا وبال ضرور پڑے گا)۔

دسواں حُکم

۳۵ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا

اور جب ناپ کر دو تو ناپ پوری رکھو اور (جب) تولو تو (برابر تولو) ترازو

Marfat.com

بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيلًا ○

سیدھی رہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہے (معاشرہ کی اصلاح میں لین دین، ناپ تول میں دیانتداری کو بڑا دخل ہے اسی طرح اصلاح قلب کے لیے ضروری ہے کہ دل ایسا ہو کہ سب خیر و شر برابر تلتے چلے جائیں۔ فرائض کے تحت کام ہوں نفس کا غلبہ نہ ہونے پائے)۔

گیارھواں حکم

۳۶۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــُٔـوْلًا ○

اور جس بات کی تم کو (صحیح) خبر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو۔ (سنی سنائی باتوں پر نہ جاؤ یا د رکھو کہ) بلاشبہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے پوچھ گچھ ہوگی۔ (اس بازپرس کے دن سے غافل نہ ہو، اور اس ڈھیل پر جو دنیا میں لوگوں کو دی جاتی ہے اترا نہ جاؤ)۔

اور یہی اس سلسلہ کا بارھواں حکم ہے

۳۷۔ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ○

اور زمین پر اکڑ کر (اتراتے ہوئے) مت چلو۔ نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندیوں کو پہنچ سکتے ہو (تم جو ہو وہی رہو گے، تمہاری اکڑ پھوں سے تمہاری حقیقت بدل نہ جائے گی)۔

الغرض

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ○

یہ سب بری باتیں (جن سے تم کو منع کیا گیا ہے) تمہارے رب کے نزدیک بڑی بیزاری کی ہیں (اس کی رضا چاہتے ہو تو خود ان باتوں سے بیزار رہو اور جس کام کے کرنے کا جس طرح حکم دیا گیا ہے وہ کیے جاؤ)۔

۳۹۔ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ○

یہ (ہدایت کی) باتیں اس حکمت سے ہیں جو آپ کے رب نے آپ کی طرف وحی فرمائی (تاکہ لوگ قولِ حق، کلمہ حق اور رسولِ برحق کو سمجھیں) اور (خوب یاد رکھو کہ) اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھہراؤ ورنہ (اے مخاطب) تو ملامت زدہ راندہ (بارگاہ) ہو کر جہنم میں پھینکا جائے گا۔

Marfat.com

اے مشرکو! تم کو کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کی طرف لڑکیوں کی نسبت کرتے ہو فرشتوں کو اللہ کی نعوذ باللہ بیٹیاں کہتے ہو اور لڑکوں کو جو تم اچھا سمجھتے ہو ان کی نسبت اپنی جانب کرتے ہو، ذرا سوچو تو کہ خالق کائنات "لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ" کے متعلق تم کتنی بڑی گستاخی کر رہے ہو۔

۴۰۔ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ۝ ع ۴

(مشرکو!) کیا تم کو تمہارے رب نے چن کر بیٹے دے دیئے اور اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا؟ (یہ احمقانہ بات کس طرح کہتے ہو) تم تو بڑی (نامعقول) بات کہہ رہے ہو، (کیسے نادان ہو)۔

پانچواں رکوع

تیسرا رکوع توحید سے شروع ہوا تھا درمیان میں اہم پند و نصائح بیان ہوئے پھر چوتھے رکوع میں توحید کا بیان ختم کرتے ہوئے مشرکانہ عقائد سے متنبہ کیا گیا، اب وحی اور قرآن کی عظمت کا بیان کیا جا رہا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ قرآن شریف کیا ہے۔ ایک بات کو پھیر پھیر کر سمجھایا جاتا ہے، ایک ہی مصدر سے مختلف مشتقات بنائے جاتے ہیں، اور ہر ہر بات کو اچھی طرح ذہن نشیں کیا جاتا ہے، جو قرآن کہتا ہے وہ صاحبِ قرآن اپنے قول و فعل اور ہر ہر ادا سے اس کی ترجمانی فرماتے ہیں، تاکہ لوگ سبق لیں، پند و نصائح ذہن میں لائیں دل سے قبول کریں، جان لیں کہ جو حق سے گریزاں ہیں، حق ان سے بیزار ہے۔

۴۱۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝

اور ہم نے قرآن میں (تمام اہم امور) پھیر پھیر کر (طرح طرح سے) بیان کیئے ہیں تاکہ (لوگ) نصیحت حاصل کریں مگر (افسوس کہ وہ ان حقائق پر کان نہیں دھرتے برخلاف اس کے) وہ اور بدک جاتے ہیں (ان کی نفرت اور بڑھ جاتی ہے)۔

۴۲۔ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝

آپ فرما دیجئے کہ اگر اس (خدا) کے ساتھ اور معبود ہوتے جیسا کہ (مشرکین) کہتے ہیں تو اس وقت وہ صاحبِ عرش کی طرف (پہنچنے کا کوئی) راستہ نکالتے (کہ اس کی خدائی میں شریک ہوں اور اس کی حکومت و تنظیم کو درہم برہم کر دیں، لیکن کیا وہ ایسا کر سکتے ہیں؟ کیا کسی کو اس کی قدرت و حکمت میں دخل دینے کا مجاز ہے؟ اگر نہیں تو پھر کیوں نہیں سمجھتے کہ)

Marfat.com

۴۳۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ○

وہ پاک ہے اور جو کچھ یہ کہتے ہیں اس سے وہ بہت بلند اور برتر ہے۔

۴۴۔ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○

فرما دیجئے کہ

ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان (آسمانوں اور زمین) میں ہے سب کے سب اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور (عرش سے فرش تک) کوئی ایسی شے نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم اس کی تسبیح کو نہیں سمجھتے (زبانِ حال اور زبانِ قال سے سب اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر بھی منکر اللہ کو نہیں مانتے) بیشک وہ بردبار (تحمل والا درگزر کرنے والا اور) بخشنے والا ہے (ورنہ کسی کی کیا مجال کہ لب ہلا سکے)۔

اللہ کا کلام! آپ پڑھنے والے! پھر بھی یہ منکر ایمان نہ لائیں۔

۴۵۔ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ○

اور (بات یہ ہے کہ) جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک نظر نہ آنے والا حجاب حائل کر دیتے ہیں۔

۴۶۔ وَّجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ○

اور ہم ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ وہ اس کو سمجھ ہی نہ سکیں، اور ان کے کانوں میں ایک بوجھ پیدا کر دیتے ہیں (کہ سن بھی نہ سکیں)، اور جب آپ قرآن میں (قرآن پڑھتے ہوئے)، اپنے پروردگار یکتا کا ذکر کرتے ہیں تو (ان کا جذبۂ کفر و انکار ان کو وہاں ٹھہرنے نہیں دیتا اور) یہ پیٹھ پھیر کر نفرت سے چل دیتے ہیں (ان کے کان تو اپنے جھوٹے معبدوں کے نام سننے کے متمنی رہتے ہیں، سمع تو ہے لیکن حق بات ان پر گراں گزرتی ہے، یہ حق سے بدکتے ہیں اور حق ان سے نفرت کرتا ہے)

۴۷۔ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ

جس وقت یہ لوگ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں تو جس نیت سے یہ سنتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں اور (ہم اس سے بھی خوب واقف ہیں)

Marfat.com

نَجۡوٰۤی اِذۡ یَقُوۡلُ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ○

جب یہ سرگوشیاں کرتے ہیں (اور) جب یہ ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جو سحر زدہ (جادو کیا ہوا) ہے۔

۴۸۔ اُنۡظُرۡ کَیۡفَ ضَرَبُوۡا لَکَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَبِیۡلًا ○

ذرا دیکھئے کہ یہ آپ پر کس کس طرح کی باتیں بناتے ہیں پس گمراہ ہوگئے ہیں۔ اس لیے یہ راستہ نہیں پا سکتے۔ (توہینِ رسول سے ہدایت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں)

۴۹۔ وَقَالُوۡۤا ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ خَلۡقًا جَدِیۡدًا ○

اور یہ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم (مرکھپ کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائینگے (اور مٹی میں مل جائیں گے تو) کیا ہم ازسرِ نو زندہ کرکے اٹھائے جائینگے (ان کے نزدیک یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے)۔

۵۰۔ قُلۡ کُوۡنُوۡا حِجَارَۃً اَوۡ حَدِیۡدًا ○

آپ فرما دیجئے (تمہاری مٹی نے تو حیات کا اثر کبھی قبول بھی کیا تھا اس کو چھوڑ کر اگر) تم پتھر یا لوہا ہو جاؤ (جس میں حیات کے قبول کرنے کی بظاہر تمہارے نزدیک کوئی صلاحیت ہی نہیں تب بھی تم زندہ کیئے جاؤ گے اور اس کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے)۔

۵۱۔ اَوۡ خَلۡقًا مِّمَّا یَکۡبُرُ فِیۡ صُدُوۡرِکُمۡ ۚ فَسَیَقُوۡلُوۡنَ مَنۡ یُّعِیۡدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیۡ فَطَرَکُمۡ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ۚ فَسَیُنۡغِضُوۡنَ اِلَیۡکَ رُءُوۡسَہُمۡ وَیَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی ہُوَ ؕ قُلۡ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ قَرِیۡبًا ○

یا کوئی اور چیز (ہو جاؤ) جس کو تم اپنے دل میں (پتھر اور لوہے سے زیادہ قبولِ حیات کے لیے) مشکل سمجھو (وہ اس خیال سے اور زیادہ خوش ہو جائیں گے) پھر وہ کہیں گے کہ اب ہم کو کون دوبارہ زندہ کرے گا، فرما دیجئے، وہی جس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا پھر (یہ لاجواب ہوں گے تو انکار کے طور پر) آپ کے آگے سر ہلائیں گے اور (تعجب و تمسخر سے) پوچھیں گے وہ کب ہوگا! فرما دیجئے (اس کو مذاق نہ سمجھو) شاید وہ قریب ہی ہوگا (جو مرا اس کی قیامت قائم ہوگئی، موت کی گھڑی کب آجائے کسی کو معلوم نہیں۔ آنا بہر حال یقینی ہے پھر قیامت کی گھڑی سے بھی کوئی واقف نہیں نہ اس کا نزدیک ہونا اس کے برپا ہونے پر کھل جائے گا)،

سن لو یہ اس دن ہوگا

۵۲۔ یَوۡمَ یَدۡعُوۡکُمۡ فَتَسۡتَجِیۡبُوۡنَ

جس دن وہ تم کو پکارے گا تو تم اس کی تعریف کرتے ہوئے (قبروں سے

Marfat.com

بِحَمۡدِهٖ وَتَظُنُّوۡنَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا۝ ع ۵ ۱۲ ۵
اُٹھ کر) چلے آؤ گے اور خیال کرو گے کہ (دنیا میں) تم بہت تھوڑی دیر رہے ۔

چھٹا رکوع

لہذا اللہ کے نیک بندوں کو ہر ایسی بات سے احتراز کرنا چاہیئے جو مہمل ہو، ہلکی ہو۔ ان کو ہمیشہ اچھی بات، احسن انداز سے کہنا چاہیے، جو دیکھا ہے وہی کہیں ۔ ذکر و فکر میں رہیں، یقیناً شیطان انسان کا دشمن ہے، اللہ سب کے حال سے واقف، سب کا حسب حال مددگار و معاون ہے لیکن جو اللہ کو نہ پکاریں وہ اللہ کو کیا پائیں گے، وہ تو گمراہی کی راہ پر ہیں اور یہی ان کو مل جائیگی۔

۵۳۔ وَقُلۡ لِّعِبَادِيۡ يَقُوۡلُوا الَّتِيۡ هِيَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ يَنۡزَغُ بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِيۡنًا۝
اور آپ میرے بندوں سے فرما دیجئے کہ بات ایسی کیا کریں جو احسن ہو (بہتر بھی ہو اور پسندیدہ بھی اور فلاح دارین کا ذریعہ اور خیر پر مبنی ہو۔ جس کو یاد کریں نیکی سے یاد کریں)، بیشک شیطان ان میں فساد ڈلواتا ہے شیطان تو انسان کا صریح دشمن ہے (وہ تو یہی چاہتا ہے کہ انسان دنیا میں الجھ جائے ایسی بات کہے جو جھگڑے کا سبب بنے جس میں ایک کا فائدہ دوسرے کا نقصان ہو اور وہ شر و فساد میں مبتلا ہو جائے)۔

۵۴۔ رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ بِكُمۡ ؕ اِنۡ يَّشَاۡ يَرۡحَمۡكُمۡ اَوۡ اِنۡ يَّشَاۡ يُعَذِّبۡكُمۡ ؕ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا۝
(اے لوگو) تمہارا رب تمہارے حال سے خوب واقف ہے اگر چاہے تو تم پر رحم فرمائے (تمہاری غلطیوں سے درگزر کرے) اور اگر چاہے تو تم کو عذاب میں مبتلا کرے۔ اور (اے رسول) ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا (آپ ہر ایک کے لیے رحمت کے خواہاں ہیں، لیکن ان میں سے بیشتر شانِ رحمت کی قدر نہیں جانتے، آپ ان کے ذمہ دار نہیں ۔ اللہ جانتا ہے کہ اسے اپنی رحمت کا نزول کہاں کرنا ہے)۔

۵۵۔ وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَلَقَدۡ فَضَّلۡنَا بَعۡضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعۡضٍ وَّاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا۝
اور آپ کا رب ان کو خوب جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں (وہ انسانوں کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق نوازتا ہے۔ کسی کو پیغمبر بناتا ہے کسی کو پیغمبروں میں بھی فضیلت دیتا ہے اور صاحب کتاب کرتا ہے۔ کہیں صالحین کی وہ اُمت پیدا کرتا ہے جس کا ذکر زبور میں ہے یعنی اُمت مسلمہ۔ یہ سب اسی کا انتخاب ہے) اور بیشک ہم نے بعض انبیاء کو دوسرے انبیاء پر فضیلت دی ہے اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی (غرض جس امت سے

Marfat.com

جو وعدے کیے وہ پورے ہوئے)۔

۵۶۔ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝

آپ فرما دیجیے (کہ اے مشرکو!) جن کو تم نے اللہ کے سوا (خدا) سمجھ رکھا ہے (ذرا) ان کو پکارو (ان کی مدد چاہو) تو (تم دیکھو گے کہ) ان کو تمہاری تکلیف دُور کرنے یا بدل دینے کا قطعی اختیار نہیں۔ (وہ تو خود مجبور ہیں کسی کی مدد کیا کریں گے)۔

۵۷۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝

وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کے ہاں وسیلہ تلاش کر رہے ہیں (یعنی یہ مشرکین جن ملائکہ، اجنہ یا انبیاء کے متعلق الوہیت کا دعویٰ کرتے تھے وہ خود اس فکر میں ہیں)، کہ ان میں کون (اللہ سے) زیادہ قریب ہوتا ہے اور وہ اس کی رحمت کے متمنی ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک آپ کے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے (انسان وہ نہ کرے کہ عذاب سے بچ ہی نہ سکے)۔

(آیت بالا میں ان جنوں کی طرف اشارہ ہے جو مسلمان ہو چکے تھے لیکن کفار ان کی عبادت کرتے رہے اور ان ملائکہ اور انبیاء کی طرف جن کی لوگوں نے پرستش شروع کر دی تھی۔

۵۸۔ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

اور ایسی کوئی بستی نہیں جسے ہم یوم قیامت سے قبل نیست و نابود نہ کر دیں یا اس (کے رہنے والوں) کو سخت عذاب نہ دیں (یہ بستیاں خواہ کفار کی ہوں یا وہ جن میں شعائر اللہ کی توہین علی الاعلان کی جا رہی ہو۔ اللہ کو سب کے حال و نیت کا علم ہے اور) یہ (قطعی فیصلہ اللہ کی) کتاب (لوحِ محفوظ) میں لکھا ہوا ہے۔

۵۹۔ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ

اور ہم نے (ایسی مخصوص) نشانیاں (جن کے لوگ طالب ہوا کرتے تھے) اس لیے بھیجنا بند کر دیں کہ پہلے لوگ اس کی تکذیب کر چکے ہیں اور (مثال کے طور پر) ہم نے قوم ثمود کو (ان کی فرمائشی نشانی یعنی پتھر سے) اونٹنی دی جو باعثِ بصیرت تھی (کہ ان کی آنکھیں کھلیں اور وہ اللہ اور اس کے پیغمبر حضرت صالح پر ایمان لائیں)، لیکن انہوں نے اس پر (بڑا) ظلم کیا

Marfat.com

بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝

اور (اس طرح کی) نشانیاں تو ہم ڈرانے ہی کو بھیجا کرتے ہیں (تاکہ لوگ اللہ کی قدرت کو دیکھیں اور اس کے عذاب سے ڈریں)۔

کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش ظاہر کی کہ مکہ کی پہاڑیوں کو سونے کا کر دیا جائے یہاں کی زمین ہموار سرسبز و شاداب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کے مطابق یہ معجزات نہ دکھلائے، کیونکہ جب فرمائشی معجزہ ظاہر کیا جائے اور لوگ ایمان نہ لائیں تو پھر اللہ کا عذاب آتا ہے، اللہ تعالیٰ کفار کی نیت سے واقف تھا اس کو منظور نہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی عمومی عذاب نازل ہو۔ البتہ حضور کی دلجوئی کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ ان کے طعن و تشنیع کی طرف التفات نہ کریں۔

۶۰۔ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝ ع ۶

اور (وہ وقت یاد کیجیے) جب ہم نے آپ سے کہا کہ آپ کے پروردگار نے لوگوں کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے (کہ نہ تو آپ کو کفار ضرر پہنچا سکتے ہیں، نہ اپنی جانوں کو خود اپنے اعمالِ بد کے انجام سے بچا سکتے ہیں) اور جو منظر ہم نے آپ کو (شبِ معراج میں) دکھایا وہ تو لوگوں کے لئے ایک آزمائش ہے (صادق ایمان لائیں گے عقل پرناز اں الجھے رہ جائیں گے)، اور وہ (تھوہڑ کا) درخت (بھی ایک آزمائش ہی ہے) جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے (کفار نے جس پر اعتراض کیا کہ دوزخ میں تھوہڑ کے درخت بھی ہوں گے! وہ کیسی آگ ہے کہ آدمی اور پتھر جلیں گے اور درخت اُگیں گے یہ دراصل بڑی آزمائش ہے یہ وہی سمجھتے ہیں جو اللہ کی قدرت اور دوزخ کی حقیقت کو جانتے ہیں یا ایمان بالغیب رکھتے ہیں) اور ہم (طرح طرح سے) ان کو ڈراتے ہیں لیکن (وہ محرومِ ایمان ہیں) ان کی سرکشی بڑھتی ہی جاتی ہے۔

ساتواں رکوع

سخت عذاب کا ذکر لوگوں کو ڈرانے کے لیے ہوتا ہے لیکن جن کے دل پھرے ہوئے ہیں تو ان میں اللہ کے کلام سے سرکشی پیدا ہوتی ہے اس کی اوّلین اور بہترین مثال خود شیطان ہے جس کا واقعہ یاد دلایا جا رہا ہے، جس نے اللہ کے حکم سے انکار کیا اور اپنی اس گستاخی پر معافی نہ مانگی بلکہ سرکشی کے لیے مہلت طلب کی لیکن اس کی جملہ سرکشی نہ اللہ کے عذاب کو کم کر سکتی ہے نہ بحیثیت مجموعی انسان کی عظمت کو گرا سکتی ہے۔

Marfat.com

۶۱- وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۚ

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے (یہی نہیں بلکہ اللہ سے بحث شروع کی اور بحث بھی اپنی بڑائی اور آدم کی پستی سے متعلق) بولا کیا میں اس کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا (اور مٹی تو آگ سے پست چیز ہے - بلند پست کو سجدہ کیسے کر سکتا ہے یہ شیطانی بحث کا لبِّ لباب تھا، اللہ تعالیٰ اس کی نیت سے خوب باخبر تھا لیکن پکڑ عمل کے بعد ہے - جو شیطان کا حال ہوا وہی اس کی پیروی کرنے والوں کا حال ہوگا اس کی ڈھیل لوگوں کی آزمائش کے لئے ہے) -

۶۲- قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؗ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ○

(شیطان) بولا ذرا دیکھ تو اس شخص کو جس کو تو نے میرے مقابلہ میں بلند مرتبہ دیا ہے (اس کا کیا برا حال کرتا ہوں) اگر تو مجھے قیامت کے دن تک ڈھیل دے تو اس کی ساری اولاد کو قبضہ میں کر لوں (ایسا قابو کروں جیسے سائیس گھوڑے کو کرتا ہے یا اس طرح برباد کر دوں جیسے جڑ کاٹ کر رکھ دیتے ہیں) سوائے چند لوگوں کے (جو تیرے نیک بندے ہیں جو کسی کے پھندے میں نہیں آتے) -

۶۳- قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ○

فرمایا - جا (تجھ کو مہلت ہے) پھر جو ان (لوگوں) میں سے تیری پیروی کرے گا، تو بے شک تم سب کی سزا دوزخ ہے اور سزا (بھی) پوری - (تُو دنیا میں ان کو بہکا، آخرت میں ان کا حشر بھی تیرے ساتھ دوزخ میں ہوگا)

شیطانی چالوں کا ذکر ہے: بے بنیاد باتیں - افواجِ شیاطین - معاشی اور معاشرتی فساد - جھوٹے وعدے -

۶۴- وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ

اور ان میں سے جس کو تو بہکا سکے اپنی (شیطانی) آواز سے (جو برائی کی طرف لے جاتی ہے اور دنیا کی محبت پیدا کرتی ہے) بہکا لے - اور (یہی نہیں بلکہ اپنے شیاطین کی پوری فوج) اپنے سوار و پیادے ان پر چڑھا لا - اور (ہر طرح ان کو بہکا اور) ان کے مال و اولاد میں ان کا شریک ہو - اور (خوب سبز باغ انہیں دکھا) خوب ان سے (جھوٹے) وعدے کر، اور (شیطان کے وعدے

Marfat.com

وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ○ — سچے کب ہوسکتے ہیں، شیطان تو ان سے بس جھوٹے وعدے ہی کرتا ہے۔

شیطان نے اللہ سے مہلت طلب کی، مکمل طور پر اسے مہلت دی گئی، ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا گیا کہ جو اللہ کے ہو گئے شیطان کا کوئی قابو ان پر چل نہیں سکتا۔

۶۵۔ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ○ — بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا قابو نہیں چل سکتا اور (ان مخلص بندوں کی مخلص جماعت کے لیے) آپ کا رب کارساز کافی ہے۔

جب خالق کائنات کی رحمت اور نصرت ساتھ ہو تو ہر خطرہ سے نجات ملتی ہے اور اس کا فضل شامل حال ہو جاتا ہے۔

۶۶۔ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ○ — تمہارا رب (الٰہی) تو وہ ہے جو تمہارے لیے دریاؤں میں کشتی (سمندروں میں جہاز) چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تم پر بہت مہربان ہے۔

دنیا میں اس کی رحمت عام ہے لیکن تکلیف میں لوگ اللہ کو بالعموم یاد کرتے ہیں اور راحت میں بھول جاتے ہیں یہ ان کی ناسمجھی اور ناشکرگزاری ہے۔

۶۷۔ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ○ — اور جب تم (لوگوں) پر دریا میں کوئی آفت آتی ہے تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارا کرتے ہو ان سب کو بھول جاتے ہو (اس وقت موت کے خوف سے سب کی زبان پر اللہ ہی اللہ ہوتا ہے) پھر جوں ہی وہ تم کو خشکی میں بچا لاتا ہے تو پھر اللہ سے منہ پھیر لیتے ہو اور بیشک انسان بڑا ناشکرا واقع ہوا ہے۔

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ آفت صرف سمندر میں آسکتی ہے خشکی میں نہیں آیا کرتی۔ کیسی ناسمجھی ہے۔

۶۸۔ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ — کیا تم بے خوف ہو گئے ہو اس بات سے کہ اللہ تم کو خشکی کی طرف لا کر

Marfat.com

جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۝

(زمین میں) دھنسا دے یا تم پر کوئی پتھر برسانے والی سخت آندھی چلا دے (جو تمہاری غارت گری کا سبب بنے) پھر تم کوئی اپنا مددگار نہ پاؤ

۶۹۔ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۝

یا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ وہ تم کو پھر دوسری بار سمندر میں لے جائے پھر تم پر تیز ہوا چلائے پھر تمہارے کفر (و ناشکری) کے باعث تم کو ڈبو دے پھر تم کو اس بات پر اپنے لیے ہم سے باز پرس کرنے والا کوئی نہ ملے۔ (کون ہے جو اللہ سے باز پرس کر سکے یا اس کی بھیجی ہوئی آفت کو ٹال سکے اور اس کے مقابلہ کی جرات و ہمت کر سکے۔ یقیناً کوئی نہیں)

پھر تمہاری معاشرتی فضیلت اور معاشی برتری ہمارے فضل و کرم سے ہے۔

۷۰۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْۤ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ ع

اور بیشک ہم نے بنی آدم کو بزرگی بخشی ہے اور (ایک معزز مخلوق بنایا ہے جس کو ہم نے خشکی و تری پر قابو پانے کی صلاحیت دی ہے) ہم نے خشکی اور سمندر میں ان کو سواری دی ہے اور ہم نے ان کو پاک روزی عطا کی ہے اور ہم نے اپنی بہت سی مخلوق پر ان کو فضیلت بخشی ہے

آٹھواں رکوع

انسان کی بزرگی اور فضیلت کا ذکر تھا، کوئی اس کو قائم رکھتا ہے، اور یہاں اور وہاں دونوں جگہ سرخرو ہوتا ہے، کوئی اسے بھول جاتا ہے اور اپنے رب کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ قیامت کے دن ہر شخص اسی کے ساتھ ہوگا جس کی پیروی دنیا میں وہ کرتا رہا، جس نے اللہ کے رسول کو اپنا پیشوا، اللہ کے نیک بندوں، اس کے دوستوں کو اپنا رہبر بنا لیا، وہ قیامت میں ان کے ساتھ ہوں گے، ان کے نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے جو قبولیتِ عمل کی نشانی ہوگی، جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ نادم ہوں گے۔

کیفیت معراج کے متمنی، نفسانی وسوسے، شیطانی خطرے سے خوب ہوشیار رہیں کہ کہیں آئی ہوئی دولت جاتی نہ رہے۔ خوب دل پاک رکھیں، خوب لو لگائے رہیں، عزم و استقلال کے ساتھ، سراپا عنایت و رحمت کے دامن سے لپٹے رہیں، انشاء اللہ اپنے حبیب پاک کے صدقہ

Marfat.com

میں انہیں بھی اپنی رحمت اور ان کی معراج یعنی حضور کے دیدار سے نوازے ۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَتِ رَسُوْلِكَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَآئَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَاخَیْرَ مَسْئُوْلٍ ۔

۷۱۔ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

جس روز ہم ہر فرقہ کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے پھر جس کو اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ لوگ اسے (خوشی خوشی) پڑھیں گے (وہ اس دن مسرور ہوں گے اللہ کی رحمتوں سے نوازے جائیں گے) اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا (اتنا بھی نہیں جتنا کہ کھجور کی گٹھلی کے درمیان ایک باریک دھاگہ سا ہوتا ہے)۔

۷۲۔ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

اور وہ (بدنصیب جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں ہوگا یہ وہ ہے) جو دنیا میں اندھا رہا (حق کو نہ دیکھا، نہ اپنایا) تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا اور راہ (نجات) سے بہت دُور جا پڑے گا۔

ان بدبخت کفار مکہ کا تو یہ حال ہے کہ وہ سرورِ کائنات رحمت للعلمین کو پھسلانے کی احمقانہ جسارت سے باز نہ آئے۔

۷۳۔ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝

اور یہ لوگ (کفارِ مکہ) تو چاہتے تھے کہ جو وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی اس میں آپ کو پھسلالیں (یہ لالچ دیں کہ ہم مسلمان ہو جائیں گے آپ فلاں فلاں احکام نکال دیں) تاکہ آپ وحی کے علاوہ کوئی اور باتیں ہماری نسبت بنا لائیں (جیسا کہ ان ناسمجھوں کا خیال تھا کہ وحی نازل تو ہوتی نہیں رسول خود ہی وحی بناتے ہیں تو چلو دوسری بنوالیں) اور (اگر ایسا ہو سکتا جس کا تصور بھی ممکن نہیں) تب تو وہ آپ کو اپنا پکا دوست بنالیتے ۔

۷۴۔ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا ۝

اور اگر (آپ کوئی غیر ہوتے ہمارے نہ ہوتے، ہمارے نبی نہ ہوتے، اگر آپ کی قوتِ ارادی، ہماری قوتِ ارادی سے متعلق نہ ہوتی) ہم ہی آپ کو سنبھالے نہ ہوتے (ثابت قدم نہ رکھتے) تو قریب تھا کہ (خیر کے نام پر) آپ کسی قدر ان کی طرف مائل ہو جاتے ۔

۷۵۔ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ

ایسی حالت میں ہم آپ کو زندگی میں بھی دوگنا اور مرنے کے بھی دوگنا

Marfat.com

وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝ — مزہ چکھاتے پھر آپ ہمارے مقابلہ میں کسی کو مددگار نہ پاتے۔

حالانکہ آپ کا کفار کی طرف مائل ہونے کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے آپ تو سراپا عزم و استقلال، سراپا نور وہدایت ہیں، آپ گرتوں کو سنبھالنے کے لیے تشریف لائے ہیں، بتانا یہ مقصود ہے کہ شیطانی چالوں سے بچ نکلنا محض نبوت اور فیضانِ نبوت کے باعث ہے۔

۷۶۔ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ — اور ان کی تو خواہش تھی اس سرزمین (مکہ) سے (کسی طرح) آپ کے قدم اکھیڑ دیں تاکہ آپ کو اس سے باہر کر دیں (جلاوطن کر دیں) اور اگر ایسا ہوتا تو وہ بھی آپ کے بعد بہت کم ٹھہر پاتے۔

یاد رہے کہ جس بستی سے لوگ رسولوں کو نکلنے پر مجبور کرتے ہیں تو وہ بستی بھی تباہ ہوتی ہے اور رسول کو عاجز کرنے والے خود ہلاک ہوتے ہیں یہی قانونِ الٰہی ہے۔

۷۷۔ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝ ع ۸ — اپنے پیغمبروں کے متعلق جو ہم نے آپ سے پہلے بھیجے ہمارا یہ دستور چلا آرہا ہے اور آپ ہماری اس سنت میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے (مکہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی لیکن وہاں کے قبیلوں کے سرداروں کو بھی بدر میں خود مرنے کے لیے جانا پڑا اور کچھ عرصہ بعد مکہ پر اسلام کا غلبہ ہوگیا)

نواں رکوع

بہرحال منکرین اپنے منصوبوں میں لگے ہوئے ہیں، آپ اپنے کاموں میں مشغول ہیں مشغول رہیے ان کا کام نبی کو اذیت دینا، اللہ و رسول کا انکار کرنا، حق کی راہ میں مانع ہونا، آپ کا کام اللہ کی یاد میں لگے رہنا، اللہ کی طرف بلاتے رہنا، صدق میں جینا، صدق میں گزرنا، اور اس شفاعتِ عظمیٰ کے مقام پر پہنچنا جسے مقامِ محمود کہتے ہیں جہاں زبانیں بند ہوں گی، جملہ پیغمبر بھی خاموش ہوں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلق کو تکلیفوں سے چھڑانے کیلئے دعا فرمائیں گے اسوقت ہر شخص آپ کی مدح کرتا ہوگا اور اللہ خود آپ کی تعریف فرمائے گا شاید اس مقام کی وجہ تسمیہ یہی ہے اور یہی مقام سب مقاموں کا مرجع ہے، پھر آپ کے مشاغل کا بیان ہے اور انہیں پر قائم رہنے کی تاکید۔ یہ صلوٰۃ پنجگانہ اور صلوٰۃ تہجد ہیں، اسی میں کہ

Marfat.com

سے مدینہ کی جانب ہجرت کا اشارہ ہے اور اسی میں نصرتِ حق کی بشارت، اور قرآن کا جملہ امراض جسمانی ذہنی، روحانی کے لیے شفاء رحمت ہونے کا مژدہ ہے، شرط ایمان ہے جو کفر یا تذبذب میں مبتلا ہوں وہ یہ کیا سمجھیں گے۔

۷۸۔ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝

(اے رسول) آپ سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی) نماز قائم رکھیں اور صبح کی نماز (بھی) بیشک نمازِ فجر حضوری کا وقت ہے (صبح کے وقت کی حاضری سے ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ اسرارِ حضوری کھلتے ہیں)۔

۷۹۔ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝

اور رات کے کچھ حصہ میں (نمازِ تہجد پڑھا کیجئے یہ (حکم) آپ کے لئے زائد ہے۔ (کیونکہ آپ کے مرتبے بہت بلند ہیں) قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود عطا فرمائے (کہ آپ سب کی شفاعت فرمائیں اور اللہ اور اس کی جملہ مخلوق آپ کی تعریف کر رہی ہو سوچو کہ وہ مقام کیا ہوگا کہ جب شانِ محمدیت کا پورا پورا ظہور ہوگا اور جہاں جملہ اشیاء اور خود خالق کائنات ثنائے محمد فرمائے گا۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

۸۰۔ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝

اور آپ (تو اپنے رب سے بس یہی) کہتے رہیے کہ اے (میرے) رب (جہاں مجھے پہنچانا ہے مثلاً مدینے میں وہاں) مجھے خوش اسلوبی کے ساتھ (نہایت آبرو، سچائی سے) داخل فرما اور (جہاں سے مجھے نکالنا ہو مثلاً مکہ ہی سے تو) وہ بھی خوش اسلوبی سے نکال۔ اور مجھے وہ غلبہ (وہ زور و قوت) عطا ہو جو (محض) تیری طرف سے ہو (اور مجھے فتح مبین عطا فرما)

۸۱۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

اور آپ (علی الاعلان) فرما دیجئے کہ حق آگیا اور باطل بھاگا (بھلا باطل کی

آیت نمبر ۷۹ = تہجد = ہجود سونے کو کہتے ہیں۔ ہاجد سونے والا، چونکہ سو کر اٹھنے کے بعد اس کو پڑھتے ہیں اس لیے اس کو تہجد کہتے ہیں، تیسرا حصہ رات کا باقی رہنے سے وقت فجر شروع ہونے تک تہجد کا وقت ہے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہر بیداری جو غفلت کے بعد ہو وہ گویا تہجد ہے۔ رات عاشقوں کا دن ہے۔ نصف رات کے بعد اللہ تعالیٰ سماء دنیا پر نزولِ اجلال فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ کوئی بندہ ہے کہ مجھ سے مانگے میں دوں، تہجد ۲ رکعت سے بارہ رکعت تک ہے نیند کے بعد نماز پڑھنا، خدا کے لیے نیند کو چھوڑنا بڑی سعادت ہے۔

Marfat.com

الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○ | کیا حقیقت کہ نصرتِ الٰہی کے سامنے ٹھہر سکے) بے شک باطل تو نکل بھاگنے والا ہے ۔

۸۲۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ لا وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ○ | اور ہم قرآن میں (تو) وہ چیز نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لئے (دکھ درد میں) شفا اور (ہر حال میں) رحمت ہے اور (یہ محض انہیں کے لئے سرمایۂ تسکین و فیض ہے نہ کہ ظالموں کے لیے) ظالموں کا تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے ۔

اور عام انسانوں کا تو یہ حال ہے

۸۳۔ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ج وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ○ | اور جب ہم انسان کو نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ روگردانی اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے (نہ وہ جذبۂ شکر گزاری سے کام لیتا ہے نہ صبر کا مطلب سمجھتا ہے اس کو تو بس شکایت کرنا آتی ہے)۔

۸۴۔ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ط فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ○ ع ۹ | آپ فرما دیجئے کہ (جو ہوتا ہے یہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے) ہر شخص اپنے طریقے کے مطابق کام کرتا ہے لیکن یہ علم آپ کے پروردگار ہی کو ہے کہ کون زیادہ صحیح راہ پر ہے (مومن، کافر سب اپنے اپنے انداز سے اپنے کاموں میں لگے ہیں اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ ان میں راہ نجات کس کا حصہ ہے اور کون تباہی کی طرف جا رہا ہے)۔

دسواں رکوع

سابقہ رکوع میں قرآن کا جسم، ذہن اور روح کے لیے شفا و رحمت ہونے کا ذکر آیا تھا۔ یہود و کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ روح انسانی کیا ہے ؟ اس کی ماہیت اور حقیقت کیا ہے ؟ تورات و انجیل میں روح کے متعلق موجود تھا کہ یہ اللہ کا ایک حکم ہے لیکن ان کا سوال اُسی آزمائشی انداز سے تھا جو کفار کا شیوہ رہا ہے

۸۵۔ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ط قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ | اور آپ سے لوگ روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے ہے (اس کا تعلق امر ربّی سے ہے

Marfat.com

اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ○

وہ پروردگار کی قدرت کا ایک مظہر ہے) اور تم لوگوں کو تو (روح کے متعلق) بہت تھوڑا سا ہی علم دیا گیا ہے۔

بات یہ ہے کہ ایک علم وہ ہے جو بتایا جا سکتا ہے ایک وہ ہے جو قلب پر کھلتا اور روشن ہوتا ہے پھر ہر شخص کو اس کی استعداد کے مطابق علم دیا جا سکتا ہے، اگر روح کی حقیقت اور اسکی ماہیت سمجھنا چاہتے ہو تو اس راز کو سمجھو کہ روح کا تعلق " امرِ ربّی " سے ہے جس طرح جسم کا تعلق مٹی سے تھا اس کی غذا اور بالیدگی کے سامان مٹی سے پیدا کیے گئے، روح امرِ ربّی سے متعلق ہے تو اس کی غذا بھی سماوی ہے یعنی وحی الٰہی اور حکمِ الٰہی۔ "امرِ ربّی" کی غذا امرِ ربّی کے سوا ہو ہی کیا سکتی ہے۔ اپنی روح کو اس حکمِ الٰہی سے متعلق رکھو، روح کی ماہیت، اس کے اسرار تم پر خود تمہاری استعداد اور عمل کے مطابق کھلتے جائیں گے یہ بتانے کی چیز نہیں پانے کی چیز ہے۔ امر سے آمر کی شان کا پتہ چلتا ہے۔

آمر کی شان یہ ہے کہ وہ جہاں چاہتا ہے اپنا امر ظاہر کرتا ہے، وحی سے جس قدر باقی رکھنا چاہتا ہے اس کا خود محافظ بن جاتا ہے جو حکم وقتی ضرورت کے لئے خاص، ہو اسے نسخ بھی کر دیتا ہے اور محو بھی کر دیتا ہے۔

٨٦- وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ○

اور (اے رسول) اگر ہم چاہیں تو جو وحی ہم نے آپ کی طرف بھیجی وہ (دلوں سے) محو کر دیں پھر آپ کو ہمارے مقابلہ میں کوئی حمایت کرنیوالا بھی نہ ملے (کہ آپ اس کو واپس لا سکیں)۔

٨٧- اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ○

(ہاں) سوائے رب کی رحمت کے (کہ اللہ نے آپ کو رحمت للعالمین بنایا ہے، آپ اللہ کے حبیب ہیں۔ اس نے آپ کو فضل خاص سے نوازا ہے) بے شک اس کا آپ پر بڑا فضل ہے (یہ لوگ سوال کرنے کے بجائے آپ کو دیکھیں، تو روح، رحمت، حق سب سمجھ جائیں۔ کیسے بدنصیب ہیں کہ فضل کبیر کے دامن رحمت سے قریب آکر محروم رحمت ہیں)۔

جب تک یہ لوگ وحی پر ایمان نہ لائیں گے، روح کو کیا سمجھیں گے، یہ انسان کی بنائی ہوئی چیز تو نہیں کہ سب مل کر بنا لیں۔ ایک آیت بنانا ایک مردہ جلانا یہ سب اللہ کے امر سے ہے۔ انسان کی جماعتیں اس پر قادر نہیں۔

Marfat.com

۸۸- قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ
وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ
هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
ظَهِيْرًا ۝

آپ فرما دیجئے اگر (تمام) انسان اور جن اس بات پر جمع ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا (قرآن) لے آئیں تو اس جیسا نہ لاسکیں گے خواہ وہ ایک دوسرے کی (کتنی ہی) مدد کیوں نہ کریں۔ (امر تو روح سے بھی زیادہ لطیف ہے ہزار ہا کثیف مل کر لطافت کا موجب کیسے بن سکتے ہیں)۔

۸۹- وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا
الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓى
اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۝

اور ہم نے قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی (بنیادی) باتیں طرح طرح سے بیان کر دیں لیکن اکثر لوگ ناشکر گزاری کیے بغیر نہیں رہتے۔

۹۰- وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى
تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝

اور (اللہ کا حکم، ماننے کے لیے طرح طرح کی شرطیں پیش کرتے ہیں) کہتے ہیں ہم تو آپ کا کہا نہ مانیں گے جب تک آپ ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ نہ جاری کر دیں۔

۹۱- اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ
نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ
خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝

یا آپ کے پاس کھجور اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر آپ اس کے بیچ بیچ میں نہریں رواں (نہ) کر دیں۔

۹۲- اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ
عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۝

یا (اگر ہم ایسے ہی بُرے ہیں تو) آپ ہم پر آسمان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا (نہ) دیں جیسا آپ کہا کرتے ہیں (کہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرا کر تم کو ہلاک کر دیا جائے گا) یا اللہ اور اس کے فرشتوں کو ہمارے سامنے (نہ) لے آئیں۔

۹۳- اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ
اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ
لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا
كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ

یا (یہ بھی نہیں تو) آپ کے لئے ایک سونے کا گھر (نمودار) ہو جائے یا آپ آسمان میں چڑھ جائیں اور ہم آپ کے چڑھنے کو بھی نہ مانیں گے جب تک آپ آسمان سے ہم پر ایک کتاب نہ اتار لائیں جس کو ہم پڑھ بھی لیں (یعنی صرف آسمان پر چڑھ جانا کافی نہیں بلکہ آسمان سے ایک تحفہ کتاب بھی لانا ضروری ہے جو ہم پڑھ سکیں) آپ فرما دیجئے کہ اللہ پاک ہے میں کون

Marfat.com

ع ۹ ۱۰ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ مگر (اس کا بھیجا ہوا) ایک پیغمبر ہوں ایک انسان ہوں۔

(تمام قدرت تمام حکمت اس کی ہے ، میں اس کا رسول ہوں ، جو وہ چاہتا ہے کرتا ہوں ، تمہاری خواہشوں کی تکمیل اور تمہاری فرمائشوں کی تعمیل کے لئے میں نہیں آیا ہوں میں تو اس پاک پروردگار کے احکام تم تک پہنچانے آیا ہوں)۔

گیارھواں رکوع

پاک ہے وہ ذات جو اپنے رسولوں کو انسان کی ہدایت کے لیے معبوث فرماتی ہے پھر اپنے خاص عبد اور رسول کو جن کو رحمتوں کے ساتھ مختص کر لیا ہے ان کی بزرگی ، برتری ، عروج سے مقامِ عبدیت کو کھولتی ہے ۔ یہ وہ مقام ہے جو مقام ملائکہ سے بھی بالاتر ہے ، نور و انوارِ الٰہی کا پرتو ہے ۔ اس کے نور و انوار کو نہ سمجھنا ، اسے اپنے جیسا انسان کہنا ، یہ خیال کرنا کہ ایک آدمی کیا ہدایت کرے گا یہی تو کفر ہے ۔ دیکھو کفار کی نظر صرف بشریت پر پڑی ، جن کی نظریں پیکرِ بشریت میں انوارِ الٰہی دیکھنے سے عاجز ہیں وہ ایمان نہیں لاتے ۔

۹۴۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝

اور لوگوں کو ، جب ان کے پاس (اللہ کے پاس سے) ہدایت پہنچی تو صرف اس بات نے انہیں ایمان لانے سے روکا کہ انہوں نے کہا کہ کیا اللہ نے ایک آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے ؟ (گویا ان کے نزدیک رسالت اور بشریت کا ایک ذات میں جمع ہونا ممکن ہی نہ تھا ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کا یہ غلط تصور بھی محرومی ایمان کا باعث بنا)۔

۹۵۔ قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝

آپ فرما دیجئے اگر فرشتے زمین پر چلتے (پھرتے اور رہتے) بستے ہوتے تو ہم ضرور کسی فرشتہ ہی کو آسمان سے ان کے پاس رسول بنا کر بھیجتے (اصلاح فرد و معاشرہ کے لیے قوانینِ فطرت پر نظر رکھی جاتی ہے لیکن اصلاح وہی پاتے ہیں جو قول کی عظمت ، کہنے والے کے مرتبے کو سمجھتے ہیں)۔

۹۶۔ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۝

آپ فرما دیں (تم سمجھو یا نہ سمجھو) میرے اور تمہارے درمیان (حق کی) گواہی کے لیے اللہ کافی ہے بے شک وہ اپنے بندوں (کی نیت) سے باخبر اور (ان کے اعمال کا) دیکھنے والا ہے۔

Marfat.com

۹۷- وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ
وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ
سَعِيْرًا ○ النصف

اور اللہ جس کو ہدایت دے وہی ہدایت پاتا ہے اور جن کو بے راہ کر دے (ان کے حال پر چھوڑ دے ۔ توفیق ہدایت سے نہ نوازے) تو اللہ کے سوا آپ ان کے لیے کوئی مددگار نہ پائیں گے ۔ اور ہم ان (گمراہوں) کو قیامت کے دن اندھے، گونگے اور بہرے (بنا کر) منہ کے بل اٹھائیں گے ۔ انکا ٹھکانہ دوزخ ہوگا (اور) جب (دوزخ کی) آگ ذرا بجھنے لگے گی تو ہم ان کو اور بھڑکا دیں گے (ان کے لیے آگ اور تیز ہو جائے گی) ۔

۹۸- ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا
عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ
خَلْقًا جَدِيْدًا ○

یہ ان کی سزا اس واسطے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا تھا اور (یوں) کہا تھا کہ کیا جب ہم ہڈیاں ہو جائیں گے اور (بوسیدگی) ہم کو چورا کر دیگی تو کیا از سر نو پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے ؟

۹۹- اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى
اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ
اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى
الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ○

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس (بات) پر بھی) قادر ہے کہ ان جیسوں کو (پھر) پیدا کر دے ۔ اور اس نے ان کے لیے (حشر و نشر کا) ایک وقت مقرر کر دیا ہے جس میں ذرا شک نہیں اس پر بھی ان کافروں سے بلا ناشکری کیے رہا نہیں جاتا ۔ (ان کی عادت ثانیہ ہی کفر اور ناشکر گزاری ہے ۔ اور یہ دنیا میں بھی کچھ بڑے فیاض واقع نہیں ہوئے یہ حقیقتاً بڑے تنگ دل لوگ ہیں) ۔

۱۰۰- قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ
رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ
خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ
ع ۱۱ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ○

آپ فرما دیجئے کہ اگر تم میرے رب کی رحمتوں کے خزانوں کے مالک ہوتے خرچ ہو جانے کے ڈر سے یقیناً تم ان کو بند رکھتے (مخلوق خدا کو ہرگز اس کا کوئی فیض پہنچنے نہ دیتے) اور انسان تنگ دل واقع ہوا ہے ۔ (دنیا حرص میں گرفتار ہے لیکن مومن کے لئے اصل دولت ایمان ہے جس میں مخلوق خدا کو شریک کرنے کے لئے بے تاب رہتا ہے اور کسی دولت کو اس دولت پر عزیز نہیں رکھتا) ۔

Marfat.com

بارھواں رکوع

جس طرح کی فرمائشیں یہ منکرین کر رہے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے بار بار اس طرح کے سوال کیے، اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نو نشانیاں اور معجزات عطا فرمائے لیکن کیا بنی اسرائیل ایمان لے آئے۔ نہیں۔ وہ یہ سمجھے کہ موسیٰ پر جادو کر دیا گیا ہے یا خود انہیں ساحر سمجھے اور آخر برباد ہوئے، اگر یہ لوگ اس طرح کے سوال کرنے اور ہر معاملہ میں شک و شبہ کا اظہار کرنے کے بجائے قرآن کو سمجھیں تو اسکے اسرار و رموز ان پر کھلیں۔ ہر طرح کا خلجان خود دور ہو جائے، بہت سی باتیں خود سمجھ میں آجائیں جن لوگوں نے بھی اس وحیٔ الٰہی کو دل سے حق جانا اور پڑھا تو ان کے قلوب خشیتِ الٰہی سے ہل گئے وہ سربسجود ہوگئے اور اللہ کی پاکی اور اس کی حمد میں زار و قطار آنسو بہانے لگے۔ یہاں وہ عجز سے آنسو بہاتے ہیں وہاں دریا رحمت جوش میں آتا ہے دین دنیا سب بن جاتی ہے۔ مومن کے لئے یہی سجدہ کیفیت معراج کا حامل ہے۔

۱۰۱۔ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا۝

اور ہم نے موسیٰ کو نو واضح معجزات عطا کیے پھر بنی اسرائیل سے پوچھیے (کہ کیا ان معجزات کی بنا پر وہ ایمان لے آئے، ہرگز نہیں بلکہ) جب وہ ان کے پاس پہنچے تو فرعون نے موسیٰ سے (یہی) کہا اے موسیٰ میرا تمہارے متعلق یہی خیال ہے کہ تم پر جادو کیا گیا ہے۔

۱۰۲۔ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا۝

(موسیٰ نے) فرمایا کہ (اے فرعون) تو خوب جانتا ہے کہ یہ سب (یعنی معجزات تیرے) سمجھانے کو (اور لوگوں کو راہ ہدایت پر لگانے کے لیے) آسمانوں اور زمین کے پروردگار نے نازل فرمائے ہیں اور اے فرعون میرا بھی تیرے متعلق یہی خیال ہے کہ تو شامت کا مارا ہے (تیری ہلاکت کا وقت آہی پہنچا ہے)۔

۱۰۳۔ فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا۝

پھر اس نے چاہا کہ ان (بنی اسرائیل) کو زمین میں چین نہ لینے دے (تاکہ وہ عاجز آکر ملک سے نکل جائیں، لیکن ایسا نہ ہوا) تو ہم نے اس کو اور جو اس کے ساتھ تھے سب کو ڈبو دیا۔

۱۰۴ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

اور اسکے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم اس سرزمین میں (آزادی سے)

Marfat.com

اسْكُنُوا الْأَرْضَ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا ۝

آباد ہو جاؤ پھر جب آخرت کا وعدہ آ جائے گا تو ہم تم (سب) کو جمع کر کے لے آئیں گے ۔ (اچھے بُرے سب ہمارے دربار میں حاضر ہوں گے)۔

یاد رہے کہ یہ قرآن معجزات موسوی نہیں، جن کی افادیت ایک وقت معینہ کے لیے تھی یہ کلام حق ہے، یہ سرچشمۂ اسرار الٰہی ہے۔

۱۰۵۔ وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۗ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وقف لازم

اور ہم نے اس کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور وہ حق کے ساتھ نازل ہوا ہے (جیسا بھیجا، ویسا ہی پہنچا، اور انہیں انوار کے ساتھ قائم ہے) اور (اے رسول) ہم نے آپ کو (مظہر حق بنا کر) اسی لیے بھیجا ہے کہ آپ (اس کلام پر ایمان لانے والوں کو) خوشخبری دیں اور (اس کے منکروں کو) عذاب الٰہی سے ڈرا دیں (یہ حق پر آ بھی جائیں، حق کو پا بھی جائیں یہ آپ کا ذمہ نہیں) ۔

یہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے ۔ آپ ہی اس کی لطافتوں اور اسرار و رموز سے پوری طرح آگاہ ہیں اور آپ ہی اس کی تشریح اور ترجمانی کر سکتے ہیں ۔ اس کے نازل کرنے سے لوگوں کی تعمیر مقصود ہے اسلئے اسے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے تاکہ اس کے مضمون ذہن نشین ہوتے جائیں ۔

۱۰۶۔ وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا ۝

اور قرآن کو تو ہم نے جزو جزو بنایا ہے (اجزاء میں تقسیم کیا ہے) تاکہ (تعمیر ہوتی جائے) آپ لوگوں کو اسے ٹھہر ٹھہر کر سنائیں اور اسے ہم نے (حالات کے مطابق بڑی حکمت کے ساتھ) بتدریج اتارا ہے ۔ (اس میں عوام کے لیے ہدایت اور خواص کے لیے حلاوتِ ایمان ہے)۔

۱۰۷۔ قُلْ آمِنُوا بِهِ أَوْ لَا تُؤْمِنُوا ۚ إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۝

آپ فرما دیجئے، تم اس کو مانو یا نہ مانو (بہر حال یہ حق ہے) البتہ جن لوگوں کو اس کے نازل ہونے سے قبل علم دیا جا چکا ہے (کتب سماویہ سے نوازا گیا وہ جانتے ہیں کہ ایسی کتاب نازل ہو گی ۔) جب یہ انہیں پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں

۱۰۸۔ وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ

اور کہتے ہیں ہمارا پروردگار پاک ہے (سب پاکی اسی کے لیے ہے

Marfat.com

كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ○ — بے شک میرے پروردگار کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہتا ہے۔

۱۰۹- وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ○ (السجدة) — اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے جاتے ہیں، اور ان کا خشوع بڑھتا جاتا ہے (تن سے اللہ کی طرف رجوع ہوتے ہیں ان کے قلوب کی عاجزی میں اور اضافہ ہوتا جاتا ہے)۔

عروج دینے اور حقائق کو دکھا دینے کے بعد اپنی ذات وصفات کی تعلیم دیتا ہے کہ بندہ اس کی کبریائی جان کر اس کی بڑائی بیان کرتا ہے۔

۱۱۰- قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ — آپ فرما دیجئے کہ (اللہ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن (کہہ کر) جس نام سے پکارو تو اس کے سب کے سب نام اچھے ہیں (سمجھ لو کہ ذات کے ساتھ اس کے صفات کا ذکر کرنا شرک نہیں ہے) اور اپنی نماز نہ بہت زور سے پڑھو اور نہ بہت آہستہ

اسمآء الحسنیٰ = بروایت ترمذی ننانوے نام یہ ہیں:

اللّٰہ الذی لا الٰہ الّا ھو	(۱) الرحمٰن	(۲) الرحیم	(۳) الملك	(۴) القدوس	
(۵) السلام	(۶) المؤمن	(۷) المھیمن	(۸) العزیز	(۹) الجبار	(۱۰) المتکبر
(۱۱) الخالق	(۱۲) الباری	(۱۳) المصور	(۱۴) الغفار	(۱۵) القھار	(۱۶) الوھاب
(۱۷) الرزاق	(۱۸) الفتاح	(۱۹) العلیم	(۲۰) القابض	(۲۱) الباسط	(۲۲) الخافض
(۲۳) الرافع	(۲۴) المعز	(۲۵) المذل	(۲۶) السمیع	(۲۷) البصیر	(۲۸) الحکم
(۲۹) العدل	(۳۰) اللطیف	(۳۱) الخبیر	(۳۲) الحلیم	(۳۳) العظیم	(۳۴) الغفور
(۳۵) الشکور	(۳۶) العلی	(۳۷) الکبیر	(۳۸) الحفیظ	(۳۹) المقیب	(۴۰) الحسیب
(۴۱) الجلیل	(۴۲) الکریم	(۴۳) الرقیب	(۴۴) المجیب	(۴۵) الواسع	(۴۶) الحکیم
(۴۷) الودود	(۴۸) المجید	(۴۹) الباعث	(۵۰) الشھید	(۵۱) الحق	(۵۲) الوکیل
(۵۳) القوی	(۵۴) المتین	(۵۵) الولی	(۵۶) الحمید	(۵۷) المحصی	(۵۸) المبدی
(۵۹) المعید	(۶۰) المحی	(۶۱) الممیت	(۶۲) الحی	(۶۳) القیوم	(۶۴) الواجد
(۶۵) الماجد	(۶۶) الواحد	(۶۷) الاحد	(۶۸) الصمد	(۶۹) القادر	(۷۰) المقتدر
(۷۱) المقدم	(۷۲) المؤخر	(۷۳) الاول	(۷۴) الأخر	(۷۵) الظاھر	(۷۶) الباطن
(۷۷) الوالی	(۷۸) المتعالی	(۷۹) البر	(۸۰) التواب	(۸۱) المنتقم	(۸۲) العفو
(۸۳) الرءوف	(۸۴) مالك الملك	(۸۵) ذوالجلال والاکرام	(۸۶) المقسط	(۸۷) الجامع	(۸۸) الغنی
(۸۹) المغنی	(۹۰) الضار	(۹۱) النافع	(۹۲) النور	(۹۳) الھادی	(۹۴) البدیع
(۹۵) الباقی	(۹۶) الوارث	(۹۷) الرشید	(۹۸) الصبور	(۹۹) الستار	

ایک دوسری حدیث میں المغنی کے بعد المانع آیا ہے اور الستار کو ان ۹۹ ناموں میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

Marfat.com

بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ۝

بلکہ درمیان کا راستہ اختیار کرو (یاد میں بھی ادب ملحوظ رہے درحقیقت یہ امت کو ہدایت ہے کہ ہر یاد کا جو طریقہ حضور نے بنایا اور جس طرح بتادیا اسی پر قائم رہے)۔

جملہ عبادات کا اصل مقصد اللہ کی حمد، اس کی تعریف اس کی کبریائی کا بیان ہے، یہ وہی مقصد ہے جس کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔

۱۱۱۔ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۝ ع ۱۲/۱۱/۱۲

اور فرما دیجئے کہ تمام تعریف (قولی، فعلی، حالی) اللہ ہی کے لیے ہے جو نہ اولاد رکھتا ہو اور نہ اس کی سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے۔ اور نہ کسی کمزوری کے باعث اس کا کوئی مددگار ہے (وہ ہر قسم کے عیب و قصور سے پاک ہے) اور (اے حبیب) آپ اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی (بیان) کرتے رہیئے۔

سبحان اللہ والحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ اکبر وللہ الحمد

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

مکّی | ایک سو دس آیتیں | بارہ رکوع

سورہ بنی اسرائیل، سبحٰن سے شروع ہوا تھا جس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و تنزیہ کا بیان تھا، اور اس تعلیم پر ختم ہوا کہ اللہ کو بڑا جان کر اس کی بڑائی بیان کرو۔ سورہ بنی اسرائیل میں عروج کی شان تھی سورہ کہف میں حمد کی برکات کا بیان ہے۔ پاکی سے سیر و طیر ہے اور حمد سے قیام و قرار، دونوں علم و معرفت کے چشمے ہیں ایک سے علم تنزیہی کا راز کھلتا ہے اور دوسرے سے علم لدنی کا۔ ایک مظاہر قدرت دکھاتا ہے ایک حکمت کے راز سکھاتا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل میں اللہ کی قدرت کے نمونے دکھائے گئے۔ روح کو مشاہدہ کی لذّت سے آشنا کیا گیا۔ بتایا گیا کہ روح کیا ہے، روح کی ماہیت کیا ہے سورہ کہف میں بتایا جارہا ہے کہ حمد ہی سے علم و عرفان، شریعت و طریقت کے دروازے کھلتے ہیں وہ علم عطا ہوتا ہے جو حجابات اٹھا دیتا ہے۔ حزن و خوف سے مستغنی کر دیتا ہے جہاں سارے اسباب کے سہارے ٹوٹ جاتے ہیں وہاں اللہ پر بھروسہ، اسکی دستگیری کرتا ہے۔

علم اللہ کی صفتِ خاص ہے، علم ہی مقصدِ حیات ہے، جو فرد مقدس حمد سے حامد، پھر احمد اور محمد و محمود ہو گیا اس کو اُمّی تو کہا لیکن لامحدود علم سے نوازا۔ معلم اور ہادی برحق بنایا، اللہ کا کلام اس کی

Marfat.com

زبان اقدس سے مخلوقِ خدا تک پہنچایا، حقائق کی پردہ کشائی انہیں کے معجز نما لبوں سے ہوئی خواہ یہ یہود اور قریش کے سوالوں کے جواب میں ہو یا مومنوں کے لیے معرفت ربانی کی اعجاز بیانیوں میں۔ سورہ کہف میں اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے واقعے کی تشریح، یہود و قریش کے سوالوں کے جواب کے سلسلے میں ہے۔ اور حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقام کا بیان مومنوں کے انشراح صدر کے لیے ہے تاکہ وہ شریعت کو شریعت کے مقام پر رکھیں اور منتہائے شریعت اللہ کے فضل کو سمجھیں۔ ایک کو وسیلہ دوسرے کو مقصد حیات جانیں۔ مقصد حیات سبحان سے قرب، وسیلہ حمد، اور اس کو پانے کا طریقہ اللہ کو بڑا جان کر اس کی بڑائی بیان کرنا "وکبرہ تکبیرا"

اشارہ ہے کہ حمد میں جانے سے قبل "اللہ اکبر" کہو، پھر مقصد حیات "سبحان" کو پیش نظر رکھ کر اس کی حمد جس طرح سکھائی گئی ہے کرو، پہلے صلوٰۃ اور پھر صلوٰۃ دائمی میں رہو لیکن یہ نہ سمجھو کہ مدارجِ معرفت طے کر لوگے۔ یقطعی ضروری نہیں، کما حقہٗ اس کی حمد و ثنا کون کر سکتا ہے تمام دریا سیاہی ہو جائیں تمام درخت قلم بن جائیں پھر بھی اس کی شان پوری طرح رقم نہ ہو سکے۔ ہاں وہ کریم ہے اگر اس کی توفیق رفیق ہو جائے اور اس کی رحمت دستگیری کرے تو پا جانا ایک لمحہ کی بات ہے۔ اسی آس پر عملِ صالح میں لگے رہو منتظرِ کرم رہو۔

"فمن کان یرجوا لقاء ربہٖ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہٖ احداً ۝"

پھر جس کو اپنے رب سے ملنے کی امید ہو تو وہ عمل صالح کیے جائے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔ اور اسی پر سورۃ ختم ہوتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ۝ؕ

سب تعریف اللہ ہی (کی ذات) کے لئے ہے جس نے اپنے بندہ (اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر (یہ) کتاب نازل فرمائی اور جس میں کوئی بھی کجی نہ رکھی

کہ انسان کو اس کے مفہوم کے پانے، اس کی حلاوت سے لطف اندوز ہونے میں کوئی بھی دشواری ہو۔ جو بات جہاں، جس طرح کہنے کی ہے اسی طرح کہی گئی ہے، ہر لفظ ایک نگینہ، ہر سورت ایک موتی، ہر نقش دل پر نقش ہو جانے والا ہے ذرا پڑھو تو! ذرا دیکھو تو!

۲۔ قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا

(کتاب کیسی) ٹھیک (جس میں بندوں کے لئے وہ تمام اصول و ضوابط موجود ہیں جو معاش و معاد کی اصلاح کے ضامن ہیں) تاکہ وہ (کفار مشرکین اور

Marfat.com

مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ

منکرین کو) ایک سخت عذاب سے متنبہ کر دے جو اللہ کی طرف سے (ان پر آنے والا) ہے (خواہ دنیا میں آئے یا آخرت میں) اور ایمان والوں کو (جو تصور صالح میں آگئے) جو نیک عمل کرتے ہیں خوشخبری سنا دے کہ ان کے لئے (ان کے ایمان و عمل کا) نیک بدلا ہے۔ (یعنی مقامِ دید، جنتِ فردوس)

۳۔ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ

جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور ایک ابدی، دائمی پر لطف و پرکیف زندگی اُنھیں عطا ہو گی)۔

۴۔ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۗ

اور ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے (کسی کو) اپنا بیٹا بنا لیا۔

۵۔ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝

اس کی خبر نہ تو ان کو ہے نہ ان کے باپ دادوں کو، یہ ایک بڑی (گستاخانہ) بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے یہ سب جھوٹ ہے جو یہ کہتے ہیں۔

ان کی اس یاوہ گوئی اور خالق کائنات کے متعلق ایسی بے ہودہ باتوں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر پر جو رنج و غم کی کیفیت طاری ہوتی اس کا علم سوائے اللہ کے کس کو ہو سکتا تھا وہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دلجوئی فرماتا ہے۔

۶۔ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝

پس (اے حبیب) کہیں آپ ان کے پیچھے غم سے اپنی جان گھلا نہ ڈالیں کہ و اس بات پر (یعنی توحیدِ خالص پر جو زبان اقدس سے بیان ہو رہی ہے) ایما کیوں نہ لائے (آپ نے تبلیغ فرمائی نہایت موثر اور حکیمانہ انداز سے پھر اگر اث ہوا تو یہ ان کی شقاوتِ قلبی ہے آپ اسے کیا کریں گے یہ تو آزمائشیں ہیں نے دنیا کو بنایا ہی اسی لیے ہے)۔

۷۔ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ

اور جو کچھ زمین پر ہے ہم نے اس کو ان کے لیے باعث رونق بنایا ہے تاکہ ہم لوگ کی آزمائش کریں کہ کون (دنیا سے محبت کرتا ہے اور کون مالک دنیا سے محبت کے) نیک عمل کرتا ہے۔

Marfat.com

أَحْسَنُ عَمَلًا ○

۸۔ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ○

اور (یہ رونقِ ارض تو کوئی باقی رہنے کی چیز نہیں نہ اس سے کوئی ابدی مسرت اور طمانیتِ قلب ہی حاصل کی جا سکتی ہے ایک وہ وقت بھی آئے گا کہ) ہم اس کی تمام چیزوں کو چھانٹ کر چٹیل میدان کر دیں گے۔

اس کی ظاہری زیب و زینت جو لوگوں کو اپنی محبت میں بتلا کیے ہوئے ہے وہ نیست و نابود کر دی جائے گی، یہ بنجر زمین نظروں کے سامنے ہوگی۔ اس وقت ان لوگوں کو معلوم ہوگا کہ فانی چیز کی محبت بھی ثمر نہیں لاتی۔

مثال کے طور پر اصحاب کہف کو لو جن کے متعلق یہ لوگ سوال کر رہے ہیں ان اللہ کے بندوں نے دنیا سے نہیں مالکِ دنیا سے محبت کی، لوگوں نے دنیا کو ان پر تنگ کیا، مالکِ دنیا نے اسی دنیا میں انہیں ایک نئی زندگی عجب انداز سے عطا کر دی انہوں نے اسے بھی افسانہ بنا لیا کاش لوگ درسِ عبرت لیتے۔

۹۔ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ○

کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ غار (میں پناہ لینے) والے اور (کتبہ والے یعنی رقیم کے لفظ سے یا دکیے جانے والے) یہ ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے عجوبہ چیز تھے

جیسا کہ یہ لوگ آپ کو بتا رہے ہیں، جن کے افسانہ ان کے زبان زد ہیں یہ جغرافیہ کی حدود پر جان دینے والے تعداد کے درپے، تین چار پانچ کے جھگڑے میں گرفتار ان باتوں میں الجھ رہے ہیں جو واقعہ کی اصل روح نہیں۔ پانے اور سمجھنے کی اصل بات یہ ہے کہ اصحابِ کہف نے کس کی محبت میں دنیا کو چھوڑا اور اس نے ان کے ساتھ کیا احسان فرمایا۔

یہ وہ لوگ تھے جن سے ظالم کا ظلم دیکھا نہ گیا۔ اور انہوں نے ایک باضمیر مخلص ایمان دار کی طرح فیصلہ کیا کہ کیوں نہ ظلم کی زمین سے وہاں ہجرت کر چلیں جہاں دین محفوظ رہے۔

۱۰۔ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا

جب وہ جوان غار میں پناہ گزیں ہوئے، تو ملتجی ہوئے (کہ) اے ہمارے رب ہم کو اپنی رحمتِ خاص سے نواز اور ہمارے معاملے کے سنوارنے کا سامان کر دے۔

آیت نمبر ۹ (۱) کہف = غار = اصحاب کہف غار والے۔
رقیم سے ابن عباس نے کتبہ یا لوحِ مزار مراد لیا ہے، بعد کے مفسرین اسے ایک شہر بتایا ہے مولانا ابو الکلام آزاد نے اس پر تفصیل سے بحث کی ہے۔

Marfat.com

رَشَدًا ○

رحمت کا وسیلہ وہ وسیلہ ہے جو مجبور کو مایوس نہیں کرتا، ادھر رحمت پر نظر ڈالی ادھر قلب کو سکون ملا، ایک پُرکیف وجد طاری ہوگیا

۱۱۔ فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ○

پھر اس غار میں ہم نے سالہا سال تک کے لیے انکے کان پر پردہ ڈال دیا (یعنی ہم نے دستِ قدرت سے ان کو تھپک کر سلا دیا تاکہ مسموم معاشرے کی ہواؤں سے محفوظ رہیں، اس طرح وہ اس غار میں کئی سال رہے)۔

۱۲۔ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ○ ع ۱۲/۱۳

پھر ہم نے ان کو اٹھایا تاکہ معلوم کریں کہ دونوں جماعتوں میں (یعنی اصحاب کہف اور ان کی قوم کے لوگوں میں) سے کس نے (اس حالت کا) صحیح اندازہ لگایا کہ کتنی مدت وہ غار میں رہے۔

اصحابِ کہف سے ان کی قوم کا اختلاف اللہ کی وحدانیت اور حیات بعد الموت پر تھا۔ پس اللہ کے سوا اگر کوئی طاقت ہوتی تو انہیں ڈھونڈ کر نکال لاتی اس طرح عقیدۂ توحید کو تقویت بخشی۔ اور برسہا برس ان کو ایک حال پر رکھنے کے بعد بیدار کرنے سے اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ جو اب اٹھا سکتا ہے وہ آخرت میں بھی اٹھائے گا اور سب کو جمع کرے گا، سب نے دیکھ لیا کہ اللہ نے ان کو بیدار کیا اور وہ ایسے اُٹھے جیسے کہ کل سوئے تھے، یہ اصحابِ کہف کے ایمان کی تصدیق ہے۔

دوسرا رکوع

اس رکوع میں اصحابِ کہف کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے یہ ایک موحدین کی جماعت تھی جنھوں نے اپنے زمانہ کے جابر اور بت پرست بادشاہ کے سامنے جا کر اعلان توحید کیا اور اس طرح اسے توحید کی دعوت دی ان کی اس جرأت پر لوگ مبہوت رہ گئے، اللہ نے بادشاہ کے دل میں ان کا کچھ ایسا خوف پیدا کیا کہ اس نے انہیں فوراً قتل کیے جانے کا حکم نہ دیا اور ادھر اصحابِ کہف نے یہ طے کر لیا کہ انہیں اب اس مقام کو چھوڑ کر کسی غار میں روپوش ہو جانا چاہیے تاکہ اللہ کی عبادت کریں اس کی رحمت پر بھروسہ رکھیں، چنانچہ انہوں نے یہی کیا ایک غار میں گئے، غار ایسا تھا جہاں روشنی و ہوا تو پہنچتی لیکن دھوپ نہ پڑتی تھی۔ گویا عام راستہ سے الگ تھا اور جیسا بیان ہو چکا ہے کہ وہاں وہ تھپک کر سلا دیے گئے جو نیند اور موت کے درمیان کی ایک کیفیت تھی اور یہاں سے وہ اسی طرح اٹھے جس طرح مردے قبر سے اٹھیں گے۔ اللہ جس کو ہدایت دے وہی ہدایت پائے۔

Marfat.com

۱۳- نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ○

ہم آپ کو ان کا (اصلی) حال صحیح صحیح سناتے ہیں (وہ حالات جو اصل واقعہ کی روح ہیں۔ اصحابِ کہف) وہ چند نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے اور ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی۔

یعنی انہیں ربطِ قلبی، استقامت اور حق گوئی سے نوازا۔

۱۴- وَّرَبَطْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰـهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ○

اور ہم نے (اپنی یاد سے) ان کے دل مضبوط کر دیے (ہمت بڑھائی اور) جب وہ (ظالم بادشاہ کے سامنے) کھڑے ہوئے تو انہوں نے (بڑی جرأتِ ایمانی کے ساتھ) کہا کہ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے، ورنہ پھر تو ہم بڑی بے جا بات کے مرتکب ہوں گے (یہ تو ہماری بڑی بے عقلی اور حماقت کی بات ہوگی)۔

اور ان نوجوانوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا

۱۵- هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ○

یہ ہماری قوم ہے۔ جس نے اللہ کے سوا اور معبود ٹھہرائے ہیں (اگر یہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ہم موحدین کی طرح) یہ لوگ کیوں ان (کے معبود ہونے) پر کوئی واضح دلیل نہیں لاتے (بات یہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں) پس اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو خدا پہ جھوٹ باندھے۔

اور انہوں نے یہ تجویز پیش کی

۱۶- وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ○

اور جب تم ان سے اور ان کے معبودوں سے الگ ہو گئے جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں تو اب (فلاں) غار میں چل کر پناہ لو، تمہارا رب اپنی رحمت (کا دامن) تمہارے لیے کشادہ کر دے گا اور تمہارے (جملہ) امور میں سہولت کے سامان فراہم کر دے گا۔

(اصحابِ کہف پر ان کی قلبی کیفیات سے یہ اثر آیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کفارِ مکہ نے پریشان کیا تو آپ نے بھی غار میں گزر فرمایا)

Marfat.com

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اسی نیک خیال پر جو اللہ کی طرف سے ان کے دل میں آیا تھا انہوں نے عمل کیا غار میں جا کر پناہ لی یہ غار شمال رویہ واقع ہوا تھا اس میں روشنی تو جاتی دھوپ نہ جاتی۔

۱۷۔ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ
تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ
الْيَمِيْنِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ
ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ
مِّنْهُ ط ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ط مَنْ
يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ج وَمَنْ
يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا
ع ۵ ۱۴ مُّرْشِدًا ع ۝

اور (اے رسول) آپ سورج کو دیکھیں گے کہ جب وہ نکلتا ہے تو ان کے غار سے داہنی جانب بچ کر نکل جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں جانب کترا (کر نکل) جاتا ہے اور وہ اس (غار) کے ایک کشادہ میدان میں تھے (جو پہاڑیوں کے درمیان میں تھا اور ان پر ایک خاص کیفیت طاری رہتی تھی جس کے لیے تازہ ہوا ہی موجبِ حیات تھی اور یہ جو کچھ بیان ہوا) یہ اللہ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے اللہ جس کو ہدایت دیتا ہے وہی ہدایت پاتا ہے (اللہ کی قدرت وحکمت پر ایمان لاتا ہے) اور جس کو حالتِ گمراہی میں چھوڑ دے تو پھر آپ اس کے لئے کوئی رفیق راہ بتانے والا نہ پائیں گے (جب آپ ہی کی بات نہ مانیں تو پھر ان کی ہدایت کون کر سکتا ہے)۔

تیسرا رکوع

اصحابِ کہف کا بیان جاری ہے

۱۸۔ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ صلے
وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ
الشِّمَالِ صلے وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ
بِالْوَصِيْدِ ط لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ
لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ
مِنْهُمْ رُعْبًا ۝

اور (اے مخاطب ان کی کیفیت غار میں یہ تھی کہ) تو خیال کرے گا کہ وہ جاگ رہے ہیں (آنکھیں کھلی ہیں اور کروٹ لیتے ہیں) حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے اور ہم ان کو داہنی طرف اور بائیں طرف کروٹیں دلاتے رہتے تھے، اور ان کا کتا چوکھٹ (یعنی غار کے دہانے) پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے (بیٹھا) تھا (اور) اگر تو انہیں جھانک کر دیکھتا تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگتا اور ان (ایک) دہشت تیرے دل میں بیٹھ جاتی۔

قدرت کی طرف سے یہ انتظام اس لیے تھا کہ لوگ انہیں تماشہ نہ بنائیں اور ان کے آرام میں خلل نہ آئے۔ باہر جلال اندر جمال اس شان سے انہیں پروردگار نے رکھا تھا۔ انبیاء صدیقین صالحین سب اس کے جلال سے اس کے جمال ہی کی طرف بھاگتے ہیں، عام لوگوں میں بھی جس نے اپنے باطن کو پاک کر لیا اسے جذبۂ وفاداری اور فرمانبرداری سے آراستہ کر لیا وہ ظاہری بے سروسامانی کے باوجود امن

Marfat.com

میں آگیا۔ نفس کے اس کتے کو اگر خدا کی قدرت کی طرف لگا دیں تو وہ بھی زندگی پا جاتا ہے۔[۱۸]

۱۹۔ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا
بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ
لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ
بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ
بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ
بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا
فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ
وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ
بِكُمْ اَحَدًا ۝

اور اسی طرح (ایک عرصہ دراز کے بعد) ہم نے ان کو اٹھا دیا تاکہ وہ آپس میں پوچھیں (کہ ہم کتنی مدت سوتے رہے چنانچہ) ان میں ایک کہنے والے نے کہا (یعنی ان میں سے ایک نے سبقت کی اور دوسروں سے پوچھا) تم کتنا (عرصہ) رہے ہوگے؟ وہ بولے ہم (یہی) ایک دن یا ایک دن سے کم رہے ہونگے (بعض) بولے اللہ ہی کو علم ہے کہ تم کتنی مدت (یہاں) رہے بہرحال (اس بحث کو چھوڑو اور پہلا کام یہ کرو کہ) اپنے میں سے کسی ایک کو شہر کی طرف یہ سکہ دے کر بھیجو کہ وہ ذرا دیکھے کہ کون سا کھانا پاکیزہ ہے سو اس میں سے تمہارے پاس کچھ کھانا لے آئے اور (آنے جانے اور چیز کے خریدنے میں بڑی احتیاط، نرمی اور حسنِ تدبیر سے کام لے اور تمہاری خبر کسی اور کو نہ ہونے دے)۔

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بان التاء بعد اللام الاولى من النصف الاول واللام الثانية من النصف الآخر ۱۲

کیونکہ

۲۰۔ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ
يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ
مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا
اَبَدًا ۝

اگر ان (ظالم) لوگوں نے تم پر قابو پا لیا تو تم کو سنگسار کر ڈالیں گے یا ظلم و زیادتی سے، تم کو اپنے دین پر واپس لائیں گے اور (اگر ایسا ہوا تو) تم کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔

انہوں نے اپنے کو چھپانے کے مشورے کیے اور اللہ کو منظور تھا کہ وہ ظاہر کیے جائیں
زمانہ بدل چکا تھا، خود سکہ پرانا ہو چکا تھا ان کا لباس و انداز لوگوں سے جدا گانہ تھا۔

۲۱۔ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ

اور اسی طرح ہم نے (اس بستی کے تمام لوگوں کو) ان (کے حال) سے مطلع

---

[۱۸] کہتے ہیں کہ اصحابِ کہف کے کتے کا نام قطمیر تھا، تعلیم وہ چیز ہے جو جانوروں میں بھی انسان کے خصائل پیدا کر دیتی ہے اسی تعلیم کی بنا پر کتے کا کیا ہوا شکار بھی حلال ہے بشرطیکہ اصول فرمانبرداری پر وہ قائم ہو اور شرائطِ شرع پورے ہوں۔ بزرگوں کی صحبت سے سگِ دنیا بھی ہدایت پا جاتے ہیں۔

Marfat.com

لِيَعْلَمُوٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ

کر دیا تاکہ وہ جان لیں کہ (جس طرح تقریباً تین سو سال بعد یہ لوگ اسطرح اٹھا کر لائے گئے گویا ان کی عمر میں بھی اضافہ نہیں ہوا تو قیامت کے متعلق بھی) اللہ کا وعدہ حق ہے اور یہ کہ قیامت (کے آنے) میں کوئی شبہ نہیں۔

زمانہ بدل چکا تھا بت پرست ظالموں کا خاتمہ ہو چکا تھا، عیسائیت غالب آچکی تھی اس وقت بھی حیات بعد الممات کے متعلق ان میں اختلافات تھے۔ لوگ ان اصحابِ کہف کے حالات اور اللہ کی قدرت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے اور قیامت پر ایمان لائے ان کی بڑی قدر و منزلت کی لیکن اصحابِ کہف اسی غار میں واپس چلے گئے، لوگوں نے بہرحال اظہارِ عقیدت کے طور پر اس غار پر ایک یادگار عمارت بنانے کا ارادہ کیا جس کا بیان اسی آیت میں جاری ہے

اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝

(یہ وہ وقت تھا) جب کہ اس زمانہ کے لوگ ان کے بارے میں جھگڑ رہے تھے (کہ یہ لوگ غار میں زندہ ہیں یا انتقال کر گئے وغیرہ) پھر کہنے لگے کہ ان (کی یاد میں اس غار) کے پاس ایک عمارت بنا دو (رہا یہ کہ غار میں ان کی زندگی کیا تھی وہ کب تک زندہ رہے) ان کا پروردگار ہی ان (کے حال) سے بخوبی واقف ہے (الغرض) جو لوگ ان میں صاحبِ غلبہ (ذی اقتدار) تھے انہوں نے کہا کہ ہم ان کے پاس ایک عبادت خانہ بنا دیں گے۔

قرآن ان حقائق کو بیان کرتا ہے لیکن خارجی باتوں میں الجھی ہوئی ذہنیت اسی تعداد اور زمانہ کے تعین میں الجھی رہے گی، اصحابِ کہف کا یہ واقعہ اللہ کی قدرت اور حیات بعد الممات کی ایک شہادت ہے اور اسی اعتبار سے اس کو سمجھنا چاہیئے۔

۲۲۔ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّىْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۫ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا

لوگ (تو یوں ہی) کہتے رہیں گے کہ وہ تین تھے چوتھا ان کا کتا تھا، اور (بعض) کہیں گے وہ پانچ تھے چھٹا ان کا کتا تھا یہ ان کی اٹکل پچو باتیں ہیں (گویا بلا نشانہ پر نظر کیے پتھر مار رہے ہیں) اور (بعض) کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا، آپ فرما دیجئے میرا رب ہی ان کی تعداد سے خوب واقف ہے (اور) سوائے چند لوگوں کے ان (کی صحیح تعداد) کو کوئی نہیں جانتا۔ لہٰذا آپ ان کے بارے میں ان لوگوں سے بجز سرسری بحث کے زیادہ بحث نہ کیجئے اور ان (کی تعداد، زمانہ، اصل واقعات) کے متعلق ان میں سے کسی سے بھی دریافت حال نہ کیجئے۔

Marfat.com

مِرَآءً ظَاهِرًا ۖ وَّلَا تَسْتَفْتِ
فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ۝ ع ۳ ۵ ۱۵

چوتھا رکوع

اصحاب کہف کے واقعہ کا بیان تھا، اس سلسلہ میں یہ بتایا گیا کہ جن امور پر قرآن نے زور دیا ہے اہمیت انہیں کو دی جائے، غیر ضروری باتوں میں نہ الجھا جائے، البتہ مومن کے پیش نظر اللہ ہی رہے یہاں تک کہ اگر کوئی کام بظاہر کر بھی سکتا ہے تب بھی انشاء اللہ نہ بھولے۔ مسبب الاسباب تو وہی ہے۔ حضور جانتے تھے کہ جو بات ان سے پوچھی جاتی ہے اللہ ان پر اپنی وحی کے ذریعے واضح فرماتا ہے۔ یہود نے بھی اصحاب کہف کے متعلق سوال کیا تو اللہ ہی پر بھروسہ کرکے آپ نے فرمایا کہ کل بتا دوں گا اس وقت تک انشاء اللہ کہنے کا حکم نہ تھا اس لیے انشاء اللہ نہ فرمایا جبرئیل پندرہ دن تک نہ آئے اور آپ متردد ہوئے، اللہ تعالیٰ کو ایک بنیادی بات بتانا تھی چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی جو اس رکوع کی پہلی آیت ہے اور اس رکوع میں امت کے لئے اور بھی ہدایات ہیں جو اصحاب کہف کے واقعہ کی رعایت سے ہیں۔

۲۳۔ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ۝

اور آپ کسی کام کے متعلق یہ نہ کہیے کہ میں اس کو کل کر دوں گا

۲۴۔ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ۝

مگر یہ کہ اگر اللہ نے چاہا (یعنی انشاء اللہ کہہ کر) اور جب آپ (یہ کہنا) بھول جائیں تو (یاد آنے پر) اپنے رب کو یاد (کر لیا) کیجئے (کہ توفیق رفیق ہو اور مقصد سے بھی بہتر مقصد ملنے کی صورت نکل آئے) اور (یہ بھی) فرما دیجئے کہ امید ہے کہ میرا رب مجھے بھلائی کی اس سے قریب تر راہ بتا دے۔

مومن ہر اختیاری فعل میں جب سعی کرتا ہے اور بذات خود اللہ کی طرف رجوع رہتا ہے تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ انشاء اللہ کہنا، گویا اللہ کی ذات کو اپنے کاموں میں اپنا معاون بنا لینا ہے، یہ امداد غیبی عجیب چیز ہے۔

تین سو نو برس کی مدت کا کسی پر ایک غار میں گزر جانا اور وہ بھی اس طرح کہ آرام سے سو رہے ہیں نہ عمر بڑھتی ہے نہ غذا کی ضرورت ہے کیا یہ کوئی معمولی بات ہے۔

۲۵۔ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ

اور وہ (یعنی اصحاب کہف) اپنے غار میں نو اوپر تین سو سال رہے (شمسی

Marfat.com

مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ○

حساب سے تین سو سال اور قمری سے ۹ سال زیادہ)

یہود جن کی طبیعت میں انکار اور بحث مباحثہ راسخ تھا کہنے لگے کہ تین سو سال تو ٹھیک ہیں لیکن یہ ۹ سال اور زیادہ کیسے، یعنی اس اجمال کی تفصیل کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے راز رکھا کہ وہ کس قدر سوئے، کتنا جاگے، کب تک زندہ رہے کب وفات پائی، ہر بات ان کی سمجھ سے بالاتر تھی، وہاں زندگی کا، موت کا نظام ہی دوسرا تھا ان سے تفصیل کیا بیان کی جاتی اس لئے حکم ہوا

۲۶۔ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ○

آپ فرما دیجئے جتنی مدت وہ غار میں رہے، اللہ ہی خوب جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے تمام پوشیدہ راز اسی کے علم میں ہیں وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا اچھا سننے والا ہے (اس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں۔ اور جس طرح اس کا علم محیط ہے اسی طرح اس کے اختیارات اور قدرت کاملہ میں کوئی اس کا شریک نہیں)۔ اس کے سوا نہ کوئی ان (آسمان و زمین کے رہنے والوں) کا کارساز ہے اور نہ اللہ تعالیٰ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے (وہی وحدہٗ لاشریک، مالکِ حقیقی اور مختارِ کل ہے)۔

بہرحال جس قدر ضروری تھا اصحابِ کہف کے سلسلے میں یہود کو جواب دیدیا گیا۔ یہ جواب واقعہ کی صداقت اور رسول کی شہادت کے لیے کافی ہے۔ لیکن چونکہ یہ لوگ ہدایت کی بات سننا ہی نہیں چاہتے بحث میں الجھانا چاہتے ہیں، لہٰذا ارشاد ہوا کہ آپ تبلیغ میں مصروف رہیں۔

۲۷۔ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ○

اور آپ کے پروردگار کی طرف سے جو کتاب وحی کے ذریعے آپ پر نازل کی گئی ہے اسے پڑھ دیا کیجئے (پڑھتے رہئے سناتے رہئے) اس کی باتیں (اس کے وعدہ اور وعید اور اس کے احکام اس کے حقائق) کوئی بدل نہیں سکتا اور آپ ہرگز اس کے سوا کہیں پناہ نہ پائیں گے۔

آپ کے قلب کی تسکین، آپ کی روح کی تشفی، وحیٔ الٰہی سے ہے۔ اُمّت کے لیے اس میں یہ اشارہ ہے کہ کفار کے فریب میں نہ آئیں اور دولت، طاقت، ثروت کے غرور میں آکر اللہ کے مجرم نہ بنیں ورنہ ان کے لیے کہیں پناہ نہ ہوگی۔ البتہ جنہوں نے اللہ کا سہارا پکڑا ان کا کوئی بال بیکا کرنے والا نہیں۔

۲۸۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

اور (اے رسول آپ کے لیے یہ چنے ہوئے مومن کافی ہیں یہ آپ کی تبلیغ اسلام کا بہترین نتیجہ ہیں) آپ اپنے کو انہیں کے ساتھ روکے رہیے (انہیں کیساتھ صبر و استقامت کے ساتھ لگے رہیے) جو اپنے پروردگار کو صبح و شام (رات

Marfat.com

وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ○

دن ہر وقت) یاد کرتے رہتے ہیں۔ جو اس کی رضا کے طالب ہیں (اس کی ذات، اس کی دید کے متمنی آپ کا چہرہ تکتے رہتے ہیں اللہ کی یاد میں لگے ہیں) اور آپ بھی اپنی آنکھیں (اپنی نظرِ التفات) دنیاوی زندگی کی رونق کے خیال سے ان سے نہ ہٹائیں (دنیا ان ہی کے اخلاقِ حمیدہ میں آپ کے اخلاق کا پرتو دیکھتی ہے اور انہیں آپ کی ذات میں پرتوِ باری تعالیٰ کے جلوہ نظر آتے ہیں۔ آپ آئینہ صفاتِ الٰہی ہیں تو یہ آئینہ جمالِ محمدی۔) اور آپ اس (شخص) کا کہنا نہ مانیں (جو یہ چاہتا ہے کہ آپ غریب مسلمانوں کو چھوڑ دیں یہ تو وہ شخص ہے) جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا (جو ربطِ قلبی سے محروم کر دیا گیا) اور جو اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھ گیا ہے۔

یہود کی خواہش تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے الگ مخاطب ہوں، غریب مسلمانوں کو چھوڑ دیں جن کو وہ بُرے الفاظ سے یاد کرتے، یہود کے نزدیک عظمت دولت سے تھی اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک عظمت ایمان سے۔

۲۹۔ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ ۚ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ○

اور آپ فرما دیجئے کہ یہ (دین) حق تمہارے رب کی طرف سے ہے پس جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کافر رہے (لیکن ان کو کفر کا انجام معلوم ہونا چاہیئے) بے شک ہم نے ظالموں کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس (آگ) کی قناتیں ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوں گی اور جب وہ (پیاس اور تکلیف سے) فریاد کریں گے تو (تیل کی تلچھٹ یا) پیپ جیسے پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی جو (سخت حرارت اور تیزی کی وجہ سے ان کے) چہروں کو بھون ڈالے گا۔ (یہی وہ سرمایۂ حیات ہے جو یہود اور کفار اپنے دولت کے نشہ میں اپنے لیے جمع کر رہے ہیں، کاش وہ سوچیں کہ) کیا ہی برا وہ پانی ہوگا اور کیا ہی بُری وہ جگہ ہوگی۔

اور اس کے مقابل میں ان کو دیکھو جو ایمان لائے خواہ وہ امیر ہیں یا غریب، کالے ہیں یا گورے مشرقی ہیں یا مغربی وہ کسی کے سمجھنے سے ذلیل و خوار نہیں ہو سکتے اللہ کے یہاں ان کے مراتب ہیں۔

۳۰۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ہم (ایسے) نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

Marfat.com

عَمَلًا ۝

انہیں ان کے حُسنِ عمل کا بدلہ ضرور ملے گا ۔

۳۱- اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِــِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ ع ۹ ۱۶

انہیں لوگوں کے لئے رہنے (بسنے) کو باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی (اور) وہاں ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے (گویا ہاتھوں کو بھی حُسنِ عمل کے صلہ میں ایک تحفہ بارگاہِ الٰہی سے عطا ہوگا) اور وہ لوگ سبز رنگ کے باریک دبیز ریشمی کپڑے پہنے ہوں گے (اور) اس (جنتِ عدن) میں وہ اپنے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے (انہوں نے دنیا میں زندگی سادگی اور اخلاص سے بسر کی اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی جنت میں ان کی کیا خوب سجی ہوئی جنت بھی مومن کے لیے) کیا ہی حسین بدلہ ہے اور کیا خوب آرام گاہ ہے

پانچواں رکوع

گزشتہ رکوع میں کافر اور مومن کے صلہ کا ذکر تھا، یہاں غنی کافر اور مومن فقیر کی مثال سے بھی ذہن نشین کرایا جا رہا ہے کہ اصل دولت دولتِ ایمان ہی ہے اور اس ضمن میں دنیا کی بے ثباتی، کفر و تکبّر کی بدانجامی، اور ایمان و تقویٰ کی مقبولیت سے آگاہ کیا جا رہا ہے ۔

۳۲- وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ؕ

اور ان سے دو شخصوں کی مثال بیان کیجئے ۔ کہ ان میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ دیے اور جن کے چاروں طرف ہم نے کھجوروں کے درختوں کا احاطہ بنا رکھا تھا ۔ اور ان کے بیچ میں (سرسبز و شاداب) کھیتیاں تھیں ۔

گویا یہ نہایت ترتیب سے آراستہ باغ تھے، درمیان میں سرسبز کھیت اور کثرت سے انگور کی بیلیں، جن کے باعث انہیں انگور ہی کا باغ کہا گیا ۔

۳۳- كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْــًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا

دونوں باغ (خوب) اپنے اپنے پھل لائے اور اس میں کچھ کمی نہ کی گئی اور ہم برابر) ہم نے دونوں (باغوں) کے درمیان نہریں بھی جاری کر دیں ۔

Marfat.com

خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝

گویا ذوقِ نظر سے لے کر افادیت تک کے سب سامان مہیا تھے اور بکثرت پیداوار ہوتی لیکن وہ انجام سے غافل ہو گیا۔

۳۴۔ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝

اور اس (شخص) کے پاس (اور بھی) پھل (یعنی تموّل کا سامان) تھا تو اس نے اپنے ساتھی سے کہا اور وہ اس سے باتیں کرتے کرتے (اپنی شان جمانے کے لیے) کہنے لگا کہ میں تجھ سے مال و دولت میں زیادہ ہوں اور جتھے کے لحاظ سے بھی زیادہ عزت والا ہوں۔

منشا یہ تھا کہ میں ایمان لا کر کیا کروں گا جملہ راحت کے سامان اور عزت و آبرو مجھے حاصل ہے بلکہ حاصل رہے گی۔

۳۵۔ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۝

اور (اسی تکبرانہ انداز سے) وہ اپنے باغ میں داخل ہوا حالانکہ وہ اپنے آپ پر (خود) ظلم کر رہا تھا (زبان سے ایسی باتیں کہہ رہا تھا جو اللہ کو پسند نہیں) بولا میں نہیں سمجھتا کہ یہ (میرا سرسبز و شاداب) باغ کبھی بھی برباد ہو۔

۳۶۔ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝

اور میرے خیال میں قیامت کبھی بھی نہ آئے گی اور (بالفرض) اگر میں اپنے پروردگار کی طرف واپس بھی کیا گیا تو وہاں پہنچ کر اس (باغ) سے بہتر جگہ پاؤں گا۔

اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اگر موت کے بعد کی زندگی ہوئی تو مجھے وہاں بھی یہی عیش و عشرت کا سامان ملے گا کیونکہ اگر اللہ کو میری حرکات ناپسند ہوتیں تو یہیں کیوں دیتا۔ اور یہی وہ ظلم تھا جو اس نے اپنی جان پر خود کیا۔ برخلاف اس کے

۳۷۔ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝

اس کے ساتھی نے (جس کی نظریں خالقِ کائنات پر تھیں) اس سے (اللہ کی شان جتاتے ہوئے) جواب کے طور پر کہا، کیا تو اس (خدا) سے منکر ہو گیا جس نے تجھ کو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا پھر قطرہ سے پھر تجھ کو (پورا) آدمی بنا دیا۔

Marfat.com

۳۸۔ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ○

(تو مانے یا نہ مانے) لیکن (میں تو یہی کہتا ہوں کہ) اللہ ہی میرا پروردگار ہے اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

۳۹۔ وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۚ

اور (یہ تو نے تکبّر کی باتیں خواہ مخواہ کیوں کیں کیوں اللہ کو ناراض کیا۔) ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تھا (تو اس کو دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کرتا اور) کہتا "مَا شَاۗءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یہ عطا بھی کیا خوب ہے وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے اور اللہ کے سوا کسی میں دینے کی طاقت نہیں) اور اگر (تو اس وقت) مجھ کو مال اور اولاد میں (اپنے سے) کمتر دیکھتا ہے

۴۰۔ فَعَسٰي رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ○

تو کیا عجب ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر (باغ) عطا فرمائے اور تیرے اس (باغ) پر گرم لو کا ایک جھونکا (یا کوئی آفت) آسمان سے بھیج دے پھر وہ (تباہ و برباد ہو کر) صاف میدان ہو جائے (کہیں برائے نام بھی سبزہ باقی نہ رہے)۔

۴۱۔ اَوْ يُصْبِحَ مَاۗؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ○

(یا صرف یہی ہو جائے کہ) اس کا پانی (زمین میں اتر کر) گہرا ہو جائے (اتنا گہرا کہ) پھر تو ہرگز اسے تلاش نہ کر سکے (اور یہ تیرا سرسبز باغ تباہ و برباد ہو جائے)۔

اس کے مغرور ساتھی کو جو سزا ملنے والی تھی اللہ تعالیٰ نے مومن کی زبان سے اس کی طرف اشارہ کروا دیا تاکہ وہ آفتِ سماوی کو محض اتفاق پر محمول نہ کر سکے، دیکھو جو اللہ چاہتا ہے وہ مومن سے کہلواتا ہے پھر جو مومن سے کہلواتا ہے اسے پورا کر دکھاتا ہے۔

۴۲۔ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰي مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ○

اور (جو خطرہ رحمانی قلب مومن میں گزرا تھا وہی ہوا) اس کے پھلوں کو (آفتِ سماوی نے) آگھیرا پھر صبح کو (جو دیکھا تو حسرت سے) ہاتھ ملتا رہ گیا (اوّل تو) اس پونجی پر جو (اس باغ کے بنانے میں) اس پر صرف کی تھی اور (پھر اس تباہی پر جو نظروں کے سامنے تھی یعنی) وہ اپنی چھتریوں پر گرا پڑا تھا اور وہ (بڑی حسرت و ندامت سے) کہنے لگا کہ کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا۔

(کافر سے بھی نیک بات کہو تو کسی نہ کسی وقت اس کا کچھ نہ کچھ اثر ہو ہی جاتا ہے اسی لیے

Marfat.com

حکم ہے کہ نیکی کی باتیں کہتے رہو شاید کوئی فلاح پائے)
اس تباہی میں اللہ کے سوا اس کا معاون کون ہوسکتا تھا ۔

۴۳۔ وَلَمۡ تَكُن لَّهُۥ فِئَةٌ يَنصُرُونَهُۥ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ○

اور (یوں تو اس کو اپنی جماعت اور باآبرو جتھے پر بڑا ناز تھا لیکن اس وقت) اللہ کے سوا کوئی جماعت اس کی مددگار نہ ہوسکی اور نہ وہ بدلہ لے سکا ۔

۴۴۔ هُنَالِكَ الۡوَلَايَةُ لِلَّهِ الۡحَقِّ ۚ هُوَ خَيۡرٌ ثَوَابًا وَخَيۡرٌ عُقۡبًا ○ ع

یہاں (سمجھنے اور یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ) سب اختیار اللہ برحق ہی کو ہے ۔ (اللہ ہی حق ہے اور وہی کاموں کو بنانے والا ہے) اسی کا انعام بہتر اور اسی کا بدلہ اچھا ہے ۔

چھٹا رکوع

یہ مثالیں مال و اولاد، جاہ و مرتبت اور دنیا کی جملہ زینتوں کی ناپائیداری ثابت کر رہی تھیں ۔ اب ان کی ایک اور مثال مجموعی حیثیت سے دینے کے بعد، دین اسلام کی بنیادی تعلیم، توحید و آخرت کی طرف متوجہ کیا جارہا ہے کہ آخرت کی کامیابی ہی سچی کامیابی ہے لیکن اس روز بیشتر لوگ اپنے نامۂ اعمال کو دیکھ کر شرمندہ و نادم ہوں گے ۔

۴۵۔ وَاضۡرِبۡ لَهُم مَّثَلَ الۡحَيَوٰةِ الدُّنۡيَا كَمَآءٍ أَنزَلۡنَٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِهِۦ نَبَاتُ الۡأَرۡضِ فَأَصۡبَحَ هَشِيمًا تَذۡرُوهُ الرِّيَٰحُ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٍ مُّقۡتَدِرًا ○

اور آپ ان لوگوں سے دنیا کی زندگی کی مثال (بھی) بیان کر دیجئے (یہ ایسی ہے) جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ملنے سے زمین میں خوب روئیدگی ہوئی (پانی اور مٹی کی قوتِ نمو کے ملنے سے سبزہ لہلہا اٹھا لیکن چند ہی دنوں میں یہ خشک ہوگیا اور) پھر وہ (سوکھ کر) چورا چورا ہوگیا جس کو ہوائیں اڑائے پھرتی ہیں ۔ (یہی حال دنیا کی رونقوں کا ہے، چند دن کی دلفریبی کے بعد اس کا بھی یہی انجام ہوتا ہے، اور یہ تمہارا روز کا مشاہدہ ہے کوئی نئی بات نہیں) اور اللہ تو ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے (وہ بڑا صاحبِ اقتدار، ہر شے پر حاوی سب کا مالک ہے) ۔

۴۶۔ الۡمَالُ وَالۡبَنُونَ زِينَةُ الۡحَيَوٰةِ الدُّنۡيَا ۖ وَالۡبَٰقِيَٰتُ الصَّٰلِحَٰتُ خَيۡرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيۡرٌ

مال اور اولاد (تو محض) دنیوی زندگی کی زینت ہیں ۔ اور (حقیقی سرمایۂ حیات تو وہ) باقی رہنے والی نیکیاں ہیں جو آپ کے رب کے یہاں ثواب کے اعتبار سے بہت اچھی اور امید کے اعتبار سے بہت بہتر ہیں ۔

Marfat.com

اَمَلًا ○

یہ امید کیا ہے ؟ قیامت اور آخرت کا معاملہ۔

۴۷۔ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ○

اور (قیامت کا دن وہی دن ہوگا) جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور آپ زمین کو صاف میدان دیکھیں گے (نہ پہاڑ ہوں گے نہ چٹانیں ، کھلا ہوا ایک لق و دق میدان) اور ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر ہم ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے ۔ (سب کو آپ کے رب کے روبرو حاضر ہونا پڑے گا)۔

۴۸۔ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۡ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ○

اور سب آپ کے رب کے حضور میں صف بستہ (قطار در قطار) پیش ہوں گے (تو ہم ان سے کہیں گے) بے شک تم ہمارے پاس ایسے ہی آ پہنچے جیسا ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا ، بلکہ تم نے تو یہ خیال کر رکھا تھا کہ ہم نے تمہارے لیے (قیامت کا) کوئی وقت مقرر ہی نہیں کیا۔

قیامت تو آنکھوں سے دیکھ لی اب نامۂ اعمال بھی دیکھو۔

۴۹۔ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ○ ع ۶/۵ ۱۸

اور (ان کا) نامۂ اعمال (کھول کر) رکھ دیا جائے گا ۔ (یعنی ان کا نامۂ اعمال ان کے ہاتھ میں دیا جائے گا) پھر آپ دیکھیں گے کہ گنہگار جو کچھ کہ اس میں (لکھا) ہے اس سے ڈر رہے ہوں گے ۔ (اس کا لکھا دیکھ کر اپنے گناہوں کی فہرست پر نظر ڈال کر خوف زدہ ہوں گے ، ان کا برا حال ہوگا) اور کہیں گے اف ری ہماری بدنصیبی ، یہ کیا نامۂ اعمال ہے کہ جس نے نہ کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا جو گنوا نہ دیا ہو (جو اس میں درج نہ ہو) اور جو عمل انہوں نے (دنیا میں) کیے ہوں گے وہ (نظروں کے) سامنے پائیں گے (عدل کے ساتھ انصاف ہوگا) اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا (کسی کو اس کی غلطی سے زیادہ سزا نہ ملے گی)

ساتواں رکوع

کیا انسان کو زیب دیتا ہے کہ وہ دنیا میں رہ کر اس درجہ سرکشی اختیار کرے کیا وہ اپنی عظمت کی داستان بھول گیا ، کیا اسی کو مسجود ملائکہ نہ بنایا گیا تھا کیا اسے اسی کے دشمن ابلیس سے آگاہ نہ کیا گیا تھا ، انبیاء کی ایک کثیر جماعت ہدایت کے لیے نہ آتی رہی تھی ، لیکن یہ شرک میں مبتلا ہوا ۔ کون اللہ کے سامنے

Marfat.com

ان مشرکوں اور کافروں کی فریاد کو پہنچ سکتا ہے۔

۵۰۔ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ○

اور (کیا انسان کو وہ دن یاد نہیں رہا) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا وہ جنات میں سے تھا، پس اس نے اپنے رب کے حکم سے نافرمانی کی۔ کیا پھر (ہمارے اس احسان کے باوجود) تم مجھ کو چھوڑ کر اس کو اور اس کی اولاد کو دوست بناتے ہو، حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔ (یہ تو سراسر ظلم ہے، کفر ہے اور یاد رکھو کہ) ظالموں کے لیے بہت بُرا بدلہ ہے۔

تخلیقِ عالم کے وقت سوا خدا کے کچھ نہ تھا، جو ظاہر ہوا وہ اس کی تخلیق ہے۔ کیسے جاہل ہیں کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی مخلوق کو اس کا شریک کار سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

۵۱۔ مَا أَشْهَدتُّهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا ○

میں نے ان کو (یعنی شیاطین اور اس کی ذریت کو) آسمان و زمین پیدا کرتے وقت (ہرگز) نہ بلایا تھا (کہ ذرا آکر دیکھ جائیں اور مشورہ دے جائیں) اور نہ خود ان کی پیدائش کے وقت (ان سے پوچھا گیا کہ تم کیسے بنائے جاؤ) اور میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنا (دست و) بازو بناتا (جیسا کہ جاہل انسان کرتا ہے کہ شیاطین جو انہیں راہ سے بے راہ کرتے ہیں انہیں کو وہ اپنا رفیق سمجھتا ہے۔ اللہ کے دوست تو اس کے نیک بندے ہیں جو اس کے ہو گئے)۔

۵۲۔ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا ○

اور (قیامت کے اس دن کو نہ بھولو) جس دن (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا جن کو تم اپنے خیال میں میرا شریک سمجھتے تھے ان کو پکارو (کہ آکر تمہاری مدد کریں) پھر وہ (نادان) پکاریں گے لیکن وہ ان کو کچھ جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے (اور ان کے رفیقوں کے) درمیان ایک مہلک جگہ بنا دیں گے۔ (جہنم کی آگ ان کے درمیان ہوگی)۔

آیت نمبر ۵۲۔ موبقا = موبق نام ہے وادی جہنم کا، یہ وبق کا اسم ظرف ہے، وبق کے معنی ہلاکت، آڑ، حائل، موبق اسم مکان ہے بمعنی دوزخ یا مصدر ہے وبق یبق سے، وہ مقام تمیز و جدائی جہاں مومن کافر کو علیحدہ علیحدہ صف میں کھڑا کر کے جدا کریں گے۔

Marfat.com

۵۳۔ وَرَاَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ النَّارَ فَظَنُّوۡۤا
اَنَّهُمۡ مُّوَاقِعُوۡهَا وَلَمۡ يَجِدُوۡا
عَنۡهَا مَصۡرِفًا ۠ ع ۱۹

آٹھواں رکوع

اسلام کے بنیادی اصول، واضح انداز سے مثالوں سے ہر طرح سمجھائے گئے، رسولوں نے تبلیغ فرمائی عواقب سے ڈرایا، نیک عمل پر بشارتیں دیں لیکن جو نہ ماننے پر تُلے تھے وہ جھگڑتے ہی رہے۔ آج بھی ان کا یہی انداز ہے یہ سب ناسمجھی کی باتیں ہیں، ان کی ضد اور دین سے بیزاری نے ان کو محرومِ ہدایت کر دیا ہے۔

۵۴۔ وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ
لِلنَّاسِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ
الۡاِنۡسَانُ اَكۡثَرَ شَىۡءٍ جَدَلًا ۝

اور بے شک ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے (دین کے تمام بنیادی اصول اور فلاح کے طریقوں کو) ہر طرح کی مثال سے سمجھایا ہے (خوب خوب واضح کیا ہے) لیکن انسان سب سے بڑھ کر جھگڑالو ہے (بڑا ناعاقبت اندیش واقع ہوا ہے جو اپنا فائدہ خود نہیں سمجھتا اور جھگڑتا رہتا ہے)۔

اس سے بڑھ کر ناعاقبت اندیشی اور کیا ہو گی کہ اللہ خود رسول بھیجے، وحی نازل فرمائے لیکن لوگ نہ مانیں۔

۵۵۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ
الۡهُدٰى وَيَسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّهُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ
تَاۡتِيَهُمۡ سُنَّةُ الۡاَوَّلِيۡنَ اَوۡ
يَاۡتِيَهُمُ الۡعَذَابُ قُبُلًا ۝

اور لوگوں کو کس چیز نے روکا کہ ایمان لاتے جب ان کے پاس ہدایت پہنچ چکی اور اپنے رب سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے۔ بجز اس کے (کہ وہ بھی منتظر ہوں کہ) انہیں بھی اگلوں کا سا معاملہ پیش آئے یا عذاب (الٰہی) ان کے رُوبرو ہو۔

ان رسولوں کو بھیجنے کا منشا لوگوں کی فرمایشیں پورا کرنا نہیں بلکہ ہدایت کرنا ہے، لوگوں کو بُری باتوں کے عواقب سے ڈرانا، نیک عمل پر بشارت دینا ہے تاکہ وہ حق کو پائیں، حق کو سمجھیں نہ کہ حق کے مٹانے پر تُل جائیں۔

۵۶۔ وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِيۡنَ
وَمُنۡذِرِيۡنَ‌ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيۡنَ

اور ہم تو رسول بھیجتے ہی اس لیے ہیں کہ وہ (نیک لوگوں کو) خوشخبریاں سنائیں اور (گنہگار لوگوں کو عذاب الٰہی سے) ڈرائیں اور جو کافر ہیں (جنہوں نے کفر کو اپنا شعار بنا لیا ہے) جھوٹی باتوں کی سند لے کر جھگڑتے رہتے ہیں تاکہ اس

Marfat.com

كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝

کے ذریعے حق کو دبا دیں (حق کے قدم ڈگمگا دیں، ایسا نہیں ہو سکتا، یہ کلام الٰہی ہے) اور انہوں نے میرے کلام کو اور اس (عذاب) کو جس سے وہ ڈرائے گئے تھے مذاق ٹھہرا لیا ہے۔

ان لوگوں نے خود اپنے پر ظلم کیا ہے اللہ نے بھی ان کے اصرارِ کفر پر ان کے قلوب پر پردے ڈال دیے، ان کے دل سخت ہو گئے۔

۵۷۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جس کو اس کے پروردگار کے کلام سے نصیحت کی جائے پس وہ اس سے منہ پھیر لے اور جو کچھ وہ اپنے ہاتھوں (تکذیبِ حق اور انبیاء سے استہزاء کا جو ذخیرہ) آگے بھیج چکا ہے وہ بھی بھلا دے (کبھی بھولے سے بھی خیال نہ آئے کہ ان کی سزا بھی بھگتنا پڑے گی) ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ اس (قرآن) کو سمجھ ہی نہ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے (نہ دل نصیحت پذیر ہوتا ہے نہ کان سماعت پذیر ہوتے ہیں) اور اگر آپ انہیں (راہِ) ہدایت پر بلائیں تو وہ کبھی راہ پر نہ آئیں۔

پھر بھی ان کی فوری گرفت نہیں ہوتی اس میں اللہ کی حکمت ہے یہاں بار بار موقع دیتا ہے یہ اس کی رحمت ہے جب وقت آ جائے گا کہیں بچ کر نہ جا سکیں گے۔

۵۸۔ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ۝

اور آپ کا رب تو بڑا بخشنے والا (اور) رحمت والا ہے۔ اگر وہ ان کے کیے پر ان کو پکڑنے لگے تو فوراً ہی ان پر عذاب بھیج دے لیکن ان کے لیے (عذاب کا) ایک وقت مقرر ہے (جب وہ وقت آ جائے گا تو) وہ اس سے بچ کر پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔

تاخیرِ عذاب سے لوگ سمجھتے ہیں کہ کچھ نہ ہو گا۔ ایسا نہیں ہے اللہ کا جب بھی عذاب آیا ہے بستیاں کی بستیاں تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔

۵۹۔ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا
ع وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝ ع

اور یہ بستیاں (جو ویران پڑی ہیں) جب انہوں نے (یعنی ان کے رہنے والوں نے) ظلم کیا (کفر سے باز نہ آئے) تو ہم نے ان کو تباہ کر دیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کا ایک وقت مقرر کر دیا تھا۔ (جب وہ وقت آ گیا کوئی نہ بچ سکا)۔

Marfat.com

نواں رکوع

اصحاب کہف کے سلسلہ میں ماضی کے واقعات سے نقاب کشائی کی گئی اب مستقبل کے علوم سے حجابات اٹھائے جا رہے ہیں۔ سمجھایا جا رہا ہے کہ عالم اسرار کونیہ اور اسرار شریعت میں کیا فرق ہے۔ شاہ صاحب نے خوب فرمایا کہ "حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علم وہ کہ خلق اس کی پیروی کرے تو اس کا بھلا ہو۔ حضرت خضر کا علم وہ کہ دوسروں سے اس کی پیروی بن نہ آئے" ایک علم نبوّت ہے جو مخلوق کی ہدایت کے لئے ہے دوسرا امر ربی جہاں مامور کو دم مارنے کی گنجائش نہیں۔ روایت ہے کہ "کسی نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ سب سے زیادہ عالم کون ہے انہوں نے کہا کہ میں ہوں۔ خدا نے وحی کی کہ میرا ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے تو موسیٰ علیہ السلام نے اسے ملنے اور علم حاصل کرنے کی غرض سے عزم سفر کیا، پتہ یہ دیا گیا کہ دو دریاؤں کے ملنے کے قریب اس کا مقام ہے تم تلی ہوئی مچھلی ساتھ رکھو جہاں گم ہو جائے وہیں وہ تم کو ملے گا مچھلی کا زندہ ہو کر اس طرح غائب ہونے میں یہ اشارہ تھا کہ جس علم کی تلاش میں جا رہے ہو وہ کچھ بظاہر ماورائے فطرت ہے۔ اس کا تعلق رموز و اسرار سے ہے۔ جہاں صبر مشکل ہوتا ہے"۔

۶۰۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِىَ حُقُبًا ○

اور (وہ وقت یاد کیجئے) جب موسیٰ نے اپنے جواں (سال شاگرد حضرت یوشع بن نون) سے کہا کہ میں برابر سفر کرتا رہوں گا یہاں تک کہ (منزل مقصود یعنی) دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچ جاؤں یا (یوں ہی) سالہا سال چلتا رہوں۔

چنانچہ تلی ہوئی مچھلی جوان شاگرد کے حوالہ ہوئی اس ہدایت کے ساتھ کہ مچھلی کا برابر خیال رکھے اور پیغمبرانہ عزم اور اشتیاق کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے۔

۶۱۔ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ سَرَبًا ○

پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے سنگم پر پہنچے تو وہ اپنی مچھلی بھول گئے پھر اس نے سرنگ بناتے ہوئے دریا میں اپنی راہ لی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پتھر پر سر رکھ کر سو رہے تھے، جوان شاگرد پاس بیٹھا تھا یہ عجیب و غریب واقعہ یعنی مچھلی کا زندہ ہونا دریا میں جانا دیکھا۔ حضرت موسیٰ کو بیدار نہ کیا اور ان کے بیدار ہوئے پر کسی خیال میں ایسا کھویا کہ واقعہ بیان کرنا بھی بھول گیا۔

۶۲۔ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا

پھر جب وہ دونوں آگے بڑھے تو حضرت موسیٰ نے اپنے جوان (شاگرد) سے کہا (ذرا) ہمارا ناشتہ (تو) لانا (آج) اس سفر میں ہم کو (خلاف معمول)

Marfat.com

هٰذَا نَصَبًا ○

بہت تکان ہو گیا ہے ۔

یہ تکان، یہ اشتہا بھی خدا کی طرف سے ایک یاد تھی کہ موسیٰ بہت دُور نہ نکل جائیں ۔

۶۳۔ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ
فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ
اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ
سَبِيْلَهٗ فِى الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ○

(نوجوان) بولا ۔ کیا (عرض کروں) دیکھئے تو جب ہم لوگ اس چٹان کے پاس ٹھیرے تھے تو (ایسا ہوا کہ) میں اس مچھلی کو (بالکل) بھول گیا اور مجھکو شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں (آپ سے) اس کا ذکر کروں اور اس نے تو عجیب طرح سے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا ۔

غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کچھ کہا نہ واقعہ کی تفصیل پوچھی بلکہ اصل مدعا کی طرف رجوع ہوئے، ایسا معلوم ہوا جیسے اس بات کے سننے ہی کے منتظر تھے ۔

۶۴۔ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى
اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۙ○

فرمایا یہی (وہ مقام) ہے جس کی ہم تلاش میں تھے، پھر اپنے پیروں کے نشان دیکھتے دونوں اُلٹے پھرے ۔

۶۵۔ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ
مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○

تو انہوں نے ہمارے (مقبول) بندوں میں سے ایک بندہ کو پایا جس کو ہم نے اپنی رحمتِ خاص عطا کی تھی (یعنی نعمتِ ولایت دی تھی) اور اپنے پاس سے ان کو ایک علم (لدنی) بھی تعلیم کیا تھا (یہ علم اسرارِ کونیہ سے متعلق تھا)

۶۶۔ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ
تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ○

موسیٰ نے ان سے کہا کیا میں آپکے ساتھ اس شرط پر رہ سکتا ہوں کہ جو مخصوص علم آپ کو عطا ہوا ہے آپ اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیں ۔

۶۷۔ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ○

(خضر علیہ السلام نے) کہا تم میرے ساتھ رہ کر (میرے بہت سے کاموں پر) صبر نہ کر سکو گے ۔

۶۸۔ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ
بِهٖ خُبْرًا ○

اور (موسیٰ اس معاملہ میں تم مجبور بھی ہو) جس بات کو تم پوری طرح نہیں جانتے (یعنی جو بظاہر اصولِ شریعت سے ٹکرائے) اس پر تم صبر کر بھی کیسے سکتے ہو ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا حکم ملا تھا، ان کی عظمت دل میں جگہ کر چکی تھی ہر چند اپنی شریعت پر مامور تھے لیکن اس علم کے بھی خواہاں تھے جسے اللہ نے رحمت اور علم لدنی فرمایا ہو ۔

۶۹۔ قَالَ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا
وَّلَآ اَعْصِىْ لَكَ اَمْرًا ○

فرمایا آپ مجھے انشاء اللہ صابر پائیں گے اور میں آپ کے حکم کے خلاف نہ کروں گا (یعنی فرمانبرداری اور اطاعت میں رہوں گا کہ جانتا ہوں کہ حصولِ علم کی اولیں شرط یہی ہے) ۔

Marfat.com

۷۰۔ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ ع ۹ / ۱۱ / ۲۱

(حضرت خضر نے) کہا اچھا اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو (شرط یہ ہے کہ) تم مجھ سے کسی بات پر سوال نہ کرو گے جب تک میں خود اس کا ذکر تم سے نہ چھیڑوں۔ (ارادت اور اتباع میں خاموشی شرط ہے جب تک ابتدار خود میری طرف سے نہ ہو۔ گویا یہ پہلا سبق تھا جو حضرت خضر نے دیا)۔

دسواں رکوع

موسیٰ علیہ السلام نے خاموشی سے شرط منظور کر لی اور حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ ہو لیے اس مقام تک وہ نوجوان (شاگرد) موسیٰ کے ساتھ تھا اب خود موسیٰ خضر علیہ السلام کے ساتھ روانہ ہوتے ہیں۔ وہ بھی ایک علم کی عظمت تھی، یہ بھی ایک علم کی عظمت ہے۔

۷۱۔ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ۝

غرض دونوں روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو اس نے (یعنی خضر علیہ السلام نے) اس میں سوراخ کر دیا (ایک آدھا تختہ نکال دیا نبی کی فطرت میں تبلیغ ہوتی ہے فوراً) بولے (یہ آپ نے کیا کیا) کیا آپ نے (کشتی کو) اس لئے توڑ ڈالا (اس میں سوراخ کر دیا) تاکہ اس کے بیٹھنے والوں کو آپ ڈبو دیں۔ بے شک یہ تو آپ نے بہت بھاری بات کی (یہ تو ناقابل برداشت ہے)

۷۲۔ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۝

(خضر علیہ السلام نے) کہا میں نے نہ کہا تھا کہ تم میرے ساتھ (میرے کاموں پر) صبر نہ کر سکو گے۔

۷۳۔ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَ لَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ۝

(موسیٰ علیہ السلام کو یاد آ گیا کہ میں مامور من اللہ ہوں اور خاموش رہنے کا وعدہ کر چکا ہوں) فرمایا جو بھول مجھ سے ہوئی اس پر گرفت نہ کیجیے اور میرے معاملے میں مجھ پر مشکل نہ ڈالیے (یعنی اگر معمولی بھول چوک پر آپ نے مواخذہ فرمایا تو پھر آپ کے ساتھ رہ کر علم حاصل کرنا میرے لیے مشکل ہو جائے گا)۔

۷۴۔ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ۝

پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب وہ (راہ میں) ایک لڑکے سے ملے (جو اس وقت کسی قابلِ الزام گناہ کا بھی مرتکب نہ ہوا تھا) تو اس نے (یعنی خضر نے) اس کو مار ڈالا (ناحق کے اس قتل سے اصولِ شریعت، موسیٰ کے سامنے آئے اور ان سے نہ رہا گیا) کہا کیا آپ نے ایک معصوم جان بلا کسی قصاص کے لے لی (بلا کسی شرعی وجہ کے قتل کر ڈالا) بے شک یہ تو آپ نے (بڑی) بے جا حرکت کی (اس پر تو سب ہی ملامت کریں گے)۔

Marfat.com

پارہ نمبر ١٦

قَالَ اَلَمْ

٧٥- قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا ○

(حضرت خضر نے) فرمایا کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ (موسٰی) تم میرے ساتھ (رہ کر) صبر نہ کر سکو گے۔

یہ دوسری بار تھی، پہلی مرتبہ تو سوال بھولے سے تھا کوئی اعتراض منظور نہ تھا، اس بار شریعت کے بظاہر ٹکراؤ سے سخت بےچینی اور اضطراب کے تحت یہ سوال کر بیٹھے۔

٧٦- قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِىْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّىْ عُذْرًا ○

(موسٰی نے) کہا، اگر اس کے بعد (پھر) آپ سے کسی بارے میں کچھ پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا۔ بے شک میری طرف سے آپ کا عذر پورا ہوا۔

یعنی آپ مجھے ساتھ نہ رکھنے میں معذور ہوں گے اور میری طرف سے آپ پر کوئی الزام نہ ہو گا۔ بہر حال ایک بار اور معاف فرمائیں، تیسری بار اصولِ شریعت کے تحت الگ کر دیں۔ آپ اپنے علم کے پابند ہیں میں اپنی شرع کا پابند۔

٧٧- فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ○

پھر دونوں روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے (اور) ان سے (کچھ) کھانے کو مانگا تو وہاں کے لوگوں نے ان کو مہمان رکھنے سے انکار کر دیا، پھر ان دونوں نے ایک دیوار پائی جو گرنے ہی والی تھی پس اس (بندۂ خدا) نے اس کو سیدھا کر دیا (محنت مشقت سے دیوار درست کی تاکہ گرنے سے بچ جائے) (حضرت موسٰی کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا) فرمایا اگر آپ چاہتے تو اس (کام) پر آپ (کچھ) معاوضہ لے لیتے (تاکہ کچھ غذا ہی میسر آجاتی)۔

حضرت خضر نے سمجھ لیا کہ یہ بنیادی اختلاف ہے موسٰی بھی مجبور ہیں۔

٧٨- قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِىْ وَبَيْنِكَ ۚ

(خضر نے) کہا (بس) اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے (حقیقت

Marfat.com

سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ○

یہ ہے کہ جب تک تم پر یہ راز آشکارا نہ ہو تم صبر بھی کیسے کر سکتے ہو!) اب میں تم کو ان باتوں کی حقیقت سے آگاہ کیے دیتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے ۔

۷۹۔ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ○

وہ جو کشتی تھی وہ (چند) غریبوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے (اور اس سے روزی حاصل کرتے) تھے پس میں نے چاہا کہ اس میں نقص پیدا کر دوں اور (بات یہ تھی کہ جدھر ان کو جانا تھا) ان کے آگے (کی طرف) ایک بادشاہ تھا کہ ہر (ثابت) کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا (اس طرح یہ کشتی اس کے ہاتھوں سے بچ جائے گی اور ان کے رزق کا یہ سہارا باقی رہے گا آپ تو اللہ کے حکم کے مطابق تشریعی طور پر لوگوں کے کام سنوارتے ہیں اور ہم تکوینی طور پر بمنشاء ایزدی لوگوں کے تکوینی امور کی اصلاح کرتے ہیں) ۔

۸۰۔ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ○

اور جو لڑکا تھا (جس کو میں نے مار ڈالا) اس کا واقعہ یہ ہے کہ اس کے ماں باپ صاحبِ ایمان (اطاعت گزار اور اللہ کے فرمانبردار بندے) تھے پس ہم کو اندیشہ ہوا کہ یہ اپنی سرکشی اور کفر سے انہیں عاجز کر دے گا ۔

اس کے اطوار اچھے نہ تھے اس کا باطن پاک نہ تھا، ایک طرف اس کی زندگی اس کے والدین کے لیے ضیق اور تنگی کا سبب بنتی جو اللہ کو پسند نہ تھا دوسری طرف یہ لڑکا دنیا میں ذلیل اور اللہ کے یہاں رسوا کن عذاب میں مبتلا ہوتا جو نہ اس کے والدین پسند کرتے نہ یہ خود ۔ اس لیے میں نے اس کی جان ارتکابِ گناہ سے قبل اس کے جان دینے والے کو سپرد کر دی پھر یہ سمجھ کر کہ اولاد کی موت پر ماں باپ کو غم ہو گا

۸۱۔ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا ○

تو ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلہ میں ان کو اس سے بہتر (ایسی اولاد) دے جو (قلب کی) پاکیزگی میں اس سے بہتر اور (والدین کی اطاعت اور) محبت میں اس سے بڑھ کر ہو۔

۸۲۔ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا ۚ فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا

اور جو وہ دیوار تھی تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس (دیوار) کے نیچے ان دونوں کا مال (مدفون) تھا ۔ اور ان کا باپ بڑا نیک آدمی تھا پس تمہارے رب نے چاہا کہ یہ لڑکے جوان ہو جائیں اور اپنا مال (دیوار کے نیچے سے) نکال لیں (اس وقت تک یہ مال محفوظ رہے اور کوئی شخص دست اندازی نہ کرنے پائے اس لیے میں نے دیوار سیدھی کر دی) یہ تمہارے رب کی مہربانی ہے ۔ اور

Marfat.com

اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۚ ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ ع ۱۲

میں نے (یہ کام) از خود نہ کیا (سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوا) یہ حقیقت ہے ان امور کی جن پر تم صبر نہ کر سکے۔

گیارھواں رکوع

اصحابِ کہف اور موسیٰ اور خضر کا واقعہ اور اس کے حقائق بیان ہو چکے اب یہود کے تیسرے سوال یعنی ذوالقرنین کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

۸۳۔ وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ۝

اور (اے رسول یہ لوگ) آپ سے ذوالقرنین کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے (لو) میں تمہارے سامنے اس کا بھی ذکر (کتاب اللہ ہی سے) پڑھ کر سناتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۸۴۔ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝

ہم نے (زمانۂ قدیم میں ایک نیک مرد کو جس کو یہود کے ہاں ذوالقرنین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے) اس کو زمین پر تسلّط دیا تھا (ایک بڑی حکومت عطا کی تھی) اور (اس کے انتظام و انصرام کے لیے) ہم نے ہر طرح کے وسائل اس کو دیے تھے۔

۸۵۔ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ۝

پس اس نے ایک اور منزل کی راہ لی۔

اور ایک منصوبہ کے تحت مغرب کی جانب روانہ ہوا۔

۸۶۔ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ۝

یہاں تک کہ جب وہ غروبِ آفتاب کی جانب پہنچا (یعنی ایک ایسے مقام پر جہاں آبادی ختم تھی اور اس کے آگے کیچڑ اور پانی تھا جس سے گزرنا ممکن نہ تھا) تو اس نے سورج کو (افقِ مغرب میں) سیاہ رنگ کے پانی میں ڈوبتا ہوا پایا اور اس کے قریب ایک قوم کو بھی (آباد) پایا۔ (گویا مغرب کی جانب اس حد تک جہاں اسباب و وسائل سے اس زمانہ میں پہنچنا ممکن تھا ذوالقرنین فاتحانہ انداز سے پہنچا اور) ہم نے کہا اے ذوالقرنین (تجھ کو اختیار ہے کہ اب بطور دنیاوی حاکم کے ان کے حسبِ حال) تو (ان کو) تکلیف پہنچا یا ان کے ساتھ

Marfat.com

حُسنِ سلوک سے پیش آ۔

۸۷۔ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝

(ذوالقرنین نے علی الاعلان) کہا جو ظلم کرے گا (کفر اور بدکاری کو اپنا شعار بنائے گا) تو ہم اسکو ضرور سزا دینگے پھر (جب) وہ اپنے پروردگار کے پاس لوٹایا جائے گا تو وہ بھی اس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔

۸۸۔ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۝ؕ

اور جو کوئی (اللہ پر) ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا تو اس کے لیے اچھا بدلہ ہے (وہ آخرت میں اچھا اجر پائے گا) اور ہم (دنیا میں بھی) اس کے ساتھ اپنے برتاؤ میں نرم (اور آسان) بات کہیں گے (اپنی عنایات اور شفقتوں سے نوازیں گے)

مغرب میں اس کامیابی کے بعد اس نے مشرقی ممالک کا ارادہ کیا اور

۸۹۔ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝

پھر اس نے ایک اور منزل کی راہ لی۔

۹۰۔ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ۙ

یہاں تک کہ وہ طلوعِ آفتاب کے مقام پر پہنچا۔ وہاں اس نے سورج کو ایک (ایسی) قوم پر طلوع ہوتے پایا (جو کسی قسم کے گھر بنا کر نہ رہتی تھی) جن کے لیے ہم نے سورج کے اس طرف کوئی آڑ نہیں بنائی تھی (جو آبادی پر سایہ کرتی یعنی وہاں نہ درخت تھے نہ جھاڑیاں، یہاں بھی آبادی ختم تھی)۔

تم سوچو گے کہ ذوالقرنین نے اتنی مسافت طے کیسے کی۔

۹۱۔ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝

(بس یہ سمجھ لو کہ یہ واقعہ) یوں ہی ہے (اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں) اور جو کچھ ذوالقرنین کے پاس تھا اس کی ہم کو پوری خبر ہے (وہ ہمارے احاطہ علمی میں ہے، اللہ صاحبِ قدرت ہے، جس کو جو دینا چاہتا ہے دیتا جس طرح رکھنا چاہتا ہے رکھتا ہے، زندگی و موت، کامیابی و کامرانی سب اس کے ہاتھ ہے ناممکن کو ممکن وہی بنا دیتا ہے)۔

۹۲۔ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝

پھر اس نے ایک اور منزل کی راہ لی۔

۹۳۔ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا

یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان (ایک مقام پر) پہنچا تو اس نے پہاڑوں کے اس طرف ایک قوم کو آباد پایا جو کوئی بات سمجھ نہ سکتے تھے۔

Marfat.com

يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۝

ان کی زبان بھی مختلف تھی اور انداز بیان بھی۔ لیکن بہرحال انہوں نے اپنا مافی الضمیر بیان کیا اور ذوالقرنین نے بالواسطہ یا بلاواسطہ سمجھ لیا، جو کچھ انہوں نے کہا وہ یہ تھا۔

۹۴- قَالُوا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝

انہوں نے کہا، اے ذوالقرنین یاجوج ماجوج نے ملک میں ایک آفت مچا رکھی ہے (ہم سب ان کے شر و فساد سے عاجز آگئے ہیں اور اگر آپ اجازت دیں) تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ محصول (کے طور پر رقم) مقرر کر دیں تاکہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں (اور ہم ان کی غارت گری اور لوٹ مار سے محفوظ ہو جائیں)۔

۹۵- قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝

(ذوالقرنین نے) کہا (مجھے تمہاری دولت کی ضرورت نہیں) جو کچھ مجھے میرے رب نے بخشا ہے وہ (تمہاری دولت سے بہت) بہتر ہے۔ البتہ (اس کارِ خیر میں) تم (بھی) اپنی محنت (و مشقت) سے میری مدد کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک بڑی مستحکم دیوار بنا دوں گا۔

۹۶- اٰتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ ۖ حَتّٰى إِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا ۖ حَتّٰى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ اٰتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝

(جاؤ زمین سے لوہا کھود و اور) لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے میرے پاس لے آؤ۔ (غرض کام شروع ہو گیا) یہاں تک کہ جب پہاڑوں کے دونوں کناروں تک لوہے کے ٹکڑوں کو بھر کر) برابر کر دیا تو (ذوالقرنین نے) کہا (اچھا اب اس میں آگ لگا کر اسے) دھونکو (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) یہاں تک کہ (لوہا) آگ ہو گیا تو (ذوالقرنین نے) کہا اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ تو میں اس پر ڈال دوں۔

۹۷- فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۝

غرض (اس طرح) ایک ایسی دیوار تیار ہو گئی کہ (یاجوج و ماجوج) نہ تو اس پر چڑھ سکتے تھے نہ اس میں نقب ہی لگا سکتے تھے۔

کام ختم ہونے پر ذوالقرنین نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

۹۸- قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّي ۚ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ

کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے (کہ ایک ایسی دیوار قائم ہو گئی اور ایک فتنہ کا سدباب ہو گیا جب تک اللہ کو منظور ہے یہ دیوار یوں ہی قائم رہے گی) البتہ

Marfat.com

دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝ — جب میرے رب کا وعدہ آپہنچے گا تو اس کو ڈھا کر برابر کر دے گا اور بے شک میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے۔

۹۹۔ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝ — اور (جس دن اس کے منہدم ہونے کا وقت آجائے گا) ہم اس دن ان (قوموں) کو چھوڑ دیں گے کہ ایک (قوم) دوسری (قوم) کے درمیان (موجوں کی طرح) گھس پڑے گی۔ (دیوار ٹوٹ جائے گی اور قوم یاجوج ماجوج لہروں کی طرح لوگوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ یہ وقت قربِ قیامت کا ہوگا) اور صور پھونکا جائے گا (قیامت برپا ہوگی) پس ہم ان تمام لوگوں کو (میدانِ حشر میں) جمع کرینگے

۱۰۰۔ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۝ — اور اس دن ہم دوزخ کو کافروں کے سامنے لائیں گے۔

دوزخ ان کافروں کے سامنے ہوگی۔

۱۰۱۔ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝ ع ۱۱ — جن کی آنکھوں پر میری یاد سے (غفلت کا) پردہ پڑا ہوا تھا اور جن کے کان محرومِ سماعت تھے (یعنی اپنی ضد اور جہالت کی وجہ سے جو کسی نصیحت کو نہ غور سے سنتے نہ قبول کرتے تھے)۔

بارھواں رکوع

سورہ کہف کا آخری رکوع ہے، یہود و قریش کے سوالوں کے جواب کے بعد توحیدِ خالص سے منکروں کو عذابِ الٰہی کی اور مومنین کو جنّتِ فردوس، مقامِ دید کی بشارت دی جارہی ہے، بتایا جارہا ہے کہ جو کچھ علم، قرآن اور کتبِ سماویہ کے ذریعہ انہیں دیا گیا وہ علمِ الٰہی کے بحرِ بے کراں کا ایک قطرہ بھی نہیں۔ یہی نہیں بلکہ اگر سمندر سیاہی بنتے چلے جائیں اور سمندر پر سمندر پیدا ہوں، تب بھی اللہ کی حمد و ثنا ضبطِ تحریر میں نہ لائی جا سکے۔ اس طرح سورہ کہف "ولا یشرك بعبادة ربه احدا" کی عظیم الشان تعلیم، تصورِ صالح اور حضوری کے ساتھ عبادت کے آداب پر ختم ہوتا ہے۔

اے رسول۔ یہ کافر آپ سے سوال کیے جاتے ہیں آپ ان کا جواب دیتے، حق کی تلقین فرماتے ہیں لیکن یہ ہیں کہ اپنی ضد پر قائم، کفر پر جمے ہوئے ہیں۔

۱۰۲۔ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ — کیا یہ منکرینِ (حق یہ) سمجھتے ہیں کہ وہ میرے سوا میرے بندوں کو اپنا حمایتی

Marfat.com

يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاءَ ۚ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ○

(اور مددگار) ٹھہرالیں (اور میں ان سے خفا نہ ہوں، انہیں ان کے اس ظلمِ عظیم کی سزا نہ دوں ایسا نہیں ہوسکتا) بے شک ہم نے کافروں کی مہمانی کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے (جہاں ان کو عذابِ الٰہی سے ان کا کوئی حمایتی بچا نہ سکے گا)۔

۱۰۳ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ○

(آپ ان منکرینِ حق سے یہ بھی) فرما دیجیے کیا ہم تم کو بتائیں کہ کون لوگ اپنے اعمال کے اعتبار سے بالکل گھاٹے میں رہے۔

۱۰۴ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ○

(یہ) وہ لوگ (ہیں) جن کی ساری کوششیں دنیا کی زندگی میں اکارت ہوئیں اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ بڑے اچھے کام کر رہے ہیں (جو کام کیے دنیاوی فائدہ کی غرض سے کیے۔ توحید کے علمبرداروں سے درسِ توحید نہ لیا، اور خلوصِ نیّت سے کوئی کام نہ کیا)۔

۱۰۵ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ○

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے اور اس کے روبرو حاضر ہونے سے انکار کیا پس (اسی انکار کے باعث) ان کے تمام اعمال اکارت گئے تو ہم قیامت کے دن ان کے (اعمال کے) لئے کچھ بھی وزن قائم نہ کریں گے (اعمال میں وزن تو ایمان سے پیدا ہوتا ہے، جب ایمان ہی نہیں تو عمل صالح کہاں سے ہوتا۔ جو عمل دنیا کے لیے کیے ان کا اجر دنیا ہی میں مل گیا تو آخرت کے لیے کیا رہا کہ اعمال میں وزن پیدا ہو)۔

۱۰۶ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ○

(بس) یہ جہنم ہی ان (کے دنیاوی اعمال) کا بدلہ ہے اس لیے کہ انہوں نے کفر کیا (اللہ کے ایک، یکتا، یگانہ ہونے کو تسلیم ہی نہ کیا) اور ہماری آیتوں اور ہمارے رسولوں کا مذاق اُڑایا (نہ قرآن پر ایمان لائے نہ صاحبِ قرآن پر بلکہ ان سب کی ہنسی اڑاتے رہے)۔

ان کے مقابلہ میں نعمت و رحمت مومنین کا حصہ ہوگی۔

۱۰۷ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ○

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان کی مہمان نوازی کے لیے فردوس کے باغ (منتظر) ہیں (یہی ٹھنڈی چھاؤں کے باغات، مقامِ دید ہوں گے)۔

Marfat.com

۱۰۸- خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ○

ان میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے (ان کی نعمتوں سے کبھی دل نہ بھرے گا) اور وہاں سے وہ کسی دوسری جگہ جانے کی تمنا نہ کریں گے۔

یہ اللہ کی باتیں ہیں کہاں تک بیان ہوں گی۔ اگر شوق ہے کہ علم الٰہی کے جلوے، توحید خالص میں رہ کر دیکھو تو مثال تمہارے سامنے ہے، حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تصوّرِ صالح اور حضوری کے ساتھ عبادت کرنا سیکھو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اسی دنیا میں بہت کچھ پا جاؤ گے، یہیں آنے والی زندگی کی بشارتیں پالو گے۔

۱۰۹- قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ○

آپ فرما دیجئے اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لئے سمندر (کا پانی) سیاہی ہو جائے تو قبل اس کے کہ میرے رب کی باتیں ختم ہوں سمندر ختم ہو جائے گا، اور (ایک سمندر کیا) اگر ویسا ہی دوسرا (سمندر) اس کی مدد کو لے آئیں (تو بھی اللہ کی باتیں ضبطِ تحریر میں نہ آسکیں گی۔ ایک محدود، کتنا ہی وسیع سے وسیع تر کیوں نہ ہو جائے لامحدود کو کیسے محیط ہو سکتا ہے)

۱۱۰- قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○ ع

آپ فرما دیجئے (میرا پروردگار ایک، یکتا، یگانہ ہے میں توحیدِ خالص میں ہوں یوں تو) میں بھی تم جیسا ایک بشر ہوں (بشری کیفیات مجھ پر بھی طاری ہوتی ہیں بشر کی ہدایت کے لیے بشر بنا کر بھیجا گیا ہوں البتہ میرا باطن، میری روح، اللہ سے قریب ہے، اسی کی ذات مجھے علوم حقہ، اور معرفتِ قدسیہ سے نوازتی ہے اسی کی میں عبادت کرتا ہوں اسی کی طرف تم کو دعوت دیتا ہوں) مجھ پر وحی آتی ہے (میری تمام تبلیغ کا خلاصہ یہ ہے) کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس جس کو اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو تو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے (تصوّرِ صالح اور حضوری کے ساتھ عبادت کرے) اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ یہ بات خوب ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ عبادت صرف اللہ ہی کی کی جاتی ہے، اللہ کا بندہ شریعت کی پابندی کے ساتھ اپنی عبادات میں ظاہراً اور باطناً کسی کو شریک نہیں کرتا۔ عبادت کی غرض رضائے الٰہی ہے اور اس کا محرک شوق دید ہے جو ہر صالح قلب میں موجود ہے، جس نے تصوّرِ صالح اور حضوری کے ساتھ عبادت کی، اللہ اس کی عبادت قبول فرماتا ہے۔ اس کو رحمتوں سے نوازتا ہے۔

Marfat.com

سُوْرَةُ مَرْیَمَ

مکّی اٹھانوے آیات چھ رکوع

سورہ کہف میں بتایا گیا کہ جو لوگ تصورِ صالح اور حضوری کے ساتھ عبادت کرتے ہیں اللہ ان کی عبادت قبول فرماتا رحمتوں سے نوازتا ہے ۔ سورہ مریم میں اللہ کی رحمتوں کا ذکر ہے ۔ حروفِ مقطعات ک ۔ ہ ۔ ی ۔ ع ۔ ص میں ع وص حضور سرکار دو عالم ہی کے دو نام ہیں ۔ آپ ہی وسیلہ رحمت ہیں جن کو جو ملا اسی وسیلۂ رحمت سے ملا ہے ۔

پھر ان انبیاء علیہ السلام میں سے چند کا ذکر آتا ہے جن کی دعاؤں کو جس طرح اللہ نے چاہا قبول فرمایا ۔ اور جس طرح چاہا اپنی رحمت سے نوازا ۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو بڑھاپے میں اولاد دی ، حضرت مریم علیہا السلام کو عیسیٰ علیہ السلام عطا ہوئے ۔ روح القدس سے تقویت بخشی گئی ۔ اسی طرح دیگر انبیاء کا ذکر ہے ۔ بتایا جا رہا ہے کہ اسباب سے غافل نہ ہو لیکن اسباب ہی کو سب کچھ نہ سمجھو ، نظر مسبب الاسباب ہی پر رہے ، رحمت قوی کی محتاج نہیں قوی رحمت کے محتاج ہیں ۔

یہ بھی یاد رہے کہ ظاہری صورت پر اصل حقیقت کا دھوکہ نہ کھاؤ فرشتہ شکل انسان میں بھی آئے پھر بھی فرشتہ ہے ، عیسیٰ علیہ السلام بلا باپ کے پیدا ہوں پھر بھی اللہ کے بندے اس کے نبی ہیں ۔ حضرت مریم علیہا السلام کی پاک اور معصوم زندگی کی صداقت کی گواہی بھی اپنے گہوارہ میں دیتے ہیں ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندہ اللہ کے نبی ہیں ۔ ان کی پیدائش ، زندگی اور آسمان کی طرف اٹھایا جانا سب ہی معجزہ ہے ۔ یہ سب اللہ کے ایک امرِ کُن کا کرشمہ ہے اس پر خدا کا دھوکہ کھانا نادانی ہے ۔ اللہ اللہ ہے ، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ، کیوں دھوکہ کھاؤ ۔ کیوں ہلاکت میں پڑو ۔ اس کی رحمت کو سمجھو ، پاؤ کہ یہی موجب فلاح ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان ، نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ كٓهٰيٰعٓصٓ ○ کاف ۔ ہا ۔ یا ۔ عین ۔ صاد (حروفِ مقطعات ہیں)

رحمت کا ذکر انہیں حروف سے شروع کیا ، رحمت کے خواستگاران کا ورد کرتے ہیں ۔

۲۔ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ○ یہ آپ کے پروردگار کی رحمت کا بیان ہے (جو اس نے) اپنے (برگزیدہ) بندے زکریا پر (کی تھی)

۳۔ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ○ (یہ رحمت اس وقت ہوئی) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو دبی آواز سے

Marfat.com

پکارا (خشیت قلبی اور عاجزی کے ساتھ)

۴۔ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ○

(انہوں نے)عرض کی ، اے میرے رب (میں بالکل بوڑھا اور ضعیف ہو گیا ہوں) میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور بڑھاپے کا شعلہ سر سے نکلا ہے (جس نے سر کے سب بال بالکل سفید کر دیے ہیں۔ اے اللہ تو نے ہر حال میں میری دعاؤں کو قبول کیا ہے) اور اے میرے پروردگار میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا (میری یہ دعا بھی سن لے کہ مجھے اس کی ضرورت ہے)۔

۵۔ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ○

اور میں اپنے قرابت والوں سے ڈرتا ہوں (کہ یہ میراث نبوّت اور روحانی آثار رحمت جو حضرت یعقوب علیہ السلام سے مجھ تک پہنچا ہے کہیں ان بھائی بندوں کی بداعمالیوں کے باعث برباد نہ ہو جائے ، ان پر میرا زور نہیں ، اور نہ اب میری یہ عمر ہے کہ بیٹے کی امید ہو) اور میری بی بی (بھی) بانجھ ہے (بہرحال اسباب تو منقطع ہو چکے البتہ تیری رحمت کا سہارا ہے) پس تو (ہی) اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما (جو میری تبلیغ کا بوجھ اُٹھالے)

۶۔ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ﷺ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ○

جو میری اور آل یعقوب کی میراث (نبوت) کا وارث ہو، اور اے میرے رب اسے (اخلاق حسنہ سے آراستہ فرما کر) پسندیدہ بنا (کہ تمام اخلاق کی روح تیری رضا ہے)۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا کی دُعا سُن لی ۔

۷۔ یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ یَحْیٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ○

(فرمایا) اے زکریا ہم تم کو ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ (اور) اس سے پہلے ہم نے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا۔

انسان کو سبب و اسباب میں ڈالا ہے ، ہر چند مومن کو اللہ پر بھروسہ ہوتا ہے پھر بھی سبب کا متلاشی ہوتا ہے ، سوچتا ہے کہ دیکھیں یہ کیسے ہوتا ہے ، حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں " انوکھی چیز مانگتے تعجب نہ آیا جب سنا لے گی تب تعجب کیا "

۸۔ قَالَ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ

کہا میرے پروردگار میرے بچہ کس طرح سے ہو گا حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں انتہائی بوڑھا ہو گیا ہوں (ہڈیاں تک اکڑ گئیں مفاصل

Marfat.com

مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ○

خشکی آ گئی ہے)۔

۹- قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ
هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ
وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ○

فرمایا (اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں جو کہا ہے) یوں ہی ہوگا تمہارا رب فرماتا ہے کہ یہ کام (یعنی اس عمر میں بھی بیٹا دینا) میرے لیے آسان ہے اور (آخر) اس سے پہلے میں نے ہی تو تم کو پیدا کیا تھا حالانکہ (اسوقت تو) تم کچھ بھی نہ تھے۔

۱۰- قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ
اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ
لَيَالٍ سَوِيًّا ○

(حضرت زکریا نے) عرض کیا میرے رب میرے لیے کوئی نشانی مقرر فرما۔ فرمایا تمہارے لیے نشانی یہ ہے کہ تم تین رات (اور تین دن) لوگوں سے بات چیت نہ کرسکو گے باوجودیکہ تم تندرست ہوگے۔

۱۱- فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ
فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا
بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ○

پھر وہ اپنے (عبادت کے) حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو ان سے اشارہ سے کہا کہ اللہ کی پاکی صبح و شام بیان کرتے رہو۔

حضرت زکریا کو اللہ نے یحییٰ سا بیٹا عطا فرمایا جن کا تقویٰ، بزرگی، حلم، شفقت، رقتِ قلبی کا یہ عالم تھا کہ خوفِ خدا سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے۔

۱۲- يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ
وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۙ○

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے یحییٰ (کارِ نبوت کو مضبوطی سے سنبھالو اور جو کتاب بھی نازل ہو چکی ہے اس) کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رہو (اور پورے ذوق و شوق اور ہر ممکن کوشش سے تبلیغ کرو تاکہ بوڑھے باپ کے صحیح معاون بن سکو) اور (اس طرح) ہم نے ان کو بچپن ہی میں دین کی سمجھ دی۔

۱۳- وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ
وَكَانَ تَقِيًّا ۙ○

اور اپنے لطف خاص سے انہیں (ذوق و) شوق اور پاکیزگی عطا کی، اور وہ بہت پرہیزگار تھے۔

۱۴- وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ
جَبَّارًا عَصِيًّا ○

اور اپنے والدین پر بڑی نیکی کرنے والے (بڑے خدمت گزار) تھے اور (وہ عام لڑکوں کی طرح) سرکش و نافرمان نہ تھے۔

۱۵- وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ

اور (وہ ان برگزیدہ ہستیوں میں تھے کہ اللہ کی طرف سے) ان پر سلامتی ہے

Marfat.com

ع ۱۵ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝ جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وفات پائیں گے اور جس دن زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے (یعنی دنیا اور آخرت دونوں جگہ اللہ کے امن اور اسکی رحمت میں رہیں گے۔ جس کی سلامتی کا اللہ ضامن ہو اس کی بزرگی کا کیا کہنا)۔

دوسرا رکوع

حضرت زکریا کا ذکر تھا یہ رحمت کی ایک صورت تھی، قدرتِ الٰہی کا ایک کرشمہ تھا، اسباب منقطع ہو جاتے ہیں رحمت منقطع نہیں ہوتی۔ اللہ کا کرم اس کی رحمت اپنے نیک و برگزیدہ بندوں کی معاون رہتی ہے یہ فیض ادھر کا فیض ہے۔ اسی فیضانِ رحمت کی دوسری مثال لو۔ ایک معصوم خاتون جس کو اپنے زمانہ کی معصوم ترین خاتون کہا گیا ان کا ذکر سنو۔ اور اللہ کی رحمت کی قدر سیکھو۔ ظاہری صورت پر نہ جاؤ۔ حقیقت کو پاؤ۔ اسی کا امر کام کرتا ہے اسی کی رحمت کارفرما ہے۔ صورت جو بھی ہو حق کو سمجھو، حق کے قدر دان بنو۔

۱۶۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ اور اس کتاب (یعنی قرآن) میں مریم کا حال (لوگوں سے) بیان فرمائیے (کہ شاید صورت پرستی اور اسباب پرستی جو ان کے ذہن میں بیٹھ گئی ہے نکل سکے اور وہ وقت یاد دلائیے) جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک ایسے مکان میں جو مشرق کی جانب تھا (غسل کرنے) گئیں۔

۱۷۔ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ پھر انہوں نے ان کی طرف سے پردہ کر لیا، پھر ہم نے ان کے پاس اپنے فرشتے (جبرئیل) کو بھیجا پس وہ ان کے سامنے تندرست آدمی کی صورت میں ظاہر ہوا (یعنی بشر کی صورت میں نظر آیا)۔

۱۸۔ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ وہ بولیں کہ میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو پرہیزگار ہے (جیسا تیری شکل و صورت سے معلوم ہوتا ہے)۔

(دیکھو حضرت مریم نے اللہ کو رحمٰن کے نام سے یاد فرمایا کہ اس کی رحمت سب کا احاطہ کیے ہوئے ہے)۔

۱۹۔ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ (جبرائیل نے) کہا (میں عام انسان نہیں) میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں (اس کا فرستادہ، اس کا فرشتہ ہوں) تاکہ تمہیں ایک پاکیزہ بیٹا دوں۔

مریم کے قلب کی تسلی کے لیے فرشتہ کے قول میں لفظ "غلاماً زکیاً" تھا البتہ تقاضائے بشریت

Marfat.com

سے ان کی نظر بھی اسباب پر پڑی اور تعجب سے دریافت فرمایا۔

۲۰۔ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ○

بولیں میرے لڑکا کیسے ہوگا مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ تک نہیں لگایا (یعنی میں خاوند والی نہیں) اور نہ میں بدکار ہی ہوں۔

۲۱۔ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ○

(فرشتہ) بولا (واقعی) یوں ہی ہے (اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں) تمہارے رب نے فرمایا ہے (کہ اسباب سے قطع نظر کرکے بھی) یہ کام میرے لیے آسان ہے اور (ایسا اس لیے ہوگا) تاکہ ہم اس کو لوگوں کے لیے ایک نشانی بنا دیں (کہ کون گمراہ ہوتا ہے کون ہدایت پاتا ہے) اور (ہدایت یافتہ کے لیے اس کو) اپنی طرف سے ایک (ذریعہ) رحمت بنا دیں اور یہ ایک طے شدہ امر ہے (اللہ کا حکم یوں ہی ہو چکا ہے)۔

اور جس طرح مٹی کے پتلے میں ایک پھونک مارنے سے جان آ گئی تھی اسی طرح جبرائیل نے ایک پھونک ماری حمل قرار پا گیا یہی کن فیکون ہے۔

۲۲۔ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ○

پس (جس کو پیدا کرنا منظور تھا) وہ بطن (مادر) میں قرار پا گیا پس اسے لیے ہوئے وہ ایک دور مقام پر چلی گئیں (اور اللہ ہی کے حکم سے حضرت مریم بیت اللحم میں تشریف لے گئیں جو بیت المقدس سے آٹھ میل ہے، تاکہ لوگوں کے فضول سوالات سے محفوظ رہیں)

۲۳۔ فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا ○

پھر درد زہ کے مارے کھجور کے درخت کی طرف آئیں (اور انہیں ایک بار لوگوں کی طعن و تشنیع کے خیال سے بے چینی ہوئی) بولیں اے کاش میں اس سے پہلے ہی مر چکی ہوتی (کہ یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا) اور میں بھولی بسری ہو چکی ہوتی (ایسی نیست و نابود ہوتی کہ بھول کر بھی مجھے کوئی یاد نہ کرتا)

۲۴۔ فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ○

پھر (فرشتہ نے ڈھارس دی) نیچے (زمین کی طرف) سے ان کو پکارا (زمین کی طرف سے ایک آواز آئی کہ) تم غمگین مت ہو۔ (نیچے دیکھو) تمہارے پروردگار نے تمہارے نیچے (پاس ہی) ایک چشمہ پیدا کر دیا ہے (یہ بھی اسی کی قدرت کا ایک کرشمہ ہے)۔

۲۵۔ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ

اور کھجور کے تنہ کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ، تم پر تازی پکی ہوئی کھجوریں گریں گی۔

Marfat.com

تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝

گویا بتایا کہ اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو۔ یہ مصیبت نہیں رحمت ہے تمہارے لیے اور دنیا کے لیے۔ اور آزمائش ہے لوگوں کے لیے۔

۲۶۔ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۝ۚ

پس کھاؤ اور پیو اور (بچہ کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو (رہا رسوائی کا خیال) تو اگر تم کسی آدمی کو دیکھو تو (اشارہ سے) کہہ دینا کہ میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے۔ سو میں کسی شخص سے بات نہ کروں گی۔ (یعنی میں نے وہ روزہ رکھا ہے جس میں بات نہیں کی جاتی تم دیکھو گی کہ کیا ہوتا ہے۔)

۲۷۔ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝

پس (فرشتے سے تسلی اور راہ ہدایت پانے کے بعد) وہ بچہ کو لیے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ وہ لوگ کہنے لگے اے مریم یہ تو نے بڑی بُری بات کی۔

۲۸۔ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۝ۖۚ

اے ہارون کی بہن نہ تیرا باپ بُرا آدمی تھا نہ تیری ماں بدکار تھی (یہ تو نے خاندانی شرافت اور روایات کے خلاف کیا کیا)

۲۹۔ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝

(حضرت مریم خود نہ بولیں) پھر اسی (بچہ) کی طرف اشارہ کر دیا، انہوں نے کہا ہم اس بچہ سے کیسے بات کریں جو ابھی گہوارہ میں ہے۔

اُن کے اس سوال کا جواب بچہ نے خود دیا:

۳۰۔ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۛؕ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ۙ

وہ بولا میں اللہ کا بندہ ہوں مجھ کو اس نے کتاب دی ہے اور مجھ کو اس نے نبی بنایا ہے۔

۳۱۔ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪

اور میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے بابرکت بنایا ہے (اللہ نے اپنی برکتوں

Marfat.com

وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا ○

مجھے نوازا ہے) اور جب تک میں زندہ رہوں (ہر حال میں) مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔

٣٢- وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ○

اور مجھے اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور مجھے (میرے رب نے) سرکش و بدبخت نہیں بنایا۔

یعنی میں اللہ کا بندہ اس کے حکم کا تابع اور اپنی ماں کا خدمت گزار بچہ ہوں، جو بڑی برکتوں کے ساتھ بھیجا گیا ہوں میں اللہ کی قدرت کی ایک نشانی ہوں۔

٣٣- وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ○

اور (اللہ کی طرف سے) مجھ پر سلامتی (و رحمت) ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا۔

یہ الفاظ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے عالمِ طفلی میں فرمائے اور پھر عمرِ گویائی تک بات نہ کی۔

٣٤- ذٰلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ج قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ یَمْتَرُوْنَ ○

یہ مریم کے بیٹے عیسٰی ہیں (اور یہ) وہ حق بات ہے (یعنی حضرت عیسٰی کی پیدائش کا واقعہ) جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

رکوع کے شروع میں حکم دیا گیا تھا کہ ان لوگوں کو مریم کا سچا سچا حال جو قرآن میں مذکور ہے سنا دیجئے اور اس کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ بیان فرما دیا اب اصل مقصد یعنی توحیدِ باری تعالیٰ کی طرف رجوع فرمایا گیا ہے، جس سے واقعہ کی بھی مزید وضاحت ہو جاتی ہے۔

٣٥- مَا کَانَ لِلّٰہِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ لا سُبْحٰنَہٗ ط اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ط ○

اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے (وہ تو الحی القیوم ہے، خالقِ کائنات ہے وہ اپنا نبی اور اپنا رسول بھیجتا ہے اولاد نہیں بناتا۔ اور ان کو جہاں اور جس طرح چاہتا ہے پیدا کرتا اور جس طرح چاہتا ہے اٹھاتا ہے۔ اس کے لیے یہ کیا مشکل ہے) جب وہ کسی کام کرنے کا فیصلہ کرتا ہے پس اس کو یہی کہتا ہے "کُن" (ہو جا) تو وہ ہو جاتا ہے۔

حضرت عیسٰی کی تعلیم بھی یہی تھی جو اسلام کی ہے انھوں نے کہا

٣٦- وَاِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ط

اور بے شک اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی

Marfat.com

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ (امن وسلامتی کی) سیدھی راہ ہے۔

لیکن افسوس ان اہل کتاب میں بہت سے فرقے بن گئے اور یہ سیدھی راہ چھوڑ کر بھٹکنے لگے۔

۳۷۔ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ پس (ان اہل کتاب کی) جماعتوں نے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق باہم اختلاف کیا (اور ان کے بے شمار فرقے بن گئے) پس جو لوگ (توحید کے) منکر ہیں ان کے لیے (قیامت کے اس) بڑے دن میں (جب انہیں خدا کے سامنے) حاضر ہونا پڑے گا بڑی خرابی ہے۔

وہ اس وقت قیامت کے ہولناک مناظر آنکھوں سے دیکھیں گے اور جن کے کان دنیا میں حق کی طرف سے بند رہے جن کی آنکھوں پر پردہ پڑا رہا وہ بھی

۳۸۔ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ جس دن ہمارے روبرو حاضر ہوں گے تو کیسے (کان کھول کر) سنتے اور (آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر) دیکھتے ہوں گے لیکن (یہاں ان کا سننا اور دیکھنا کچھ کام نہ آئے گا) یہ ظالم لوگ آج کے دن (بھی) کھلی گمراہی میں ہیں (انہیں اپنے اعمال پر ندامت نہیں صورت حال پر حیرت ہے)۔

۳۹۔ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ (وقف لازم) اور (اے رسول) آپ انہیں اس حسرت کے دن (روز قیامت) سے ڈرائیے جب ہر کام کا (ایک اٹل) فیصلہ ہو چکے گا اور (اس وقت کو) وہ بھول رہے ہیں (غفلت کے نشہ میں چور ہیں) اور (آخرت پر) ایمان نہیں

حالانکہ مالکِ حقیقی اللہ ہے، سب کائنات اس کی، سب اس کے بندے، سب کو اسی کی طرف جانا ہے۔

۴۰۔ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝ ع (ع ۲ ۲۵ ۵) بے شک ہم ہی زمین کے اور اس پر رہنے والوں کے (حقیقی) وارث ہوں گے اور ہماری ہی طرف سب کو لوٹنا ہو گا۔

(ایک دن یہ حقیقت بھی کھل جائے گی، سب رخصت ہوں گے، اللہ کے روبرو حاضر کیے جائیں گے وہی مالک ہے وہی وارث ہو گا)

تیسرا رکوع

گذشتہ رکوع میں حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہوا۔ بتایا گیا کہ وہ بھی اللہ کے

Marfat.com

بندے تھے۔ انہوں نے بھی اللہ کے سوا کسی کی نہ عبادت کی اور نہ عبادت کی تلقین کی۔ مشرکین کا دعویٰ تھا کہ وہ حضرت ابراہیم کی اولاد سے ہیں، انہیں حضرت ابراہیم کا واقعہ سنا کر بتایا جا رہا ہے کہ اگر واقعی تم کو حضرت ابراہیم سے نسبت ہے تو تم بھی ان کی طرح موحد بن جاؤ، صورت پرستی سے نکلو، حضرت ابراہیم بھی تو تصدیق کرنے والے نبی تھے پھر تم نے صدق کو کیوں چھوڑا۔

۴۱- وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○

اور (اس) کتاب (قرآن پاک) میں (جو) ابراہیم کا حال (مذکور ہو چکا ہے وہ بھی) سنا دیجئے (شاید یہ مشرکین مکہ بھی بت پرستی سے باز آئیں کہ) بیشک وہ بہت ہی سچے نبی تھے۔

آپ نے سب سے پہلے پیغامِ توحید خود اپنے باپ کو دیا۔

۴۲- اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ○

جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ ایسی چیزوں کی پرستش کیوں کرتے ہیں جو نہ سنے نہ دیکھے نہ آپ کے کچھ کام آسکے (یعنی جو مشکلات میں کچھ کام آسکے اللہ کے سوا اس کی عبادت بھی حرام ہے چہ جائیکہ بے جان پتھر جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں، عقلِ سلیم ان کی پرستش کب برداشت کر سکتی ہے)

اس کے بعد یوں نصیحت فرمائی۔

۴۳- يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ○

اے میرے باپ میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو آپ کو نہیں ملا۔ (مجھے وہ خبر صحیح بذریعہ وحی ملتی ہے جو آپ کو نہیں ملتی) پس میری پیروی کیجئے میں آپ کو سیدھی راہ دکھا دوں گا۔

۴۴- يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ○

اے میرے باپ شیطان کی پرستش نہ کیجئے (اپنے ہوا و ہوس کو خدا نہ بنائیے اس کے حکم پر نہ چلیے) بے شک شیطان (اس) رحمٰن (و رحیم خدا) کا نافرمان ہے۔

۴۵- يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ○

اے میرے باپ (یہ صحیح ہے کہ اللہ الرحمن الرحیم ہے لیکن) مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ اللہ کے کسی عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں تو آپ شیطان کے رفیق ہو جائیں (عذاب سے نکلنا مشکل ہو جائے کہ عذاب نافرمانوں ہی کے لیے ہے)۔

Marfat.com

آزر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس تقریر پر تعجب ہی نہ ہوا بلکہ غصہ آیا۔شیطان پہلے طیش میں لاتا ہے پھر اپنا کام کراتا ہے۔

۴۶۔ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰٓاِبْرٰهِیْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ○

اس نے کہا اے ابراہیم کیا تو میرے خداؤں سے برگشتہ ہے۔ اگر تو (اپنی اس تبلیغ سے) باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا۔ اور (بہتر یہی ہے کہ) تو ایک مدت کے لیے (تمام عمر کے لیے) مجھ سے الگ ہو جا (میں تیری صورت دیکھنا نہیں چاہتا)

۴۷۔ قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا ○

(ابراہیم نے) کہا (بابا خدا حافظ) آپ پر اللہ کی سلامتی ہو (اللہ آپ کو ہدایت فرمائے) میں تو اپنے رب سے آپ کے لیے بخشش طلب کروں گا بے شک وہ مجھ پر بے حد مہربان ہے (مجھے انتہائی پیار کرتا ہے مجھے مقامِ خلت سے نوازا ہے۔ علمِ خلت دیا ہے)۔

۴۸۔ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّیْ ﳲ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ○

اور میں (اللہ کے لیے) آپ کو اور ان سب کو جن کو آپ اللہ کے سوا پوجتے ہیں چھوڑتا ہوں اور میں اپنے رب کی بندگی کرتا رہوں گا میں جانتا ہوں کہ اس کی بندگی کر کے میں محروم نہ رہوں گا۔

میرا سہارا میرا ہادی، میرا رب مجھے کافی ہے، میں جانتا ہوں کہ بتوں کی عبادت کا نتیجہ محرومی اور اللہ کی عبادت کا ثمرہ مراد کو پانا ہے یہ کہا اور رخصت ہو گئے۔

۴۹۔ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ○

پھر جب وہ ان سے (یعنی اپنے گھر والوں سے) اور جن کو وہ لوگ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے جدا ہو گئے تو ہم نے ان کو (بے گھر نہ چھوڑا ان کا گھر آباد ہوا اور اسے نورِ نبوّت سے معمور کیا انہیں) اسحاق اور یعقوب بخشے (یعنی ابراہیم کو اسحاق اور اسحاق کو یعقوب) اور سب کو نبی بنایا۔

۵۰۔ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ○ ع

اور ہم نے ان کو اپنی رحمت (خاص) سے نوازا اور ان کا ذکر خیر بلند کیا (انہیں سرا صدق بنایا، ان کے ذکرِ جمیل کو رضائے الٰہی کا وسیلہ بنا دیا)۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

Marfat.com

چوتھا رکوع

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر کے ساتھ حضرت موسیٰ، حضرت اسمٰعیل، حضرت ادریس علیہم السلام کا بیان بھی کتاب میں موجود ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر کیسے کیسے انعام فرمائے کن کن عنایات سے نوازا کیا یہ سب عطیات کسی ظاہری سبب و اسباب کا نتیجہ تھے ؟ نہیں ۔ یہ سب اللہ کی رحمت تھی جو خاندانِ نوح کے چند اور افراد حضرت ابراہیم کی ذریت کے لئے مخصوص ہوئی ۔ ان کی پیشانیاں جذبۂ شکر سے سرشار رہیں اور ان کے متبعین آج بھی اللہ کی اس رحمت پر سربسجود رہیں، جو ان کی عظمت نہ سمجھے وہ خود خسارے میں رہے جو لوگ ان کے بتائے ہوئے دینِ حنیف پر قائم ہیں ان کے لیے اللہ کے یہاں مدارج ہیں ۔ پس انسان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی پر قائم رہ کر عبادت کرتا رہے اور اس میں استقامت اور مداومت پیدا کرے ۔

۵۱۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۗ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○

اور کتاب میں موسیٰ کا حال (بھی) سنا دیجئے، بے شک وہ (ہمارے) برگزیدہ بندے اور نبی مرسل تھے ۔

۵۲۔ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ○

اور ہم نے ان کو (یعنی حضرت موسیٰ کو کوہ) طور کے داہنی سمت سے ندا دی اور انہیں راز کی باتیں کرنے کیلئے نزدیک بلایا (محل قرب میں لاکر لطفِ کلام سے سرفراز کیا)۔

۵۳۔ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ○

اور ہم نے اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر انہیں عطا کیا (انہیں بھی نبی بنایا کہ کارِ نبوت میں موسیٰ کے لیے قوتِ بازو ہوں)

۵۴۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○ۚ

اور آپ (اس) کتاب میں اسمٰعیل کا ذکر (بھی) سنا دیجئے ۔ بیشک وہ وعدے کے سچے (بات کے پکّے) اور نبی مرسل تھے ۔

۵۵۔ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ

اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرماتے رہتے اور وہ (خود)

آیت نمبر ۵۱ = رسولاً نبیاً = نبی وہ ہیں جن پر اللہ کی طرف سے وحی آئے اور رسول وہ ہیں جن کو خصوصی امتیاز حاصل ہو کوئی نئی کتاب یا مستقل شریعت رکھتے ہوں، یا کسی جداگانہ امت کی طرف مبعوث ہوئے ہوں نبی کے لئے رسول ہونا ضروری نہیں لیکن رسول نبی بھی ہوتا ہے ان کو رسول نبی یا نبی رسول کہتے ہیں ۔

Marfat.com

وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ○

اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھے (مقامِ رضا میں پورے اترے ہوئے تھے)

۵۶- وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ز اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○

اور (اس) کتاب (قرآن) میں ادریس کا ذکر فرمائیے بے شک وہ (بھی) نہایت سچے نبی تھے۔

۵۷- وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ○

اور ہم نے ان کو (علم و عرفان کے) بلند مقام پر پہنچایا (وہ جو چاہتے تھے ان کو آنکھوں سے دکھا دیا)۔

۵۸- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ق وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ز وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ز وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ط اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ○ (سجدہ)

یہی وہ (برگزیدہ ہستیاں) ہیں جن پر اللہ نے اپنے پیغمبروں میں سے انعام فرمایا (یعنی) اولادِ آدم میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا اور ابراہیم اور اسرائیل کی اولاد میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا (اور اپنے انعامات سے سرفراز کیا) (یہ ہمارے وہ شکرگزار بندے ہیں) جب ان کے سامنے (اللہ) رحمٰن (ورحیم) کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور (زار و قطار) روتے ہیں (ان کی روح مقامِ قرب میں پہنچتی ہے اور فیضیاب ہوتی ہے)

۵۹- فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○

پھر ان کی جگہ ایسے ناخلف آئے کہ نماز (یعنی تمام عمل خیر) کھو بیٹھے اور خواہشات (نفس) کے پیچھے پڑ گئے۔ پس عنقریب وہ خرابی سے دوچار ہوں گے (اپنی گمراہی کی سزا پائیں گے اور اس دوزخ میں ڈالے جائیں گے جس کا نام غی ہے)۔

۶۰- اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ○

البتہ جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کیے تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کا حق قطعی ضائع نہ کیا جائے گا (جو گناہ ایمان لانے سے قبل کیے گئے وہ توبہ سے معاف کیے گئے، اور سابق جرم کی بنا پر ان کے اجر میں کوئی کمی نہ کی جائے گی)۔

آیت نمبر ۵۷ حضرت ادریس کا زمانہ حضرت آدم اور حضرت نوح کے درمیان کا ہے، آپ نے خواہش ظاہر فرمائی کہ ہم جنت کو آنکھوں سے دیکھیں گے اللہ نے حکم دیا لے آؤ، جب پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ ہم یہیں رہیں گے اللہ نے فرمایا رہنے دو، قیامت کے قریب زمین پر لے جاکر ان کا دم نکال لیا جائے، بعض نے کہا کہ آسمان پر ان کی روح قبض ہوگی، شب معراج میں چوتھے آسمان پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی۔

Marfat.com

اور اللہ نے جس وعدے پر بن دیکھے یقین کیا تھا، وہ نظروں کے سامنے ہوگا۔

۶۱۔ جَنّٰتِ عَدۡنِ ۣ الَّتِیۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَهٗ بِالۡغَيۡبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعۡدُهٗ مَاۡتِيًّا ○

(یعنی) جنت کے باغ رہنے کے لیئے ہوں گے جس کا وعدہ (اس) رحمٰن (و رحیم) نے اپنے (نیک) بندوں سے غائبانہ کر رکھا تھا۔ بے شک اس کا وعدہ ہو کر رہنے والا ہے۔

۶۲۔ لَا يَسۡمَعُوۡنَ فِيۡهَا لَغۡوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمۡ رِزۡقُهُمۡ فِيۡهَا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ○

(جنت والے) وہاں کوئی بے ہودہ (اور لغو) بات نہ سنیں گے ہاں (فرشتوں اور دیگر مومنین کی طرف سے) سلام اور سلامتی کے نغمہ سنتے رہیں گے) اور ان کے لئے وہاں صبح و شام ان کی روزی ہے (اس نورانی صبح و شام کے تصوّر ہی سے ان کی تسکینِ خاطر کے سامان کا قیاس کیا جا سکتا ہے)

۶۳۔ تِلۡكَ الۡجَـنَّةُ الَّتِىۡ نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا مَنۡ كَانَ تَقِيًّا ○

یہ وہ جنت ہوگی جس کا ہم اپنے بندوں میں سے ایسوں کو وارث بنا دیں گے جو پرہیزگار رہیں۔

عبدِ حقیقی کا اطلاق سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ ہی پر ہوتا ہے جس سے چوتھی منزل کا آغاز ہوا پھر عبد میں انبیاء، اولیا، شہدا، صالحین سب ہی شامل ہیں اب مقامِ عبدیت کی خصوصی عظمت کا بیان فرشتوں کی زبان سے کیا جا رہا ہے۔

۶۴۔ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡنَا وَمَا خَلۡفَنَا وَمَا بَيۡنَ ذٰ لِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ○

اور (جبرئیل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہیں کہ) ہم فرشتوں کا آنا تو آپ کے رب کے حکم ہی سے ہوتا ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ اس کے درمیان ہے۔ (اگر ہمارے آنے میں دیر ہو تو اس میں ہماری بھول نہیں ہم تو آپ کے رب کے حکم کے تابع ہیں) اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں (پھر اگر آنے میں ہمارے تاخیر ہوتی ہے تو اس میں اسی کی مصلحت ہے، علم کی کیفیات اور واردات اللہ کے حکم کے بغیر نہیں اترتیں خواہ فرشتوں کے واسطے سے ہوں یا بلا واسطہ۔

۶۵۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا

(اللہ ہی) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے ان سب

آیت ۶۴ کا شان نزول یہ ہے کہ ایک بار جبرئیل علیہ السلام کئی دن حاضر نہ ہوئے، کفار نے طعن شروع کیا حضور تو بہرحال اپنے رب کے کلام کے منتظر رہتے جبرئیل کے حاضر ہونے پر استفسار کیا، جیسا کہ دیر میں کسی کے آنے پر کرتے ہیں آپ نے وہی جواب دیا جو حضور جانتے تھے کہ ہم تو اللہ کے حکم سے آتے ہیں۔ لیکن اس سوال و جواب کا منشاء توحید کو قلبِ مومن میں راسخ کرنا اور اللہ کی کبریائی کو سمجھانا ہے تاکہ مردِ مومن ہمیشہ اللہ ہی سے رجوع کرے اور اسی کے حکم کا منتظر رہے

Marfat.com

بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝ ع ٥

کا) پروردگار ہے پس اس کی بندگی کرو اور صبر و استقلال سے اس کی عبادت کرتے رہو۔ کیا تم کسی کو اس کا ہم نام (ہم صفت) بتا سکتے ہو؟ (جب کوئی نہیں تو بندگی کے لائق اور کون ہو سکتا ہے مومن وہی ہے جو ہر حال میں اللہ کی عبادت کرے)۔

پانچواں رکوع

کلام اللہ بار بار آخرت کی طرف انسان کو متوجہ کرتا ہے تاکہ وہ فلاح اور بہبودی کے صحیح مقصد سے غافل نہ ہو اور چار دن کی زندگی پر ابدی زندگی کی مسرتوں کو قربان نہ کر دے، مثال سے سمجھاتا ہے، روز قیامت، عذاب آخرت سے ڈراتا ہے۔ یہ سب اس کا کرم ہے کہ بندہ راہ پر آ جائے۔

٦٦۔ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝

اور (بھول میں پڑا ہوا) انسان کہا کرتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو پھر زندہ کرکے نکالا جاؤں گا؟ (یہ تو عجیب بات ہے)

٦٧۔ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۝

کیا انسان کو یاد نہیں (کیا وہ یہ بات بھول گیا) کہ ہم ہی نے اس کو اس سے قبل پیدا کیا ہے اور (اس وقت تو) وہ کچھ بھی نہ تھا (جب عدم سے وجود میں لے آیا تو ریزہ ریزہ ہڈیوں کو پھر اسی شکل میں بنا دینا اللہ کے لئے کب مشکل بات ہے۔ اللہ کے لئے نہ وہ مشکل تھا نہ یہ مشکل ہے)۔

٦٨۔ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ج

پس آپ کے رب کی قسم ہم ان سب (یعنی کفار اور منکرین حق) کو اور شیاطین کو جمع کریں گے (جو ان کو اس انکار کی ترغیب دیتے اور ان کے دل بڑھاتے ہیں) پھر ہم ان سب کو دوزخ کے گرد لائیں گے (اور اس وقت وہ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے (رہوں گے)۔

٦٩۔ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝ ج

پھر ہم ہر فرقہ میں سے ان کو الگ کرلیں گے جو (خدائے) رحمٰن سے سب سے زیادہ اکڑتے تھے (جو سب سے زیادہ سرکش تھے)

٧٠۔ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝

پھر ہم ہی (یہ خوب) جانتے ہیں کہ ان میں سے کون اس (دوزخ) میں جانے کے زیادہ مستحق ہیں۔

٧١۔ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ

اور تم میں سے کوئی (شخص مومن ہو یا کافر) ایسا نہیں جو اس (گزرگاہ) —

Marfat.com

عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ — نہ گزرے (جنت کا راستہ ہی دوزخ کی طرف سے ہے تاکہ مومن کو جنت کی مزید قدر ہو اور) آپ کے رب نے یہ اپنے پر لازم کر لیا جو ہو کر رہے گا۔

۷۲۔ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ۝ — پھر جو اللہ سے ڈرتے رہے ہم انہیں (دوزخ سے) بچالیں گے (وہ ادھر سے گزرتے چلے جائیں گے ان پر دوزخ کی آنچ تک نہ آئے گی) اور ظالموں کو اس میں گھٹنے کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔

۷۳۔ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ اٰمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّأَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ — اور جب ہماری واضح آیتیں انہیں سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ کافر ہیں وہ (اپنی موجودہ زندگی پر آخرت کا قیاس کرکے بطور استہزا) مومنوں سے کہتے ہیں کہ (ہم) دونوں فریقوں میں (اسی دنیا میں دیکھ لو) کس کے مکان اچھے اور کس کی مجلس بہتر ہے (اگر یہاں ہمارے محل تمہارے محل سے اور ہماری مجلسیں تمہاری مجلسوں سے زیادہ پُر رونق اور بہتر ہیں تو وہاں تم کو اعلیٰ محل اور فرشتوں کی صحبت کہاں سے مل جائے گی)۔

لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ دنیا میں کسی کا عیش دائمی نہیں ان سے بڑھ کر جاہ و دولت پر فخر کرنے والے گزرے لیکن کیا دنیا میں ان کو تباہ و برباد نہ کر دیا گیا۔

۷۴۔ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝ — اور ہم ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو اپنے سامان اور نمود میں ان سے بڑھ کر تھیں

۷۵۔ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۖ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّأَضْعَفُ جُنْدًا ۝ — آپ فرما دیجئے کہ جو لوگ گمراہی میں مبتلا ہیں تو (وہ) رحمٰن (ورحیم) بھی انہیں خوب ڈھیل دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس وعدہ کو جو ان سے کیا گیا تھا آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ خواہ (یہ وعدہ) عذاب (الٰہی) ہو یا قیامت تو (اس وقت یہ لوگ) جان لیں گے کہ کس کا مکان برا اور لشکر کمزور ہے (آج ان کو اپنی مجلس کے صاحب ثروت واقتدار لوگوں پر فخر ہے قیامت میں وہ ان کی بے کسی اور کس مپرسی خود دیکھ لیں گے)۔

۷۶۔ وَيَزِيدُ اللّٰهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا — اور جو لوگ راہ ہدایت پر ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت (فہم وبصیرت) بڑھاتا

Marfat.com

هُدًى وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ○

ہے اور آپ کے رب کے یہاں (ان کی) باقی رہنے والی نیکیاں ثواب کے لحاظ سے (بھی) بہتر ہیں اور انجام کار کے لحاظ سے (بھی) خوب ہیں۔

۷۷۔ اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ○

بھلا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیتوں سے منکر ہے اور (اپنے زعم میں یہ) کہتا ہے کہ (آخرت میں) میرا مال اور میری اولاد مجھے مل کر رہے گی۔

۷۸۔ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ○

کیا اس نے غیب کی خبر پالی ہے یا اس نے اللہ کے ہاں کوئی عہد لے لیا ہے رکھ وہ اس کے کفر کے باوجود اس کو آخرت میں عیش سے رکھے گا اور رمال و اسباب اور اولاد سب اسے وہاں حوالہ کر دے گا)۔

۷۹۔ كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ○

ہرگز نہیں (ہرگز اللہ نے کوئی ایسا وعدہ نہیں کیا) جو وہ (منکرِ حق) کہتا ہے ہم اسے بھی لکھ لیتے ہیں اور (آخرت میں) اس کے لیے عذاب اور بڑھاتے جائیں گے۔

۸۰۔ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ○

اور جو کچھ یہ کہتا ہے (یعنی جس کو یہ اپنا بناتا ہے اس کے مرنے پر) ہم ہی اس کے وارث ہوں گے۔ اور یہ ہمارے سامنے تنہا آئے گا۔

۸۱۔ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ○

اور ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بنا رکھا ہے تاکہ وہ ان کے معاون (اور مددگار) ہوں۔

۸۲۔ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ○ ع ۱۷ ۸

ہرگز نہیں (اللہ کے روبرو کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا بلکہ) وہ خود ان کی بندگی سے منکر ہوں گے اور ان کے مخالف ہوں گے (ان کے باطل معبود ان کے کام تو کیا آئیں گے اللہ کے سامنے ان سے اپنی بیزاری ظاہر کریں گے اور ان کی مخالفت پر آمادہ ہوں گے)۔

چھٹا رکوع

ان کافروں کو اگر یہاں تھوڑی سی مہلت ملی اور ان کو ان کے اعمال اچھے نظر آ رہے ہیں تو یہ اللہ کی طرف سے ڈھیل ہے۔ شیطان بھی اپنی سعی میں لگا ہے۔ اس نے بھی تو انسان کو بہکانے کی قسم کھا رکھی ہے لہٰذا فطری طور پر کافر اور شیاطین کا تعلق قائم ہے۔ وہ اس کی سنتے ہیں وہ ان کو بہکاتا ہے لیکن حشر کے دن سب فیصلہ ہو جائے گا۔ یہ شرک و کفر کے کلمے ان کو مبتلائے عذاب کریں گے اور مومن امن

Marfat.com

پائیں گے، اللہ کے یہاں ان کی مہمانی ہوگی، آخرت تو الگ رہی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھی کبھی کفر و ظلم کو دائمی فروغ نہ دیا، کتنی بستیاں تباہ ہوگئیں اور ہوتی چلی جاتی ہیں، اگر منکرین حق اسی سے درس عبرت لیں تو یہی ان کے لئے کافی ہے۔

۸۳۔ اَلَمۡ تَرَ اَنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ تَؤُزُّهُمۡ اَزًّا ۙ

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے، وہ ان کو (برائیوں پر) خوب ابھارتے رہتے ہیں۔

۸۴۔ فَلَا تَعۡجَلۡ عَلَیۡهِمۡ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمۡ عَدًّا ۚ

پس آپ ان کے متعلق جلدی نہ فرمائیں (ان لوگوں کے لیے ان کی بداعمالیوں کی سزا مقرر ہے لیکن یہاں مصلحتاً انہیں مہلت دی گئی ہے) ہم ان کی گنتی (کے دن) شمار کر رہے ہیں (ان کی میعادِ حیات کے ختم ہوتے ہی انکو اپنا حشر آپ معلوم ہو جائے گا)۔

آخر قیامت کے دن پورا پورا فیصلہ ہو جائے گا یہ اس دن ہوگا۔

۸۵۔ یَوۡمَ نَحۡشُرُ الۡمُتَّقِیۡنَ اِلَی الرَّحۡمٰنِ وَفۡدًا ۙ

جس دن ہم پرہیزگاروں کو (خدائے) رحمٰن کی جانب مہمان بنا کر (قدر و منزلت کے ساتھ) لے جائیں گے۔

۸۶۔ وَّنَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِیۡنَ اِلٰی جَهَنَّمَ وِرۡدًا ۘ

وقف لازم

اور گنہگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے (جانوروں کی طرح) ہانک لے جائیں گے (اور انہیں دوزخ کے گھاٹ اتاریں گے)۔

یاد رکھے

۸۷۔ لَا یَمۡلِکُوۡنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ۘ

وقف لازم

(اس دن اللہ کے سامنے) لوگوں کو شفاعت کا اختیار نہ ہوگا بجز اس کے جس نے (خدائے) رحمٰن سے (شفاعت کا) وعدہ لے لیا ہو (جس کو جس حد تک شفاعت کی اجازت ہوگی اسی حد تک وہ شفاعت کرے گا)۔

کیا یہ جاہل یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ اللہ کے نعوذ باللہ بیٹا ہے جو اس کا ہاتھ پکڑے گا۔

۸۸۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا ؕ

اور (یہ گستاخ) کہتے ہیں کہ (اللہ) رحمٰن (و رحیم) اولاد رکھتا ہے۔

آپ فرما دیجئے

۸۹۔ لَقَدۡ جِئۡتُمۡ شَیۡـًٔا اِدًّا ۙ

بیشک تم بہت بھاری (بہت بُری) بات (زبان پر) لاتے ہو۔

Marfat.com

۹۰۔ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝

کچھ بعید نہیں کہ اس (گستاخی) کے باعث آسمان ٹوٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔

یعنی

۹۱۔ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝

اس بات پر کہ انہوں نے اللہ کے اولاد بتائی۔

۹۲۔ وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝

اور (اس) رحمٰن و رحیم) کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اولاد بنائے (یہ تو اس کی شانِ تقدیس اور تنزیہ اور کمالات کے منافی ہے)۔

۹۳۔ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝

(حقیقت تو یہ ہے کہ) آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے (طوق بندگی سے کوئی باہر نہیں۔ سب اس کے بنائے ہوئے ہیں اور سب اللہ تعالیٰ کے روبرو بندے کی حیثیت سے حاضر ہوں گے۔

۹۴۔ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝

بے شک اس نے ان کو احاطہ میں لے رکھا ہے (سب اس کے احاطہ علمی میں ہیں) اور اس نے سب کو گن رکھا ہے (کوئی چھوٹا ہوا نہیں کہ اللہ کے روبرو حاضر ہونے سے بچ سکے)۔

۹۵۔ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝

اور ان میں سے ہر ایک روز قیامت اس کے سامنے تنہا پیش ہوگا۔

ہر ایک کو فرداً فرداً حاضر ہونا پڑے گا اور ہر ایک کا الگ الگ حساب ہوگا۔

۹۶۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کے لئے ان کو (خدائے) رحمٰن (اپنی) محبت دے گا (دنیا میں بھی اسے اپنے رسول کی محبت دے گا اور مخلوق کے دل میں ان کی محبت پیدا کر دے گا۔ یہ دنیا ہی میں ان کے ایمان اور عملِ صالح کا بدلہ ہوگا)۔

گزشتہ آیت میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنے والوں کا ذکر تھا، ان دردمندوں کی غذائے روحانی اور تسکینِ قلب قرآن ہی ہے۔

۹۷۔ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

پس ہم نے آپ کی زبان میں اس قرآن کو آسان کر دیا ہے (اور آپ کے وسیلے

Marfat.com

لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَ تُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝

سے قلب مومن کے لئے اس کی فہم آسان کر دی ہے) تاکہ آپ اس سے پرہیزگاروں کو بشارت دیں اور جھگڑنے والوں کو اس سے ڈرائیں (شاید وہ بھی اس کی صاف اور واضح آیتوں پر غور کریں اور ہدایت پائیں)

۹۸- وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝ ع

اور (اگر یہ سمجھنے کے لیے تیار ہی نہ ہوں اپنی ضد پر قائم رہیں تو) ہم ان سے پہلے کتنی ہی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں (تو) کیا (آج) آپ ان میں سے کسی کی آہٹ پاتے ہیں یا کسی کی بھنک تک سنتے ہیں؟ (وہ رسولوں کا مذاق اڑانے والے کہاں گئے؟ سب تباہ و برباد ہو گئے) ۔

النصف ۱۶ ۹

وہ تباہ و برباد ہوئے لیکن رحمتِ الٰہی ہنوز اصلاحِ انسانیت کے لیے مضطرب ہے جس کا ذکر آئندہ سورت میں آتا ہے ۔

طٰهٰ

مکی — ایک سو پینتیس آیتیں — آٹھ رکوع

سورہ مریم میں سمجھایا گیا کہ اسباب محتاج رحمت ہیں رحمت محتاج اسباب نہیں ، بتایا گیا کہ قرآن محبت مند دلوں کے لئے غذائے روحانی ہے جس کی فہم مومن کے لیے آسان اور جس کی آیات کافر کے لیے واضح ہیں ۔ آپ اسی سے مومن کو بشارتیں دیتے جائیں اور منکروں کو ان کے اعمال کے نتائج سے ڈراتے جائیں ، سرکار دو عالم کا یہ حال تھا کہ رات رات بھر نماز میں مشغول رہتے ، گنہگاروں کے لیے دعائیں فرماتے اور ان کی ہدایت کے لیے توفیق چاہتے یہ سورت سرکار دو عالم کی فطری کیفیتِ تبلیغ کی آئینہ دار ہے یہ وہ مہتاب رحمت ہے جو ہر فرد بشر کو انوارِ توحید ، انوارِ ایمان اور فیوض و برکات سے منور کرنے کے لیے بے تاب ہے ۔ اسی مہتابِ نبوت سے جس نے جو روشنی پائی ہے وہ اسے مخلوق تک پہنچانے میں مصروف ہے ۔ اسی نورِ معرفت کی کرنیں ماضی میں انبیاء علیہ السلام کے ذریعہ عالم تک پہنچیں ۔ اور یہی نور ایمان اللہ کے برگزیدہ بندوں کے ہاتھوں آج بھی قلوب میں اپنا گھر کرتا چلا جاتا ہے ۔ سب اللہ کی دین ہے ۔ دنیا کی روشنی ، سورج اور چاند اور ستاروں سے ہے اور قلوب کی زندگی دلوں کی ٹھنڈک اس ماہ تاباں اس چودھویں کے چاند سے ہے جسے طٰہٰ کہہ کر خطاب کیا گیا ہے ۔ عرش سے فرش تک جو بھی احکامات جاری ہیں وہ سب اللہ کی رحمانیت سے متعلق ہیں ۔ سچ ہے ارض و سماء ، جسم و دل ، ظاہر و باطن سب اسی کے ہیں ، اللہ ہی اللہ ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں ، محبت والوں کے لیے یہ راہِ سلوک کا اہم سورہ ہے اس راہِ سلوک میں جس کو جو مل جائے وہ اس کی عطا ہے اور ان کا صدقہ ہے جنہیں طٰہٰ کہا گیا ۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ طٰهٰ ○

طا۔ ھا (حضور کے ناموں میں سے ایک نام ہے)۔

۲۔ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ○

(اے میرے محبوب) ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لیے تو نہیں اتارا کہ آپ محنتِ شاقہ میں پڑ جائیں۔

کافروں کے انکار سے اس درجہ متاثر وغمگین ہوں اور اللہ کی بارگاہ میں رات رات بھر کھڑے مصروفِ عبادت رہیں یہ تو آپ کی امت کے لیے ایک یاد ہے ایک ذکر ہے کیفیات روحانی کے پانے کے لیے ہے۔

۳۔ اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ○

بلکہ یہ تو نصیحت ہے اس کے لیے جس میں خضوع وخشوع ہو۔

۴۔ تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ○

یہ اس ذاتِ برتر کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین کو پیدا کیا اور (بلند) آسمانوں کو (بنایا۔) (ان کو اس ذات مقدس کی معرفت کا ذریعہ بنایا ہے جو فنا وفنا اور تغیرات وتصرفات کا مالک ہے)۔

۵۔ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ○

وہ (تو اپنی مخلوق کے لیے) انتہائی مہربان اپنے تختِ (حکمت وقدرت) قائم ہوا (اور اپنی شانِ رحمانیت سے ہر ایک کی ضروریات کا کفیل اس کا نگہبان ہے)۔

۶۔ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَمَا تَحۡتَ الثَّرٰى ○

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے۔ (عرش سے فرش تک بلکہ تحت الثریٰ تک سب اسی کی حکومت ہے۔ اسی کا حکم جاری ہے۔ یہ سب اس کی رحمانیت سے متعلق ہے)۔

۷۔ وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ يَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰى ○

اور اگر تم کوئی بات پکار کر کہو تو وہ چپکے سے کہی ہوئی بات سے بھی باخبر ہے اس سے بھی جو تمہارے دل کی گہرائیوں میں ہے (جو تمہارے دل میں ہے جس سے ابھی تم خود بھی واقف نہیں بلکہ جس کا تم ارادہ کرو گے وہ جو کچھ کرتا ہے پورے علم کے ساتھ کرتا ہے، گذشتہ آیت میں اللہ کی قدرت وتصرف کی ہمہ گیری کا بیان تھا یہاں علمِ الٰہی کی وسعت کا بیان ہے)۔

وہی ایک، یکتا ویگانہ معبود برحق ہے

Marfat.com

۸۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ○ — (اللہ ہی) اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے اچھے اچھے نام ہیں (جملہ صفات حمیدہ سے وہ متصف ہے)۔

یہ سورہ راہِ سلوک کا سورہ ہے ذاکر خدا کو کیسے پہچانتا ہے کہ خدا ہے اس کے لئے موسیٰ کا قصہ بیان کیا جا رہا ہے بتایا جا رہا ہے کہ سلوک میں ایک حس پیدا ہو جاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

۹۔ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ○ — اور آپ کو کیا موسیٰ (کے احوال) کی خبر پہنچی ہے۔

(انبیاء علیہ السلام کی جس عبادت اور ریاضت کو دیکھ کر کفار طعن کرتے ہیں وہی تو ان کے لئے سرچشمۂ حیات، سرتاسر تسکین ہے شریعت اور راہِ سلوک پر چل کر موسیٰ علیہ السلام نے جس استقامت سے کام کیا انہیں اس کا اجر اس سے زیادہ عطا ہوا۔ کلیم اللہ نے ہر موئے تن سے اللہ کا کلام سنا)

ان لوگوں کو موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ یاد دلائیے

۱۰۔ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ○ — جب انہوں نے ایک آگ دیکھی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم یہاں ٹھیرو۔ میں نے ایک آگ دیکھی ہے (میں ادھر جاتا ہوں) شاید میں تمہارے لیے ایک شعلہ (یا انگارا) لے آؤں (یا اگر آگ تک نہ بھی پہنچ سکوں تو) آگ کے قریب پہنچ کر میں راستہ ہی پالوں (مجھے منزلِ مقصود کی طرف راہنمائی مل جائے)۔

۱۱۔ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ○ — پھر جب اس (آگ) کے پاس پہنچے تو آواز آئی، اے موسیٰ

۱۲۔ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ج — بیشک میں ہی تمہارا رب ہوں پس (یہ مقامِ ادب ہے) تم اپنے جوتے اتار ڈالو۔

آیت نمبر (۱۰) واقعہ یوں ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کئی سال حضرت شعیب علیہ السلام کے ساتھ رہنے کے بعد اپنی بی بی کو رخصت کرا کے بکریوں کے ساتھ مدین سے مصر کی جانب روانہ ہوئے۔ اور راستہ بھول گئے۔ سردی کا زمانہ تھا، رات کو بی بی کو دردِ زہ کی تکلیف ہوئی سامنے آگ نظر آئی آپ ادھر کو بڑھے۔ وہ آگ نہ تھی اللہ کا نورِ جلال تھا، جب اس سے نزدیک ہوئے تو دیکھا کہ ایک درخت میں آگ لگی ہوئی ہے۔ آگ جس قدر بھڑکتی ہے درخت سرسبز و شاداب ہوتا ہے۔ جب موسیٰ رک جاتے ہیں وہ قریب آتا ہے موسیٰ علیہ السلام جوں جوں اس کی طرف بڑھتے ہیں وہ دور ہوتا جاتا ہے۔ راہِ سلوک پر چلنے والے کو یہ سب اشارے سمجھا دیے جاتے ہیں، جب دیکھی چیز نظر آتی ہے انسان اس کی طرف بڑھتا ہے۔ نار، تجلّیٔ جلالِ الٰہی ہے لیکن نار میں کیفیتِ نور موجود ہے، سلوک میں پہلے جلال ہے پھر جمال۔ جوں جوں نارِ عشق نفس و نفسانیت سے انسان کو پاک و صاف کرتی جاتی ہے اسی قدر اس کی شخصیت، اس کی انفرادیت اور نمایاں ہوتی جاتی ہے۔ غرض موسیٰ علیہ السلام نے سوچا کہ روشنی آئے تو میں روشن ہو کر آگے بڑھوں گا۔ حضرت موسیٰ ادھر بڑھے۔ رحمتِ الٰہی نے ان کی بیوی کو ان کے باپ حضرت شعیب کے پاس پہنچا دیا اور سالک کے سلوک کے فیض سے ان کے اہل کو محروم نہ رکھا۔

Marfat.com

إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ بیشک تم طوی کی مقدس وادی میں ہو۔

١٣- وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ ۝ اور میں نے تم کو منتخب فرمایا (نبوت کے لیے انتخاب کر لیا ہے) پس جو حکم تم کو ملے وہ سنتے رہو۔

(بصارت سے تم نے آگ دیکھی اب ہم نے سماعت بھی کھول دی جو ہم تم سے کہیں وہ سنتے رہو وحی صرف نبی سنتا ہے۔ ان روحانی کیفیات سے اسی کو نوازا جاتا ہے)

اللہ تعالیٰ کلام فرماتا ہے اور موسیٰ علیہ السلام متحیّر ہیں کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیرے اوپر ہوں تیرے ساتھ ہوں تیرے سامنے ہوں تیرے پیچھے ہوں اور تیری جان سے زیادہ تجھ سے نزدیک ہوں، غرض آپ نے ہر بُن مو سے یہ آواز سنی۔

١٤- إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۝ بے شک میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو (مجھی میں گم ہو جاؤ، اپنا اختیار چھوڑ دو) اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھو۔

سالک سلوک میں ہو تو ایک وقت ضرور آتا ہے کہ وہ صاحبِ وقت ہو جاتا ہے وہ گھڑی چھپی ہوئی ہے، اللہ کے حکم سے ملتی ہے۔ جب فنائیت طاری ہوتی ہے حقائق کھلنے لگتے ہیں۔ مومن جس حقیقت پر ایمان لایا تھا آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔ عین الیقین کا مقام حاصل ہوتا ہے۔

١٥- إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ۝ بے شک قیامت آنے والی ہے۔ میں اسے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ (اس روز) ہر شخص اپنی کوششوں کا بدلہ پالے (اسے اس کے اعمال کی جزا اس کے سلوک کا انعام مل جائے۔ جنت کا انتظار ہو تو انتظار کرنا پڑتا ہے اللہ کے لیے عبادت ہو تو اللہ یہیں مل جاتا ہے)۔

١٦- فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ۝ پس (دیکھو خیال رکھنا کہ) کہیں وہ شخص جو اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش کا پیرو ہے تم کو اس (راہِ حق) سے روک نہ دے۔ سو تم ہلاک ہو جاؤ (جب ایمان، جو دین کی بنیاد ہے متزلزل ہو جاتا ہے تو عمارت گر جاتی ہے اس کی حفاظت ضروری ہے)۔

احکامات کے بعد دلجوئی کی جاتی ہے اور عنایات سے نوازا جاتا ہے

آیت نمبر (١٢) = طوٰی = وہ مقام ہے جو جزیرہ نما سینا میں کوہِ سینا کے دامن میں واقع ہے۔

Marfat.com

١٧۔ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝ اور اے موسیٰ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا سوال فرمانا موسیٰ کی دلجوئی کے لیے تھا بات کرنے کا موقع دینا ہے۔

١٨۔ قَالَ هِىَ عَصَاىَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِىْ وَلِىَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝ کہا یہ میری لاٹھی ہے اس پر میں ٹیک لگاتا ہوں، اور اس سے اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور اس سے میری اور بھی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں

موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی کے سب فوائد گنوا دیئے جو عام طور پر اس سے حاصل ہو سکتے تھے لیکن اسی عام لاٹھی سے معجزانہ کیفیات و اثرات ظاہر کرنے کا حکم ہو رہا ہے۔

١٩۔ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝ فرمایا اے موسیٰ اس کو (زمین پر) پھینک دو۔

٢٠۔ فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِىَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۝ پس انہوں نے اس کو پھینک دیا تو وہ دوڑتا ہوا سانپ بن گیا۔

٢١۔ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۥ وقفة سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝ (حکم) فرمایا اس کو پکڑ لو اور مت ڈرو۔ ہم اس کو ابھی اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے (اسی شکل و صورت میں کر دیں گے جس میں وہ تھی)

(گویا یہ اشارہ بھی کر دیا گیا کہ نفس کو جب تک قابو میں رکھو وہ لاٹھی ہے جہاں چھوڑا اژدہا بن جاتا ہے)

٢٢۔ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ۝ لا اور (موسیٰ ذرا) اپنی بغل میں اپنا ہاتھ تو دباؤ (دیکھو) وہ بغیر کسی بیماری کے سفید (چمکتا ہوا) نکلے گا یہ دوسری نشانی ہوئی۔

یہ سب اس لیے ہے

٢٣۔ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ۝ ج تاکہ ہم تم کو اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

ع ٢٤۔ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ ع (حکم ہوتا ہے کہ اے موسیٰ) تم فرعون کی طرف جاؤ کہ اس نے بہت سر اٹھایا ہے (تاکہ جو لوگ مادیت میں پھنسے ہیں ان کو نکالو۔ یہ احساس رہے کہ میں سفیر بنا کر بھیجا گیا ہوں)۔

۲۴
١٠

دوسرا رکوع

حضرت موسیٰ دست بدعا ہو جاتے ہیں دُعا قبول ہوتی ہے اور اپنے مشن پر روانہ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

۲۵- قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝ (موسیٰ نے) کہا اے میرے پروردگار (میری التجا ہے کہ) میرا سینہ کشادہ فرما دے (غلافِ دل نکل جائے دل ہی دل ہو جاؤں تاکہ حلم و بردباری سے تبلیغ کے فرائض ادا کروں، اور کشادہ دلی اور خندہ پیشانی سے اس راہ کی تکلیفیں اٹھاؤں)۔

۲۶- وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ۝ اور میرا کام آسان کر دے (مجھے اپنے امر کی طرف متوجہ رکھ وہ سامان فراہم کر دے کہ عظیم الشان کام آسان ہو جائے)۔

۲۷- وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ اور (یہ زبان جو بچپن میں جل گئی تھی کہ اب صاف بول بھی نہیں پاتا یہ کمزوری بھی رفع فرما دے) میری زبان سے یہ گرہ کھول دے (تاکہ ان کیفیات قلبی و روحانی کو بخوبی ادا کر سکوں اور)

۲۸- يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝ (سب لوگ) میری بات سمجھ سکیں (وہ انداز بیان دے کہ زبان کہے اور میری بات دلوں میں گھر کر جائے)۔

۲۹- وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ اور میرے گھر والوں میں سے مجھے ایک کام بٹانے والا عطا فرما۔ (جس میں کی اہلیت ہو جو میرا مددگار و معاون بن سکے)۔

۳۰- هٰرُوْنَ اَخِي ۝ (یعنی) میرے بھائی ہارون کو (کہ عمر میں مجھ سے بڑے ہیں اور فہم بھی اچھی رکھتے ہیں)

۳۱- اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۝ ان سے میری کمر مضبوط فرما (مجھے تقویت بخش)۔

۳۲- وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۝ اور ان کو میرے کام میں (میرا) شریک بنا دے۔

۳۳- كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝ تاکہ ہم تیری ذات کی پاکی خوب بیان کریں (جیسے آسمانوں پر فرشتے)

۳۴- وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝ اور تیرا ذکر کثرت سے کریں۔

۳۵- اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝ (اے ہمارے پروردگار) بے شک تو ہم کو خوب دیکھ رہا ہے۔

(ہمارے اقوال و احوال سے خوب واقف ہے ہماری یہ التجا اس لیے ہے کہ تیرا پیغام لوگوں تک پہنچے اور تیری یہ نصرت ہر حال میں ہماری معاون رہے)

۳۶- قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جواب ملتا ہے) فرمایا۔ اے موسیٰ تمہاری (ہر) درخواست قبول کی گئی (تم کو ملا جو تم نے مانگا)۔

Marfat.com

۳۷۔ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ۝

اور (اے موسیٰ اس سے قبل بھی) ہم نے ایک بار تم پر اور بھی احسان کیا تھا۔

۳۸۔ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ۝

جب ہم نے تمہاری ماں کو وہ بات الہام کی جس کا الہام مناسب تھا۔

اس کے دل میں ایک تدبیر ڈالی وہ یہ تھی۔

۳۹۔ أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ۝ (وقف لازم)

کہ اسے (یعنی اپنے بچہ موسیٰ کو) ایک صندوق میں رکھو پھر اسے دریا میں ڈال دو۔ پھر دریا اس کو کنارے سے لگا دے تو اس کو وہ (شخص) اٹھالے جو میرا بھی دشمن ہے اور اس کا بھی دشمن ہے۔ اور (میں نے اے موسیٰ پھر تمہاری حفاظت کا یہ سامان کیا کہ) میں نے تم پر اپنی طرف سے (ایک ایسی) محبت ڈال دی (کہ جو دیکھتا محبت کرتا یہ اس لیے تھا) تاکہ تم میری نگرانی میں پرورش پاؤ۔

حضرت موسیٰ فرعون کے گھر پہنچ گئے لیکن ماں کا دل بے قرار تھا، اللہ نے اس کا بھی انتظام فرمایا جس کا ذکر آگے آتا ہے۔

۴۰۔ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ

جب تمہاری بہن (فرعون کے یہاں) گئیں پھر کہنے لگیں کیا میں تم کو ایسی (عورت) کا پتہ دوں جو اسے اچھی طرح پالے (اس طرح موسیٰ علیہ السلام کی ماں وہاں پہنچیں اور ان کی پرورش ان کے ذمہ ہوئی) پس (اس طرح) ہم نے تم کو تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہو۔ اور (اے موسیٰ وہ بھی احسان یاد کرو جب تم نے غصہ میں ایک شخص کو مکا مارا اور وہ مرگیا) تم نے ایک آدمی کو مار ڈالا پھر ہم نے تم کو اس غم سے بھی نجات دی (یعنی یہ غم کہ اللہ ناراض ہوگا اور لوگ قاتل کہیں گے مارا جاؤں گا دونوں سے

آیت نمبر (۳۹) حضرت موسیٰ کی پیدائش کے وقت نجومیوں نے پیشگوئی کی تھی کہ اسرائیلیوں میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو فرعون کی ہلاکت اور اس کی حکومت کے زوال کا باعث ہوگا، چنانچہ فرعون نے حکم دے دیا کہ اسرائیلیوں کا ہر لڑکا جو پیدا ہو مار ڈالا جائے۔ حضرت موسیٰ پیدا ہوئے ماں کو فکر ہوئی اللہ کی طرف سے ان کے قلب پر الہام ہوا کہ اسے صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دو ہم اس کی حفاظت کا سامان خود کرلیں گے۔ موسیٰ کو دریا میں ڈال دیا گیا۔ صندوق فرعون ہی کے مکان کے کنارے پہنچا جہاں اس کی بیوی حضرت آسیہ نے جو خدا ترس عورت تھیں ان کو اٹھا لیا اور فرعون کی اجازت لے کر بیٹے کی طرح پالا۔

Marfat.com

سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۥ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ○

اللہ نے بچا لیا۔ حضرت موسیٰ مصر سے مدین کی طرف روانہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کے فعل کو معاف ہی نہیں کیا بلکہ ایک پیغمبر کے پاس پہنچا کر ان کی ذہنی اور روحانی تربیت کا انتظام کیا) اور ہم نے تمہاری خوب خوب آزمائش کی (تم اس میں پورے اترے) پھر تم کئی سال اہل مدین میں ٹھیرے رہے (اور مدین سے نکل کر راستہ بھولے) پھر اے موسیٰ تم ایک وقتِ خاص پر یہاں پہنچے (منصبِ رسالت پر فائز ہوئے)

یہ سب اللہ کا کرم تھا اللہ جسے اپنا بنالے اور تربیت دے وہی بندہ بندہ ہے۔

۴۱۔ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ○

اور میں نے تم کو اپنے واسطے بنایا ہے (اپنے کام کے لیے پیدا کیا ہے۔ جا اور اسی کام کو انجام دو)۔

۴۲۔ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ○

تم اور تمہارا بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور (دیکھو) تم دونوں میری یاد میں سستی نہ کرنا۔

۴۳۔ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ○

تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بیشک وہ بہت سرکش ہو گیا ہے۔

۴۴۔ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ○

سو تم دونوں اس سے نرمی (اور سنجیدگی) سے بات کرنا شاید وہ نصیحت قبول کرے یا (عذابِ الٰہی سے) ڈر جائے (شاید اس کے دل میں اللہ کی یاد یا اللہ کا خوف پیدا ہو)۔

۴۵۔ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ○

دونوں نے کہا اے ہمارے رب ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی نہ کرے یا زیادہ سرکشی نہ کرنے لگے۔

۴۶۔ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ○

فرمایا تم مت ڈرو، میں تم دونوں کے ساتھ ہوں میں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں (جو کچھ وہ کہے گا اور جو حالات پیش آئیں گے میں سب سے باخبر ہوں)

۴۷۔ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى

پس اس کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو کہ ہم دونوں تمہارے پاس تمہارے رب کے بھیجے ہوئے آئے ہیں۔ پس بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو اور ان کو تکلیفیں نہ دو (ان کو اپنی ذلیل ترین غلامی سے آزاد کر کے ہمارے ساتھ کر دو جہاں چاہیں چلے جائیں اور ان پر ظلم نہ ڈھاؤ) بے شک ہم تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانیاں لے کر آئے ہیں (جو ہماری نبوت کا مزید ثبوت ہیں) اور ج

Marfat.com

مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ○ ہدایت کی بات مان لے (ایمان لے آئے) اسی پر سلامتی ہے۔

(گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کی آزادی کے متعلق پہلا ہی سوال فرعون کو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کی دعوت تھی جسے تسلیم کرنے پر سلامتی کا وعدہ ہوا)

۴۸۔ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ○ (موسیٰ کو یہ بھی حکم ہوا کہ فرعون سے کہو) بے شک ہمارے پاس وحی آئی ہے کہ (اللہ کا) عذاب اس پر ہے جو (اللہ اور اس کے رسولوں کے فرمان کو) جھٹلائے اور روگردانی کرے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس گئے اور جس طرح ارشاد ہوا تھا اس کی تعمیل فرمائی اور اللہ کا پیغام پہنچایا اور وہی سوال کیا جس کا حکم ہوا تھا۔

۴۹۔ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ○ (فرعون نے) کہا اے موسیٰ تم دونوں کا رب کون ہے (جس کی طرف تم مجھے دعوت دینے کی جسارت کرتے ہو)۔

۵۰۔ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ○ فرمایا ہمارا رب وہی ہے کہ جس نے ہر شے کو وجود بخشا ہے (اس کی استعداد کے مطابق اس کی) رہنمائی کی (اس طرح حضرت موسیٰ نے اللہ کی ذات کے بجائے اس کے صفات کی طرف فرعون کو متوجہ کیا کہ انسان یہی سمجھ سکتا ہے)۔

۵۱۔ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ○ (فرعون نے) کہا اچھا پہلی قوموں کا کیا حال ہوا (جنھوں نے تمہارے خدا کو نہ مانا یعنی ہم سے پہلے بھی تو لوگ اللہ کو نہ مانتے تھے آخر ان پر کیا گزری)۔

۵۲۔ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ○ فرمایا اس کا علم میرے پروردگار کو ہے (جو اس کی) کتاب (لوح محفوظ) میں ہے (اور میں یہ جانتا ہوں کہ) میرا رب نہ بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے۔

جو کچھ بھی ہوا اس کا حرف حرف نہ صرف اس کے علم میں ہے بلکہ تحریر میں بھی محفوظ ہے۔

اس کی ذات

۵۳۔ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ وہ ہے جس نے تمہارے واسطے زمین کو بچھونا بنا دیا (جس پر بلا کسی پریشانی کے چلتے پھرتے ہو) اور اس میں تمہارے لیے (ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے دنیا سے عقبیٰ تک پہنچنے کے) راستے بنا دیے اور (تمہاری حیات کے سامان فراہم کیے یعنی) آسمان سے پانی برسایا (پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) ہم نے (اس

Marfat.com

فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ○
طرح زمین سے) طرح طرح کی نباتات کے جوڑے پیدا کیے۔

۵۴- كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى ○ ع ۳۰
(تاکہ) تم کھاؤ (پیو) اور اپنے مویشیوں کو چراؤ (اور ہماری دی ہوئی نعمتوں سے استفادہ کرو) بے شک اس (نظام عالم) میں عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

حضرت موسیٰ نے دولت میں پھنسے ہوئے فرعون کو مادیت ہی کے حیات بخش اجزاء کی طرف متوجہ کر کے اس کی نظریں خالقِ کائنات کی قدرت و حکمت کی طرف پھیرنا چاہیں تاکہ اگر واقعی اس میں عقل اور بصیرت ہے تو ان کھلی ہوئی نشانیوں سے خالقِ کائنات کے وجود کو تسلیم کرنے میں تامل نہ کرے گا۔

تیسرا رکوع

اندازِ تعلیم یہی ہے کہ جس بات کو سمجھایا جائے اس کے ان گوشوں کو بھی اجاگر کیا جائے جس سے ذہن میں بالیدگی اور فہم میں وسعت پیدا ہو، حقائق کھلیں۔

گذشتہ آیت میں بتایا گیا تھا کہ یہ زمین کا فرش اللہ کا عطیہ ہے، اس پر اس کے پانے کی راہیں ہیں جب بارش رحمت ہوتی ہے جس سے سرسبزی اور شادابی ہے تو ہر مادہ جو مادیت کو چھوڑ کر اس کی طرف بڑھتا ہے سرسبز ہوتا ہے۔ انسان کے لیے بھی تین حالتیں ہیں، اوّل پیدا ہونا اور اس زمین پر زندگی بسر کر کے اپنے لیے ایک راستہ متعین کرنا، پھر مرنا ہے۔ اور آخر میں اس کو اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔
اس کے بعد رکوع میں اللہ کی خاص عنایات کی کیفیات کا بیان ہے۔ جسے عرف عام میں معجزہ کہتے ہیں۔ یہ اللہ کی دین ہے اگر اس رکوع کو غور سے پڑھا جائے تو انشاء اللہ معجزہ کے معنی اور اس کی حقیقت کھل جائے گی۔

۵۵- مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ○
(اور اللہ کا فرمان ہے کہ) ہم ہی نے تم کو اسی (زمین) میں سے پیدا کیا اور اس میں تم کو واپس لے جائیں گے (تم خاک ہو کر خاک میں مل جاؤ گے) اور اسی سے ہم (بالآخر) تم کو پھر دوبارہ نکالیں گے (پھر تم اللہ کے سامنے حاضر ہو گے)۔

بہتر ہے کہ انسان دنیا میں رہ کر اپنی حقیقت اور اپنے نفس کو سمجھے تاکہ جب اس کی طرف لوٹے تو سرخرو جائے، اور سرخرو نکلے۔

۵۶- وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ
اور (اس طرح موسیٰ کے ذریعہ) ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں (جو کا

Marfat.com

وَاَبٰى ○

دکھانا مناسب تھا) دکھا دیں (عصا اور ید بیضا کا سا معجزہ جو اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔ جس کو وہ بھی حیرت اور دہشت سے دیکھتا اور اس کے جادوگر بھی۔ اس کی نظر یں تخلیق کی طرف مائل کی گئیں کہ زمین، آسمان، بارش، زندگی یہ سب اللہ کی قدرت و حکمت سہی لیکن ایک ذی فہم کے لیے یہ سب اللہ کا اعجاز ہے۔ پھر آخرت کی طرف بھی فرعون کو متوجہ کیا گیا) لیکن اس نے (سب کچھ) جھٹلایا اور (ہر حقیقت کا) انکار کیا۔

بولا تو یہ بولا

۵۷- قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ○

کہنے لگا کہ اے موسیٰ کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمارے وطن سے ہم کو اپنے جادو (کے زور) سے نکال باہر کرو۔

۵۸- فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ○

تو ہم بھی تمہارے مقابلہ میں ایک ایسا ہی جادو لائیں گے پس (اس بحث کو ختم کرو اور مقابلہ کے لیے) ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت کا تعین کر لو کہ جس کے خلاف نہ ہم کریں نہ تم کرو ایک ہموار میدان میں (یہ مقابلہ ہو کہ سب دیکھ سکیں)۔

۵۹- قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ○

(حضرت موسیٰ نے) فرمایا کہ تم سے تمہارے جشن کے دن کا وعدہ طے رہا (اس دن سب ہی جمع ہوتے ہیں) اور یہ (انتظام بھی کر لو) کہ لوگ دن چڑھے جمع ہو جائیں (تاکہ ہر شخص یہ مقابلہ اپنی آنکھوں سے دیکھے اور حقائق روز روشن کی طرح ظاہر ہوں)

۶۰- فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ○

پس فرعون واپس گیا پھر (تمام تدابیر مکمل کر کے اور مشیروں اور ساحروں کو بلا کر) اپنے جملہ مکر و فریب (کے سامان) کو جمع کرنا شروع کیا اور پھر (وعدہ کے مطابق میدان میں) آیا۔

۶۱- قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ○

موسیٰ نے (تمام ساحروں اور مجمع کو مخاطب کر کے) ان سے کہا، خرابی ہے تم پر۔ تم اللہ پر جھوٹ نہ باندھو (اپنی چالبازیوں کو حقیقت نہ بتاؤ اگر تم اپنے اس باطل سحر سے اور لوگوں کو دھوکہ دینے سے باز نہ آئے اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو) کہیں اللہ تم کو اپنے عذاب سے ہلاک ہی نہ کر دے

Marfat.com

اور جس نے بھی (اللہ پر) جھوٹ تراشا وہی نامراد ہوا۔

موسیٰ علیہ السلام کی حق گوئی اور قوتِ ایمانی نے جادوگروں میں ہیجان پیدا کر دیا سوچنے لگے کہ یہ جادوگر کا اندازِ کلام نہیں ہو سکتا، وہ جانتے تھے کہ جادو صرف نظر بندی ہے۔ جادو کسی شے کی حقیقت کو نہیں بدل سکتا، موسیٰ کے قول کی صداقت نے ان کو عجیب الجھن میں ڈال دیا آپس میں سرگوشیاں کیں۔

۶۲۔ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ
وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ○

پس وہ اپنی رائے میں باہم اختلاف کرنے لگے اور چپکے چپکے مشورے کرتے رہے۔

اور آخر فرعون کے دبدبہ سے متاثر ہو کر فرعون کی جماعت سے یوں مخاطب ہوئے۔

۶۳۔ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ
يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ
الْمُثْلٰى ○

بولے بے شک یہ دونوں جادوگر ہیں۔ چاہتے ہیں کہ اپنے جادو (کے زور) سے تم کو تمہارے ملک سے نکال دیں اور تمہاری اچھی خاصی روایات (یعنی تمہاری تہذیب اور شائستہ رسومات کو اس سرزمین سے) نیست و نابود کر دیں۔

جادوگروں نے طے کیا کہ آج پوری پوری قوت اور پوری آن بان کے ساتھ اس نئے حریف کا مقابلہ کیا جائے اور کہا کہ

۶۴۔ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا
صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ
اسْتَعْلٰى ○

پس اپنی جملہ تدابیر مکمل کر لو پھر قطار باندھ کر آؤ، (دفعتہً اور ایک ساتھ حملہ کرو تاکہ حریف کے قدم اکھڑ جائیں) اور (ایسا کرنا اس لیے ضروری ہے کہ) آج وہی کامیاب (و کامران) ہے جو غالب آئے۔

یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کی ہمت بندھا رہے تھے فرعون کو خوش کرنے کے لیے پوری تیاری سے آئے تھے لیکن ان کے دل میں یہ خیال آ چکا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام جادوگر نہیں یہ تصور غیر شعوری طور پر ساحروں کو موسیٰ علیہ السلام کے ادب پر مجبور کرتا تھا، چنانچہ یہاں بھی وہ موسیٰ علیہ السلام سے یوں مخاطب ہوئے۔

۶۵۔ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ
وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ

وہ بولے اے موسیٰ یا تو آپ (اپنا جادو) ڈالیں یا (اپنا سحر) ڈالنے میں پہلے ہم ہوں؟

Marfat.com

اَتٰى ۝

ساحروں نے جو پیغمبر کا ادب کیا اس کا بدلہ اللہ نے انہیں دیا۔

۶۶۔ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِیُّهُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝

(موسیٰ نے) کہا نہیں تم ہی ڈالو، پس (جیسے ہی انہوں نے اپنی رسیاں ڈالیں) وہ رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے (موسیٰ کو بھی) یوں دکھائی دینے لگیں جیسے ادھر ادھر دوڑ رہی ہیں۔

موسیٰ جادوگر نہ تھے انہیں کھٹکا گزرا معجزہ اور سحر میں فرق کیسے معلوم ہوگا بظاہر یہ لاٹھیاں اور رسیاں بھی سانپ بن گئی ہیں۔

۶۷۔ فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰى ۝

پس موسیٰ نے اپنے دل میں (ایک طرح کا) ڈر محسوس کیا۔

۶۸۔ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝

ہم نے کہا کہ تم گھبراؤ نہیں (ظاہری ڈھکوسلوں سے متردد نہ ہو) یقیناً تم ہی غالب رہوگے۔ (سحر نظروں کو متاثر کر رہا ہے معجزہ دلوں میں گھر کر جائیگا)۔

۶۹۔ وَاَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰى ۝

اور (اے موسیٰ) جو تمہارے داہنے ہاتھ میں (عصا) ہے وہ ڈال دو۔ وہ ان کا بنایا ہوا فریب نگل جائے گا (اور) جو کچھ انہوں نے (سوانگ) بنایا ہے وہ جادوگروں کا (عام) فریب ہے (یعنی نظر بندی کر کے کچھ کا کچھ دکھاتے ہیں) اور جادوگر جہاں بھی جائے فلاح نہیں پاتا۔

الغرض موسیٰ نے عصا ڈالا جو سب رسیوں اور لاٹھیوں کو نگل گیا، جادوگر سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں ہوسکتا، محض اللہ کی قدرت سے ایسا ہوسکتا ہے۔

۷۰۔ فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝

چنانچہ سب جادوگر سجدہ میں گر گئے (اور) بول اٹھے ہم ہارون اور موسیٰ کے پروردگار پر ایمان لائے۔

(ان باطل خداؤں کو چھوڑا اور رب کے سامنے سربسجود ہوئے جو ان برگزیدہ رسولوں کا خدا ہے۔ دیکھو جب تک پیغمبر پر ایمان نہ لایا جائے ایمان مکمل نہیں ہوتا)

ساحروں کے اس بلاتردد ایمان لانے پر فرعون کو غصہ آیا۔

Marfat.com

۷۱ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ
لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ
عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ
اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ
وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ
وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا
وَّاَبْقٰى ○

بولا، تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تم کو (اس کی) اجازت دوں یقیناً وہ تمہارا بڑا (جادوگر) ہے (وہ تمہارا استاد ہے) جس نے تم کو سحر سکھایا ہے۔ پس (تمہاری اس حرکت پر) میں ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف سے پاؤں کاٹوں گا اور تمہیں کھجور کے تنوں پر سولی چڑھاؤں گا اور (تب تم کو اپنی حماقت کا پتہ چلے گا) تم جان لوگے کہ کس کا عذاب سخت اور دیرپا ہے۔

جب کشف قلبی ہو جاتا ہے پھر انسان کسی سے نہیں ڈرتا۔

۷۲۔ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰي مَا جَاۗءَنَا
مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا
فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا
تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۭ○

وہ بولے ہم ان صاف دلائل (اور نشانیوں) کے مقابلہ میں جو ہم کو مل چکے ہیں اور جس نے ہم کو پیدا کیا ہے (اس کی قدرتِ کاملہ کے سامنے) ہم تجھے (یعنی تیرے کہنے کو) ہرگز ترجیح نہ دیں گے (تجھ سے ڈر کر ہرگز صاف اور واضح دلائل اور اپنے خالقِ حقیقی کو نہ چھوڑیں گے) پس تجھ کو جو کرنا ہے وہ کر گزر (تو زیادہ سے زیادہ ہم کو مار ہی تو ڈالے گا) تو جو کرے گا اسی زندگی میں کرے گا (مرنے کے بعد ابدالآباد کی زندگی تک تیری رسائی نہیں ہمارا خالق وہاں اپنی رحمت سے نوازے گا)۔

اور اے فرعون خوب سمجھ لے کہ

۷۳۔ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا
وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ
وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○

ہم تو اپنے رب پر ایمان لائے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہ بخش دے اور یہ جادو تو نے ہم سے زبردستی کرایا ہے (وہ معاف فرما دے) اور اللہ ہی سب سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے (وہی سرچشمہ خیر و بقا ہے۔ نہ تو باقی رہے گا نہ تیرا عذاب جس پر تجھ کو ناز ہے)

۷۴۔ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا

بات یہ ہے کہ جو کوئی اپنے رب کے حضور مجرم ہو کر حاضر ہوگا پس اس کے لیے جہ

آیت نمبر (۷۳) بعض مفسرین نے بیان کیا ہے کہ جب فرعون نے ساحروں کو موسیٰ کے مقابلہ میں بلایا تو انہوں نے کہا کہ ہم موسیٰ کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں چنانچہ انہوں نے رات کو موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ سو رہے ہیں اور عصا سانپ بنا ہوا حفاظت کر رہا ہے، جادوگر جانتے ہیں کہ جب جادوگر سوتا ہے تو اس کا جادو سو جاتا ہے بے اثر ہو جاتا ہے، انہوں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ کچھ ہوں جادوگر نہیں۔ فرعون نہ مانا اور انہیں جادو پر آمادہ کر لیا۔

Marfat.com

فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ○

ہے۔ جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیے گا (نہ عذاب سے موت آئے گی نہ اس کی زندگی کوئی زندگی ہوگی)۔

۷۵۔ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ○

اور جو اس کے پاس ایمان لے کر حاضر ہوگا اور نیک عمل بھی کیے ہوں گے پس یہی لوگ ہیں جن کے لیے بلند درجات ہیں۔

۷۶۔ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ○ ع ۳ ۲۲ ۱۲

(یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اس شخص کا بدلہ ہے جو پاک ہوا۔

یعنی فاسد عقائد اور برے اخلاق سے پاک ہوکر، عمل صالح میں آگیا۔ عمل صالح کے اجزا تزکیۂ نفس و تصفیۂ باطن ہیں۔

چوتھا رکوع

مقابلہ ختم ہوا۔ موسیٰ کو فتح و نصرت حاصل ہوئی، فرعون ناکام ہوا اس سلسلہ میں سچی فلاح اور کامیابی کی طرف توجہ دلائی گئی، بتایا گیا کہ حقیقی بھلائی کیا ہے جس کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی تکلیف کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ عمل کے درجات ہیں۔ یہی موقع ہے کہ تزکیۂ نفس اور تصفیہ باطن ابھی عالمِ فانی میں کر لیا جائے، تاکہ رضائے الٰہی اور دیدارِ الٰہی نصیب ہو۔ دنیا ہمیشہ رہنے کا مقام نہیں سلوک میں رُک جانا ترقی کو مسدود کرنا ہے۔ موسیٰ کو حکم ہوتا ہے کہ اسرائیلیوں کو لے کر نکلو اور اللہ کی قدرت اور اس کی نصرت کے نئے مظاہرے دیکھو۔

۷۷۔ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ڏ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ○

اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے (کر نکل) جاؤ۔ پس (جب راہ میں سمندر پڑے تو عصا کو پانی پر مارنا اور ہمارے حکم سے) ان کے لیے سمندر میں خشک راستہ بنا لینا۔ تم کو نہ (فرعون کے) آپکڑنے کا خوف ہوگا اور نہ (ڈوبنے کا) ڈر (یعنی اللہ کی رحمت اور نصرت تمہارے ساتھ ہے تم اپنی قوت سے نہیں اللہ کی قوت سے کام کر رہے ہو، تم اپنے ارادے کے نہیں اللہ کے ارادے کے تابع ہو)۔

بندہ جب اپنا ارادہ اللہ کے حوالہ کر دیتا ہے تو اسے ایک قدرت عطا ہوتی ہے جس کا کوئی

Marfat.com

مقابلہ نہیں کرسکتا۔

۷۸۔ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝

پھر فرعون نے اپنے لشکروں کو لے کر ان کا پیچھا کیا (سمندر میں وہی خشک راستہ جس کے دونوں طرف پانی کے پہاڑ کھڑے ہوئے تھے اس پر موسیٰ علیہ السلام کا قافلہ تو پار نکل گیا لیکن جوں ہی فرعون اور اس کا لشکر سمندر کے بیچوں بیچ پہنچا) تو سمندر کے پانی نے ان کو ڈھانپ لیا جیسا کہ ڈھانپ لیا (وہ سمندر میں غرق ہوئے اور منکرین حق کا یہ قافلہ تباہ و برباد ہوا)۔

دنیا میں بھی فرعون نے ان کو اپنے ساتھ ڈبویا اور آخرت میں بھی جہنم میں اپنے ساتھ لے جائے گا۔

۷۹۔ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ۝

اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ ہی کیا اور راہِ ہدایت نہ دکھائی۔

اور بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے بار بار کرم فرمایا۔ ان احسانات کو یاد دلایا جا رہا ہے کہ وہ شکر گزار بنیں۔

۸۰۔ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝

اے بنی اسرائیل بے شک ہم نے تم کو تمہارے دشمن (فرعون) سے نجات دی اور ہم نے تم سے (یعنی تمہارے پیغمبر سے) کوہ طور کی داہنی جانب آنے کا وعدہ کیا (کہ وہاں قیام کرو تو تم کو توریت عطا ہوگی) اور (وادئ تیہ میں) ہم نے تم پر (تمہارے کھانے کے لیے) من و سلویٰ اتارا۔

کیا ان احسانات کا یہ حق نہیں کہ

۸۱۔ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ۝

جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں ان میں سے کھاؤ (پیو) اور اس معاملے میں حد سے نہ بڑھو (حدود کے اندر ہی زندگی بسر کرنا شکر گزاری ہے اور دیکھو زیادتی نہ کرنا) ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب اترا وہ (ذلت و رسوائی کے غار میں) پٹکا گیا۔

۸۲۔ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ۝

اور بے شک میں بڑا بخشنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر راہ (ہدایت) پر (قائم) رہے۔

حضرت موسیٰ شوق میں بڑھتے چلے گئے کچھ ساتھی بھی تھے جو پیچھے رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

۸۳۔ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝

اے موسیٰ تم نے اپنی قوم سے (پہلے پہنچنے میں) جلدی کیوں کی۔

Marfat.com

۸۴- قَالَ هُمۡ اُولَآءِ عَلٰۤى اَثَرِىۡ وَعَجِلۡتُ
اِلَيۡكَ رَبِّ لِتَرۡضٰى ○

(موسٰی نے) کہا وہ میرے پیچھے چلی آرہی ہے اور اے میرے رب میں تیری طرف جلدی (جلدی) حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔

اشتیاق میں موسٰی علیہ السلام تو آگے بڑھ گئے لیکن قوم کو سامری نے بہکا دیا

۸۵- قَالَ فَاِنَّا قَدۡ فَتَنَّا قَوۡمَكَ مِنۡۢ
بَعۡدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ○

فرمایا کہ تمہاری قوم کو تو ہم نے تمہارے بعد ایک آزمائش میں ڈال دیا، اور ان کو سامری نے بہکا دیا۔

۸۶- فَرَجَعَ مُوۡسٰٓى اِلٰى قَوۡمِهٖ غَضۡبَانَ
اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوۡمِ اَلَمۡ يَعِدۡكُمۡ
رَبُّكُمۡ وَعۡدًا حَسَنًا ؕ اَفَطَالَ
عَلَيۡكُمُ الۡعَهۡدُ اَمۡ اَرَدۡتُّمۡ اَنۡ
يَّحِلَّ عَلَيۡكُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ
فَاَخۡلَفۡتُمۡ مَّوۡعِدِىۡ ○

پھر موسٰی اپنی قوم کی طرف غصہ میں بھرے ہوئے (ان کی حالت پر) افسوس کرتے واپس ہوئے۔ (ان کو بچھڑے کی پرستش کرتے پایا تو) کہا اے میری قوم کیا تم سے تمہارے پروردگار نے ایک اچھا وعدہ نہ کیا تھا (کہ کوہ طور کے قریب توریت عطا ہوگی پھر تم سے صبر نہ ہوا) کیا تم پر (میرے کوہ طور پر چالیس دن رہنے کی) مدت طویل ہوگئی یا تم نے یہ چاہا کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر غضب نازل ہو اس لیے تم نے مجھ سے وعدہ خلافی کی (اور اللہ کی ناشکری پر اتر آئے)۔

۸۷- قَالُوۡا مَاۤ اَخۡلَفۡنَا مَوۡعِدَكَ بِمَلۡكِنَا
وَلٰكِنَّا حُمِّلۡنَاۤ اَوۡزَارًا مِّنۡ زِيۡنَةِ
الۡقَوۡمِ فَقَذَفۡنٰهَا فَكَذٰلِكَ
اَلۡقَى السَّامِرِىُّ ۙ○

وہ بولے ہم نے جو وعدہ تم سے کیا تھا اس کے خلاف ہم نے اپنے اختیار سے کچھ نہ کیا لیکن (ہم سے یہ حرکت سامری نے کروائی یوں ہوا کہ فرعون کی) قوم کے زیورات کے بھاری بوجھ جو ہم اٹھائے ہوئے تھے (ہم نے چاہا اسے پھینک دیں) پس ہم نے اس کو پھینک دیا پھر اسی طرح (اس منافق) سامری نے بھی (کوئی چیز اس میں) ڈال دی -

۸۸- فَاَخۡرَجَ لَهُمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ
خُوَارٌ فَقَالُوۡا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمۡ
وَاِلٰهُ مُوۡسٰى ۙ فَنَسِىَ ؕ○

پھر اس نے ان کے لئے ایک بچھڑا بنا دیا وہ ایک قالب تھا جس سے گائے کی سی آواز نکلتی تھی۔ پھر لوگ کہنے لگے کہ یہی تمہارا معبود ہے اور (یہی) موسٰی کا معبود۔ موسٰی تو بھول گئے (یعنی موسٰی سے بھول ہوئی کہ خدا کی تلاش میں طور پر گئے۔ حالانکہ خود قوم شیطانی آواز پر رحمٰن کا دھوکہ کھا گئی تھی۔ سلوک میں خطرات شیطانی سے ہر قوم پر احتیاط ضروری ہے۔ اس کا طریقہ نبی کا اتباع اور اللہ کی رحمت پر نظر رکھنا ہے)۔

اگر قوم ذرا سمجھ سے کام لیتی تو ایسی شیطانی حرکت سے اس طرح متاثر نہ ہوتی۔

Marfat.com

۸۹- أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۝ ع ۱۴ ۱۳

بھلا کیا وہ (اتنی بات) نہیں سمجھتے تھے کہ وہ (ڈھانچہ انہیں کسی بات کا) نہ تو جواب دے سکتا ہے اور نہ (کسی قسم کا) انہیں نفع نقصان پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے۔

پانچواں رکوع

حضرت موسٰی نے قوم سے بصورتِ مجموعی دریافتِ حال کرنے کے بعد پہلے ہارون علیہ السلام سے پرسش کی، پھر سامری سے اس بچھڑے کے متعلق سوال کیا اور جس طرح اس نے لوگوں کو دھوکا دیا تھا اس سے قوم کو باخبر کیا۔ سامری عذاب میں مبتلا ہوا اس طرح رکوع میں اس واقعہ کا بیان ختم ہوا اور پھر انہیں بنیادی عقائد کو قلوب میں راسخ کیا جا رہا ہے جن پر سیرت کی تعمیر اور حیاتِ ابدی کی فلاح کا دار و مدار ہے یعنی توحید رسالت اور آخرت۔

۹۰- وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي ۝

اور بے شک ہارون نے پہلے ہی (ان کو بچھڑے کی پرستش سے منع کیا تھا) ان سے کہا تھا، اے میری قوم تم تو اس سے فتنہ میں پڑ گئے ہو، اور (ذرا سمجھو تو) تمہارا رب تو رحمٰن ہے (یہ بچھڑا رب کیسے ہو سکتا ہے) پس تم میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو۔

۹۱- قَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا مُوسَىٰ ۝

انہوں نے کہا (اے ہارون) ہم تو اسی (بچھڑے کی پرستش) پر جمے رہیں گے جب تک کہ موسٰی پھر ہمارے پاس واپس نہ آئیں۔

چنانچہ جب موسٰی علیہ السلام واپس آئے تو انہوں نے اپنے بھائی ہارون سے استفسارِ حال کیا۔

۹۲- قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ۝

(موسٰی نے) کہا۔ اے ہارون جب تم نے ان کو گمراہ ہوتے دیکھا تو تم کو کیا امر مانع ہوا

۹۳- أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ۝

کہ تم میرے پیچھے چلے نہ آئے، تو کیا تم نے میرے حکم کے خلاف کیا۔ (یعنی اگر انہوں نے تمہارا کہنا نہ مانا تھا تو تم ان کو چھوڑ کر میرے پاس آجاتے)۔

۹۴- قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ

وہ بولے اے میرے ماں جائے (بھائی مجھ کو موردِ الزام قرار نہ دو اور) میری ڈاڑھی اور میرے سر کے بالوں کو نہ پکڑو۔ مجھے تو یہ اندیشہ ہوا کہ (اگر میں

Marfat.com

تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ○

کو چھوڑ کر نکلوں تو، تم یہ نہ کہو کہ تم نے آلِ یعقوب میں تفرقہ ڈال دیا (کچھ کو لے کر یہاں آگئے اور بعضوں کو وہاں چھوڑ دیا) اور میری نصیحت کو یاد نہ رکھا۔ (اس لیے میں نے یہی بہتر سمجھا کہ حتی الامکان ان کو مجموعی طور پر سمجھاتا رہوں اور تمہارا انتظار کروں)۔

اب موسیٰ علیہ السلام سامری سے مخاطب ہوئے:

۹۵- قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ○

فرمایا اے سامری (بول) تیرا قصّہ کیا ہے (تو نے یہ کیا ڈھونگ رچایا تھا)۔

۹۶- قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ○

اس نے کہا، میں نے وہ دیکھا جو اوروں نے نہ دیکھا (میری نظروں نے جبریل کو دیکھا تھا جو موسیٰ اور فرعون کی فوج کے درمیان آگئے تھے) پس میں نے اس (اللہ کے) بھیجے ہوئے (فرشتے) کے نقشِ قدم کی ایک مٹھی (خاک) اٹھالی تھی پس میں نے یہی (خاک اس بچھڑے میں) ڈال دی (وہ آواز دینے لگا) اور میرے نفس نے مجھے یہی مشورہ دیا (یہ ترکیب مجھے بہت اچھی معلوم ہوئی)۔

۹۷- قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ○

(موسیٰ نے) کہا اچھا جا (دور ہو) تیرے لیے زندگی بھر یہ سزا ہے کہ تو کہا کرے "مجھے ہاتھ مت لگاؤ" (مجھ سے الگ رہو) اور بے شک تیرے لیے ایک وعدہ ہے جو تجھ سے ٹل نہ سکے گا (خواہ یہ وعدہ اس دنیا کے عذاب کا تھا یا آخرت کے عذاب کا) اور (اب ذرا) اپنے معبود (یعنی بچھڑے کے انجام) کو دیکھ جس پر تو جما بیٹھا ہے (جس کا تو نے سہارا اپنے لیے کافی سمجھا) ہم اس کو جلا ڈالیں گے پھر (اس کو راکھ کر کے) دریا میں بکھیر دیں گے۔ (تو دیکھ لے گا کہ تیرا یہ معبود بھی تیری طرح کس قدر مجبور و معذور ہے)۔

۹۸- اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ○

(یاد رکھو) تمہارا معبود تو وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں اس کے احاطہ علمی نے ہر شے کو گھیر رکھا ہے۔

۹۹- كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ○

(اور اے رسول)، ہم آپ کو اس طرح ان لوگوں کا حال سناتے ہیں جو پہلے گزر چکے، اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ایک کتاب دی (ایک سرمایۂ یادِ الٰہی عطا کیا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو اللہ کی یاد دل میں قائم کر کے ہوا و ہوس سے بے نیاز کر دیتی ہے اور جس میں گذشتہ امتوں کے عبرت آموز واقعات مذکور ہیں)

Marfat.com

١٠٠۔ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۙ

جس نے اس سے روگردانی کی تو وہ قیامت کے دن (عذاب کا) ایک بوجھ اٹھائے ہوگا (اور اپنی نافرمانی کا خمیازہ بھگتے گا)

١٠١۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۙ

وہ لوگ اس (عذاب جہنم) میں ہمیشہ رہیں گے اور قیامت میں ان کے لیے بُرا بوجھ ہوگا۔ (جو وہ اٹھائے پھرتے ہوں گے)۔

١٠٢۔ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۚۖ

(قیامت کا دن وہ دن ہوگا) جس دن صور پھونکا جائے گا اور تمام گنہگاروں کو ہم اس دن گھیر لائیں گے اس حال میں کہ (دہشت کے مارے ان کی) آنکھیں نیلی ہوں گی۔

١٠٣۔ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝

(اور آخرت کے ہولناک مناظر اور طویل مدت کو دیکھ کر) آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ تم تو (دنیا میں بمشکل) دس ہی دن رہے۔

١٠٤۔ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۧ

ع ١٥ ١٤

(ان کی سرگوشیاں ہم سے پوشیدہ نہیں) ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ لوگ کہتے ہیں جبکہ ان میں سب سے زیادہ صائب الرائے (عاقل، ہوشمند) یہ کہتا ہوگا کہ تم تو بس ایک دن ہی رہے۔

چھٹا رکوع

جب قیامت کا ذکر ہوتا ہے تو انسانی فطرت طرح طرح کے سوال تراشتی ہے مثلاً ان پہاڑوں وغیرہ کا کیا ہوگا اس کا جواب دیا جا رہا ہے۔

١٠٥۔ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۙ

اور (اے رسول) آپ سے لوگ پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجیے کہ (قیامت کے دن) میرا رب ان کو اڑا کر بکھیر دے گا۔ (وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں)۔

١٠٦۔ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۙ

اس طرح زمین کو ایک صاف میدان کر دے گا۔

١٠٧۔ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ؕ

(پھر اے مخاطب نہ تو) تو اس میں کجی دیکھے گا نہ ٹیلے (سب اونچ نیچ، سب کھینچ تان، جو دنیا میں ہے جاتی رہے گی ایک ہموار سطح ہوگی اس پر جو جیسا ہے ویسا ہی اس کے ساتھ برتاؤ ہوگا یہ ایک عالمگیر عدل کا دن ہوگا)۔

١٠٨۔ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ

(اور) اس دن لوگ پکارنے والے (فرشتہ اسرافیل) کے پیچھے ہو لیں گے (جو ان کو اللہ کے سامنے حاضر ہونے کے لیے بلائے گا) جس (کی پیروی) سے

Marfat.com

لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝

انحراف (ممکن) نہ ہوگا (اس کی آواز پر کوئی انحراف کی جرأت نہ کر سکے گا) اور اللہ کے سامنے (مارے ڈر کے) تمام آوازیں دب کر رہ جائیں گی (پست ہو جائیں گی) پھر تم (لوگوں کے چلنے پھرنے کی) ہلکی سی آواز کے سوا کوئی آواز نہ سنو گے۔

۱۰۹۔ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ۝

اس دن کسی کی شفاعت کام نہ آئے گی بجز اس کے جس کو اللہ نے (شفاعت کی) اجازت دی (جو مقام اذن و شفاعت پر فائز ہو، وہی کسے جو اللہ چاہتا ہے) اور جس کی بات اللہ نے پسند کی (بس اسی کی سفارش چلے گی جو سفارش کے مستحق کی سفارش کرے گا)۔

اس سفارش کا موقع بھی اللہ ہی عطا فرمائے گا جس کا علم سب کو محیط ہے اور جانتا ہے کہ کس کو کس کی سفارش کی اجازت دے۔

۱۱۰۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ۝

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (وہ سب کے اگلے پچھلے حالات سے باخبر ہے) اور ان کا علم اسے نہیں گھیر سکتا (دنیا جہان کے سب لوگ اللہ کی شان کا احاطہ نہیں کر سکتے البتہ اس کو سب کی اور سب کے ہر حال کی خبر ہے)۔

۱۱۱۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝

اور اس حی و قیوم کے سامنے (جو ہمیشہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے) سب کے چہرے جھک جائیں گے (سب کی اندرونی کیفیات، مراتبِ تسلیم میں آ جائیں گی) اور جس نے ظلم (یعنی کفر) کا بوجھ اٹھایا ہے وہ یقیناً نامراد (اور ناکام) رہا۔

۱۱۲۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ۝

اور جو نیک کام کرے اور صاحبِ ایمان بھی ہو تو اسکو نہ کسی زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا۔ (نہ اس کی کوئی نیکی رائیگاں جائے گی نہ کسی ناکردہ گناہ پر پکڑا جائے گا اور وہ دنیا سے جانے کے قبل تسکینِ قلب کے ساتھ اپنے رب کی طرف رجوع ہوگا)۔

۱۱۳۔ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝

اور جس طرح ہم حشر و نشر کے واقعات کھول کر بیان کر رہے ہیں) اسی طرح ہم نے (پورا) قرآن (صاف) عربی زبان میں نازل کیا اور طرح طرح سے اس میں (عذاب سے) ڈرانے کی باتیں بیان کیں تاکہ (جو اس کے مخاطب ہیں) وہ پرہیزگار بنیں یا ان کے دل میں (اللہ اپنی) یاد ڈال دے (کہ قلب

Marfat.com

اللہ کے ذکر سے معمور ہو جائے ان میں ایک غور وفکر کی صلاحیت پیدا کر دے جو ترقی کے مدارج کی ضامن بنے)۔

۱۱۴۔ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ○

پس بڑا عالی مرتبہ ہے (وہ) اللہ جو مالکِ حقیقی ہے (جس نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور اسی کی ہدایت کے لیے قرآن جیسی عظیم الشان کتاب نازل فرمائی) اور (اے رسول قرآن سے جو تعلق آپ کے قلب کو ہے وہ ہم جانتے ہیں آپ نزولِ قرآن کے ساتھ ساتھ ہر لفظ کو اپنی زبان سے دہرانے اور سینہ میں محفوظ کرنے کے لیے بے تاب ہوتے ہیں) آپ قرآن کے لینے میں جلدی نہ کیا کیجئے جب تک آپ پر پوری وحی نازل نہ ہو چکے۔ (یہ الفاظِ وحی، یہ انوارِ وحی تو آپ کے قلبِ اقدس میں منکشف ہی ہو جاتے ہیں آپ تو حقیقتِ علم، حقیقتِ انوارِ علم کے منکشف ہوتے رہنے کی دعا کیا کیجئے) اور دعا کیا کیجیے اے میرے رب میرے علم کو اور بڑھا (اس کی روشنی کو بڑھاتا ہی جا)۔

کہ آپ کے انوارِ علم امت کے قلوب میں بھی چمکیں

۱۱۵۔ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ○ ع ۶ ۱۱ ۱۵

اور ہم نے پہلے ہی آدم سے عہد کیا تھا (جب اسے علم کی دولت سے نوازا تھا کہ عظمت، اولادِ آدم ہی کے لیے ہے) لیکن (انسان تھا) وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں (نافرمانی کا) کوئی عزم نہ پایا (حضرت آدم سے لغزش ہوئی وہ ایک بھول تھی جو نیک نیتی پر مبنی تھی قصداً نہ تھی۔ آج بھی اعمال کی سزا و جزا میں نیت ہی کو بڑا دخل ہے)

ساتواں رکوع

حضرت آدم اور اولادِ آدم سے جو وعدہ ہے وہ اب بھی قائم ہے، آدم علیہ السلام کی عظمتوں کو یاد دلانے کے لئے ان کے جنت سے زمین کی طرف آنے کا واقعہ اور اللہ کا اولادِ آدم سے وعدہ یاد دلایا جارہا ہے کہ جو کوئی ہدایت کی راہ پر گامزن رہے گا وہ پھر جنت پالے گا۔ جو بھٹکے گا وہ یہاں چند دن خواہ عیش کے ساتھ ہی کیوں نہ بسر کرلے لیکن اس کے بعد ہمیشہ باقی رہنے والے عذاب سے اس کو دوچار ہونا پڑے گا، اقوامِ عالم کی مثالیں لوگوں کی نظر کے سامنے ہیں۔

۱۱۶۔ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ○

اور (وہ وقت بھی یاد رکھنے کے قابل ہے) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں، تو وہ سجدہ میں گر پڑے سوائے ابلیس کے وہ نہ مانا۔ (انکار کیا

Marfat.com

اور گھمنڈ میں آگیا)۔

۱۱۷۔ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ○

پس ہم نے کہہ دیا اے آدم (دیکھو) یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے تو کہیں یہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا نہ دے کہ تم مصیبت ہی میں پڑجاؤ (کہ پھر یہ جنت حاصل کرنے کے لئے تم کو بڑی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑے گا)۔

یہ بہشت کا آرام پھر دنیا میں نہ ملے گا

۱۱۸۔ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ○

یہاں تمہارے لیے یہ (اطمینان) ہے کہ نہ بھوک محسوس کروگے اور نہ ننگے ہوگے۔

۱۱۹۔ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ○

اور (یہاں) نہ تو تم پیاسے ہوگے نہ دھوپ میں جلوگے (غرض جنت میں تم کو کوئی تکلیف نہ ہوگی)۔

اس سمجھانے اور نعمتوں کے باوجود

۱۲۰۔ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ○

پھر شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا، کہا۔ اے آدم بھلا میں تم کو ایسا درخت بتاؤں (جس کا پھل تم کو) ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہت کا (مالک بنا دے)

۱۲۱۔ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ○

پس ان دونوں نے اس (درخت کے پھل) میں سے کچھ کھا لیا (اس کا کھانا تھا کہ جنت کا لباسِ نوری ان کے جسم سے اتر گیا) سو ان کی شرمگاہیں ان پر کھل گئیں اور وہ اپنے (ستر) پر جنت کے پتے چپکانے لگے اور آدم سے ان کے رب کے حکم میں کوتاہی ہوئی پس وہ راہ سے بھٹک گئے۔

۱۲۲۔ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ○

پھر ان کے رب نے ان کو مقبول بنا لیا (برگزیدہ کیا) پس ان کی طرف (رحمت سے) متوجہ ہوا اور راہ ہدایت سے نوازا۔

۱۲۳۔ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ

فرمایا تم دونوں کے دونوں (ایک ساتھ) جنت سے اترو تمہارے بعض بعض کے دشمن ہوں گے پھر اگر تم کو (یعنی تمہاری نسل کو) ہماری طرف سے ہدایت پہنچے

Marfat.com

مِّنِّىْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ○

(اللہ کا فرمان اس کے رسول اور پیغمبر لے کر آئیں) تو جو (ان کا اتباع کر کے) میری راہِ ہدایت پر چلے گا وہ نہ (کبھی) گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف (و مشقت) میں پڑے گا۔

۱۲۴- وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ○

اور جس نے میری یاد سے روگردانی کی تو اس پر معیشت تنگ کر دی جائیگی (اس کو دنیا کی کسی دولت سے تسکینِ خاطر حاصل نہ ہوگی)۔ اور اس کو ہم قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔

۱۲۵- قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ○

وہ کہے گا اے میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا اور میں (دنیا میں) تو آنکھوں والا تھا۔

فرمایا جائے گا وہاں یعنی دنیا میں تو اسرارِ باطن سے اندھا رہا۔ اس آخرت کو نہ سمجھا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لایا۔ یہ باطن کی دنیا ہے اس لیے تو اندھا اٹھا ہے۔

۱۲۶- قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ○

(اللہ تعالیٰ) فرمائے گا یوں ہی تیرے پاس ہماری آیتیں (ہماری کتابیں ہمارے رسول ہماری نشانیاں) پہنچی تھیں پھر تو نے انہیں بھلا دیا (ان کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا ان کا کچھ خیال نہ کیا) اسی طرح آج تجھ کو بھلا دیا جائے گا (کوئی تیرا خیال نہ کرے گا)۔

یہاں ظاہری آنکھوں کی نہیں باطنی نور کی جزا ہے

۱۲۷- وَكَذٰلِكَ نَجْزِىْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ○

اور اس طرح ہم اس کو سزا دیں گے جو حد سے نکلا (یعنی کفر کیا) اور اپنے رب کی آیتوں پر (اس کی بات پر) ایمان نہ لایا۔ اور آخرت کا عذاب تو بڑا سخت اور دیرپا ہے۔ (جو سختی اور تکلیف دنیا میں کوئی تصور بھی کرے آخرت کا عذاب اس سے بھی سخت تر اور بہت باقی رہنے والا ہے)

آخرت کے عذاب کے تو یہ منکر ہیں

۱۲۸- اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِىْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ○ ع ۱۳/۱۶

کیا انہوں نے اس بات سے سبق نہ لیا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو غارت کر دیا، جن کی (قدیم) آبادیوں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں (اگر یہ لوگ ذرا غور کریں تو) بے شک اس میں عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

Marfat.com

آٹھواں رکوع

منکرین کی یہ ضدیں ان کو لے ڈوبیں گی۔ اگر دنیا میں ان کو چند دنوں کے لیے ڈھیل دی جا رہی ہے تو اس لیے کہ اللہ نے ہر کام کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔ یہ آزمائش کی دنیا ہے یہاں بھی لوگوں کو اُن کے اعمال کے لیے پورے طور پر وقت دیا گیا ہے البتہ نگران دیکھ رہا ہے کہ لوگ کیا کر رہے ہیں راہ سلوک پر چلنے والوں کو چاہیے کہ نظر اسی اپنے نگران حال پر رکھیں، حالات پر صبر سے کام لیں۔ صبر، عبادت و نماز سے حاصل ہوتا ہے، صبح و شام، دوپہر، تیسرے پہر رات غرض ہر گھڑی اپنے کو اللہ کی یاد میں مشغول رکھیں پانچ وقت کی نماز پڑھیں۔ دنیا کی اس دولت کو جو اللہ سے غافل کرنے والی ہو نظر اٹھا کر نہ دیکھیں خود بھی اسی راہ پر لگ جائیں، ساتھیوں کو بھی اسی راہ پر لگائیں اس کے بعد بھی لوگ اعتراض سے باز نہ آئیں گے۔ ان کو بھی صبر کی تلقین کی جائے اگر اعتبارِ عبادت نہیں تو انتظارِ عذاب ہی سہی۔ وہ خود دیکھ لیں گے کہ نورِ رحمت سے گریزاں رہنے کی سزا نار ہے۔

۱۲۹۔ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ○

اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے ہی (طے) نہ ہو چکی ہوتی اور ایک خاص وقت (عذاب کا) مقرر نہ ہو چکا ہوتا تو عذاب لازمی طور پر ہوتا۔

۱۳۰۔ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ○

پس ان کی باتوں پر آپ صبر کرتے رہیے اور (اپنے معمول کے مطابق) اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید سورج نکلنے سے قبل اور غروب ہونے سے پہلے کرتے رہیے (یعنی نماز صبح و نماز عصر) اور رات کی کچھ گھڑیوں میں (یعنی نماز مغرب عشاء اور بعض مفسرین کے نزدیک نماز تہجد) پڑھا کیجیے اور دن کی حدوں پر (یعنی ظہر کے وقت بھی جب دن کے دونوں کنارے ملتے ہیں) تاکہ (اللہ آپ کی امت کے ساتھ وہ سلوک کرے کہ) آپ راضی ہو جائیں۔

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ نماز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔ مسلمان آپ ہی کی اتباع میں نماز پڑھتے ہیں جیسے بھی ہو نماز قائم رکھو کہ ان کی عبادات کے صدقے میں یہ بھی مقبول ہو جائے اور اللہ تم کو بخش دے۔

راہ سلوک یاد سے عبارت ہے، پنجگانہ نماز پانچ ستون ہیں، باقی تسبیح و حمد، ہر حال میں اللہ پر نظر یہ سلوک کی جان ہے جو شے اللہ سے غافل کرنے والی ہو، مسلمان کو اس سے بچتے رہنا چاہیے

۱۳۱۔ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا

اور (اے مخاطب و مومن) ان (چیزوں) پر کبھی نگاہ نہ اٹھانا جو محض دنیاوی

Marfat.com

مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○

زندگی کی رونق کے طور پر ہم نے مختلف (مزاج کے) لوگوں کے لیے دنیا کی زندگی میں ان کو دے رکھی ہیں تاکہ (وہ ان سے جس طرح چاہیں فائدہ اٹھائیں اور) ہم اس سے ان کی اس دنیا میں آزمائش کریں اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق سب سے بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے (یعنی کہیں بہتر نتائج بخشنے والا ہے)۔

اہل دنیا کی اس ظاہری زینت پر نہ جاؤ۔ دنیا مکر و فریب ہے بلا مکر و فریب کے حاصل نہیں ہوتی ان کی دلی کیفیات پر غور کرو، ہزارہا کھٹکے انہیں چین لینے نہیں دیتے۔ مسلمانو یاد رکھو دیانت و امانت میں ایک سکون ہے اللہ کے دیئے ہوئے رزقِ حلال سے ایک طاقت آتی ہے بہرحال امر پر قائم رہو اس لیے اے مخاطب اے مسلم

١٣٢- وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ○

اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کر اور خود بھی اس پر قائم رہ۔ ہم تجھ سے رزق طلب نہیں کرتے (بلکہ) ہم تجھ کو رزق دیتے ہیں (لیکن رزق رزق میں فرق ہے بہترین رزق وہ ہے جو قلب و نظر کو ملے) اور انجامِ کار، پرہیزگاری ہی کے لیے ہے (اور پرہیزگاروں ہی کا انجام بخیر ہے)۔

١٣٣- وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ○

اور (منکرین تو) کہتے (ہی) ہیں کہ یہ (رسول) اپنے رب کی طرف سے ہمارے پاس کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لے آتے۔ (کیا رسول خود ایک روشن دلیل نہیں) کیا ان کے پاس ایک روشن دلیل جس کا ذکر پچھلی کتب سماویہ میں تھا نہیں آ چکی (کیا خاتم النبیین کے تشریف لانے کی بشارت گذشتہ آسمانی کتابوں میں موجود نہیں کیا قرآن عظیم خود ایک معجزہ نہیں کیا حضور سرورِ کائنات خود ایک سراپا معجزہ نہیں)۔

وہ رحمت کی ان نشانیوں کو کیوں نہیں دیکھتے کیوں قہر الٰہی کے متمنّی ہیں۔

١٣٤- وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ○

اور اگر ہم ان کو اس (نبی آخر الزماں کے پیغام ہدایت یعنی قرآن) سے قبل ہی انہیں کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف رسول کیوں نہ بھیجا (جو ہماری ہدایت کرتا) پس ہم تیرے احکام کی پیروی کرتے قبل اس کے کہ ہم ذلیل اور رسوا ہوں۔

Marfat.com

بات یہ ہے کہ ان کی یہ سب کج بحثیاں ہیں انہوں نے جو طے کر لیا ہے بس اسی پر جمے ہوئے ہیں دراصل اب اس کا فیصلہ وقت ہی کرے گا۔

۱۳۵۔ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝ ع

آپ فرما دیجیے کہ سب ہی انتظار کر رہے ہیں (کہ دیکھیں مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے) پس تم بھی انتظار کرو۔ عنقریب ہی تم کو معلوم ہو جائے گا کہ سیدھے راستہ پر چلنے والے کون ہیں اور ہدایت یافتہ کون (مومن یا منکر)۔

سورہ اس پر ختم ہوا کہ ہدایت یافتہ کون ہیں، وہ جنہوں نے منازلِ سلوک طے کیے یا وہ جو انکار پر قائم رہے۔ دنیا میں یہ فیصلہ ممکن نہیں اس فیصلہ کا بھی وقت مقرر ہے یعنی روزِ حشر جس کا ذکر آ رہا ہے۔

Marfat.com

پارہ نمبر ١٧

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ

سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَاۗءِ

مکّی | ایک سو بارہ آیتیں | سات رکوع

سورہ طٰہٰ سلوک کا سورہ تھا، رحمت پانے رحمت سے مستفید ہونے کے انداز سکھائے گئے تاکہ باطل پر غلبہ رہے۔ باطل پر فتح یاب ہونے کے لیے نفس پر قابو ضروری ہے۔ اگر یہ قابو میں رہا تو گویا لاٹھی ہے اگر یہ چھوٹ گیا تو گویا اژدہا ہے اس سورہ میں اسی مضمون کو جاری رکھتے ہوئے بتایا جا رہا ہے کہ مادی دنیا کے حالات اور کیفیات میں روحانیت کو کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ انبیاء کی اتباع میں صبر و شکر ہو تو انسان ہر حالت پر قابو پا جاتا ہے، آزمائشوں میں پورا اترتا ہے اللہ کی رحمت اس کی دستگیری کرتی ہے۔ اس سورت سے قبل بیشتر سورتوں کی ابتداء توحید باری تعالیٰ، صداقت وحی اور عظمتِ رسول سے ہوئی لیکن یہ سورہ آخرت کے بیان سے شروع ہوتا ہے جس سے منکر غافل ہیں تاکہ آخرت کی اہمیت ذہن نشین رہے، دیگر ارکان کا ذکر بعد میں آتا ہے۔ اور مختلف انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کو یاد دلایا جا رہا ہے تاکہ یہ بنیادی حقیقت بھی ذہن نشین رہے کہ جملہ انبیاء ایک ہی پیغامِ حق لے کر آئے اور سب نے اسی کی دعوت دی ان کی دینی تعلیمات کا مقصد ہمیشہ یہی رہا کہ لوگ اپنے رب کو پہچانیں اس کے رسول کی عظمت کو سمجھیں تاکہ توحید کا مرکزی تصوّر اور نبوت کی عملی روشنی ان کی انفرادی اور اجتماعی فلاح اور بہبود کی ضامن ہو وہ جان لیں کہ حق شناسی خود ان کے فائدے کے لیے ہے اور حق پر پردہ ڈالنا گویا عقل پر پردے ڈالنا ہے اور ہلاکت میں مبتلا ہونا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے)

١۔ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝

لوگوں سے ان کا حساب (لیے جانے کا دن) قریب آپہنچا اور وہ (اب بھی) غفلت میں پڑے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ (نہ ان کو حساب کتاب کا خیال آتا ہے نہ اس دن کے ہولناک مناظر سے ڈرتے ہیں۔ وہ یہ خیال کیے بیٹھے ہیں کہ ان کے لیے نہ قیامت آئے گی نہ ان کو اپنے رب کے سامنے حاضر ہونا پڑیگا

بات یہ ہے کہ انہوں نے احکامِ الٰہی کو کھیل سمجھ رکھا ہے۔

Marfat.com

۲۔ مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝

ان کو ان کے رب کی طرف سے جب بھی کوئی نئی نصیحت پہنچتی ہے تو سنتے ہی نہیں سوائے کھیلتے ہوئے (اور اس کا مذاق اڑاتے ہوئے ۔ گویا دل سے نہیں سننے دل دنیا ہی میں لگا رہتا ہے)۔

۳۔ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۗ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝

ان کے دل کھیل میں پڑے ہیں اور یہ ظالم (نا عاقبت اندیش۔ آپس میں) چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں (اور اپنی حماقت سے انوارِ رسالت پر یوں پردے ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں) کہ یہ تو محض تم جیسے ایک آدمی ہیں پھر تم دیکھتے بھالتے ان کے جادو میں کیوں پھنستے ہو۔

(جس نے محض حضور کی بشریت پر نظر رکھی اسرارِ رسالت اور انوارِ حق سے محروم رہا ہے)

۴۔ قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

آپ فرما دیجئے کہ میرے رب کو آسمان و زمین میں جو بات بھی ہو اس کی خبر ہے وہ سننے والا، جاننے والا ہے (اس سے نہ تمہاری سرگوشیاں پوشیدہ ہیں نہ تمہاری قلبی کیفیات)

۵۔ بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۝

(یہی نہیں) بلکہ وہ یہ (بھی) کہتے ہیں کہ (قرآن میں) پریشان خواب (کی سی باتیں) ہیں (کبھی کہتے ہیں یہ بھی نہیں) بلکہ انہوں نے (اسے) خود گھڑ لیا ہے (کبھی اس کی بھی تردید کر کے کہتے ہیں) نہیں وہ تو ایک شاعر ہیں (غرض حق سے روگردانی پر آمادہ، اپنے خیالات میں مست، غفلت میں ڈوبے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر صاحبِ قرآن بھی نبی برحق ہیں) تو گزشتہ پیغمبروں کی طرح ہمارے پاس کوئی نشانی (کوئی معجزہ) لائیں۔

لیکن کیا معجزہ دیکھ کر گزشتہ قومیں ایمان لے آتی تھیں نہیں بلکہ اکثر اپنے انکار کے باعث ہلاک ہوئیں۔

۶۔ مَا آمَنَتْ قَبْلَهُم مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا ۖ أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ۝

ان سے قبل بھی، جن بستی والوں کو ہم نے ہلاک کیا ہے وہ (معجزہ دیکھ کر) ایمان تو نہیں لائے تھے پھر کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے؟۔

رہا بشر کی صورت میں نبی کا آنا جو ان کے لیے خلجان کا باعث بنا ہوا ہے تو یہ گزشتہ انبیاء علیہم السلام کو کیوں نہیں دیکھتے کیا وہ انسان نہ تھے۔

Marfat.com

۷۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔـلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اور ہم نے آپ سے قبل مردوں ہی کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا (اور) انہیں پر وحی کرتے رہے ہیں اگر تم (یہ واضح حقیقتیں بھی بھول گئے، تم) کو یہ بھی نہیں معلوم تو جو اہل علم ہیں (جو اللہ کو یاد رکھنے والے ہیں) ان سے پوچھ لو۔ (انسانوں کی ہدایت کے لیے کوئی مرد کامل ہی آتا ہے وہی بھولوں کو رستہ بتاتا اور یاد والوں کے مراتب بلند کرتا ہے)۔

۸۔ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝

اور (ذرا غور کرو کہ) ہم نے ان (پیغمبروں) کے جسم ایسے نہ بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ ان کے جسد ایسے تھے کہ) دنیا میں (اسی طرح) ہمیشہ رہیں (اور ان کو موت نہ آئے)

ان کا طرۂ امتیاز یہ نہیں کہ وہ بشر نہیں بلکہ یہ تھا کہ ان کا تعلق اللہ سے قائم تھا۔ وہ اللہ کے رسول اس کے پیغمبر تھے اس کا پیغام لے کر بندوں کے پاس آتے، ہر حال میں تبلیغ کرتے اور ہر حال میں اللہ کی نصرت ان کے ساتھ رہتی۔

۹۔ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝

پھر (ان کو دشمنوں کے غارت کرنے اور انہیں فتح یاب کرنے میں) ہم نے ان سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا پھر انہیں اور جن کو ہم نے چاہا نجات دے دی اور حد سے بڑھنے والوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔

۱۰۔ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ع

بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں۔

قرآن کو غور سے پڑھو کس کے فائدہ کے لیے ہے، یہ تمہاری ہی ہدایت کے لیے نازل ہوا ہے پھر عقل سے کام کیوں نہیں لیتے۔

دوسرا رکوع

اگر تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لاتے تو امم سابقہ کی تاریخ کی ورق گردانی کرو۔ دیکھو کتنی قومیں اسی انکار پر ہلاک کر دی گئیں ان کی جاہ و حشمت، دولت و طاقت ان کے کچھ کام نہ آئی۔

۱۱۔ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝

اور کتنی ہی بستیوں کو جو ظلم ڈھاتی تھیں (یعنی جن کے رہنے والے ظالم تھے) ہم نے نیست و نابود کر ڈالا اور ان کے بعد دوسری قوم پیدا کر دی۔

Marfat.com

١٢- فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ○

پھر جب ان کو ہمارے عذاب کا احساس ہوا تو وہ اس سے بھاگنے لگے۔

١٣- لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ○

(ان سے کہو) مت بھاگو۔ اور جس شئے کی لذت میں تم پڑے ہوئے تھے اس کی طرف اور اپنے گھروں کی طرف واپس جاؤ، شاید (ہمیشہ کی طرح وہاں) لوگ تم سے مشورہ کریں (تم سے کچھ دریافت حال کرنا چاہیں کہ حضرت آپ تو ہمارے راہنما تھے اب ان حالات میں کیا حکم ہے یہ کیا ہوگیا، کچھ تم بھی تو شرمندہ ہو، اس وقت ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوگا)۔

غرض جب ان سے پوچھا گیا تو

١٤- قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○

کہنے لگے ہائے ہماری بدبختی۔ ہم بے شک گنہگار تھے۔

١٥- فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ○

پھر وہ اسی طرح (اپنے گناہوں کے احساس سے) فریاد کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو (کھیتی کی طرح) کاٹ کر (اور آگ کی طرح) بجھا کر ڈھیر کر دیا۔ (ان کی سب شیخی نکل گئی)۔

١٦- وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ○

اور (انسان کو سمجھنا چاہیئے کہ اس تخلیق کا ایک مقصد ہے)، ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے تفریحاً نہیں بنایا۔

١٧- لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○

اگر ہمیں کچھ کھلونا ہی بنانا ہوتا (اور) اگر ہم کو یہی کرنا ہوتا تو اپنے پاس (کی چیزوں) سے (اپنی ہی ذات وصفات کے مشاہدہ کو اپنا مشغلہ) بنا لیتے (جیسے تم اپنی تفریح کی چیزیں اپنے پاس رکھتے ہو)۔

یہ زمین و آسمان یہ تخلیق کائنات کچھ کھیل نہیں یہ تو آخرت کے لیے ایک آزمائش گاہ ہے حق کو فتح اس دنیا میں بھی ہوتی ہے۔

١٨- بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا

بلکہ ہم حق کو باطل پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے۔ پس وہ مٹ کر رہ جاتا ہے اور (یاد رکھو) جو باتیں تم بنایا کرتے ہو (جو جھوٹ افترا تم گھڑتے رہتے ہو) اس میں تمہارے لیے ہی تباہی ہے

Marfat.com

تَصِفُوْنَ ○

۱۹۔ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ○

اور اسی کا ہے جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے (یہاں ایک طرف وہ منکر ہیں جو حق سے گریزاں ہیں تو دوسری طرف وہ صالحین بھی ہیں جو پست و بلند کو دیکھتے ہیں اور اللہ کی طرف رجوع ہوتے ہیں) اور جو (فرشتے) اس کے نزدیک رہتے ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ تو تکبّر کرتے ہیں اور نہ (اکتاتے اور) تھکتے ہیں

بلکہ قرب کے بعد عزم میں آتے ہیں اور

۲۰۔ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا
يَفْتُرُوْنَ ○

رات دن ذکر میں رہتے ہیں (اور) نہیں تھمتے (وہ ذکر دوام میں ہیں صاحب وقت بن گئے ہیں)

(جب مقربین بارگاہ کی عبادت کا یہ عالم ہے تو انسان کو ہمیشہ اپنے رب کی طرف رجوع رہنا چاہیے

۲۱۔ اَمِ اتَّخَذُوْۤا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ
هُمْ يُنْشِرُوْنَ ○

(رہے یہ منکرین تو) کیا انہوں نے (اللہ کے سوا) زمین میں سے کچھ ایسے خ[...] بنائے ہیں جو (کسی کو) زندہ کرتے ہوں۔

کیا یہ اتنا نہیں سمجھتے کہ

۲۲۔ لَوْ كَانَ فِيْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ
لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ
الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○

اگر ان دونوں (یعنی زمین آسمان) میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتے تو دو[...] درہم برہم ہو چکے ہوتے۔ پس (معبود ایک اللہ ہی ہے) اللہ مالک عرش [...] باتوں سے پاک ہے جو وہ گڑھا کرتے ہیں۔ (یہ کارخانۂ عالم اسی کی قدرت و حکمت سے چل رہا ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ اس کے کوئی اولاد۔ اس [...] فرشتے اس کے مقبول بندے اس کا حکم پہنچاتے رہتے ہیں)۔

اللہ تعالیٰ ہی مالک حقیقی ہے۔

۲۳۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ
يُسْئَلُوْنَ ○

جو کچھ وہ کرتا ہے اس سے پوچھا نہ جا سکے گا اور ان (لوگوں) سے (ان کے اعما[...] کے متعلق) باز پرس ہوگی۔

۲۴۔ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ
قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ

کیا انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لیے ہیں آپ پوچھیے (ذرا اپنے عقائد[...] تم اپنی دلیل پیش کرو (جیسے کہ میں نے اپنے رب کے متعلق دلیل پیش کی اس کا[...]

Marfat.com

مَن مَّعِیَ وَذِکْرُ مَن قَبْلِیْ ؕ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

ثبوت) یہ کتاب (موجود ہے) جو میرے ساتھیوں کی ہے اور مجھ سے قبل والی (امتوں) کی کتاب (جو اس کی شاہد ہیں، تکمیل حجت ہو چکی) بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر حق کو سمجھتے ہی نہیں (سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے) پس وہ اس سے روگردانی کرتے ہیں۔

۲۵- وَمَآ اَرْسَلْنَا مِن قَبْلِکَ مِن رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ○

اور (اے رسول) ہم نے آپ سے پہلے بھی جو پیغمبر بھیجے تو ان کی طرف یہی وحی نازل کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس میری ہی عبادت کرو۔

ان منکرین اور مشرکین کو کیا ہو گیا ہے کہ اللہ پر اتہام لگاتے ہیں۔

۲۶- وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ ○

اور کہتے ہیں کہ (اللہ) رحمٰن نے بیٹا بنا لیا۔ (گویا اسے کسی کی مدد اور استعانت کی ضرورت ہے کیا مہمل خیال ہے) وہ تو (ایسے تصور سے بھی) پاک ہے بلکہ وہ بھی (جن کو یہ بیٹا اور بیٹیاں کہتے ہیں) اس کے معزز بندے ہیں (وہ بھی اسی کی عبادت کرتے ہیں اسی کے مطیع و فرمانبردار ہیں)

۲۷- لَا یَسْبِقُوْنَہٗ بِالْقَوْلِ وَھُمْ بِاَمْرِہٖ یَعْمَلُوْنَ ○

اس سے آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے (یعنی بات میں اس سے سبقت نہیں کر سکتے) اور وہ اسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں (ان مقبول بندگان حق کا یہ عالم ہے کہ وہ وہی کہتے ہیں جو اللہ کہتا ہے اپنی طرف سے کچھ نہ کہتے اور نہ کرتے ہیں)۔

۲۸- یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَھُمْ مِّنْ خَشْیَتِہٖ مُشْفِقُوْنَ ○

(اور) وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ صرف اسی کی سفارش کرتے ہیں جن کی سفارش سے اللہ خوش ہو اور وہ اس کی ہیبت (اور جلال) سے ڈرتے رہتے ہیں

۲۹- وَمَن یَّقُلْ مِنْھُمْ اِنِّیْٓ اِلٰہٌ مِّن دُوْنِہٖ فَذٰلِکَ نَجْزِیْہِ جَھَنَّمَ ؕ کَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ○ ع

ع ۱۹ ۲

اور (بالفرض) جو کوئی ان میں سے یہ کہے کہ اس (اللہ) کے سوا میں معبود ہوں (تو وہ مردود بارگاہ ہے) پس اس کو ہم (اس گستاخی کے بدلے) جہنم کی سزا دیں گے اور ہم اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کو سزا دیا کرتے ہیں۔

Marfat.com

تیسرا رکوع

اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کو سمجھنے کے لیے اس کی تخلیق اور صفات پر غور کرنا ضروری ہے ۔ دیکھو کائنات کیسے وجود میں لائی گئی ، آسمان زمین کیسے اپنے کاموں میں لگائے گئے ، زمین کو کیسے کشادہ کیا گیا ، اس میں کیسی راہیں پیدا کی گئیں ، دریا ، پہاڑ کیونکر بنے ۔ یہ شمس و قمر ، دن رات کیوں کر گردش میں ہیں ۔ یہ مادیت سے روحانیت کی طرف جانے والی راہیں ہیں ، پھر ہر حقیقت کو اس کی موت کا مزہ چکھانا یہ سب کیسے اور کیوں ہو رہا ہے بات یہی ہے کہ یہ دنیا آزمائش گاہ ہے اسکے بعد اسکے روبرو حاضر ہونا ہے قیامت برحق ہے ، مذاق سمجھ کر ٹالنے سے ٹل نہیں سکتی ، آئے گی اور ضرور آئے گی ۔

۳۰۔ أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ○

کیا جو لوگ کافر ہیں انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ (یہ) آسمان و زمین ملے جلے تھے (دونوں میں امتیاز نہ تھا) پھر ہم نے ان کو جدا جدا کر دیا (دونوں کو جدا جدا خواص بخشے ارض میں قبولیت کی صلاحیت دی ، آسمان سے بارش ہوئی) اور ہم نے ہر جاندار شئے کی تخلیق پانی سے کی ۔ پھر یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے (کیوں ان کے قلوب کائنات کو دیکھ کر خالق کائنات کی طرف رجوع نہیں ہوتے)

اور یہ لوگ اپنی زمین ہی کو دیکھ لیں ۔

۳۱۔ وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ○

اور ہم نے زمین پر بھاری پہاڑ اس لیے رکھ دیئے تاکہ وہ لوگوں کو لے کر ہلنے (اور جھکنے) نہ لگے (اس میں ایک ثبات اور استحکام آ جائے) اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بھی بنائے تاکہ لوگ راہ پائیں ۔

جس طرح یہ راستے انسان کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جاتے ہیں اسی طرح یہاں ہدایت کی بھی وہ راہیں پیدا کر دیں جو اس کو مادیت کے باوجود روحانیت کی طرف لے جائیں اور قرب الٰہی کا موجب بنیں ۔

۳۲۔ وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا ۖ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ○

اور ہم نے آسمانوں کو ایک محفوظ چھت بنا دیا (جو نہ ٹوٹتا ہے نہ گرتا ہے) اور اس کے باوجود لوگ اس کی نشانیوں سے منہ پھیرے ہوئے ہیں (ان پر ذرا غور نہیں کرتے کہ ہدایت پائیں) ۔

۳۳۔ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

اور (اللہ) وہی تو ہے جس نے رات و دن اور سورج اور چاند کو تخلیق فرمایا

Marfat.com

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○ (دیکھ لو، سب اپنے اپنے دائرے میں (کیسے) تیر رہے ہیں۔

یہ کافر بجائے غور کرنے اور ایمان لانے کے اپنے طعن و تشنیع سے باز نہیں آتے ان سے کہہ دیجیے

۳۴۔ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○ اور ہم نے آپ سے قبل بھی کسی بشر کو ہمیشگی کی زندگی (اس دنیا میں) نہیں بخشی (ان سے پوچھیے) کہ اگر آپ انتقال فرما گئے تو کیا یہ ہمیشہ زندہ رہینگے (آپ کے موت کے تصور سے انہیں کیوں مسرت ہوتی ہے)

موت سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔

۳۵۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ○ ہر جان کو (ہر متنفس کو) موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تم لوگوں کو برائی اور بھلائی میں آزمائش کے لیے مبتلا کرتے ہیں اور (بالآخر) تم سب ہماری طرف واپس ہو گے (جہاں تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ ملے گا)۔

۳۶۔ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ اور منکروں (کا تو یہ حال ہے کہ انہوں) نے جہاں آپ کو دیکھا تو بس آپ سے ہنسی مذاق کرنے لگتے ہیں (اور آپس میں کہتے ہیں) کیا یہی ہیں جو تمہارے معبودوں کا نام (برائی کے ساتھ) لیتے ہیں اور (ان منکروں کو شرم نہیں آتی کہ وہ خود خدائے) رحمٰن کے نام سے منکر ہیں (جس کی رحمنیت کے طفیل میں وہ زندہ ہیں)۔

۳۷۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ○ انسان کی خلقت ہی میں (گویا) جلدی ہے (انسان جلد باز ہے وہ جس طرح نیکی کے لیے بے تاب ہوتا ہے ویسا ہی عذاب کے لیے بھی) (اے منکرو) ہم تم کو عنقریب اپنی نشانیاں دکھادیں گے پس تم (عذاب کے لیے) جلدی مت مچاؤ۔

۳۸۔ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اور (یہ کافر) کہتے ہیں یہ وعدہ (قیامت) کا جس سے ہم کو ڈرایا جاتا ہے کب پورا ہوگا۔ اگر تم سچے ہو (تو قیامت آ کیوں نہیں جاتی)

۳۹۔ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ کاش ان منکروں کو اس وقت کا علم ہوتا جب (عذاب الٰہی انہیں واقعتاً آ گھیریگا اور) وہ اپنے منہ پر سے (جس سے یہ گستاخانہ الفاظ بکتے رہتے ہیں) اور اپنی

Marfat.com

وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○

پیٹھوں سے (کہ وہ منہ پھیر کر چل دیتے ہیں دوزخ کی) آگ کو روک نہ سکیں گے اور (اس وقت) ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا (ان کے جھوٹے معبود اور ان کے احمق دوست سب مجبور رہوں گے)۔

قیامت وقت بتا کر آیا نہیں کرتی

۴۰- بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○

بلکہ وہ ان پر ناگہاں آموجود ہوگی۔ پھر ان کے ہوش (حواس) کھو دے گی پھر نہ اس کو دور کرنے کی ان میں سکت ہوگی اور نہ (اس کے عذاب سے) انہیں مہلت ہی دی جائیگی۔

۴۱- وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ع ۳ ۱۲ ۳

اور آپ سے قبل بھی پیغمبروں کے ساتھ تمسخر ہوتا رہا ہے پھر اسی (عذاب الٰہی) نے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے انہیں آگھیرا (وہی عذاب ان پر نازل ہوا)۔

چوتھا رکوع

عذاب تو بہرحال اپنے وقت سے آئے گا لیکن کاش یہ منکر سوچتے کہ دنیا میں ان کو رزق دینے والا، ان کا نگہبان کون ہے اللہ یا ان کے جھوٹے معبود۔ ان کی ہر کوشش کے باوجود اسلام کیوں پھیلتا جاتا ہے ابھی یہ رسول کے کہنے پر کان نہیں دھرتے لیکن عذاب کی ایک معمولی سی لہر بھی آجائے تو چیخ پڑیں گے، ان کو بہرحال اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے، آخرت کی سزا و جزا تو بہرحال برحق ہے لیکن جن کے دل میں اللہ کا ڈر ہے وہ وہاں بھی اس کی رحمت کے سایہ میں ہوں گے۔

۴۲- قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

آپ ان لوگوں سے پوچھیے کہ خدائے رحمٰن (کے عذاب سے اس کی ہر آفت ومصیبت) سے رات اور دن میں (اللہ کے سوا) تمہاری کون نگہبانی کرتا ہے بایں ہمہ وہ اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ہوئے ہیں (غفلت میں پڑے ہیں)۔

۴۳- اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ

کیا ہمارے سوا ان کے کوئی اور معبود ہیں جو ان کو (ہمارے عذاب سے) بچا سکیں (وہ ان کو کیا بچائیں گے) وہ خود اپنی ہی جانوں کی مدد نہیں

Marfat.com

أَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُونَ ۝

کر سکتے، اور نہ ہمارے مقابلہ میں کوئی ان کا ساتھ دے سکتا ہے۔

۴۴ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۗ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۗ اَفَهُمُ الْغٰلِبُونَ ۝

بات یہ ہے کہ ہم نے ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادوں کو بہت کچھ ساز و سامان دیا اور انہیں خوب ڈھیل دی کہ جو کرنا ہے دل بھر کر کر لیں) یہاں تک کہ ان پر ایک زمانہ گزر گیا (لیکن نتیجہ میں کیا ہوا) پھر کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم (ان پر عرصہ حیات تنگ کرتے چلے جاتے ہیں) زمین کو چاروں طرف سے گھٹاتے چلے آتے ہیں پھر کیا یہ لوگ غلبہ پا رہے ہیں (یا مسلمان ؟)

۴۵ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْىِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ۝

آپ فرما دیجئے کہ میں تو وحی کے مطابق تم کو (تمہارے اعمال بد پر) عذاب سے ڈراتا ہوں اور (کافروں کی مثال تو بہروں کی سی ہے کہ) جب ان کو (عذاب سے) ڈرایا جائے تو بہرے پکار نہیں سنتے (پھر نصیحت کیا قبول کریں گے)۔

البتہ معمولی عذاب بھی ان کے ہوش ٹھکانے کر سکتا ہے۔

۴۶ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

اور اگر ان کو آپ کے رب کے عذاب کی ذرا سی ہوا بھی چھو جائے تو خود پکار اٹھیں گے کہ اف ری ہماری کمبختی بے شک ہم ہی قصوروار تھے۔

۴۷ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۗ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝

اور (عذاب یوں ہی نہ ہوگا بلکہ) ہم قیامت کے دن میزان عدل قائم کریں گے پھر کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی (کسی کا کوئی عمل ہوگا) تو ہم اس کو بھی (میزان عدل پر) لے آئیں گے (یہ سب انتظامات تو اس لیے ہوں گے کہ کسی قسم کا شبہ تمہارے دل میں پیدا نہ ہو) اور حساب کرنے کے لیے ہم ہی کافی ہیں (ہمارا فیصلہ حق اور اٹل ہوگا)

آخرت میں میزان عدل قائم ہوگی دنیا میں قوموں کو حق و باطل کی تمیز کے لیے کتب آسمانی دی جا چکیں تاکہ وہ یہ نہ کہیں کہ ہم کو معلوم ہی نہ تھا کہ اچھا کیا ہے اور برا کیا۔

۴۸ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا

اور یقیناً ہم نے موسیٰ اور ہارون کو (بھی) وہ (کتاب) عطا کی جو حق و باطل میں فرق کرنے والی (سراسر) روشن اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت (تھی)۔

Marfat.com

لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ

جانتے ہو کہ پرہیزگار کون ہیں ؟ پرہیزگار وہ ہیں

۴۹۔ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ○

جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور انہیں قیامت کا بھی اندیشہ لگا ہوا ہے ۔

۵۰۔ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ○ ع

اور یہ (قرآن) تو ایک بابرکت ذکر ہے جس کو ہم نے (اے حبیب آپ پر) اتارا ہے ۔ پس (ان سے پوچھیئے) کیا تم اس سے انکار کرتے ہو ۔

(توریت تو ایک روشنی تھی جس سے راہ نجات ملتی تھی اور قرآن تو نورِ ہدایت ہے ، اس میں ٹھنڈک ہے ، جمال ہے ، راحت ہے سکون ہے)۔

پانچواں رکوع

قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا جو ہر زمانے کے لیے ہدایت ہے لیکن حضور سے قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلبِ مبارک کو بے شمار انوار و تجلیاتِ الٰہی کا مظہر بنایا گیا ، دین کی فہم سے نوازا گیا اور ان کے لیے ہدایت کی وہ راہیں کھول دی گئیں جن کا اسلام سے خصوصی تعلق ہے ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی توحید خالص کی دعوت دی ، لوگوں نے ان سے کج بحثیاں کیں ۔ انہیں آگ میں ڈالا گیا لیکن آگ ان کے لیے گلزار بن گئی ۔ خسارہ میں منکر ہی رہے ۔ اس طرح رشد و ہدایت کا سلسلہ ان کی اولاد میں انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ جاری رہا ۔ اور ہر بار نافرمانوں کو ہلاک کیا گیا متبعین کو رحمت میں داخل کیا گیا ۔

۵۱۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ○

اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے ابراہیم کو بھی (ان کے مرتبہ کے مطابق دین اسلام کی) فہم و ہدایت عطا کی تھی اور ہم ان (کی استعداد و اہلیت) سے خوب واقف تھے ۔

۵۲۔ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ○

(خصوصاً وہ وقت یاد کیجیے) جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ کیسی مورتیں (کیسی شکل و صورتیں) ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو (ان میں خوبی ہے کہ تم ان کی پرستش کرتے ہو)

Marfat.com

انہوں نے جواب دیا کہ ان کے کمالات تو ہم جانتے نہیں البتہ ہمارے باپ دادا ایسا ہی کرتے چلے آئے ہیں وہ اس کی مصلحت سے واقف ہوں گے۔

۵۳۔ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ بولے ہم نے اپنے باپ دادا کو انہیں کی پرستش کرتے پایا ہے۔

۵۴۔ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (ابراہیم نے) کہا بلاشبہ تم اور تمہارے باپ دادا صریح گمراہی میں مبتلا رہے۔

۵۵۔ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝ ان لوگوں نے کہا کیا تم ہمارے پاس (واقعی کوئی) سچا پیغام لے کر آئے ہو یا تم مذاق کر رہے ہو۔

۵۶۔ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰي ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فرمایا (نبی کی بات مذاق نہیں ہوتی یہ بت تمہارے رب نہیں) بلکہ تمہارا رب وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے (اور) جس نے ان کو پیدا کیا اور میں (یقین کامل کے ساتھ) اس (عقیدۂ توحید) کے گواہوں میں سے ہوں۔

۵۷۔ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ اور (آہستہ سے یہ بھی کہا) قسم خدا کی جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے میں تمہارے بتوں کے متعلق (وہ) چال چلوں گا (کہ تم اپنے بتوں کی مجبوری اور بےکسی خود سمجھ لو)۔

۵۸۔ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝ پھر (جب وہ لوگ چلے گئے تو ابراہیم نے ان بتوں کو) ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا سوائے ان کے بڑے (بت) کے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔

جب وہ لوگ آئے اور بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے پایا۔

۵۹۔ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہنے لگے، ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ (ظلم) کس نے کیا (ہمارے معبودوں کا یہ حشر!) بے شک وہ تو کوئی ظالم ہے (جس نے یہ غضب ڈھایا)۔

۶۰۔ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝ (ان میں سے بعض لوگ) کہنے لگے کہ ہم نے ایک نوجوان کو جس کو ابراہیم کہتے ہیں ان (بتوں) کا تذکرہ کرتے سنا ہے۔

۶۱۔ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓي اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝ وہ بولے اس (نوجوان) کو سب لوگوں کے سامنے لے آؤ تاکہ وہ (اسکے افعال اور انجام پر) گواہی دیں۔

Marfat.com

غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مجمع میں لایا گیا اور

۶۲- قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا
يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ○

لوگوں نے کہا اے ابراہیم کیا تو ہی نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا۔

۶۳- قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا
فَسْــَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ○

(ابراہیم نے) کہا بلکہ یہ تو کیا ہے (جس نے کیا ہے) لیکن ان (بتوں) میں بڑا یہ ہے پس اگر یہ بول سکتے ہوں تو ان سے پوچھ لو۔

۶۴- فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ
اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

(وہ بتوں سے کیا پوچھتے) البتہ اپنے دل ہی دل میں سوچنے لگے (کہ بھلا بات کرنے اور اپنے آپ کو بچانے پر قادر نہیں وہ معبود کیسے ہو سکتے ہیں) بولے لوگو ظالم تم ہی ہو (کہ ایسے عاجزوں کو اپنا معبود بناتے ہو)

۶۵- ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ
لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ○

پھر (ندامت سے) سر جھکا لیا اور کہا اے ابراہیم) تم تو جانتے ہو کہ بت بولتے نہیں (یعنی یہ تو صاف ظاہر ہے کہ پتھر بولا نہیں کرتے پھر ہم ان سے کیا پوچھیں ضرور تم ہی نے یہ بت توڑے ہیں)۔

حضرت ابراہیم یہی احساس پیدا کرنا چاہتے تھے اللہ نے ان کو جو فہم و صلاحیت عطا فرمائی تھی انہوں نے اس سے کام لے کر بت پرستوں کی حماقت کو ان پر روشن کر دیا اور ایک جملہ میں یوں تبلیغ فرمائی۔

۶۶- قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْــًٔا وَّلَا
يَضُرُّكُمْ ○

فرمایا تو کیا تم اللہ کے سوا ایسوں کی عبادت کرتے ہو جو نہ تم کو نفع پہنچا سکیں اور نہ نقصان۔

۶۷- اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

تف ہے تم پر۔ اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ کیا تمہاری عقل ماری گئی ہے۔

۶۸- قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ○

انہوں نے (آپس میں) کہا (کہ بحث مباحثہ سے تو فائدہ نہیں اسی نوجوان نے ان بتوں کو توڑا ہے اس کو یہ سزا ملنا چاہیئے کہ اس کو آگ میں) جلا دو اور (اس طرح) اپنے ان معبودوں کی مدد کرو اگر تمہیں کرنا ہے (تو یہی کرو)

Marfat.com

انہوں نے آگ دہکائی اور جب شعلے بلند ہوئے تو حضرت ابراہیم کو آگ میں پھینکا لیکن اللہ کو
یہ بھی دکھانا منظور تھا کہ ابراہیم جس خدا کی عبادت کرتے ہیں وہی نفع اور نقصان کا مالک ہے۔

۶۹۔ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ — ہم نے حکم دیا اے آگ تو ابراہیم پر ٹھنڈی اور آرام دہ بن جا۔

۷۰۔ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝ — اور کفار نے تو ان کے ساتھ بُرائی کرنا چاہی تھی لیکن ہم نے (الٹا) ان ہی کو خسارے میں ڈال دیا۔ (حق و حقانیت روشن ہوئی اور کفر کو ذلیل ہونا پڑا)۔

۷۱۔ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ — اور ہم نے ان کو (یعنی حضرت ابراہیم کو) اور (ان کے بھتیجے) لوط کو بھی (ہر آفت و مصیبت سے) بچا کر اس سرزمین کی طرف پہنچا دیا جس کو ہم نے دنیا جہان کے واسطے بابرکت بنایا ہے۔ (یعنی حضرت ابراہیم اور حضرت لوط کو صحیح و سالم ملک شام میں داخل کر دیا)۔

حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل کے لیے دعا فرمائی تھی جو قبول ہوئی

۷۲۔ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝ — مزید براں ہم نے ان کو اسحاق (کا سا بیٹا) اور یعقوب (کا سا پوتا بھی) انعام میں عطا کیا اور ہم نے ان سب کو صالح بنایا (سب ہی صاحبانِ تصور اور خدا کے شاہد تھے)۔

۷۳۔ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ — اور (یہی نہیں بلکہ) ہم نے ان کو (اپنی اپنی امتوں کا) پیشوا بنایا۔ جو ان کو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کی طرف بھی (یہی) وحی بھیجی تھی کہ نیک کام کرنا اور نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا اور وہ (ان احکام پر قائم رہے اور) ہماری بندگی میں (دل و جان سے) لگے رہے۔

۷۴۔ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَـبٰۗىِٕثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝ — اور لوط کو بھی ہم نے (نبوت کے ساتھ) حکمت (دی) اور علم عطا کیا اور ان کو اس بستی سے جہاں لوگ گندے کاموں میں لگے تھے نجات دی اس میں شک نہیں کہ وہ لوگ بدکار نافرمان تھے۔

Marfat.com

۷۵۔ وَاَدْخَلْنٰهُ فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۧ
ع ۲۵ ۵

اور ہم نے ان کو (یعنی لوط علیہ السلام کو) اپنی (آغوشِ) رحمت میں لے لیا (کہ) بلا شبہ وہ نیکو کاروں میں تھے۔

چھٹا رکوع

صالحین کا ذکر آیا اس سلسلہ میں حضرت نوح، داؤد، سلیمان، ایوب، اسمٰعیل، ادریس، ذکریا، مریم، عیسٰی علیہم السلام کے واقعات کی طرف اشارہ کر کے یہ ذہن نشین کرایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو ہر طرح اپنی عنایات سے نوازتا رہتا ہے اور ان کو عالم میں برتری دیتا ہے۔ یہ صالحین کی جماعت ہے جو سب کے سب اپنے رب ہی کی عبادت کرنے والے اس کے حکم پر چلنے والے ہیں اور دراصل یہ ایک ہی جماعت ہے گو یہ اپنے اپنے زمانہ میں آئے، لیکن سب اللہ کے نبی اللہ کے رسول تھے اور سب کو اپنی اپنی امتوں کے ساتھ اللہ کے روبرو حاضر ہونا ہے۔

۷۶۔ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ۚ

اور (اے رسولِ کریم لوگوں کو نوح کا واقعہ یاد دلائیے) جب نوح نے اس سے قبل (ہم کو) پکارا تو ہم نے ان کی دُعا قبول کر لی پھر ان کو اور ان کے گھر والوں کو سخت گھبراہٹ سے نجات دی۔

۷۷۔ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝

اور ہم نے ان لوگوں کے مقابلہ میں جنہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا تھا ان کی مدد کی (انہوں نے اللہ کا قہر آنکھوں سے دیکھ لیا) بے شک وہ بہت ہی بُرے لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو (طوفان میں) غرق کر دیا۔

یہاں واقعات کا بیان منظور نہیں مقصود لوگوں کی توجہ مبذول کرنا ہے کہ پیغمبر کے حکم سے انحراف کرنا اللہ کے عذاب میں مبتلا ہونا ہے، اللہ کی نصرت پیغمبروں کے ساتھ ہے، نافرمان تباہ ہوتے ہیں۔

صالحین کے ساتھ اللہ کی عنایات کی دیگر مثالیں بیان ہو رہی ہیں۔

۷۸۔ وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ ۙ

اور داؤد اور (ان کے بیٹے) سلیمان (کا واقعہ یاد دلائیے) جب وہ دونوں کھیتی کے ایک جھگڑے کا فیصلہ کر رہے تھے جب کہ (رات کو) قوم کی بکریوں نے اس (کھیت) کو روند ڈالا (یعنی کھیت چر گئیں) اور ہم ان کے فیصلہ کو دیکھ رہے تھے۔

Marfat.com

چونکہ بکریوں کی قیمت اس سے زیادہ نہ تھی جتنا کہ کھیت والے کا نقصان ہوا اس لیے حضرت داؤد نے فیصلہ کیا کہ بکریاں کھیت والے کو دے دی جائیں۔

۷۹۔ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○

پھر ہم نے سلیمان کو اس (معاملہ) کی فہم دی (اور انہوں نے ایک بہتر فیصلہ کر دیا جو ہر طرح مناسب تھا) اور (یوں تو) دونوں ہی کو ہم نے حکمت و علم بخشا تھا اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کے تابع کر دیا تھا کہ (جب داؤد زبور پڑھتے تو ان کے ساتھ) یہ (پہاڑ) اور پرندا اللہ کی حمد کرتے (یہ تسبیح سب کے سننے میں آتی تھی) اور (یہ سب) کرنے والے (فاعلِ مختار) ہم ہی تھے (یہ ہماری ہی قدرت کا کرشمہ تھا)۔

۸۰۔ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ○

اور ہم نے ان کو (یعنی داؤد کو ایک طرح کا) لباس (یعنی زرہ) بنانا سکھا دیا تاکہ تم کو تمہاری لڑائی میں بچائے (حضرت داؤد کو یہ معجزہ دیا تھا کہ لوہا ان کے ہاتھ میں موم ہو جاتا اور اس سے نہایت عمدہ زرہ تیار کرتے) پس (سوچو) کیا تم لوگ (اس نعمت کا) شکر ادا کرتے ہو؟۔

۸۱۔ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ○

اور ہم نے زور دار ہواؤں کو سلیمان کا (تابع فرمان بنا دیا تھا) جو ان کے حکم سے چلتی تھیں (اور ان کے تخت کو) اس سرزمین کی طرف جس میں ہم نے برکتیں رکھی تھیں (اُڑا لے جاتیں) اور ہم کو ہر چیز کا علم ہے (ہم جانتے ہیں کہ کس کو کیا دینا ہے اور کس سے کیا کام لینا ہے جس طرح اجسام کو حضرت داؤد کے تابع کیا تھا، ہواؤں کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع فرمان بنا دیا)۔

۸۲۔ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ○

اور شیاطین کی ایک ایسی جماعت (خواہ سرکش اجنہ ہوں یا دیگر غیر مرئی طاقت ور مخلوق سب کو ان کا تابع فرمان بنا دیا تھا) جو ان کے لیے (سمندر میں) غوطہ لگاتے (اور قیمتی پتھر اور موتی ان کے حکم سے نکال کر لاتے) اور اس کے سوا بہت سے دوسرے کام کرتے (مثلاً عمارتوں کے لیے بھاری پتھر، تانبے کی زبردست دیگوں کو اٹھانا وغیرہ) اور (دراصل) ہم ہی ان کی حفاظت کرتے تھے (انکو سلیمان کا تابع اس طرح بنا دیا تھا کہ وہ ان کو کسی قسم کا ضرر پہنچانے کی جرأت بھی نہ کر

حضرت سلیمان کا فیصلہ یہ تھا کہ کھیتی والا بکریوں کو اپنے پاس رکھے اور ان کا دودھ پیے اور بکریوں والا کھیت کی آبپاشی اور دیکھ بھال کرے جب تک یہ کھیتی اتنی ہی ہری بھری نہ ہو جائے جتنا کہ اس کا نقصان ہوا ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے بھی یہ فیصلہ پسند کیا، اور بکریوں والے کی بکریاں ہمیشہ کے لیے اس سے نہ گئیں۔

Marfat.com

سکتے تھے اور ان کا حکم بلا چون وچرا بجا لاتے)۔

۸۳۔ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ۚۖ

اور (ان عنایات کے ذکر کے ساتھ) ایوب (کا وہ واقعہ بھی یاد دلائیے) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچ رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے (میرے حال پر رحم فرما)۔

۸۴۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝

پس ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور انہیں جو تکلیف تھی وہ دور کر دی۔ اور ان کو ان کے اہل وعیال اور ان کے ساتھ اتنا ہی اور (کنبہ) اپنی رحمت خاص سے عطا کیا تاکہ یہ عبادت کرنے والوں کے لیے نصیحت رہے (یہ اللہ کی عنایت کی یادگار بھی رہے اور حضرت ایوب کا یہ واقعہ تمام عابدین اور صالحین کے لیے ایک مثال بھی بن جائے اور وہ یہ نہ سمجھیں کہ عابد کی آزمائش نہیں ہوتی یا آزمائش میں دعا نہ کرنا چاہیے)

۸۵۔ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ښ

اور (اسی طرح) اسمٰعیل، ادریس اور ذوالکفل علیہم السلام (کا واقعہ بھی یاد کیجیے کہ انہوں نے کس طرح ہر حال میں صبر کیا) یہ سب صبر کرنے والے تھے۔

ہم ہی آزماتے اور (جب پورا اُترتے تو ہم ہی نوازتے ہیں۔

۸۶۔ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اور ہم نے ان کو (بھی) اپنی رحمت میں داخل کیا کہ بے شک وہ صالحین میں سے تھے (ان نیک بختوں اور نیکوکاروں میں سے تھے جو ہر حال میں اللہ کو رکھتے تھے)۔

بتایا جا رہا ہے کہ کس طرح اللہ کی رحمت اپنے نیک بندوں کو گھیرے رہتی ہے اور کیسے کیسے ان کی دستگیری کرتی ہے

۸۷۔ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا

اور مچھلی والے (پیغمبر یونس کا واقعہ یاد کیجیے) جب وہ (اللہ کے حکم کا انتظ

آیت نمبر ۸۳ = اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ = آج بھی ہر تکلیف آزمائش میں حضرت ایوب علیہ السلام کی یہ دعا امتِ محمدیہ میں رائج ہے، کہ تمام انبیاء کرام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے صفاتِ حمیدہ کے پرتو ہیں۔

آیت نمبر ۸۵ = ذوالکفل = مفسرین میں اختلاف ہے کہ آپ نبی تھے یا مردِ صالح، بہرحال انبیاء کے ساتھ ذکر ہے اس لیے ترجیح اسی کو ہے کہ آپ نبی تھے۔

Marfat.com

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ

کیے بغیر) ناراض ہوکر (بستی سے) نکل کھڑے ہوئے - اور یہ سمجھے کہ ہم ان پر قابو نہ پاسکیں گے (آخر مچھلی کے پیٹ میں جس نے آپ کو نگل لیا تھا آپ کو احساس ہوا کہ میں نے بستی چھوڑنے میں جلدی کی) پھر (مچھلی کے پیٹ کی) ان تاریکیوں میں اللہ سے التجا کی کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی (تمام نقائص سے) پاک ہے (اور) میں قصور وار لوگوں میں سے تھا۔

۸۸- فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

پس ہم نے ان کی فریاد سن لی اور ہم نے ان کو اس غم سے نجات دی اور (یہ ہماری سنت آج تک قائم ہے) ہم ایمان والوں کو یوں ہی نجات دیا کرتے ہیں۔

۸۹- وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۚ

اور (اسی طرح) زکریا (کا واقعہ یاد کیجئے) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا (اور دعا کی کہ) اے رب تو مجھ کو اکیلا (لاوارث) نہ چھوڑ، اور (یوں تو درحقیقت) تو ہی سب سے بہتر وارث ہے (جس کو فنا نہیں اور اپنے کام جس سے جس طرح چاہتا ہے لیتا ہے لیکن اپنے بندے کی اس تمنا کو پورا فرما)۔

۹۰- فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝

پھر ہم نے ان کی فریاد سن لی اور ان کو یحییٰ (سا صالح وارث) بخشا اور ان کی بیوی کو اچھا کر دیا (اولاد کے قابل بنا دیا) بے شک یہ (اللہ کے سب مقبول بندے) نیک کاموں میں جلدی کرتے (خیال آتے ہی امر کے پابند ہو جاتے) اور ہم کو رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے رہتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کیا کرتے (ان کے سرِ نیاز ہمارے سامنے جھکے رہتے ان کے دل اس خوف سے کہ عمل پسند بھی آتا ہے یا نہیں کانپتے رہتے ان کا ایمان اللہ کی محبت اور جوشِ عمل میں انہیں مصروف رکھتا)۔

۹۱- وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ

اور ان خاتون (یعنی مریم) کو (یاد کیجیے) جنہوں نے اپنی عفت کو محفوظ رکھا پھر ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ہم نے ان کو اور ان کے بیٹے (عیسیٰ) کو دنیا

آیت نمبر ۸۷ چنانچہ اس آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کا ورد مختلف غم اور پریشانیوں کے وقت آج تک امت محمدیہ میں جاری ہے اور اس کی برکت سے غم دور ہوتے ہیں۔

Marfat.com

آيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ والوں کے لیے ایک نشانی بنا دیا (تاکہ وہ سمجھیں کہ ان کا رب قادر مطلق ہے وہ مسبب الاسباب، اسباب کا پابند نہیں سب اس کی مخلوق وہ پاک بے نیاز ہے)۔

غرض مختلف انبیاء کی یہ امتیں ایک ہی زنجیر کی کڑیاں ہیں۔

۹۲۔ إِنَّ هٰذِهٖٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ○ (پس دین کے اعتبار سے) تمہاری یہ جماعتیں ایک ہی گروہ ہیں (ان سب کو ایک ہی طریقہ کار کی پابندی کا حکم تھا) اور (وہ یہ کہ) میں تمہارا پروردگار ہوں پس میری عبادت کرو۔

۹۳۔ وَتَقَطَّعُوْٓا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ إِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ○ ع ۶ ۱۸ اور (یہ لوگوں کی غلطی تھی) انہوں نے آپس میں (اختلاف کر کے) اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا (اور آپس میں پھوٹ ڈال لی، لیکن ان اختلافات کا فیصلہ ہو جائے گا بالآخر) سب ہمارے پاس واپس آنے والے ہیں۔

ساتواں رکوع

آخری رکوع اعمال کے محاسبہ، اس کی سزا اور جزا پر ختم ہوتا ہے، کہ قیامت اسی لیے ہے، نزول قیامت کی نشانیوں کے ذکر کے بعد قیامت کی کیفیات و حالات کا بیان ہے، ابتدائے آفرینش سے قیامت تک چشمۂ خیر انبیاء علیہم السلام ہی رہے ہیں انہیں کی اتباع پر اخروی زندگی میں راحت و سکون کا وعدہ ہے جنہوں نے ان سے روگردانی کی انہوں نے اللہ سے منہ پھیرا اور سزا کے مستحق ہوئے۔ البتہ آخر دور میں خاتم النبیین تشریف لائے جو تمام عالم کے لیے رحمت ہیں، جس نے آپ کا دامن پکڑا نجات پائی۔ آپ کا دامن رحمت توحید خالص ہے آپ کی محبت، ذکر الٰہی ہے اب اگر اس کے بعد بھی اقوام عالم نہ سمجھیں تو وہ جانیں اور ان کا کام۔

۹۴۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَإِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ○ پس جو نیک عمل کرے گا اور وہ صاحب ایمان بھی ہو گا تو اس کی کوشش اکارت نہ جائے گی اور ہم اس (کی نیکیوں) کو لکھتے جاتے ہیں (کوئی چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی ضائع نہ ہو گی، اس کا اس کو اجر ملے گا)۔

اور جس طرح مومنوں کو اجر ملے گا اسی طرح کافروں کو سزا۔

۹۵۔ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَآ أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○ اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس کے لوگوں کے لیے ممکن نہیں کہ وہ (دنیا میں) پھر واپس ہوں (کہ اپنے اعمال بد کی تلافی کر سکیں یا توبہ سے ہماری طرف رجوع کریں)۔

Marfat.com

۹۶- حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝

یہاں تک کہ جب یاجوج وماجوج (ذوالقرنین کی قید سے) کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے پھسلتے چلے آئیں گے (ان کا چلنا دکھائی نہ دے گا معلوم ہوگا کہ بلندی سے ایک ریلا پھسلتا چلا آرہا ہے یہ قربِ قیامت کی نشانی ہوگی)۔

۹۷- وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْاؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِىْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

اور (قیامت کا) سچا وعدہ قریب آپہنچا (ہوگا) تو اس وقت منکرین کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ (اس وقت وہ کفِ افسوس ملیں گے اور کہیں گے) اف ری ہماری بدبختی ہم اس (دن) سے غافل رہے، بلکہ (درحقیقت) ہم ہی قصور وار تھے۔ (کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے اور ہم نے آخرت کو مذاق سمجھا)

اے رسول ان منکروں کو جتا دیجئے کہ

۹۸- اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝

بے شک تم (خود) اور (تمہارے وہ معبود) جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو (سب کے سب) دوزخ کا ایندھن ہیں اور تم (سب) کو وہاں پہنچنا ہے۔

۹۹- لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَاۤءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَاؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(اور) اگر یہ (واقعی) قابل بندگی ہوتے تو وہ اس (جہنم) میں کیوں جاتے، اور وہ تو اس میں ہمیشہ پڑے (جلتے) رہیں گے۔

۱۰۰- لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

وہاں ان کو (چیخنا اور) چلانا ہوگا اور (اپنے ہی شور وغل کے سبب) وہ اس میں کچھ نہ سُن سکیں گے۔

۱۰۱- اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤىۙ اُولٰۤئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ۙ

بے شک وہ (جو ہماری رحمت میں آچکے ہیں اور) جن کے لیے ہماری طرف سے بھلائی مقدر ہو چکی ہے وہ اس (جہنم) سے دُور رکھے جائیں گے (انہیں قیامت کی آزمائشوں سے نجات ملے گی)۔

۱۰۲- لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَاۚ وَهُمْ فِىْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ۚ

وہ (پل صراط سے ایک بار گزر چکنے کے بعد دوزخ سے اس قدر دُور ہوں گے کہ وہاں کے شور وغل کے باوجود) اس کی آہٹ تک نہ سنیں گے اور اپنی

Marfat.com

پسندیدہ زندگی میں (اپنی پسند کی چیزوں میں آرام سے) ہمیشہ رہیں گے۔

۱۰۳- لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○

ان کو (قیامت کے دن کی) بڑی گھبراہٹ (اور پریشانی ذرا) غمگین نہ کرے گی (ان کو قلبی سکون میسر ہوگا) ان کا استقبال فرشتے کریں گے (اور کہیں گے) یہی تمہارا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا (اللہ کی طرف سے تمہارے لیے دائمی مسرت، راحت و سکون کا دن آگیا)۔

قیامت آئے گی آسمان و زمین لپیٹ لیے جائیں گے اور جس سہولت سے دنیا کی تخلیق پہلے ہوئی تھی پھر کی جائے گی۔

۱۰۴- یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَیْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ ○

(یہ وہ دن ہوگا) جس دن کہ ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جس طرح لکھے ہوئے کاغذات لپیٹ لیے جاتے ہیں (اور) جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ پیدا کر دیں گے۔ یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے بے شک ہم (اس کو) ضرور (پورا) کریں گے۔

۱۰۵- وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ○

اور (جملہ) نصیحتوں کے بعد ہم نے (داؤد علیہ السلام کی کتاب) زبور میں (صاف) لکھ دیا تھا کہ بے شک میرے نیک بندے ہی زمین کے وارث ہوں گے۔

یہ بشارت اس لیے دی گئی کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ نیکوکاروں کے لیے صرف آخرت ہے اور جان لیں کہ اللہ کے نیک بندے جو سیاستِ الٰہیہ اور انصاف سے کام لیتے ہیں وہی یہاں اس پر بھی قابض ہوں گے۔

۱۰۶- اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ؕ○

بے شک اس (بشارت) میں اللہ کی بندگی کرنے والوں کو مطلب تک پہنچانا ہے (دین و دنیا کی فلاح کی ضمانت ہے)۔

اللہ تعالیٰ کے وعدے جو کسی آسمانی کتاب میں کسی نبی کے ذریعہ اس کے نیک بندوں کے لیے کیے گئے وہ سب اس کے ایک پر نور رحمت ہی کا فیض تھا۔ یہ چشمۂ فیض ہنوز جاری ہے۔ حضور سرکارِ دو عالم

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم رحمت للعلمین ہیں کسی ایک قبیلہ کے نہیں سب کے، تمام عالم کے، شرط ایمان ہے۔

۱۰۷۔ وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ○

اور (اے رسول) ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے (آپ ہی ہمارا پر تو رحمت ہیں)۔

۱۰۸۔ قُلۡ اِنَّمَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ○

(الغرض) آپ فرما دیجئے کہ میری طرف تو یہی وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پھر کیا تم (اس خدائے واحد کے) فرمانبردار بنتے ہو؟ (یا نہیں)

۱۰۹۔ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُكُمۡ عَلٰى سَوَآءٍ‌ ؕ وَاِنۡ اَدۡرِىۡۤ اَقَرِيۡبٌ اَمۡ بَعِيۡدٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ ○

پھر بھی اگر یہ لوگ نافرمانی کریں تو آپ فرما دیجئے کہ میں نے تم کو (اچھی بُری بات سے) خوب باخبر کر دیا (ہر بات کے دونوں پہلو واضح کر دیئے تعمیل اور عدم تعمیل کے نتائج تمہیں سمجھا دیئے اب ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے) اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب یا قیامت) کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ نزدیک ہے یا دُور ہے۔ (بہر حال یہ یاد رہے کہ قیامت برحق ہے)۔

اللہ کا عذاب، یا قیامت تمہارے ماننے نہ ماننے سے نہ دور ہو گی، نہ ٹل جائے گی۔

۱۱۰۔ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ مِنَ الۡقَوۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡتُمُوۡنَ ○

بیشک وہ جانتا ہے جو کچھ علی الاعلان کہا جائے اور (وہ بھی) جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو (اسلام کے خلاف تمہارے طعن و تشنیع بھی سنتا ہے اور تمہارے دل میں جو نفرت اور حسد ہے وہ اس سے بھی واقف ہے)۔

۱۱۱۔ وَاِنۡ اَدۡرِىۡ لَعَلَّهٗ فِتۡنَةٌ لَّكُمۡ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ○

اور (یہ بھی جتا دیجئے کہ) میں نہیں جانتا (کہ تاخیر عذاب میں کیا مصلحت ہے) ممکن ہے اس میں تمہارا امتحان ہی ہو (کہ تم اصلاحِ حال کر لو) اور تم کو ایک وقت معینہ تک (دنیا میں) فائدہ (اٹھانے کی کچھ اور مہلت) دینا ہو (کہ اس کے بعد تم گرفتار عذاب ہو)۔

بالآخر کفار کے برابر اصرار اور ضد پر

۱۱۲۔ قٰلَ رَبِّ احۡكُمۡ بِالۡحَـقِّ‌ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى

(نبی نے) کہا کہ اے میرے رب تو حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور ہمارا رب (ہی) رحمٰن (الرحیم) ہے ان تمام باتوں پر جو تم بیان کرتے ہو اسی کی

Marfat.com

تصفون ع ۱۹ مَا تَصِفُوْنَ ۝ ع

مدد درکار ہے۔

سُوْرَةُ الْحَجِّ

مدنی اٹھتّر آیتیں دس رکوع

گزشتہ سورہ میں عقیدۂ آخرت کا بیان ہوا، قیامت کا یقیناً وقوع پذیر ہونا، میزانِ عدل کا قائم ہونا، مومن و کافر کے لیے اس کے عمل کا بدلہ ملنا لوگوں کا قیامت کے دن کا مذاق اڑانا وغیرہ مضامین کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کا ذکر کیا گیا کہ وہ سب اسی اصول توحید اور اور آخرت کے مبلغ تھے۔ان اقوام کی طرف اشارہ کیا گیا جنہوں نے ان کی رسالت کا انکار کیا یا نافرمانی پر اتر آئے، اور مستحق عذاب بنے، ساتھ ہی ان انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عنایات کا بیان ہوا، تاکہ لوگ دیکھ لیں کہ مومن کے لیے آخرت تو ہے ہی لیکن دنیا میں بھی اللہ اسے اپنی عنایات سے محروم نہیں رکھتا بلکہ ان کو صاحبِ وقت بناتا ہے، اور پھر سورہ انبیاء حضور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عالم کے لیے رحمت بن کر آنے، اور عالم کو توحیدِ باری تعالیٰ کا پیغام سنانے پر ختم ہوا۔ بتایا گیا اگر لوگ نہیں مانتے تو حق کا فیصلہ ہو کر رہے گا۔ جلدی ہو یا کسی قدر مہلت دی جائے یہ سب اللہ کی مصلحت پر مبنی ہے۔ سورہ کی اس آخری آیت کے تعلق سے سورہ حج کی پہلی آیت یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ سے خاص ربط ہے۔ یہ آیت مبارکہ قیامت کے آثار اور اصل قیامت دونوں کے ہولناک مناظر سے متنبہ کرتی ہے اور اسی سے سورہ حج شروع ہوتا ہے اور قیامت کے برحق ہونے پر یہاں بھی زور دیا جا رہا ہے تاکہ لوگ اللہ سے ڈریں اور اس کی فرمانبرداری میں سعی کریں۔اس سورت میں حج کا خصوصی بیان ہے۔اللہ کی محبت اور اس کی رضا کی تمنا ہی مومن کو قطع علائق میں ڈالتی ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں بی بی بچے، گھر بار سب کچھ چھوڑ کر احرام باندھے اللہ کے گھر پہنچتا ہے اور اپنی حاضری اپنی فرمانبرداری کا اظہار والہانہ انداز سے کرتا ہے، میدانِ عرفات بھی اہلِ ایمان کے لیے حشر کا ایک منظر ہے یہ دردمندوں کا اجتماع ہے گویا یہ مومن کے لیے اللہ کی رضا اس کی عنایات کے تحت جمع ہونے کی ایک صورت ہے۔ اللہ کی محبت کا ایک اظہار ہے۔ بلکہ دل سے احکامِ الٰہی کی تعمیل کر کے قلب کو منور کرنا ہے، قربانی دے کر اللہ کی راہ میں جینے اور مرنے کا پیمان ہے، صبر و شکر کا مرقع ہے، مومن کے لیے یہ دعوتِ اخلاص ہے، یہ مقامِ خلت پر فائز نبی کی یادگار ہے، حضور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر بھروسہ کرنے والوں کے لیے عقبیٰ کی مسرتوں اور کامیابیوں

Marfat.com

کا پیش خیمہ ہے۔ یہی مومن کے لیے فلاح کا ضامن ہے جس سے آیندہ سورہ یعنی سورہ مومنون شروع ہوتا ہے۔

پہلا رکوع

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱- یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ○

اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو (کہ) بے شک قیامت (کے دن) کا زلزلہ ایک عظیم حادثہ ہوگا (ایک ایسا واقعہ ہوگا جو ہر شے کی کیفیت کو بدل دیگا یہ زمین و آسمان تہ و بالا ہوں گے۔ مائیں محبت بھول جائیں گی۔ عذاب کے تصوّر سے لوگوں کے ہوش گم ہوں گے)

(واضح رہے کہ بھول میں پڑے ہوئے لوگوں کے لیے قیامت قیامت ہے۔ انس والوں کے لیے قیامت قرب دید ہے)۔

۲- یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ○

جس دن تم (جو آج بھول میں پڑے ہوئے ہو) اسے دیکھو گے (اس دن یہ کیفیت ہو گی کہ) تمام دودھ پلانے والی (مائیں) اپنے دودھ پیتے ہوئے (بچہ) کو بھول جائیں گی اور ہر حاملہ کا حمل ساقط ہو جائے گا اور (اے مخاطب اس دن) لوگ تجھے نشہ (کی سی حالت) میں نظر آئیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے بلکہ (عذابِ الٰہی سے ان کے ہوش گم ہوں گے) بے شک اللہ کا عذاب (اس کی گرفت) بہت سخت ہے (بڑی سخت چیز ہے)۔

۳- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّبِعُ كُلَّ شَیْطٰنٍ مَّرِیْدٍ ○

اور کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو اللہ کے معاملہ میں بلا جانے بوجھے (اللہ کی بتائی ہوئی باتوں میں کج بحثی کرتے ہیں، احمقانہ شبہات پھیلاتے ہیں جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں (اس کی پیروی میں ذرا تامل نہیں کرتے، نہیں سوچتے کہ ان کا کیا حشر ہوگا)۔

۴- كُتِبَ عَلَیْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ یُضِلُّهٗ وَیَهْدِیْهِ اِلٰى

(حالانکہ شیطان کے متعلق اللہ کا کھلا فیصلہ ہے) اس کے بارے میں لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس سے دوستی کرے گا تو وہ اسے ضرور گمراہ کرے گا اور (بالآخر)

Marfat.com

عَذَابِ السَّعِيْرِ ○

اسے دوزخ کے عذاب تک پہنچا دے گا۔

۵- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ○

اے لوگو! اگر تم کو دوبارہ جی اٹھنے میں کچھ شک ہے تو (خود اپنی پیدائش پر غور کرو دیکھو) ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو) پیدا کیا (پہلے) مٹی سے پھر ایک قطرہ سے، پھر جمے ہوئے خون سے، پھر ایک نقشہ بنی ہوئی گوشت کی بوٹی سے اور کبھی بلا نقشہ کی بوٹی سے (تمہاری تخلیق کی) تاکہ ہم (تخلیق کی) نشانیاں تمہارے لیے ظاہر کریں اور ایک مدت تک رحم (مادر) میں جسے ہم چاہتے ہیں ٹھیرائے رکھتے ہیں۔ پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں۔ پھر (تمہاری پرورش کا سلسلہ یہاں بھی جاری رہتا ہے یہاں تک) کہ تم اپنی پوری جوانی کو پہنچ جاؤ اور (ہاں) تم میں بعض (جوانی سے قبل ہی) مرجاتے ہیں اور تم میں سے بعض کو (بڑھاپے کی) نہایت نکمی عمر تک لوٹایا جاتا ہے کہ بہت کچھ جاننے کے بعد بھی کچھ نہ جانیں (گویا جوانی کا علم، اس کا زور یہیں ختم ہو جاتا ہے اور وہ اپنے علم سے بھی بے خبر ہو جاتے ہیں) (انسان کو اس کے بعد موت آتی ہے وہ زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے یا مٹی میں مل جاتا ہے۔ کافر حیران ہیں کہ اب اس کو کیونکر زندہ کیا جائے گا کیا انہوں نے خشک زمین کو نہیں دیکھا جس کے دبے ہوئے دانے، فنا ہونے کے بعد بھی ایک ہی بارش سے سرسبز و شاداب ہونے لگتے ہیں، زمین میں روئیدگی کہاں سے آئی، یہ اسی کا امر اسی کی قدرت کاملہ کا ظہور ہے)۔ اور (اے انسان) تو دیکھتا ہے کہ زمین خشک پڑی ہے۔ پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ تر و تازہ ہو جاتی ہے اور پھولتی ہے اور طرح طرح کی خوشنما چیزیں اگاتی ہے۔ (اسی طرح انسان کا پھر پیدا کیا جانا یا جی اٹھنا کیا مشکل بات ہے)۔

۶- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

یہ (سب کچھ جو لوگ آنکھوں سے روز دیکھتے ہیں) اس لیے ہے کہ اللہ (کی ذات) حق ہے اور وہی مُردوں کو جلاتا ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے (جو چاہتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے)۔

آیت نمبر (۵) ؎ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ قرآن کا پڑھنے والا ارذل عمر کو نہیں پہنچتا، نسیان میں نہیں آتا۔

Marfat.com

۷۔ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

اور یہ (بھی حق ہے) کہ قیامت آنے والی ہے جس (کے ہونے) میں کچھ شک نہیں اور یہ (بھی حقیقت ہے) کہ جو قبروں میں ہیں اللہ ان کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

ان حقائق کو جاننے اور سمجھنے کے لیے وحی الٰہی اور فرمودات رسول ہیں جو لوگ اس علم سے محروم ہیں اور کتاب وپیغمبر پر ایمان ہی نہیں رکھتے وہ اللہ کی بات پر جھگڑتے اور اس سے منکر ہیں۔

۸۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝

اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کے معاملے (اس کی ذات، صفات قدرت وحکمت) میں بلا علم بلا دلیل اور بلا کسی روشن کتاب کے جھگڑتا رہتا ہے

۹۔ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝

تکبر سے گردن موڑے ہوئے تاکہ (دوسروں کو بھی) اللہ کی راہ سے بیراہ کردے۔ ایسے شخص کے لیے دنیا میں (بھی) رسوائی ہے اور روز قیامت ہم اسے جہنم کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

۱۰۔ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ ع

(اور بتا دیں گے کہ) یہ (عذاب) اس کی وجہ سے ہے جو تیرے ہی ہاتھوں نے آگے بھیجا۔ اور اللہ تو اپنے بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا۔ (اگر تو نے دنیا میں عمل صالح کو سمجھا ہوتا تو آج یہ دن کیوں دیکھنا پڑتا یہ تو تیری ہی کھیتی ہے جو تو کاٹ رہا ہے)۔

ع ۱۰ ۸

دوسرا رکوع

گزشتہ رکوع کا مضمون جاری ہے

۱۱۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ

اور لوگوں میں بعض (آدمی) ایسے بھی ہوتے ہیں جو کنارہ پر (کھڑا ہو کر) اللہ کی عبادت کرتا ہے (تذبذب میں اکھڑا اکھڑا اور شک وشبہ میں پڑا رہتا

Marfat.com

اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ○

ہے) پس اگر اس کو کوئی (دنیاوی) فائدہ پہنچا تو اس سے مطمئن ہو گیا (بندگی پر قائم رہا) اور اگر اس پر کوئی آزمائش آ پڑی تو منہ اٹھا کر (حالتِ کفر کی طرف) لوٹ گیا۔ (یعنی) دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی۔ یہی صریح گھاٹا ہے۔

۱۲۔ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ○

وہ (بدنصیب) اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو پکار رہا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچا سکے اور نہ اسے فائدہ پہنچا سکے، یہی تو انتہائی گمراہی ہے۔

۱۳۔ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ○

(اس کی کج فہمی کا تو یہ حال ہے کہ) وہ ایسے کو پکارتا ہے جس کا ضرر اس کے فائدے سے زیادہ قریب ہے (یعنی فائدہ تو کیا پہنچاتا یہاں بھی نقصان پہنچاتا ہے اور قیامت میں اسے دیکھ کر انہیں کفِ افسوس ملنا ہوگا) بے شک کیا برا ہے ایسا دوست، کیا ہی برا ہے ایسا رفیق (کہ خود بھی آگ میں پڑا ہے اور ہم کو بھی اسی میں کھینچ لایا)

برخلاف اس کے جو ایمان لایا اور نیک عمل کیے ان کے لیے مسرت ہی مسرت ہے۔

۱۴۔ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ○

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اللہ انہیں جنتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی، بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۱۵۔ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ○

جو شخص یہ گمان رکھتا ہے کہ اللہ اس کی (یعنی اپنے رسول کی) مدد دنیا اور آخرت میں نہ کرے گا اس کو چاہیے کہ آسمان کی طرف (کسی چیز سے باندھ کر) ایک رسی تان لے پھر (رسی سے لٹک کر) اسے کاٹ ڈالے۔ (یعنی سلسلہ وحی اور امداد کو منقطع کر دے یا خود اپنے کو پھانسی دے لے) پھر دیکھے کہ کیا اس تدبیر سے اس کا غصہ جاتا رہا (کیا وہ رشتہ امداد کو مومن کے دل سے منقطع کرنے پر قادر رہا ہرگز نہیں، خود ہلاک ہوا)

Marfat.com

۱۶- وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ○

اور بات یہ ہے کہ ہم نے (اپنے رسول پر) یہ قرآن روشن دلائل کے ساتھ نازل کیا۔ بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے (آیات کی فہم اور ان کے انوار سے دل دماغ روشن کرتا ہے)۔

تمام فہم اور تمام انوار کا سرچشمہ ذات سرکار دو عالم ہے آپ ہی کے باور پر باور کا نام ایمان ہے آپ ہی کی محبت آپ ہی کی اتباع سے اللہ ملتا ہے جس نے آپ کو نہ سمجھا سرچشمہ ہدایت کھو بیٹھا، ایک دن فیصلہ بھی دیکھ لے گا۔

۱۷- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○

بے شک جو لوگ مومن ہیں اور جو یہود اور صابی اور نصرانی اور آتش پرست ہیں اور جو مشرک ہیں اللہ ان سب کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کر دیگا (کہ کون حق پر ہے) بے شک اللہ ہر شے سے واقف ہے (جو کچھ بھی لوگ کرتے ہیں اللہ کی نظر میں ہے)۔

بتایا جا رہا ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ ہی کو سجدہ کرتا ہے۔

۱۸- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۞ ○ السجدۃ

(اے رسول) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت سے انسان بھی (اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں) اور بہت سے (لوگ) ایسے ہیں کہ ان پر اللہ کا عذاب (ان کے کفر کے باعث) لازم ہو چکا ہے، اور جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، (جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، سرچشمہ خیر و برکت اسی کے ہاتھ میں ہے)۔

آیت نمبر ۱۸ = السجدۃ = فتوحات مکیہ میں ہے کہ یہ سجدہ مشاہدہ کا ہے عبرت لینے کا ہے۔

Marfat.com

۱۹- هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ
رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ
لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ یُصَبُّ
مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ۚ ۝

(حق و باطل کی حیثیت سے) یہ دو مدعی ہیں (ایک مومن اور دوسرے کافر اور ان کے تمام اقسام) جنہوں نے اللہ کے متعلق ایک دوسرے سے جھگڑا کیا (اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ) پس جو کافر ہیں ان کے لیے آگ کے کپڑے قطع کیے جائیں گے۔ ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا۔

۲۰- یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ
وَالْجُلُوْدُ ؕ ۝

اس سے جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے گل جائے گا اور (ان کی) کھالیں بھی (گل کر گر پڑیں گی، لیکن عذاب کم نہ ہوگا)۔

۲۱- وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ۝

اور ان کے (سر کچلنے کے) لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔

اس جہنم سے ان کے لیے بھاگنے کا راستہ نہ ہوگا۔

۲۲- كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا
مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا ۗ وَذُوْقُوْا
عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝ ع ۱۲ / ۹

وہ لوگ جب گھٹن کے باعث نکل بھاگنا چاہیں گے تو پھر اسی کے اندر جھونک دیئے جائیں گے اور (کہا جائے گا کہ) جلنے کا عذاب چکھتے رہو۔

تیسرا رکوع

قیامت کے اس ہولناک منظر میں آخرت سے انکار کرنے والوں کی حالت پر گزشتہ رکوع ختم ہوا اب اس کے مقابلہ میں مومنین کی حالت کا مختصر بیان ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو کلمۂ طیبہ کو سمجھتے ہیں، محمد، حامد، محمود صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ کا راستہ پاتے ہیں ہدایت یافتہ ہیں، یہی نہیں بلکہ اللہ کا فیصلہ ہے کہ جو بھی ان کی راہ عبادت میں حائل ہوگا وہ اللہ کے عذاب سے بچ نہ سکے گا۔

۲۳- اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ
ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اللہ ان کو بہشت کے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان کو (بڑی زیب و زینت سے رکھا جائیگا) سونے اور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کی ریشم کی پوشاک ہوگی۔

Marfat.com

فِيْهَا حَرِيْرٌ ○

۲۴- وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ○

اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ اس دنیا میں) انہوں نے پاکیزہ بات کی طرف راہ پالی (اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کی توفیق نصیب ہوئی) اور (اسلام کا راستہ پا کر) اس حمد والے (خدا) کی راہ (بھی) پالی (یعنی جنت بھی ملی اور مقام دید میں بھی پہنچے)۔

۲۵- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ ع ۳ / ۱۰

بے شک وہ لوگ جو کافر ہیں اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے اور اس مسجد حرام (میں داخل ہونے) سے روکتے ہیں جس کو ہم نے سب لوگوں کے لیے یکساں (قابل احترام) بنایا ہے۔ خواہ وہ وہاں کا رہنے والا ہو یا باہر سے آنے والا۔ اور جو اس میں کج روی کا ناحق ارادہ کرے گا اُسے ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

چوتھا رکوع

قیامت کے حالات کے بعد مومن کا مقام بتایا گیا، مسجد حرام کا ذکر ہوا اور اس کے بانی کے ذکر کے ساتھ حج کا ذکر شروع ہوتا ہے جو مومن کے لیے دنیا میں رہ کر دنیا کی محبت سے بیزاری اور خالق کی محبت کا مرقع ہے۔

۲۶ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○

اور (اس واقعہ کا بھی ذکر کیجیے) جب ہم نے ابراہیم کے لیے خانہ کعبہ کی جگہ بتلا دی (ایک ابر کا ٹکڑا آیا بیت المعمور کا عکس ڈالا گیا، اس طرح اس بزرگ مقام کو ظاہر فرمایا گیا اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا (یعنی اس گھر کی بنیاد توحید خالص پر ہے کوئی شخص اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرے) اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے واسطے، اور قیام، رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھنا۔

۲۷- وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ

اور (اے ابراہیم) لوگوں میں حج کا اعلان کر دو۔ لوگ تمہارے پاس پیدل اور دُبلے پتلے اونٹوں پر دُور (دراز) راستوں سے چلے آئیں گے۔ (حضرت ابراہیم

آیت ۲۶۔ لہ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے لیے خاص تھا۔ ان کی طرف اشارہ فرما دیا کہ اسے آباد کریں گے۔

Marfat.com

ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ
عَمِيْقٍ ۝

نے حکم کی تعمیل فرمائی ایک پہاڑی پر کھڑے ہوکر فرمایا لوگو تم پر حج فرض
کیا گیا حج کے لیے آؤ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ آواز ہر طرف ہر ایک روح
کو پہنچا دی)

۲۸- لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا
اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ
عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ
الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا
الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝

(یہ اعلانِ حج اس لیے ہے) تاکہ لوگ اپنے فائدے کے مقامات پر پہنچ
جائیں (مناسکِ حج ادا کرکے اللہ کے یہاں درجات پائیں اور اس کی
رضا انہیں حاصل ہو جو سب سے بڑا فائدہ ہے) اور (وہ اس لیے آویں)
تاکہ (قربانی کے) مقررہ دنوں میں ان چرپایوں اور مویشیوں پر جو اللہ
نے انہیں دیئے ہیں (ان کے ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں پس (قربانی کیجئے)
اس (قربانی کے گوشت) میں سے (خود بھی) کھاؤ اور (دوسروں کو بھی) کھلاؤ
(خصوصاً) مصیبت زدہ محتاج کو۔

۲۹- ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا
نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ
الْعَتِيْقِ ۝

پھر (اس عاشقانہ حالت سے جس میں احرام کے دن گزارے نہ بال بنائے نہ
ناخن تراشے ایک اللہ کے ذکر کے سوا کسی بات کا ہوش نہ رہا، باطن کو منور
کر لیا اب ذرا جسم کا بھی) اپنا میل کچیل دُور کر دیں (احرام اتاریں نہائیں
دھوئیں دوسرا لباس پہنیں یہ نہ ڈریں کہ قلب پاک نہ رہے گا ندامت کے
آنسو قلب کو پاک رکھنے کے لیے کافی ہیں)۔ اور اپنی منتیں (جو مانی ہیں)
پوری کریں (یا بقیہ مناسک پوری کریں) اور اس قدیم گھر کا طواف
کریں (جو لوگوں کی مِلک ہونے سے آزاد ہے جس کو کوئی طاقت برباد نہ
کر سکے گی)۔

۳۰- ذٰلِكَ ۤ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ وَاُحِلَّتْ
لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ
وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝

یہ (تو حج کے متعلق خصوصی احکام تھے) اور (اجمالاً بات یہ ہے کہ) جو کوئی
بھی اللہ کے محترم احکام کی تعظیم کرے گا تو یہ اس کے پروردگار کے نزدیک
اس کے حق میں بہتر ہے (اللہ تعالیٰ اسے اپنی بخشش اور انعامات سے نوازیگا
اور (جو پابندیاں مناسکِ حج کے ساتھ تھیں وہ ایک خاص حالت کے
لیے مخصوص تھیں ورنہ اللہ تعالیٰ نے جو حلال فرما دیا وہ حلال ہے) تمہارے
لیے چوپائے حلال کر دیئے گئے بجز ان کے جو تم کو پڑھ کر سنا دیئے گئے
(جن کا حرام ہونا وقتاً فوقتاً تم کو بتا دیا گیا۔ جن جانوروں کو حرام کیا گیا

Marfat.com

ہے ان میں کسی نہ کسی طرح کی نجاست ہے لیکن سب سے بڑی اور بُری نجاست بُت اور وہ جانور ہے جو بتوں کے نام پر ان کے لیے ذبح کیا گیا وہ تو مُردار ہے) پس بتوں کی گندگی سے بچتے رہو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔

۳۱۔ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ○

ایک اللہ کے ہو کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراتے ہوئے (یعنی سب سے ہٹ کر اللہ والے ہو کر رہو) اور جس نے اللہ کا شریک بنایا تو (اس کی حالت کا اندازہ یوں کرو) گویا وہ آسمان سے گرا پھر (مردار خور) پرندوں نے اسے نوچ کھایا۔ یا ہوا (کے جھونکے) نے اسے دُور دراز جگہ میں جا پھینکا (وادی ضلالت میں لا ڈالا جہاں اس کی ہڈی پسلی بھی نظر نہ آئے)۔

یہ شرک کا انجام تھا جو رفعتِ توحید کی بلندیوں سے محروم رہا اور ذلّت و رسوائی کے ساتھ ہلاک ہوا۔

۳۲۔ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ○

یہ (تو ان کا حال ہوا) اور جو کوئی خدا کی مقرر کی ہوئی چیزوں کا احترام کرے (دین خداوندی کی یادگاروں کا پورا لحاظ رکھے) تو یہ (اس کے) قلب کی پاکی کی بات (اس کے تقوی کا ثبوت) ہے (اللہ کی محبت اسے شعائراللہ سے قریب کرتی ہے ان کے ادب پر مشغول کرتی ہے یہ توحید ہے، توحید خالص ہے اسے ہرگز شرک نہ سمجھنا)۔

یہ اصول توحید حدود حرم میں قربانی کے وقت بھی پیش نظر رہیں، قربانی اللہ کے لیے ہے۔ اور مویشیوں سے فائدہ اٹھانا شرعی حدود میں رہ کر تمہارا حق ہے۔

۳۳۔ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ○ ع ۸ / ۱۱

تمہارے لیے ان (چوپایوں) میں ایک مقررہ میعاد تک فائدہ حاصل کرنا (جائز) ہے پھر ان کو اس قدیم (اور آزاد) گھر تک پہنچنا ہے (جسے بیت العتیق بھی کہتے ہیں اور جہاں ان کو تم ذبح کرتے ہو)۔

پانچواں رکوع

اس رکوع میں خصوصیت کے ساتھ قربانی کا ذکر ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ قربانی میں بھی سب سے

Marfat.com

اہم چیز اخلاصِ نیت ہے اللہ تعالیٰ انہیں مخلصوں کو محسن قرار دیتا ہے ۔

۳۴۔ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا
لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا
رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ
فَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ
اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ ○

اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کر دی ہے تاکہ جو چوپائے اللہ نے انہیں عطا فرمائے ہیں (ان کے ذبح کے وقت) ان پر اللہ کا نام لیں پس (یاد رکھو کہ) تمہارا معبود تو وہی ایک خدا ہے تم اسی کی فرمانبرداری کرو۔ اور (اے رسول جو دینِ اسلام کا مطیع فرمانبردار ہو جائے تو ان) عاجزی کرنے والوں کو آپ (اللہ کی خوشنودی کی) بشارت سُنا دیجئے ۔

۳۵۔ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ
اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○

یہی وہ لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور (جب) انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتے ہیں، اور (بہر حال) نماز کے پابند رہتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے (اللہ کی خوشنودی کے لیے) خرچ کرتے رہتے ہیں۔

قربانی کے جانوروں کو بھی شعائراللہ ہی میں داخل کیا گیا ہے اونٹ کی قربانی کا بہترین طریقہ نحر ہے ۔ اس میں بھی انسان کے لیے دینی اور دنیوی بھلائیاں ہیں ۔

۳۶۔ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ
شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ
فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ
فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا
مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ
كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ○

اور ہم نے قربانی کے جانوروں کو بھی تمہارے لیے اللہ (کے دین) کی نشانیوں میں سے بنایا ہے اس میں (بھی) تمہارے لیے (دینی و دنیوی) فائدہ ہے۔ (ہر کام کے کرنے کا ایک احسن طریقہ ہے ایک نیت ہے اس پر اس کام کے حُسن و خوبی کا دار و مدار ہے ۔ قربانی کے بھی آداب ہیں) پس تم (ان اونٹوں کی قربانی کرتے وقت) قطار باندھ کر (انہیں کھڑا کرو اور ذبح کی نیت سے) ان پر اللہ کا نام لو۔ پھر جب (نیزہ مار کر نحر کرنے سے) وہ کروٹ کے بل گر پڑیں تو اس میں سے کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والوں اور بے قراری ظاہر کرنے والوں کو (یعنی بھیک مانگنے والوں کو) کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے (ان بڑے بڑے جانوروں) کو تمہارے قابو میں کر دیا ہے تاکہ تم شکر گزار بنو (حصولِ خیر کے لیے ان سے استفادہ کرو اور استفادہ حکم کے تحت ہو تاکہ دنیوی فلاح کے ساتھ آخرت بھی بن جائے یاد رہے کہ آخرت

Marfat.com

کا توشہ تقویٰ یعنی اخلاص ہے)۔

۳۷۔ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۗ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(جو قربانیاں تم کرتے ہو) اللہ کو ان کے گوشت اور ان کے خون نہیں پہنچتے مگر ہاں اس کو تمہارا اخلاص پہنچتا ہے (جو دل سے اللہ کے لیے کرتے ہو وہ اللہ کے پاس آتا ہے) اور اس طرح ان (جانوروں) کو تمہارے قابو میں کر دیا تاکہ تم اللہ کی بڑائی (اس کی کبریائی) بیان کیا کرو اس بات پر کہ اس نے تم کو (کارِ خیر کی) ہدایت بخشی۔ اور (اے رسول) آپ نیکو کاروں کو بشارت سُنا دیں (کہ ان کے اندازِ عبودیت اللہ نے پسند فرمائے)۔

۳۸۔ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝ ع

بے شک اللہ ایمان والوں سے دُور فرماتا رہتا ہے (ان کی بلائیں اور ان کے دشمن اور) بے شک اللہ کفرانِ نعمت کرنے والے دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا (ان کے ظاہری اقتدار سے مسلمان دھوکہ نہ کھائیں جب بھی اخلاص سے اللہ دربار میں گڑگڑائیں گے فتح و نصرت انہیں کا حصہ ہوگی)۔

الثلٰثۃ ع ۵ ۱۲

چھٹا رکوع

مسلمان جب تک مکہ معظمہ میں تھے انہیں کفار کے مظالم کے مقابلہ میں صبر کا حکم تھا۔ جب مدینہ منورہ میں ان کی ایک مرکزی صورت قائم ہوگئی تو گو وہ قلیل تھے لیکن انہیں کفار سے مقابلہ اور جنگ کی پہلی بار اجازت ملی۔ ان کی بے سروسامانی ان کی کامیابی میں حارج نہ ہوئی۔ یہ اللہ کی عنایت تھی وہ جان کی بازی لگا کر لڑے اللہ پر بھروسہ کیا۔ مسلمانوں کے لیے فتح و کامیابی کا یہ دروازہ آج بھی کھلا ہے۔

۳۹۔ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝

ان (مسلمانوں) کو جن سے کافر (خواہ مخواہ) جنگ کرتے ہیں (لڑائی کی) اجازت دی جاتی ہے اس لیے کہ ان پر (بہت) ظلم کیا گیا اور (گو مسلمانوں کے پاس جنگ کا وہ ساز و سامان نہیں لیکن ان کے ساتھ زبردست قدرت والا اللہ تو ہے) بے شک اللہ ان کی مدد پر قادر ہے، (وہ ان کی ضرور مدد کرے گا)۔

۴۰۔ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ

(یہی وہ لوگ ہیں) جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے محض اس بات پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا، تو (راہبوں کی) خانقاہیں اور (عیسائیوں کے) گرجے

Marfat.com

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

اور (یہودیوں کے) عبادت خانے (جو زمانۂ قدیم میں اللہ کے ذکر کا مرکز رہے ہیں) اور مسجدیں جن میں (آج بھی) اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے سب منہدم ہو چکے ہوتے اور اللہ یقیناً اس کی مدد کرے گا جو اس (کے دین) کی حمایت کرتا ہے، بے شک اللہ زبردست ہے (اور) غلبہ والا ہے۔

۴۱- اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝

(اور اہلِ مدینہ گو اس وقت مظلوم ہیں لیکن) یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک پر تسلط بخشیں تو یہ لوگ نمازوں کو قائم کریں، زکوٰۃ دیں اور (دوسروں کو بھی جملہ) نیک کاموں کا حکم دیں اور بُری باتوں سے روکیں اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

۴۲- وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۝

اور (اے رسول) اگر یہ (کافر) آپ کو جھٹلاتے ہیں تو (کوئی تعجب کی بات نہیں) ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد و ثمود بھی (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں۔

۴۳- وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝

اور ابراہیم (جیسے جلیل القدر پیغمبر) کی قوم اور لوط کی قوم بھی۔

۴۴- وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝

اور مدین کے لوگ (اپنے پیغمبر شعیب کو جھٹلاتے رہے) اور موسیٰ بھی جھٹلائے جا چکے (مصر کے قبطیوں نے ان کی تکذیب کی۔ غرض منکرین کا یہی طریقہ رہا ہے) لیکن میں کافروں کو ڈھیل دیتا رہا بالآخر ان کو پکڑ لیا پھر (تم ہی دیکھو کہ) میرا عذاب کیسا سخت تھا۔

ان منکرینِ حق کی بداعمالیاں ان کے سامنے آئیں۔

۴۵- فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ

غرض کتنی ہی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر ڈالا کہ وہ نافرمان تھیں سو وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے ہی کنوئیں بیکار اور کتنے ہی

Marfat.com

عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ○

(بڑے بڑے قلعے) چونے کے محل (برباد پڑے ہیں)۔

۴۶۔ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ○

کیا ان لوگوں نے زمین کی سیر نہیں کی (کہ تباہ شدہ بستیوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرتے لیکن یہ تو تبھی ممکن تھا) کہ ان کے دل ایسے ہوتے جن سے یہ سمجھتے یا کان ایسے ہوتے جن سے سن سکتے (نصیحت کو سُن کر قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے) بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں (وہ) اندھے ہوتے ہیں (جو نہ حق کو سمجھتے ہیں نہ قبول کرتے ہیں)۔

۴۷۔ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ○

اور (یہ منکرین حق کو قبول کرنے کے بجائے) آپ سے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں (عذاب یقیناً آئے گا) اور اللہ ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہ کرے گا (اللہ کے یہاں بھی عذاب کا ایک دن مقرر ہے لیکن عام دنوں پر اس دن کا قیاس نہ کرنا چاہیے) اور بے شک آپ کے پروردگار کے یہاں ایک دن عام لوگوں کے حساب کے مطابق ایک ہزار سال کا ہوتا ہے (اس حساب سے قربِ قیامت کا مفہوم ان کی سمجھ نہیں آئے گا)۔

لیکن اللہ کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ قیامت تک ڈھیل دے وہ دنیا والوں کے حساب سے بھی ان کی قیامت برپا کر دیتا ہے جب اس کا عذاب آتا ہے کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔

۴۸۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَىَّ الْمَصِيْرُ ○ ع

ع ۶ / ۱۰ / ۱۳

اور (دیکھ لو) کتنی ہی بستیاں ہیں جنکو میں نے ڈھیل دی حالانکہ وہ نافرمان تھیں پھر میں نے ان کو پکڑ لیا (میرے عذاب نے ان کو آگھیرا اور وہ ہلاک ہوئے) اور (حقیقت یہ ہے کہ سب ہی کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے (لیکن کافر کے آنے اور محبت مندوں کے واپس ہونے میں بڑا فرق ہے)۔

ساتواں رکوع

اللہ کا کام ہدایت کرنا ہے رسول کا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہے۔ بری باتوں کے عواقب سے ڈرانا، نیک عمل کے نتائج کی خوشخبری سُنانا، غرض ہر طرح اللہ کی طرف بلانا ہے۔ جو خواہشاتِ

Marfat.com

نفسانی میں پڑا رہا اس نے ہلاکت مول لی، جس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر نظر رکھی، آپ کی حالت کو سمجھا
آپ سے محبت کی اللہ والا ہو گیا جنتِ نعیم، مقامِ دید میں پہنچا۔

۴۹۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ
آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں تو تم کو صاف (اور واضح طور پر برے اعمال کے نتائج سے) ڈرانے والا ہوں۔

تم کو نیکی کی طرف بلاتا ہوں تمہارے فائدہ کے لیے

۵۰۔ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝
پس جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک کام کرنے لگے ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے (دنیا میں بھی عزت سے رزق ملے گا اور آخرت میں لذتِ دیدار سے سرفراز ہوں گے)۔

اور جو اپنی ہٹ پر قائم رہے تو نقصان انہیں کا ہے۔

۵۱۔ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝
اور جو لوگ ہماری آیتوں کے متعلق (باطل قرار دینے کی) کوشش کرتے رہے (نبی اور اہلِ ایمان کو) عاجز کرنے کے لیے (گویا حق کو عاجز کرنے میں کوشاں رہے) وہی اہلِ دوزخ ہیں۔

رسول کے فرمان میں شک کرنا غلطی ہے اللہ اپنے کلام کا محافظ اور اپنے رسول کا معاون ہے،
شیطان کی تو یہ کوشش رہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے دل میں بھی وسوسہ ڈالے لیکن اللہ تعالیٰ ہمیشہ
ان وسوسوں کو دور کرتا رہا اور حق کو روشن کرتا رہا۔

۵۲۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ
اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول اور نبی بھیجے (تو بعض اوقات ایسا ہوا) کہ جب نبی اللہ کی آیات (متشابہات) پڑھ کر سناتا شیطان اس کی سنائی ہوئی آیات (یا بیان کی ہوئی بات میں) کچھ (شبہات و وساوس) ڈال دیتا۔ لہ پس اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے ہوئے (شبہات) کو (آیات محکمات کے ذریعہ) مٹا دیتا ہے پھر اللہ اپنی آیتوں کو مستحکم کر دیتا ہے

آیت نمبر ۵۲۔ مثلاً نبی نے میتہ کی حرمت کی آیت سنائی شیطان نے شبہ ڈالا کہ اپنی ماری ہوئی کو حلال کہتا ہے اور خدا کی ماری ہوئی کو حرام کہتا ہے یا نبی نے حضرت عیسیٰ کے متعلق آیت سنائی کلمتہ القٰھا الیٰ مریم و روح منہ "شیطان" نے شبہ ڈالا کہ اس سے حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور بیٹا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

Marfat.com

ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ

(یعنی متشابہات کے ظاہری مفہوم کو لے کر شیطان جو گمراہ کرتا ہے آیات محکمات اس کی جڑ کاٹ کر تمام شبہات وشکوک کو رفع کر دیتی ہیں) اور اللہ تعالیٰ خبر رکھنے والا حکمت والا ہے (یعنی متشابہات کو شیطانی وساوس کا ذریعہ بنا کر حکمتِ الٰہیہ علماً وعملاً بندوں کی آزمائش کرتی ہے کہ کون شیطانی شبہات کا شکار رہتا ہے اور کون ایمان وایقان کا بلند مقام حاصل کرتا ہے ورنہ ابتدا ہی سے آیات محکمات نازل کی جا سکتی تھیں)۔

اللہ کی کوئی بات حکمت سے خالی نہیں، دنیا میں سب کو خیر وشر کے درمیان انتخاب کا اختیار دیا انبیاء علیہم السلام تبلیغ حق میں سرگرم ہیں شیطان اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتا، لوگوں کے دلوں میں شبہ ڈالتا رہتا ہے، اس کو یہ ڈھیل اس لیے ہے۔

۵۳۔ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۙ

تاکہ جن کے دلوں میں بیماری ہے (جو لوگ تذبذب اور الجھن میں پڑتے ہیں اور حق کو قبول کرنے میں تردد کرتے رہتے ہیں) اور جن کے دل سخت ہیں ان کی ان شیطانی شبہات سے آزمائش کرے۔ اور بلاشبہ ظالم اپنی مخالفت میں بہت دُور جا پڑے ہیں۔

۵۴۔ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور یہ اس واسطے (بھی) ہے کہ جن کو (اللہ نے) دین کی سمجھ دی ہے (ان کی بھی مزید آزمائش ہو جائے اور) وہ (خوب) جان لیں کہ وہ (وحی جو آپ پر نازل ہوتی ہے) آپ کے پروردگار کی طرف سے حق ہے پھر اس پر ایمان لائیں پھر (اس ایمان کے فیض سے) ان کے دل اس (رب) کے سامنے عاجزی کریں اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں بے شک اللہ ان کو راہِ ہدایت دکھا دیتا ہے۔

۵۵۔ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝

اور (رہا حق وباطل کا فیصلہ تو) منکرینِ (حق) کو اس میں ہمیشہ شبہ ہی رہے گا یہاں تک کہ قیامت ان پر ناگہاں آ پہنچے گی یا (دنیا ہی میں) ایک ایسے دن کی آفت ان پر آ پڑے جس میں ان کے لیے کوئی خیر وبرکت نہ ہو۔

Marfat.com

قیامت کا دن تو بہر حال آئے گا اور یہ وہ دن ہوگا کہ سب اللہ کے سامنے ہوں گے کسی کی ظاہری اور مجازی حکومت بھی نہ رہے گی، اور سب فیصلے ہو جائیں گے۔

۵۶۔ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○

اس دن اللہ ہی کی حکومت ہوگی (وہ اللہ کا دن ہوگا وہ اس دن حق و باطل کا) ان میں فیصلہ کر دے گا۔ پس جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔

۵۷۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ ع ۹ ۱۴

اور جو لوگ منکر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہی رہے، تو ان کے لیے ذلت والا عذاب ہوگا (جو نہایت رسوا کن اور سخت ہوگا)۔

آٹھواں رکوع

اللہ کے انعام، اس کی قدرت و حکمت کا بیان جاری ہے، اس کے بعد بھی جو انکار ہی پر تلا رہے وہ خالق کائنات کا انکار کر کے خود اپنے پر ظلم کر رہا ہے۔ اللہ سب کی تعریفوں سے غنی اور بے نیاز ہے۔

۵۸۔ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑا پھر وہ مارے گئے یا مر گئے تو یقیناً اللہ ان کو اچھی روزی دے گا (جو نہ منقطع ہونے والی ہوگی نہ اس کے لیے کسی قسم کی تکلیف ہی اٹھانا پڑے گی) اور بے شک اللہ ہی ہے جو سب سے بہترین رزق دینے والا ہے۔ (ایسا رزاق ہے جو اپنے دامن خیر سے وابستہ کرتا اور لطفِ دید سے نوازتا ہے)۔

۵۹۔ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ○

(اور اللہ) یقیناً ان (مومنین کو) ایسے مقام میں داخل کرے گا جسے وہ (بہت) پسند کریں گے، اور بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے (وہ خوب جانتا ہے کہ کون کس چیز سے خوش ہوگا)، بڑا تحمل والا (بھی) ہے (لوگوں کو اصلاح حال کا موقع دیتا رہتا ہے فوراً غلطی پر نہیں پکڑتا یا یوں سمجھیے کہ علم سے ہماری لغزشوں کو جانتا اور حلم سے درگذر کرتا ہے)

۶۰۔ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا

یہ (جو مقرر ہو چکا وہ تو ہو کر رہے گا) اور (اس دنیا میں بھی) جو شخص (کسی

Marfat.com

عُوقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيۡهِ لَيَنۡصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ ○

دوسرے کو اتنی ہی) تکلیف پہنچائے جتنی تکلیف (اس شخص سے) اسے پہنچی اور پھر اس پر زیادتی کی جائے تو اللہ اس (مظلوم) کی ضرور مدد کریگا، بیشک اللہ بڑا درگزر کرنے والا بخشنے والا ہے (اللہ اس طرح بندوں کو عفو اور درگزر کی تعلیم فرماتا ہے تاکہ معاشرہ سدھرے اور زندگی سنورے)۔

۶۱- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَيُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ ○

یہ (تغیر و تبدل) اس لیے ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں - (یہ دنیا تغیرات ہی سے عبارت ہے، لیکن خالق کائنات کے لیے مظلوم کی مدد کرنا مومن کو غلبہ بخشنا کوئی بڑی بات نہیں) اور بے شک اللہ سب کچھ سنتا (اور) دیکھتا ہے (کفار کے طعنے مظلوم کی فریاد سب سنتا ہے اور سب کے احوال سے واقف ہے وہ وقت دُور نہیں کہ اسلام کی روشنی عالم میں پھیل جائے)۔

۶۲- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ هُوَ الۡبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ ○

یہ (غلبہ جو اسلام کو حاصل ہوا اور ہوگا) اس واسطے ہے کہ وہی سچا اللہ ہے (جسے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رب کہا ہے) اور اس کے سوا جس کو یہ لوگ (اپنا خدا بنا کر) پکارتے ہیں وہ (سراسر لغو) باطل ہے اور اللہ ہی تو بڑی شان والا سب سے بڑا (اور برتر) ہے۔

اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں سب کچھ اس کی مشیت کے تابع ہے اور اے مخاطب

۶۳- اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصۡبِحُ الۡاَرۡضُ مُخۡضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيۡفٌ خَبِيۡرٌ ○ج

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا جس سے زمین سرسبز ہو جاتی ہے، بیشک اللہ باریک بیں (اور) خبردار ہے (جانتا ہے کہ کس زمین میں کتنی استعداد ہے کس میں سبزہ اگتا ہے اور کون بنجر ہے جو حالت زمین کی ہے وہی قلوب انسانی کی بھی ہے - جب عرب کی خشک سرزمین پر اسلام کی شادابیاں ظاہر کرنا چاہے گا اس کے لیے ویسے ہی اسباب مہیا کر دے گا)۔

سب اس کے محتاج ہیں وہ سب سے بے نیاز۔

۶۴- لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ

اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے (کوئی کسی معاملہ میں اس کا مزاحم نہیں ہوسکتا - ہر چیز اس کے تابع فرمان ہے) اور اللہ ہی بے نیاز

Marfat.com

ع الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ○ اور لائق حمد و ثنا ہے۔
۱۵

نواں رکوع

اس کی قدرت کی نشانیاں آشکارا ہیں، یہ انسان پر اس کی کرم فرمائیاں ہیں، وہی جلاتا ہے، وہی مارتا ہے، پھر بھی اسی کے باب میں لوگ جھگڑتے ہیں، اس کے سوا دوسروں کی بندگی کرتے ہیں اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ اس تکذیبِ حق اور کفرانِ نعمت کا بدلہ سوائے دوزخ کے اور کیا ہو سکتا ہے۔

۶۵- اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

کیا تو نے نہیں دیکھا (اس بات پر غور نہیں کیا) کہ جو کچھ زمین میں ہے اور جو جہاز سمندر میں اس کے حکم سے چلتے ہیں۔ سب کو لوگوں کے تابع فرمان کر دیا ہے اور (یہ اسی کی ذات ہے جس نے) آسمان کو زمین پر گر پڑنے سے روک رکھا ہے سوائے اس کے کہ اسی کا حکم ہو جائے (تو آسمان بھی زمین پر پھٹ پڑے) بے شک اللہ لوگوں پر نہایت شفیق (اور) مہربان ہے۔

۶۶- وَهُوَ الَّذِىْۤ اَحْيَاكُمْ ؗ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ○

اور وہی ہے جس نے تم کو زندگی بخشی پھر تم کو موت دے گا پھر تم کو (قیامت کے دن) زندہ کرے گا بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے (کہ اللہ کی نعمتوں کی قدر نہیں کرتا)۔

انسان کو اپنے رب کا شکر گزار ہونا چاہیے تھا شکر گزاری یہی تھی کہ اپنے خالق کی اس کے بتائے ہوئے طریقہ پر عبادت کرتا، سب انبیاء علیہم السلام نے ایک ہی اللہ کی عبادت سکھائی۔ طریقے مختلف تھے۔ اب ظہور اسلام کے بعد طریقہ شکر گزاری اتباع سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

۶۷- لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِى الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ○

ہم نے ہر امت کے لیے ایک راہ عبادت مقرر کر دی ہے جس پر وہ چلیں اب آپ کی تشریف آوری کے بعد، لوگوں کو آپ کے اس (وحی الٰہی کے) معاملے میں جھگڑنا نہ چاہیے (کم از کم یہی سمجھیں کہ یہ بھی اللہ کی دی ہوئی شریعت ہے پھر تبلیغ نبی سے ان کے دل نرم ہو جائیں گے اور قبولیت کی استعداد بھی پیدا ہو جائے گی)، بہر حال آپ (ان کو) اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں۔ بلاشبہ آپ ہی صحیح ہدایت پر ہیں۔

Marfat.com

۶۸- وَإِنْ جٰدَلُوكَ فَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ○

اور اگر وہ (نہ مانیں)، آپ سے جھگڑنے لگیں تو آپ فرما دیجیے کہ جو تم کرتے رہتے ہو اللہ خوب جانتا ہے

۶۹- اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ○

اللہ تمہارے درمیان ان باتوں میں جن میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔

۷۰- أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذٰلِكَ فِي كِتٰبٍ ۗ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ○

(اے مخاطب) کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان و زمین میں ہے، بلا شبہ یہ (سب) اس کی کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا) ہے۔ بے شک یہ (سب کچھ) اللہ کے لیے آسان ہے۔

۷۱- وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ نَّصِيرٍ ○

اور (کافر) اللہ کے سوا اس چیز کی پرستش کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی سند نہیں نازل فرمائی، اور نہ ان کے پاس (خود) کوئی اس کی خبر ہے (کہ وہ نقلی یا عقلی دلائل سے ثابت کر سکیں کہ یہ چیزیں قابلِ پرستش ہیں) اور (قیامت کے دن ان) ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

۷۲- وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۗ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمُ ۗ النَّارُ ۗ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○ ع ۹ ۸ ۱۶

اور جب ان (کافروں) کو واضح آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو (ان کو قبول کرنے اور حق کو پا کر خوش ہونے کے بجائے ان کے چہرے بگڑ جاتے ہیں اور) آپ ان منکروں کے چہروں پر ناخوشی (کے آثار) دیکھیں گے (یہی نہیں بلکہ) قریب ہے کہ جو لوگ ہماری آیتیں پڑھ کر انہیں سناتے ہیں یہ ان پر حملہ کر دیں۔ (اے رسول ان سے) آپ فرما دیجیے کیا میں تم کو اس (طیش و غضب) سے بھی ایک بری چیز بتاؤں۔ وہ آگ ہے (دوزخ کی آگ) جس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے۔ اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔

دسواں رکوع

یہ اس سورہ کا آخری رکوع سورت کا نچوڑ و خلاصہ ہے، اللہ کے سوا نہ کوئی لائق عبادت ہے اور نہ

Marfat.com

کسی میں کوئی طاقت و قدرت جو ایک مکھی تک پیدا کر سکے، اس کو خالق سمجھنا کیسی نادانی و جہل ہے جیسے بت پرست بودے ویسے ہی ان کے بت بھی بودے اور کمزور ہیں ۔ اللہ کی قدرت اور غلبہ کے سامنے جلیل القدر انبیاء اور فرشتے بھی مجبور ہیں، وہی سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے، اور ہر ایک کے حال سے باخبر ہے، سب کو اسی کے سامنے حاضر ہونا ہے ۔ قیامت برحق ہے ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کلمۂ طیّبہ پر دل و جان سے ایمان لانے والے ہی مومن ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا دین ان پر آسان فرمایا ۔ اسی نے ہم کو مسلمان فرمایا ۔ یہ پیارا نام اسی کا دیا ہوا ہے اور پھر قرآن سے نوازا ۔ جو سرتاپا ہدایت، رحمت اور نور ہے ۔ تاکہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے عقیدہ اور اعمال پر شاہد ہوں اور آپ کی امّت، لوگوں کے احوال کی شاہد رہے ۔ اور ایمان والوں کا طریقہ کار یہی ہے کہ نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں اور اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑے رہیں اور یقین رکھیں کہ ان کا پیارا رب بہرحال ان کا معاون اور مددگار ہے "ھو مولٰکم فنعم المولٰی ونعم النصیر" یہی تصوّر ان کی زندگی کا سہارا عافیت کا اثاثہ ہے۔ اس مالک حقیقی کے سامنے سرنیاز خم کرنے والا کبھی مایوس و ناکام نہیں ہوتا۔ اللہ کی نصرت اس کے ساتھ رہتی ہے اور وہ فلاح پاتا ہے ۔

۷۳۔ يَاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ○

اے لوگو ۔ ایک مثال بیان کی جاتی ہے (جو بالکل واضح ہے اور ہر طرح باآسانی سمجھ میں آجانے والی ہے) پس اس کو (غور سے) سنو ۔ کہ جن (معبودوں) کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی (تک) ہرگز پیدا نہیں کر سکیں گے اور اگرچہ اس (چھوٹی سی چیز کے پیدا کرنے) کے لیے سب کے سب جمع ہو جائیں ۔ اور (پیدا کرنا تو الگ رہا) اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو اس کو اس سے چھڑا (تک) نہ سکیں گے (بات یہ ہے کہ جیسے ان معبودوں کے) طالب بودے (اور کمزور) ہیں ویسے ہی (ان کے) مطلوب ۔ (جیسے یہ کافر گئے گزرے ہیں ایسے ہی ان کے بت بھی) ۔

۷۴۔ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○

(ان بدنصیب کافروں نے) اللہ کی قدر نہ جانی جیسی (جاننا) چاہیے تھی (یا کم از کم اس کی عظمت سے انکار نہ کرتے اور اس کا ہمسر نہ ٹھہراتے ۔ بہرحال اللہ کو ان کی عبادت کی ضرورت نہیں بلکہ خود بندہ کو اپنی بھلائی کے لیے اس رشتہ بندگی کو قائم رکھنے کی ضرورت ہے) بے شک اللہ (تو) بہت زور آور (اور) غالب ہے ۔

Marfat.com

وہ اپنا پیغام بندوں تک اپنے رسولوں کے ذریعہ پہنچاتا ہے۔ اور اس کی عظمت کا جو جتنا قدر دان ہے اتنا ہی وہ اللہ سے قریب ہے۔

۷۵۔ اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌۚ۝

اللہ فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے پیغام پہنچانے والے چن لیتا ہے۔ بے شک اللہ (سب کی) سنتا (اور) دیکھتا ہے۔

چونکہ کفار نے کہا تھا کہ رسول بشر کیسے ہو سکتا ہے۔ اس لیے ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی کہ فرشتوں اور انسانوں میں اللہ جسے چاہتا ہے اس جلیل القدر منصب پر فائز کرتا ہے فرشتوں میں جبرائیل اور انسانوں میں جملہ انبیاء علیہم السلام اس کی مثال ہیں۔

۷۶۔ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ۝

(اللہ تعالیٰ) جانتا ہے جو کچھ ان (فرشتوں اور رسولوں) کے آگے اور جو ان کے پیچھے ہے (وہ بھی اپنے اختیار سے نہیں اللہ ہی کے اختیار سے کام کرتے ہیں) اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کا رجوع ہے۔

اب مومنوں سے خصوصی خطاب ہے۔

۷۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝ (السجدة عند الشافعی)

اے ایمان والو (تم دنیا میں ایک منتخب مقام رکھتے ہو عبادت تمہارا اشعار ہے) تم رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور (دیگر) نیکیاں کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (اللہ کی پناہ میں آجاؤ)۔

۷۸۔ وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِىْ هٰذَا لِيَكُوْنَ

اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے (تم اس کے ہو) اس نے تم کو پسند فرمایا ہے اور تم پر دین میں کوئی تنگی (روا) نہ رکھی (بلکہ تمہارا دین اپنے جلو میں وہ عالمگیر وسعتیں لیے ہوئے ہے جو ملت ابراہیمی کا طرۂ امتیاز ہے۔ ضروری ہے کہ وہی اخلاص وہی صبر و شکر وہی جدوجہد، وہی سعی پیہم تمہارا بھی شعار ہو یہی) تمہارے باپ ابراہیم کا دین (ہے) (اللہ نے ان کو مسلمان فرمایا ہے اللہ نے تمہارا نام (بھی) اگلی کتابوں اور اس (قرآن پاک) میں مسلمان رکھا ہے (تم جانتے ہو یہ کیوں ہے اس لیے تاکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے رسول اللہ صلی

Marfat.com

الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا
شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖ فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا
بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ
الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۟ ع ١٧

اللہ علیہ وسلم تک ایک گھر ایک قبلہ ایک دین قرار دیا جائے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو (تمہارا نگران حال ہو) اور تم لوگوں پر (ان کے اعمال کے متعلق قیامت کے دن اللہ کے سامنے) گواہی دو (تم مسلمان ہو تم حق پر ہو تم ہی سچے گواہ بن سکتے ہو۔ اپنے اس مقام پر فائز رہو) پس نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ (کی رسی) کو مضبوط پکڑے رہو۔ وہی تمہارا مولیٰ (تمہارا کارساز) ہے پس کیا ہی اچھا مولی اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

Marfat.com

پارہ نمبر ۱۸

قَدْ اَفْلَحَ

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ

مکّی ایک سو اٹھارہ آیتیں چھ رکوع

گزشتہ سورہ مومنوں سے خصوصی خطاب پر ختم ہوا تھا، ان کو ان کا مقام بتایا گیا۔ دین و دنیا میں ان کی سربلندی کا ذریعہ اللہ کی بندگی، حق گوئی اور حق جوئی کو قرار دیا گیا۔ ان کو پسندیدگی کی خلعت سے نوازا گیا۔ دیگر امتوں کے لیے انہیں گواہ قرار دیا گیا۔ اس سورہ میں بتایا جا رہا ہے کہ مومن کون ہیں ان کی صفات کیا ہیں ان کی پندرہ نشانیاں یہاں بیان ہو رہی ہیں۔ یا یوں سمجھو کہ مومن نے اللہ کو سمجھا کہ میرا مولیٰ اور میرا مددگار ہے۔ جب یہ ہو گیا تو اس کے لیے منشور آ رہا ہے بندہ مومن اپنے رب کی حمد میں مصروف ہے، اللہ تعالیٰ اپنے کلامِ پاک میں جگہ جگہ اس کے صفات کا ذکر فرماتا ہے۔ یہ صفات کسی خاص عدد پر محدود نہیں۔

سورہ "قد افلح المومنون" کی بشارتوں سے شروع ہوتا ہے ان کے صفات و استقامت کا ذکر کرتے ہوئے بہترین مومنین یعنی انبیاء علیہ السلام کی مثالیں دے کر ہر مومن کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور سورہ کے اختتام پر یہ بتاتے ہوئے کہ کافر کے نصیب میں ہرگز فلاح نہیں، مومن کو وہ دعا سکھائی جاتی ہے جو اس کو اللہ کے دامنِ رحمت سے ہمیشہ ہمیشہ وابستہ رکھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ یقیناً ایمان والے (اپنی) مراد کو پہنچے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔

۲۔ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○ جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں (اللہ کے ہو کر اسی کی طرف لگے رہتے ہیں)۔

۳۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ اور جو بیکار (و بیہودہ) باتوں پر (ذرا) دھیان نہیں کرتے (ان سے منہ موڑے کنارہ کش رہتے ہیں)۔

۴۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ○ اور جو زکوٰۃ دیا کرتے ہیں (اپنے مال، جسم اور قلب کو پاک کرنے میں لگے رہتے ہیں)۔

Marfat.com

۵۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ
اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں (اپنی خواہشات اور خیالاتِ باطلہ کو انتہائی صبر کے ساتھ روکتے اور اپنے کو ہر برائی سے بچاتے ہیں)

البتہ اگر نفس کی جائز طور پر کچھ خواہشیں پوری کریں تو ان پر الزام نہیں۔

۶۔ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ
مگر اپنی بیویوں یا (باندیوں سے) جو ملک ہوتی ہیں پس (ان کے پاس جانے ہیں) ان پر کچھ الزام نہیں۔

۷۔ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ
پھر جو اس کے علاوہ (لذت نفس کے لیے کوئی اور راہ ڈھونڈھے) کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

۸۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ
اور (مومن وہ ہیں) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد سے خبردار رہتے ہیں۔ (ایسے ہی جیسے کہ ایک چرواہا اپنے گلہ کی نگہبانی اور خبرگیری میں مستعد رہتا ہے)۔

۹۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۘ
وقف لازم
اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں (جن کے دل میں نماز کا کھٹکا لگا رہتا ہے گویا نماز ان کے دل میں اتر گئی ہے)

نماز، یعنی قربِ الٰہی کی اس محبت کے باعث انہیں انبیاء علیہم السلام کی میراث عطا ہوتی ہے، یعنی حُبِّ مولا اور خدمتِ خلق۔

۱۰۔ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ
یہی لوگ وارث ہونے والے ہیں

۱۱۔ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝
جو (آخرت میں) جنت فردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ کی معرفت کے حاصل کرنے کے دو ذرائع ہیں ایک انفس، یعنی خود اپنی ذات، ایک آفاق یعنی یہ کائنات، انسان خود اپنی تخلیق پر غور کر کے اپنے تغیر حال پر نظر جمائے تو اپنے رب کی عنایات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اسی طرح اگر کائنات پر نظر ڈالے جس سے خود اس کی زندگی و حیات وابستہ ہے تب بھی اللہ کے انکار کی گنجائش نہیں رہتی لیکن ہر انسان مومن نہیں ہوتا، انسانوں میں انس والوں کے ساتھ بھول ہیں

فردوس = وہ ٹھنڈی چھاؤں کی جنت ہے جہاں گویا رضائے الٰہی کا ایک تبسم الطاف کریمانہ کے ساتھ سایہ فگن ہو گا۔

Marfat.com

پڑے ہوئے لوگوں کی بھی کثیر تعداد ہے، جو اللہ رسول، آخرت پر ایمان نہیں لاتے، تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ ان کے انکار سے خود ان ہی پر تباہی آئی اس کی خدائی میں فرق نہ آیا، یہاں ان کا بیان پھر ہو رہا ہے تاکہ مومن کے ایقان میں اضافہ ہو۔ وہ ترقی کے مدارج طے کرلے اور یہ واقعات عوام کے لیے موجب ہدایت ہوں۔

۱۲- وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝

اور بے شک ہم نے انسان کو مٹی کے (مختلف و منتخب اجزاء کے خلاصے اس کے) جوہر سے پیدا کیا۔

۱۳- ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝

پھر ہم نے اسے ایک محفوظ مقام (رحم مادر) میں نطفہ بنا کر رکھا۔

۱۴- ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝

پھر ہم نے اس نطفے کا جما ہوا خون بنا دیا پھر اسی جمے ہوئے خون کو ایک گوشت کی بوٹی بنا دیا، پھر اسی بوٹی سے ہڈیاں بنائیں اور پھر ہڈیوں پر گوشت (پوست) چڑھایا، پھر اس کو (اسی طرح بتدریج ایک صورت عطا کر کے اس میں روح حیات پھونک دی اور) نئی صورت میں (انفرادیت کے ساتھ) اٹھا کھڑا کیا۔ پس بڑی برکت والا ہے (وہ) اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (کہ ہر انسان دوسرے سے مختلف اور اس ایک یکتا یگانہ کی قدرت و حکمت کا شاہد ہے)۔

۱۵- ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝

پھر (یہ بھی یاد رکھو کہ) تم اس کے بعد مرو گے۔

۱۶- ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝

پھر تم قیامت کے دن اٹھا کھڑے کیے جاؤ گے۔

اب ذرا اس کائنات پر نظر ڈالو

۱۷- وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝

اور یقیناً ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے اور ہم (اپنی) خلقت سے غافل نہیں ہیں (اس میں ادھر بھی اشارہ ہے کہ جو کوئی ترقی کے مراتب طے کرنا چاہتا ہے، اللہ کے سات صفات: حیات، علم، ارادہ، قدرت سمع، بصر، کلام سے اللہ کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ اس کی مدد فرماتا ہے ساتوں مراتب طے کراتا ہے)۔

وہ اس کی روحانی اور جسمانی بالیدگی کے اسباب مہیا فرماتا ہے۔

Marfat.com

۱۸۔ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ
فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ
ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ ۝

اور ہم نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی برسایا۔ پھر اس کو زمین میں ٹھہرا دیا (جو زمین کی گہرائیوں میں چشموں اور کنوؤں میں محفوظ ہے اور انسان کی ضروریات کا کفیل ہے) اور ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کو نابود کر دیں (اور انسان کو ایک بوند پانی میسّر نہ ہو)۔

آخر اسی پانی سے روئیدگی ہے

۱۹۔ فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّاتٍ مِنْ
نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَكُمْ فِيهَا
فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝

پھر اسی (بارش) سے ہم نے تمہارے لیے کھجور اور انگوروں کے باغ اگائے جس میں تمہارے لیے کثرت سے میوے پیدا ہوتے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو۔

کیا یہ سب کچھ اللہ کی قدرت کی نشانیاں نہیں۔

۲۰۔ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ
تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ
لِلْآكِلِينَ ۝

اور (وہ زیتون کا) درخت (بھی ہم ہی نے پیدا کیا) جو طور سینا پر پیدا ہوتا ہے (جو عجیب صفات کا حامل ہے وہ اپنے اندر) تیل لیے ہوئے اگتا ہے۔ (جو انسان کی بے شمار ضروریات کو پورا کرتا ہے، جو جلانے سے لے کر کھانے تک کے کام میں آتا ہے) اور (گویا وہ) کھانے والوں کے لیے سالن (بھی) لیے ہوئے ہے۔ (اس میں وہ روٹی ڈبو کر کھاتے ہیں)۔

اور انسان و نباتات کے بعد ذرا حیوانوں کو دیکھو کیا یہ چوپائے تمہیں اپنے خالق کی ربوبیت کی طرف زبانِ حال سے دعوت نہیں دے رہے ہیں۔

۲۱۔ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ
نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ
فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا
تَأْكُلُونَ ۝

اور تمہارے لیے چوپایوں میں بھی (ہماری قدرت و حکمت کی) نشانی ہے۔ ہم تم کو ان کے پیٹ کی چیز (یعنی دودھ) پینے کو دیتے ہیں اور تمہارے لیے ان میں بے شمار فائدے ہیں اور ان میں سے (بعض کو) تم کھاتے بھی ہو۔

۲۲۔ ع وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝ ع

اور (خشکی میں) ان (چوپایوں) پر اور (تری میں) کشتیوں پر تم سوار ہوتے ہو۔

(گویا اللہ نے تمہارے لیے اپنے فضل و کرم سے زیست بسر کرنے کی بے شمار راہیں پیدا کیں اور کھول دی ہیں)۔

Marfat.com

دوسرا رکوع

شکر گزار بندوں کے لیے یہی کشتی رحمت سفینۂ نجات بن جاتی ہے حضرت نوح
کے واقعہ کو یاد کرو۔

۲۳۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ
فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا
تَتَّقُوْنَ ○

اور بے شک ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ تو انہوں نے ان سے کہا۔ اے میری قوم تم اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں کیا تم کو خوفِ (خدا) نہیں (کہ دوسروں کو اس کا شریک بناتے ہو)

۲۴۔ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ
يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ ۖ
مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا
الْاَوَّلِيْنَ ○ ۚ

پس ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ (لوگو تم اس شخص کی طرف التفات نہ کرو) یہ تمہارے جیسا ایک انسان ہی تو ہے۔ جو (اپنے کو نبی بتا کر) تم پر برتری حاصل کرنا چاہتا ہے اور اللہ اگر (نبی ہی بھیجنا) چاہتا تو کوئی فرشتہ اتارتا (آدمی کا نبی ہو کر آنا تو عجیب بات ہے) ہم نے تو اپنے پہلے باپ دادوں سے یہ سنا نہیں (کہ انسان بھی نبی ہوتا ہے)

۲۵۔ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ
فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ○

یہ تو بس ایک دیوانہ آدمی ہے پس کچھ مدت تک اس کا انتظار کرتے رہو (تاکہ وہ اپنے ہوش و حواس میں واپس آجائے پھر اس قسم کا دعویٰ نہ کرے گا)۔

نو سو سال سے زائد تبلیغ کے بعد کفار کے اس انکارِ حق پر حضرت نوح کو رنج ہوا اور اپنے رب کے سامنے فریاد کی۔

۲۶۔ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ○

عرض کی اے میرے رب تو میری مدد فرما کہ انہوں نے میری تکذیب کی (بظاہر یہ حق پر مائل ہونے والے نہیں دوسروں کو بھی خراب ہی کریں گے)۔

ایمان والوں کی دعا میں بڑا اثر ہوتا ہے یہاں مومنین کے ذیل میں انبیاء کا ذکر ہے کہ بہترین مومن وہی ہیں

Marfat.com

۲۷۔ فَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَآءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ ۙ فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوٓا ۖ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ○

پس ہم نے ان کی طرف وحی کی کہ ہماری آنکھوں کے سامنے (ہماری نگرانی میں) اور ہمارے حکم سے ایک کشتی بناؤ، پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچے اور تنور (سے پانی) ابلنے لگے تو (حیوانات کے) ہر جوڑے میں سے دو دو اس (کشتی) میں رکھ لو اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی (یعنی گھر والے جو اہلِ ایمان ہوں اور تمام مومنین کو بھی بٹھا لو) سوائے ان کے جن پر (غرق ہونے کا) حکم پہلے ہی (صادر) ہو چکا ہے (خواہ وہ کافر تمہارے کنبہ ہی میں سے کیوں نہ ہو) اور ایسے کافروں (کی نجات) کے متعلق ہم سے کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ سب غرق کیے جائیں گے (ان کا ڈوبنا یقینی ہے)۔

مومن کی دعا ہی سفینہ نجات ہے، مومن طوفان میں ہو یا حالتِ امن میں اس کی تسبیح اللہ کی حمد، اس کا سرمایۂ حیات اللہ کی یاد ہے۔

۲۸۔ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○

پھر جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی میں بیٹھ جائیں تو (اللہ کا احسان ماننا اور) کہنا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو ان ظالموں سے نجات بخشی۔

۲۹۔ وَقُل رَّبِّ أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ○

اور عرض کرنا کہ اے میرے پروردگار تو مجھے برکتوں کی جگہ پر اتار، اور تو بہترین اتارنے والا ہے (ہمیں اس منزل میں قرار دے جو بہترین منزل ہے۔ تو خیر ہے اور خیر کی منزل میں اتار)۔

نوح کا قصہ یا واقعہ بیان کرنا منظور نہیں بلکہ اس کے ماحصل کی طرف اشارہ ہے۔

۳۰۔ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ○

بے شک اس (قصہ) میں (اللہ کی قدرت و حکمت کی بے شمار) نشانیاں ہیں اور ہم (اپنے بندوں کی) آزمائش کیا کرتے ہیں۔

حضرت نوح کی قوم پر کیا منحصر ہے، اس کے بعد عاد یا ثمود کی بھی آزمائش ہوئی ان کا واقعہ بھی گزر چکا ہے۔

Marfat.com

۳۱- ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۚ

پھر ہم نے ان کے بعد ایک اور امت پیدا کی۔

۳۲- فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ ع ۲

پھر ان ہی میں سے ان میں ایک رسول بھیجا (جن کی تعلیم بھی یہی تھی) کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم ڈرتے نہیں (کہ تمہارا حشر کیا ہوگا)۔

تیسرا رکوع

مومنوں کے صفات کے بیان سے پہلا رکوع شروع ہوا تھا۔ ان کی چند صفات کا ذکر کیا گیا، جو ان کے وارث جنت ہونے کے ضامن ہیں، پھر عوام کو ان مومنوں کے عقیدہ توحید کی طرف دعوت دینے کے لیے ان کی توجہ انفس و آفاق کی طرف مبذول کرائی گئی ان قوموں کا حال بیان ہوا جو منکر ہوگئیں۔ اس سلسلہ میں خصوصیت کے ساتھ حضرت نوح کا ذکر ہوا کہ انہیں کے سفینۂ نجات میں مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے منزل خیر و برکت تک پہنچایا اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت "خیر المنزلین" کا ذکر آیا۔ مومنوں کے رہنما انبیاء علیہم السلام کا ذکر، اس تیسرے رکوع میں بھی جاری ہے، ان ہی کے تعلق سے بندۂ مومن مومن ہے اور فلاح پاتا ہے اور ان ہی کے انکار سے لوگ تباہ ہوتے ہیں۔

۳۳- وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ ۙ

اور ان (ثمود کے نبی یعنی صالح) کی قوم کے سردار جو کافر تھے، اور آخرت کے آنے (اللہ کے سامنے حاضر ہونے) کو جھٹلانے والے تھے اور ہم نے ان کو دنیا کی زندگی میں چین (و آرام بھی) دے رکھا تھا کہنے لگے کہ یہ (نبی) تو کچھ نہیں مگر تم جیسا ایک آدمی ہے، جس قسم کا کھانا تم کھاتے ہو ویسا کھانا وہ کھاتا ہے اور جس قسم کا (پانی) تم پیتے ہو وہی وہ پیتا ہے (جب تمہاری طرح کھاتا پیتا اٹھتا بیٹھتا، چلتا پھرتا ہے تو پھر یہ نبی کیسے ہوسکتا ہے)۔

۳۴- وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ ۙ

اور اگر تم نے اپنے جیسے آدمی کی اطاعت قبول کرلی تب تو تم (ہی) گھاٹے میں رہے (کہ خواہ مخواہ اپنی آزادی اس کے سپرد کردی اور اس کے غلام بن گئے)۔

ان کے اعتراضات کی بوچھار جاری رہتی ہے کہتے ہیں۔

Marfat.com

۳۵- اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ○
کیا (نبی) تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ تم جب مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تو تم (پھر) نکالے جاؤ گے (ایسا نہیں ہو سکتا کہاں ہو سکتا ہے)

۳۶- هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ○
بہت دُور، بہت دُور (بعید از عقل و قیاس) ہے وہ بات جو تم سے کہی جاتی ہے۔

۳۷- اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ○
بات کچھ نہیں سوائے اس کے کہ یہی دنیا کی زندگی ہے کہ (اسی دنیا میں) ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم کو پھر اُٹھنا (اٹھانا) نہیں۔

رہا حضرت صالح کا قولِ آخرت

۳۸- اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ نِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِیْنَ ○
تو وہ بھی (تمہاری ہی طرح) ایک آدمی ہے جس نے خدا پر بہتان باندھا ہے اور ہم تو اس کو ماننے والے نہیں (ہم تو اس کو سچا نہیں سمجھتے)۔

کفار انبیاء علیہم السلام کی صداقت، ان کے پیغامِ حق کو جھٹلاتے رہے۔ دنیا کو حق و باطل کی آزمائش ہی کے لیے بنایا گیا ہے نہ اس لیے کہ باطل ہی کو فروغ رہے۔ جب قومیں انکار کی آخری حد کو پہنچ جاتی ہیں تو مومنوں کے سردار انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ دعا کے لیے بارگاہِ رب العزت میں اُٹھ جاتے ہیں چنانچہ

۳۹- قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ○
(پیغمبر صالح نے) التجا کی اے میرے رب میری مدد فرما کہ انہوں نے مجھ کو جھٹلایا (یہ اپنے کفر سے ہٹنے والے نہیں)

۴۰- قَالَ عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ ○
(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے نبی وقت آگیا ہے) بس تھوڑے ہی دنوں میں (ایسا عذاب آئے گا کہ) ایک صبح یہ پشیمان ہو کر رہ جائیں گے۔

۴۱- فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○
چنانچہ (ایسا ہی ہوا اور) ان کو ایک سخت آواز نے وعدۂ برحق کے مطابق آپکڑا تو ہم نے ان کو (ہلاک کر کے) خس و خاشاک (کی طرح پامال) کر دیا پس (خوب سمجھ لو کہ) ظالموں کے لیے (اللہ کی رحمت سے) دوری ہے (ان پر اللہ کی لعنت ہے)۔

قوم ثمود کے بعد بھی دیگر قومیں آباد کی گئیں انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری رہا جب

Marfat.com

منکرین حق اپنی حد سے بڑھے ہلاک ہوئے کوئی طاقت انہیں عذاب الٰہی سے بچا نہ سکی۔

۴۲۔ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ پھر ہم نے ان کے بعد دیگر امتیں پیدا کیں۔

ہر قوم جس نے اپنے نبی کی تکذیب کی وہ اپنے وقت پر ہلاک ہوتی ہے۔

۴۳۔ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ نہ کوئی قوم اپنے مقرر وقت سے آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔

۴۴۔ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ پھر ہم لگاتار (ہر قوم میں فرداً فرداً) اپنے پیغمبر بھیجتے رہے (لیکن) جب بھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آتا تو (لوگوں کا طریقہ یہی رہا کہ) وہ اس کو جھٹلاتے تو (ہمارا بھی طریقہ یہی رہا کہ ان کے انکار حق کے باعث) ایک کے بعد ایک (کو ہلاک کرتے اور دوسری قوم کو) لاتے رہے۔ اور ہم نے ان (منکرین کی جماعتوں) کو (نیست ونابود کر کے انہیں دنیا کے لئے سبق آموز) کہانیاں بنا ڈالا۔ پس (خوب سمجھ لو کہ) ایمان نہ لانے والوں کے لیے (رحمت سے) دوری ہے (ان پر ہماری لعنت ہے)۔

اقوام کے جھٹلانے اور تباہ وبرباد ہونے اور انبیاء علیہم السلام کے پے در پے آنے کی مثالوں کی کمی نہیں۔

۴۵۔ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ پھر (ایک مدت کے بعد) ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور واضح دلیل دے کر بھیجا

۴۶۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۝ فرعون اور اسکے (بد دماغ) سرداروں کی طرف تو وہ (بجائے اسکے کہ ان پر ایمان لاتے ان کو بظاہر کمزور اور غریب سمجھ کر) شیخی مارنے لگے اور وہ لوگ متکبر تھے ہی۔

۴۷۔ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝ پس وہ کہنے لگے کیا ہم ان دونوں شخصوں پر جو ہمارے جیسے آدمی ہیں ایمان لے آئیں حالانکہ ان دونوں کی قوم (بنی اسرائیل) ہماری غلام ہے۔

۴۸۔ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝ غرض ان لوگوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو وہ ہلاک کر دیئے گئے۔

Marfat.com

۴۹۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ○

اور (فرعون کی ہلاکت کے بعد) بیشک ہم نے موسٰی کو کتاب (توریت) عطا کی تاکہ وہ لوگ (جن پر اللہ نے اپنا فضل فرمایا تھا یعنی بنی اسرائیل) ہدایت پائیں ۔

لیکن یہود کی نافرمانی کا نتیجہ کیا ہوا! یہود کے بعد نصارٰی کو دیکھو وہ بھی راہ حق میں ثابت قدم نہ رہے حالانکہ حضرت عیسٰی کی پیدائش خود اللہ کی قدرت کی ایک نشانی تھی ۔

۵۰۔ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ○ ع ۳ / ۱۸

اور ہم نے ابن مریم (یعنی حضرت عیسٰی) اور ان کی ماں کو (دنیا کے لیے اپنی قدرت کاملہ کی) ایک نشانی بنایا اور ان دونوں کو ایسی بلند زمین پر لیجا کر پناہ دی جو قیام (وقرار) کے قابل اور سرسبز اور شاداب تھی ۔

چوتھا رکوع

انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اللہ کی عنایات کا سلسلہ جاری رہا ہے ، انبیاء علیہم السلام کی تشریف آوری اس لیے تھی کہ وہ اپنی قوموں کو ایک اللہ کی طرف رجوع کریں اور ان میں اچھے اور برے ، حلال و حرام کی تمیز پیدا کریں ۔ آج یہ فریضہ مومنین کے سپرد ہے کہ حضور خاتم النّبیین ہیں اور ان کے اولیاء اور علماء ان کے وارث ہیں سرکار دوعالم انبیاء علیہم السلام کے سردار ، اور ان کی امت ان سب پر ایمان لانے والی اور ان کی تعلیمات کو زندہ رکھنے والی ہے ۔ گویا سب ادیان کا خلاصہ عقیدہ توحید اور اس کی مکمل تشریح اسلام ہی ہے ۔ اس رکوع میں مومنین کے آٹھ مزید اوصاف بیان کیے جارہے ہیں ۔

۵۱۔ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۭ○

(اور تمام پیغمبروں کو ایک سا حکم دیا گیا ہے یعنی) اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھایا کرو اور نیک عمل کیا کرو، جو تم کرتے ہو میں جانتا ہوں ۔

۵۲۔ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ○

اور یہ کہ تمہاری یہ امت ایک ہی امت ہے (سب کا دین اسلام ہی رہا اور تمام ادیان حق اسلام ہی کی کڑیاں ہیں گویا سب امتیں حضور ہی کی امتیں ہیں درحقیقت ایک ہی جماعت ہیں) اور (سب پیغمبروں نے یہی تعلیم دی کہ) میں (یعنی اللہ ہی) تمہارا رب ہوں پس مجھ سے ڈرتے رہو (یعنی اللہ کے احکام نظر رکھو اس کی محبت سے غافل نہ ہو تاکہ خود تم فلاح پاؤ) ۔

Marfat.com

۵۳۔ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ
كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

لیکن ان لوگوں نے آپس میں (اختلاف کر کے) اپنے دین کے الگ الگ ٹکڑے کر ڈالے (اور) سب فرقے اسی میں خوش ہیں جو ان کے پاس ہے (یہ لوگ دین کی وحدت کو نہیں سمجھتے ذاتی امتیازات پر نازاں ہیں اس لیے سرکار دوعالم پر ایمان نہیں لاتے)۔

۵۴۔ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى
حِيْنٍ ۝

پس (اے حبیب) آپ بھی ان کو ایک خاص وقت تک ان کی غفلت (گمراہی) میں پڑا رہنے دیجئے۔

۵۵۔ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ
مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝

کیا (یہ لوگ) یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو ان کو (دنیا میں) مال اولاد دیتے چلے جا رہے ہیں

۵۶۔ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ
لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝

(تو گویا) ہم ان کے لیے خیر کی فراہمی میں جلدی کر رہے ہیں (نہیں یہ بات نہیں۔ یہ ان کی آزمائش ہے یا ان کو ڈھیل دی جا رہی ہے) بلکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں (اپنی غفلت میں مدہوش ہیں جہل نے ان کی عقل و شعور پر پردے ڈال دیئے ہیں)۔

آپ ان کا غم نہ کریں آپ کے لیے آپ کے پسند کیے ہوئے، چھنے ہوئے مومن کافی ہیں جن کے سینوں میں آپ کے رب کی محبت موجزن ہے۔

۵۷۔ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ
رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝

بیشک (مومن وہی ہیں) جو اپنے پروردگار کی ہیبت سے (ہمیشہ) ڈرتے رہتے ہیں (ان کے قلوب اس کے تصور سے لرز جاتے ہیں)۔

۵۸۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
يُؤْمِنُوْنَ ۝

اور (یہ وہ لوگ ہیں) جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں (اس کے کلام، اس کے پیغمبر اس کی نشانیوں پر یقین رکھتے ہیں)۔

۵۹۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا
يُشْرِكُوْنَ ۝

اور (یہ وہ ہیں) جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو (کبھی) شریک نہیں کرتے۔

۶۰۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ
وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝

اور (یہ وہ ہیں) جو جتنا دے سکتے ہیں (اللہ کی راہ میں) دیتے رہتے ہیں (یعنی جو اللہ ان کو دیتا ہے وہ اس میں سے دوسروں کو دیتے ہیں) اور ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں (کہ معلوم نہیں ہمارے اعمال پسند بھی آتے ہیں یا

Marfat.com

نہیں یعنی مقامِ ہیبت پر رہتے ہیں) کیونکہ ان کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔

۶۱۔ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ○

یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور وہی ان کی طرف سبقت کرنے والے ہیں (اعمالِ صالح کی طرف لپکے چلے جاتے ہیں)۔

۶۲۔ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○

اور (مومنوں کے یہ فرائض ان کے حوصلے ان کے مزاج کے مطابق ہیں) ہم کسی شخص پر اس کی وسعت (اور ہمت) سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے ۔ اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو گویائے حق ہے (ہمارے پاس سب کے اعمال کے دفتر ٹھیک ٹھیک لکھے ہوئے ہیں جن کے مطابق ان کو جزا سزا دی جائے گی اور ان پر (ذرا) ظلم نہ ہوگا۔

۶۳۔ بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ ○

بلکہ (یہ کافر ذرا نہیں سمجھتے) ان کے دل اس (دینِ حق) کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ ان کے اعمال بد ہیں جو یہ کیا کرتے ہیں (یہی ان کی ہلاکت کا موجب ہیں)۔

۶۴۔ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِمْ بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ ○

(ان منکرین کی یہ حرکتیں جاری رہیں گی) یہاں تک کہ ہم جب ان کے آسودہ لوگوں کو عذاب میں گرفتار کریں گے تو یہ چلّا اُٹھیں گے (کہ ہمیں اس آفت اس عذاب سے بچاؤ)۔

ندا آئے گی

۶۵۔ لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّكُمْ مِنَّا لَا تُنْصَرُونَ ○

مت چیخو چلاؤ، آج کے دن ہماری طرف سے تمہاری کوئی مدد نہ ہوگی (پھر کسی کی کیا مجال کہ تم کو ہمارے عذاب سے چھڑا سکے)۔

۶۶۔ قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ ○

(تم وہی ہو کہ) تم کو میری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاتے تھے (روگردانی کرتے بھاگتے تھے اور)

۶۷۔ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُونَ ○

ان سے سرکشی کرتے تھے (یہی نہیں بلکہ) رات کو (حرم میں بیٹھ کر پیغمبر اور قرآن کے متعلق طرح طرح کے) قصے گڑھتے اور بیہودہ بکواس کرتے تھے ۔

(وہاں تم حق سے بھاگتے تھے اب اس آفت، اس عذاب سے بھی بھاگ سکو تو بھاگ جاؤ)۔

Marfat.com

۶۸- أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُم مَّا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ۝

کیا ان لوگوں نے اس کلام (پاک) پر غور نہیں کیا (کہ کس کا کلام ہے اور کون سنا رہا ہے) یا (یہ بات ہے کہ) ان کے پاس وہ چیز آئی جو ان کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہ آئی تھی (اس لیے ایمان نہیں لاتے اگر ذرا غور سے کام لیتے تو اس نعمت عظمیٰ کی قدر کرتے، احسان مانتے)۔

۶۹- أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ۝

یا انہوں نے اپنے رسول کو پہچانا ہی نہیں، اس لیے ان کا انکار کیے جا رہے ہیں۔

۷۰- أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ ۚ بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ۝

یا ان کی نسبت جنون کے قائل ہیں، نہیں (یہ سب سراسر غلط ہیں) بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لے کر آئے ہیں اور ان میں سے اکثر لوگ (دین) حق کو ناپسند کرتے ہیں۔ (اسی لیے سرکار دو عالم اور ان کے متبعین سے متنفر رہتے ہیں۔ دراصل وہ خود معیت حق سے محروم ہیں حق ان کا ساتھ کیسے دے سکتا ہے)۔

۷۱- وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَاهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ ۝

اور اگر اللہ تعالیٰ ان کی خوشی پر چلتا تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب درہم برہم ہو جاتا بلکہ ہم نے تو ان کے پاس نصیحت (یعنی وہ کتاب جو انہیں اعلیٰ مراتب پر لے جائے) پہنچا دی سو وہ اس سے بھی روگردانی کرتے ہیں۔

ان منکرین حق نے کبھی یہ بھی نہ سوچا کہ آپ ان سے کوئی اپنا فائدہ نہیں چاہتے، ہمیشہ انہیں کے لیے خیر کے طالب رہتے ہیں۔

۷۲- أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝

کیا آپ ان سے کچھ اجرت طلب فرماتے ہیں تو اس کا سوال ہی کیا پیدا ہوتا ہے۔ آپ کے رب کا اجر بہترین اجر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

اس سے قبل اللہ کی صفت خیر المنزلین کا ذکر ہو چکا ہے اب قیام و قرار کے بعد اس کی صفت خیر الرازقین کا ذکر آیا۔ اللہ ہی انسان کو دنیا میں لاتا اور جسمانی اور روحانی رزق سے نوازتا ہے۔

Marfat.com

۷۳۔ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ | اور آپ تو ان کو (تمام بنی نوع انسان کو اللہ کی اسی نعمتِ عظمیٰ یعنی) راہ ہدایت کی طرف بلاتے رہتے ہیں (تاکہ وہ دینی و دنیوی مرادوں کو پہنچیں)۔

۷۴۔ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ○ | اور (اے حبیب) جو لوگ آخرت ہی پر ایمان نہیں رکھتے وہ (اس سیدھے راستہ پر کیا آئیں گے وہ) تو راہ راست سے ہٹتے جاتے ہیں۔

۷۵۔ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○ | اور (اے رسول) اگر ہم ان پر رحم فرمائیں اور جو مصیبت ان پر پڑ رہی ہے ٹال دیں تو بھی وہ بھٹکے ہوئے اپنی سرکشی میں برابر لگے رہیں گے۔

بارہا ایسا ہوا کہ قوموں پر آفت آئی، انہوں نے سب کچھ کیا لیکن اللہ کو یاد نہ کیا۔

۷۶۔ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ○ | اور بے شک ہم نے ان کو آفت میں بھی گرفتار کیا تب بھی انہوں نے اپنے پروردگار کے سامنے نہ عاجزی کی اور نہ گڑگڑائے۔

۷۷۔ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ○ | یہاں تک کہ جب ہم ان پر سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے (تو اپنی سب سرکشی بھول جائیں گے اور) تب وہ اس میں (مبتلا ہوتے ہی) ناامید ہو کر رہ جائیں گے۔

پانچواں رکوع

گذشتہ رکوع میں کافروں کی حالت کا بیان ہوا تھا یہاں عمومی حیثیت سے اقوام عالم کو اللہ کی قدرت و حکمت کی طرف متوجہ کر کے انہیں اللہ کی یاد اور پرہیزگاری کی طرف بلایا جا رہا ہے اور منکرین کو ان کے کذب اور افترا پردازیوں سے باخبر کیا جا رہا ہے کہ شاید اپنے شرک سے باز آئیں۔

۷۸۔ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا | اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور (سب سے بڑی نعمت) دل بنایا (لیکن) تم (ان نعمتوں کا) بہت کم شکر کرتے ہو (

Marfat.com

مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ | سے وہ کام نہیں لیتے جس کے لیے اللہ نے تم کو یہ سب کچھ عطا کیا)

۷۹- وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ | اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین پر پھیلا رکھا ہے اور اسی کے پاس جمع ہو کر جاؤ گے (اس وقت ناشکری کا خمیازہ تم ہی کو بھگتنا پڑے گا)۔

۸۰- وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ | اور وہی تو ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اور رات و دن کا بدلتے رہنا اسی کا (کرشمۂ قدرت) ہے۔ تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔ (جو روز مارتا اور جلاتا ہے اس کے لیے تم کو پھر اٹھا کر کھڑا کر دینا کیا بڑی بات ہے لیکن یہ وہی کہے جاتے ہیں جو گذشتہ منکرین حق کا طریقہ تھا)۔

یہ کیا سمجھیں گے۔

۸۱- بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ○ | بلکہ انہوں نے بھی وہی کہا جو ان سے قبل کے (کافر لوگ) کہتے چلے آئے ہیں۔

۸۲- قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ | (یعنی یہ بھی یوں) کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے؟۔

۸۳- لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ | (یہ وعدہ حشر کوئی نئی بات نہیں) یہ وعدہ تو ہم اور ہمارے باپ دادوں سے پہلے ہی سے ہوتا چلا آیا ہے یہ تو بجز قدیم داستانوں کے اور کچھ نہیں۔

۸۴- قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ | آپ کہدیجئے کہ اگر تم جانتے ہو (تو بھلا یہ تو بتاؤ کہ) زمین اور اس میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے۔

۸۵- سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ | فوراً بول اٹھیں گے اللہ کا تو کہیے کہ پھر کیوں نہیں سوچتے (اس کی مخلوق ہو کر اس کی یاد سے کیوں غافل ہو)۔

۸۶- قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ | آپ (ذرا یہ تو) کہیے کہ ساتوں آسمانوں کا مالک اور عالی شان تختِ (قدرت و حکمت) کا مالک کون ہے۔

۸۷- سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ | فوراً بول اٹھیں گے (یہ سب کچھ) اللہ کا (ہے) فرمائیے تو پھر اس سے)

Marfat.com

ڈرتے کیوں نہیں ۔

۸۸۔ قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○

(ذرا) پوچھیے کہ کس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے اور وہی (جس کو چاہتا ہے) پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا (ہے کوئی اس کا مقابل) اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ)

۸۹۔ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ○

بے ساختہ کہیں گے اللہ ہی کے ہیں (یہ سب کمالات و صفات) فرمائیے پھر تم مخبوط الحواس کیوں ہو جاتے ہو (اور اس مالک و مختار کو چھوڑ کر وہم و خام خیالی میں کیوں مبتلا ہو)۔

۹۰۔ بَلْ أَتَيْنَاهُم بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○

اصل بات یہ ہے کہ ہم نے ان کو حق پہنچا دیا (لیکن وہ اپنی ضد پر قائم ہیں) اور بلاشبہ وہ جھوٹے ہیں ۔

اللہ پر جھوٹے اتہام لگاتے اور غلط بیانی کرتے رہتے ہیں

۹۱۔ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ○

اللہ نے کسی کو بھی اپنا بیٹا نہیں بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے اگر ایسا ہوتا (اور اس کے ساتھ خدائی کا کوئی شریک ہوتا) تو ہر معبود اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور وہ یقیناً ایک دوسرے پر چڑھائی کرتے (لیکن حقیقت یہ ہے کہ) اللہ ان تمام باتوں سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ۔

۹۲۔ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ ع

(اور) وہ سب چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے پس وہ ان (تمام مشرکین کے شرک سے بہت بلند (و بالا) ہے ۔

ع ۱۵ ۵

چھٹا رکوع

سورہ مومنون کا آخری رکوع ہے ، مومنوں کو دعائیں سکھائی جا رہی ہیں تاکہ وہ ہر آفت و مصیبت سے بچیں اور شیطان کی چھیڑ چھاڑ سے محفوظ رہیں ساتھ ہی اخلاق حمیدہ اور عمل صالح کی ترغیب ہے ، آخرت میں اعمال کی تول کا پھر ذکر ہے کہ اس کی طرف سے غفلت نہ آنے پائے ، کیونکہ زندگی کا مقصد ہی یہی ہے کہ انسان کی آزمائش ہو کہ کون اپنے رب کو یاد رکھتا ہے اور بالآخر اسے اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے ۔

Marfat.com

سورہ اللہ کی وحدانیت، اسکی یکتائی، اس کی حکومت اس کی قدرت وحکمت پر ختم ہوتا ہے لیکن اس انداز سے کہ مومن کو اس مالک الملک سے حصول فلاح کی ایک اور دعا سکھادی جاتی ہے جو کفار کا نصیبہ نہیں۔

۹۳۔ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ۝ (اے رسول) آپ دُعا کیجئے کہ اے میرے رب جس (عذاب) کا ان کافروں سے وعدہ کیا جارہا ہے اگر تو مجھے (وہ) دکھا دے

۹۴۔ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ تو اے میرے رب مجھ کو ان گنہگاروں میں شامل نہ کیجیو۔

۹۵۔ وَاِنَّا عَلٰۤی اَنْ نُّرِیَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝ اور (اے رسول) ہم کو (اس پر بھی) قدرت ہے کہ (آپ کی زندگی ہی میں عذاب نازل ہو) جو ان سے وعدہ کر دیا ہے وہ آپ کو دکھا دیں۔

لیکن اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی موجودگی میں ان کی برائیوں کو بھلائی سے دفع کیا جاتا ہے، آپ ہمہ تن رحمت ہیں۔

۹۶۔ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ۝ آپ ان کی بُری باتوں کے جواب میں اچھی ہی بات کہا کیجئے ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ بیان کرتے رہتے ہیں۔

۹۷۔ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۝ اور آپ کہیے کہ اے میرے رب میں شیاطین کی چھیڑ چھاڑ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۹۸۔ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ۝ اور اے میرے رب میں اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

(اوپر کی آیات میں مومنوں کو تین باتیں سکھائی گئیں :-

۱۔ اللہ سے یہ دعا کہ وہ ہر آفت ومصیبت سے انہیں محفوظ رکھے۔

۲۔ انسانوں کو مسخر کرنے کا طریقہ اخلاق حمیدہ۔

۳۔ شیاطین سے بچنے کا طریقہ اللہ کی پناہ میں آنا کہ وہ کسی اخلاق سے متاثر نہیں ہوتے)

مومن کو ترغیب دی جارہی ہے کہ وہ اخلاق حمیدہ سے کام لیتا رہے کفار کی باتوں سے بد دل نہ ہو۔ وہ تو مرنے کے بعد ہی اخلاق کی قدر جانیں گے۔

۹۹۔ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ یہاں تک کہ جب ان (کفار) میں سے کسی پر موت آ کھڑی ہوتی ہے (تو) کہتا

Marfat.com

قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝

ہے کہ اے میرے رب مجھے (دنیا میں) واپس بھیج دے

۱۰۰- لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ
كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ
وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ
يُبْعَثُوْنَ ۝

تاکہ میں اس (دنیا) میں جسے چھوڑ آیا ہوں کچھ نیک کام کروں۔ ہرگز نہیں (نہ وہ بھیجے جائیں گے اور نہ وہ دنیا میں واپس جا کر بھی کبھی نیکی کی طرف مائل ہوں گے)۔ یہ بھی اس کی ایک بات ہی بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے (اس میں کچھ بھی اصلیت نہیں) اور (درحقیقت) ان کے دوبارہ اٹھائے جانے تک ان کے سامنے ایک حجاب ہے (یعنی عالمِ برزخ کہ ایک طرف دنیا آنکھوں سے اوجھل ہو گئی اور دوسری طرف جو قیامت میں ہو گا وہ بھی نظر نہیں آتا۔ بس اپنے اعمالِ بد کے عذاب کا کچھ مزہ چکھتے رہیں گے)۔

۱۰۱- فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ
بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝

پھر جب صور پھونکا جائے گا (اور وہ اس دن اس عالمِ برزخ سے نکلیں گے) تو نہ اس روز ان میں قرابتیں رہیں گی اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا۔

۱۰۲- فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

البتہ (اس دن لوگوں کے اپنے ہی عقائد و اعمال ان کے کام آئیں گے) جس کا وزنِ (اعمال) بھاری ہو گا تو وہی لوگ مراد کو پہنچیں گے۔

۱۰۳- وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ
خٰلِدُوْنَ ۝

اور جس کا پلہ ہلکا ہو گا (یعنی جن کے اعمال کی قدر اللہ کے نزدیک نہیں) تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو گھاٹے میں ڈالا (اور) وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

۱۰۴- تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ
فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝

ان کے چہروں کو آگ جھلس دے گی اور اسی (جہنم) میں وہ بدشکل ہو کر رہ جائیں گے۔

اللہ رب العزت فرمائے گا۔

۱۰۵- اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝

کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر نہ سنائی جاتی تھیں پھر تم ان کو جھٹلاتے (نہ) رہتے تھے؟۔

وہ جواب دیں گے

۱۰۶- قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا

کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہماری بدبختی ہم پر غالب آئی اور ہم ہی

Marfat.com

وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ○ | گمراہ لوگ تھے۔

۱۰۷۔ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ○ | اے ہمارے رب (بیشک ہم سے گناہ ہوا) ہم کو اس (آگ) سے نکال دے اگر پھر ہم ویسا ہی کریں تو بیشک ہم ہی قصور وار (قرار دیئے جائیں)۔

۱۰۸۔ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ○ | (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا اس (دوزخ) میں پھٹکارے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو (اس کے بعد اہلِ دوزخ کو فریاد کا موقع نہ ملے گا اور وہ جہنم میں پڑے چیختے چلّاتے رہیں گے)۔

ان کفار کے مقابلہ میں مومنین کی جماعت کو دیکھو کہ یہ سورۂ مومنون ایمان والوں کی فلاح کے ساتھ مخصوص ہے۔

۱۰۹۔ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ | (وہ) ایک فرقہ تھا، میرے بندوں میں جو کہا کرتے تھے اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

۱۱۰۔ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ○ | لیکن (اے کافرو) تم نے ان کا مذاق بنا لیا یہاں تک کہ (ان کے پیچھے اس تمسخر میں) تم میری یاد سے بھی غافل ہو گئے اور تم کو تو بس ان کے مذاق اڑانے سے کام تھا۔

۱۱۱۔ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ | میں نے آج ان کے صبر کا ان کو یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہوئے (تم جہنم میں پڑے چلّا رہے ہو وہ جنت میں ہیں جہاں وہ ہر طرح کامیاب اور مسرور ہیں)۔

اس روز کفار سے پوچھا جائے گا کہ جس زندگی پر تم نازاں تھے، مومن سے تمسخر کرتے اور خوش ہوتے تھے وہ زندگی تھی کتنی؟

۱۱۲۔ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ○ | (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا تم زمین میں کتنے برس رہے ہو؟ (کچھ اندازہ ہے!)

۱۱۳۔ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ○ | کہیں گے ہم (یہی) ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہوں گے (ہم کو صحیح خیال نہیں)، تو گنتی والوں سے پوچھ لے (یعنی اپنے فرشتوں سے

Marfat.com

جن کے پاس ہر چیز کا حساب موجود ہے)۔

۱۱۴۔ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

ارشاد ہوگا تم (واقعی) دنیا میں بہت تھوڑی سی مدت رہے کاش تم جانتے ہوتے۔

اے لوگو!

۱۱۵۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ (بلا مقصد کے) پیدا کیا اور تم ہماری طرف واپس نہ آؤ گے۔

حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسی چیز کے ساتھ مشغول ہونا جو حق تعالیٰ سے باز رکھے اس کا نام عبث ہے۔

۱۱۶۔ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○

پس (یاد رکھو کہ) بڑی شان والا اللہ ہی مالک حقیقی ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہی بڑی عزت والے عرش کا مالک ہے (تمام عزت اسی کے دست قدرت میں ہے، جس پر چاہتا ہے کرم فرماتا ہے عزت سے نوازتا ہے)

۱۱۷۔ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○

اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود قرار دے کہ جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہوگا۔ بلاشبہ کافروں کا (اس روز) بھلا نہ ہوگا۔ (ان کو اللہ کے عذاب سے چھٹکارہ نہ ملے گا)۔

۱۱۸۔ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ ع ۶

اور آپ فرما دیجئے اے میرے رب مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم فرما تو ہی سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

سورہ مبارک اس دعا پر ختم ہوا ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سکھائی گئی تاکہ اس کا ورد ان کے لیے دنیوی سرفرازی اور آخروی فلاح دونوں کا ضامن ہو۔ ان کے گناہ بخشے جائیں۔ ان پر رحم کیا جائے اور ان کو دامن رحمت سے وابستہ کرکے آغوش رحمت میں لے لیا جائے، وہ رحمت کیا ہوگی اللہ ہی دکھائے گا۔

Marfat.com

اس سورہ میں مومنین اور مفلحین کے چند صفات بیان ہوئے اور بعض وہ امور جو ہمیشہ مومن کے پیش نظر رہتے ہیں، مومن کے چند صفات :-

۱۔ خشوع و خضوع سے نماز پڑھنا (یعنی جسم و دل سے اللہ کی طرف جھکے رہنا)

۲۔ باطل اور لغو، نکمی باتوں سے علیحدہ رہنا۔

۳۔ زکوٰۃ یعنی مالی حقوق ادا کرنا۔

۴۔ شہوات نفسانی کو قابو میں رکھنا (حرام سے بچنا)

۵۔ امانت و عہد کی حفاظت کرنا۔

۶۔ نماز کی پابندی کرنا وقت پر آداب و شرائط کے ساتھ ادا کرنا۔

مومنین جن باتوں کا ہمیشہ خیال رکھتے ہیں وہ یہ ہیں :-

۱۔ اللہ کی ناراضگی سے ڈرتے رہتے ہیں

۲۔ اللہ تعالیٰ کی ہر بات پر یقین رکھتے ہیں

۳۔ شرک میں مبتلا نہیں ہوتے

۴۔ جو دینا ہے اس کی رضا کے لیے دیتے ہیں

۵۔ خیرات (یعنی نیکیوں) میں بڑھتے چلے جاتے ہیں

۶۔ ان کے دل دھڑکتے رہتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اس سورہ میں اللہ کے تین خیر کا ذکر ہوا :-

۱۔ خیرالمنزلین

۲۔ خیرالرازقین

۳۔ خیرالرحمین

گویا پہلے اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کو اس کی بھلائی کی جگہ پہنچاتا ہے پھر ان کی استعداد اور صلاحیتوں کے مطابق ان کو غذائے جسمانی اور روحانی سے سرفراز فرماتا ہے اور بالآخر آخرت کی لازوال اور ابدی برکات و عنایات سے نوازتا ہے۔ اس طرح سورہ اللہ کی صفت خیرالرحمین پر ختم ہوا۔ کہ مومن کا خاتمہ بالخیر ہی ہوتا ہے۔ موت حجابات اٹھاتی ہے اور اسے نور و انوار میں لے آتی ہے۔

سُورَۃُ النُّور

مدنی چونسٹھ آیتیں نو رکوع

سورہ مومنون میں ایمان والوں کے صفات کا بیان ہوا۔ جب مومن کا قلب ہمہ تن روح سے متعلق ہو

Marfat.com

جاتا ہے تو وہ نور ہو جاتا ہے۔ قلب عرفان کی منزل بنتا ہے۔ اس نور کو پانے کا ذریعہ اللہ کی یاد ہے۔ اس کا وسیلہ سرکار دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس منزلِ نور و عرفان میں پہنچنے، "نوراً علیٰ نور" کے انوار سے مستفیض ہونے کے آداب ہیں۔ ہر قدم پر احتیاطیں ہیں۔

یوں سمجھو کہ مومن کی صفات اور ادائیگی فرائض کے بعد جو ایمان کی روشنی اسے میسر ہوئی اس کا بیان سورہ نور میں آ رہا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مومن کا قیاس و گمان کس قسم کا ہونا چاہیے کسی کی غلط بیانیوں سے متاثر ہو کر پاس مراتب نہ کرنا اتہام لگانا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس سورے میں خصوصیت کے ساتھ ان امور کا ذکر ہے جو حصولِ نور کے لیے دائمی حجاب بن جاتے ہیں اور انسان کو ابدی ظلمت میں لے جاتے ہیں۔ یہ امور نہایت وضاحت کے ساتھ صاف صاف لفظوں میں بیان کیے گئے ہیں تاکہ انفرادی اور اجتماعی اصلاح کے بنیادی اصول خوب ذہن نشین رہیں اور انسان غفلت میں نہ پڑے۔

اس سورت کے احکامات اور معارف کی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو کتاب اللہ کے متعلق بحیثیت مجموعی فرمایا تھا وہ اس سورت کے متعلق بطور خاص ابتداہی میں بیان فرمایا ہے یعنی یہ سورت ہم نے نازل کی ہے اور اس کے احکام کو لازم قرار دیا ہے۔

اس سورت کے مضامین عورت کے ساتھ بھی خاص طور پر متعلق ہیں چونکہ معاشرہ مرد اور عورت دونوں سے عبارت ہے اور معاشرہ کی اصلاح انہیں کی اصلاح سے وابستہ ہے اس لیے اجتماعی طور پر ان قوانین کا بیان ہوا جن سے معاشرہ سنورتا ہے اور ان امور پر سختی سے حدود عائد کیے گئے ہیں جن سے خاندان تباہ و برباد ہوتے ہیں، قوانینِ قدرت ٹوٹتے ہیں اور لاقانونیت اور حیوانیت پھیلنے کے امکان پیدا ہوتے ہیں۔

یہی وہ اہم سورہ ہے جس میں "اللہ نور السمٰوٰت والارض" کی مہتم بالشان آیت سے انسانیت کو نوازا گیا اور حقائق اور معرفت کے حجابات اٹھائے گئے ہیں جس کا جو نصیبہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے محبت مند بندوں کو حسبِ توفیق نورِ ایمان سے نورِ معرفت میں لاتا ہے کبھی سمجھا کر، کبھی تنبیہہ فرما کر کبھی معرفت کے مراتب کی نشاندہی کر کے۔

واضح رہے کہ "سورہ نور" اسرارِ معرفت الٰہی کا خزینہ ہے یہاں جس کو جو ملتا ہے نبی کے ادب اور نبی کی دعا سے ملتا ہے اللہ کا علم محیط ہر قلب کی تڑپ ہر دل کی تمنا سے خوب باخبر ہے جس کو چاہتا ہے اس نعمت سے نوازتا ہے۔

اللّٰھمّ نوّر قلبی بنور معرفتک حتّٰی لا یبقی فیہ شیئ غیرک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا (یہ ایک) سورت ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے اور ہم (ہی) نے اس

Marfat.com

فِيهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○

(کے احکامات) کو فرض قرار دیا ہے اور اس میں کھلی (اور واضح) آیتیں نازل کی ہیں تاکہ تم یاد رکھو (اور دوسروں کو یاد رکھنے کا سبق دو۔ کیونکہ یہ مومن کے لوازمات میں سے ہیں)۔

معاشرہ میں پہلی چیز جو اس کو خراب کرتی ہے وہ غیر کی ملکیت پر تصرّف ہے اس کی سب سے بُری صورت زنا ہے۔

۲۔ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

بدکار عورت اور بدکار مرد تو (ان کے متعلق حکم یہ ہے کہ) دونوں میں سے ہر ایک کے (سو) سو درّے مارو اور تم کو اللہ کے دین (کی اس حد کے قائم کرنے) میں ان دونوں پر ترس نہ آئے (یعنی ان کا ترس شریعت کی حد قائم کرنے میں حارج نہ ہو) اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیے (تاکہ وہ دیکھے اور عبرت حاصل کرے اور دوسروں کو بتائے)۔

جو مرد و عورت اس فعلِ قبیح میں مبتلا ہیں وہ در اصل اس قابل نہیں کہ کسی پاک دامن مسلمان سے ان کا نکاح کیا جائے، بلکہ وہ تو اس لائق ہیں کہ مشرک سے ان کا نکاح ہو۔

۳۔ اَلزَّانِىْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۘ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○

بدکار مرد تو (فطرتاً) بدکار عورت یا مشرکہ ہی سے نکاح کرتا ہے اور (اسی طرح) زانیہ سے مشرک یا زانی کے سوا کوئی نکاح نہیں کرتا اور یہ (زنا تو) مومنوں پر حرام کر دیا گیا ہے (یہ مومن کی شان نہیں کہ وہ اس فعلِ بد میں پڑے یا زانیہ عورت سے نکاح کرے)۔

۴۔ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ

اور جو لوگ پاکدامن عورتوں کو تہمت لگائیں اور چار گواہ نہ لائیں تو (ان کی سزا یہ ہے کہ) ان کے اسی درّے لگاؤ اور (آئندہ) کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور یہی لوگ نافرمان ہیں (کہ دوسروں پر تہمت لگاتے ہیں)۔

Marfat.com

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

۵- اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

البتہ جن لوگوں نے اس کے بعد (اللہ کے حضور میں) توبہ کرلی اور اپنی اصلاح کرلی تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (نافرمان بندوں میں تو ان کا شمار نہ رہے گا لیکن ان کی شہادت قبول نہ ہوگی)۔

۶- وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

اور جو لوگ اپنی بیویوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں اور ان کا بجز اپنے کوئی گواہ نہ ہو۔ تو ایسے شخص کی گواہی کی صورت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ بلاشبہ وہ (اپنے دعوے میں) سچا ہے۔

۷- وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

اور پانچویں مرتبہ یہ (کہے) کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو۔

۸- وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ (پہلے) چار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر کہے کہ بلاشبہ یہ شخص جھوٹا ہے (دروغ گوئی سے کام لے رہا ہے)

۹- وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

اور پانچویں مرتبہ یہ (کہے) کہ اس (عورت) پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ (مرد اپنے دعوے میں) سچا ہے۔

جہاں اللہ نے زنا کے انسداد اور تہمت لگانے میں سختی فرمائی ہے وہیں جھوٹ کی راہیں بند فرمائیں کہ محض ایک کا جھوٹ دوسرے کے لیے عذاب نہ ہو سکے، اگر مرد عورت دونوں قسم کھائیں اور لعنت و عذاب کے بھی طلبگار ہوں تو عورت کو سزا نہ ملے گی اگر مرد اس کو طلاق نہ بھی دے تو قاضی ان دونوں میں تفریق کر دے گا۔ سب اللہ کی عنایت ہے۔

۱۰- وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور (یہ بات نہ ہوتی کہ) اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا (اور) حکمت والا ہے (تو تم بھی مصیبت میں پڑتے اور تمہارا معاشرہ بھی بگڑ جاتا)۔

Marfat.com

ع حَكِيمٌ ○

دوسرا رکوع

گذشتہ رکوع میں، زنا کی سزا، بازاری مرد عورتوں کا مزاج، تہمت لگانے کی سزا، اپنی بیویوں پر اتہام لگانے کا ذکر ان کی بریئت کے طریقے کا بیان ہوا۔ اس رکوع میں مومن کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ تم برے لوگوں کی باتوں سے ہرگز متاثر نہ ہوا کرو اور ان کی ایسی باتوں کی برجستہ اور بروقت سختی سے تردید کر دیا کرو جو تمہارے نزدیک مہمل ہیں۔ یہ صدیق اکبر کے خاندان کا صدقہ ہے کہ پاک دامن بیویوں کی صداقت پر اللہ کا کلام گواہی دیتا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹی تہمت لگانے والوں پر اللہ کا غضب نازل ہوا اور لوگوں کو ان کے قصور کے مطابق سزا ملی۔

۱۱- اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

(اے مسلمانو) جن لوگوں نے (حضرت عائشہ صدیقہ پر) یہ طوفان اٹھایا ہے وہ تم ہی میں سے (بہک جانے والا) ایک گروہ ہے (ان سے ہوشیار رہا کرو، ان کی باتوں میں مت آیا کرو) (بہرحال جو کچھ ہوا) تم اس کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ تمہارے حق میں بہتر ہی ہے (تم اپنے صبر کے باعث اللہ کے کلام میں خیر کے ساتھ ذکر کیے گئے، امت کو یہ سبق ملا کہ نورِ عرفان اصلاحِ تصور سے ملتا ہے، غلط تصورات ہی ظلمت میں ڈالتے ہیں پھر جن لوگوں نے اتہام لگایا تھا) ان میں سے ہر شخص نے جتنا گناہ کمایا (جس قدر غلط بیانی اور شک و شبہ سے کام لیا) اتنا ہی اس کے لیے وبال ہے اور جس نے ان میں سے (اس بہتان میں) سب سے بڑا حصہ لیا (عبداللہ بن ابی منافقوں کا سردار) اس کے لئے (اتنی ہی) سخت سزا ہے

مسلمانو! مانا کہ تم کو علم غیب نہ تھا لیکن عقل تو تھی۔ سوچا تو ہوتا کہ کس ہستی کے متعلق شبہ کیا جا رہا ہے تم نے ظاہر احوال ہی پر حکم لگا کر کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ طوفان ہے سراسر جھوٹ ہے۔

۱۲- لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ○

(مسلمانو) جب تم نے اس (قسم کے اتہام) کو سنا تھا تو مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں نے اپنے لوگوں کے متعلق نیک گمان کیوں نہ کیا اور کیوں نہ کہا کہ یہ تو صریح طوفان ہے (سرتاسر جھوٹ ہے)۔

اور وہ لوگ جو افواہیں اڑا رہے تھے

۱۳- لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ

وہ اس بات پر چار شاہد کیوں نہ لائے، پھر جب وہ (چار) گواہ نہ لا سکے

Marfat.com

فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○
تو وہی لوگ اللہ کے یہاں بھی جھوٹے ہیں۔

۱۴۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○
اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو تم پر (محض) اس کا چرچا کرنے (ہی کی سزا) میں کوئی سخت آفت آپڑتی۔

تم کو خبر نہیں کہ تم اس وقت کیسے گناہِ عظیم کا ارتکاب کر رہے تھے

۱۵۔ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا ۗ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ○
جب تم (ان افواہوں کو) اپنی زبانوں پر لا رہے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات نکالتے تھے جس کا تم کو ہرگز علم نہ تھا۔ اور تم اس کو معمولی بات سمجھتے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی۔

۱۶۔ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ○
اور جب تم نے اسے سنا تھا تو کیوں نہ کہہ دیا کہ ہم کو زیب نہیں دیتا کہ ایسی (گستاخانہ اور مہمل) بات زبان پر لائیں۔ اے اللہ تو پاک ہے (اور تیری پاک ہستیوں کے متعلق اس طرح کی بات) یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

مسلمانوں کو آئندہ کے لیے متنبہ کیا جاتا ہے کہ احتیاط برتیں اور اس معاملہ میں کچھ نہ کہیں۔

۱۷۔ یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○
اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ اس قسم کی بات پھر کبھی نہ کرنا اگر تم صاحبِ ایمان ہو۔

۱۸۔ وَیُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ○
اور اللہ تمہارے (سمجھانے کے) لیے اپنے احکامات واضح طور پر بیان کرتا ہے اور اللہ بڑے علم اور بڑی حکمت والا ہے (اس کے معارف اتباع ہی سے کھلتے ہیں)۔

۱۹۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ
جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مومنوں میں بدکاریوں کے چرچے ہوں ان کے لیے دنیا

Marfat.com

الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○

اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور (ایسے فتنہ پردازوں کو اور جس قسم کا ان پر عذاب ہو گا اس کو) اللہ ہی خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۲۰۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ○ ع

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ (بات نہ ہوتی) کہ اللہ (اپنے بندوں پر) شفقت فرمانے والا مہربان ہے (تو جانے کیا ہو چکا ہوتا)۔

النصف ع ۸

اس سورہ کا پہلا رکوع بھی اللہ کی فضل ورحمت کے بیان کے ساتھ اس کی بخشش اور حکمت پر ختم ہوا تھا۔ درمیان میں بھی اسی فضل ورحمت کا ذکر آیا پھر اس کے عذاب سے ڈرایا گیا اور بالآخر یہ دوسرا رکوع بھی اس کے فضل ورحمت کے ذکر کے ساتھ اس کی شان رحیمی پر ختم ہوا ہے یہ اسی دعا کا ثمرہ ہے جو سورہ مومنون میں سکھائی ہے یعنی رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

تیسرا رکوع

احکامات کا بیان، ساتھ ہی اللہ کے فضل وکرم کا ذکر جاری ہے۔

۲۱۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○

اے ایمان والو! تم شیطان کے قدم بقدم نہ چلنے لگنا (شیطانی وسوسے، بدگمانی اور بے حیائیوں میں نہ پڑ جانا) اور جو شیطان کی پیروی کرے گا تو وہ تو اس کو بے حیائی اور بیہودگی ہی کا حکم دے گا (دیکھو اس نے مومنوں کے خلاف کیسا طوفان کھڑا کر دیا یہ طوفان ایسا تھا کہ تم پر عذاب آجاتا) اور اگر اللہ کا تم پر فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے ایک شخص بھی کبھی سنور نہ سکتا لیکن اللہ ہی جس کو چاہتا ہے سنوار دیتا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے (وہ لوگوں کی فریادوں کو سنتا اور ان کی دلی ندامت کو جانتا ہے)۔

۲۲۔ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ

اور (جن لوگوں نے یہ قسم کھالی ہے کہ اس مسلمان کی مدد نہ کروں گا جو اس طوفان

Marfat.com

وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى
وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ
اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

میں شریک ہوا، تو یہ قسم ان کے شایان شان نہیں بعض نیک مسلمان بھی دھوکہ کھا جایا کرتے ہیں اس لیے) جو لوگ تم میں صاحب فضل اور (صاحب) مقدرت ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ اپنے عزیزوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (اب) کچھ نہ دیں گے (اگر قسم کھالی ہے تو کفارہ دیں لیکن اعانت بند نہ کریں) اور وہ ان کو معاف کر دیں اور ان سے درگزر کریں۔ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ (بھی) تم کو بخش دے اور اللہ تو بڑا ہی بخشنے والا (اور) رحم فرمانے والا ہے۔

٢٣- اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ
الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ○

(اور یاد رکھو کہ) جو لوگ پاک دامن، (بدکاریوں سے) بے خبر اور ایمان والی عورتوں پر اتہام لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لیے (سخت) عذاب ہے۔

٢٤- يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ
وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ○

(یعنی قیامت کا دن وہ ہوگا) جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پیر (سب ہی) ان کاموں کی گواہی دیں گے جو یہ کیا کرتے تھے (اور وہ اللہ سے بھاگ نہ سکیں گے)۔

٢٥- يَوْمَىِٕذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ
الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ○

اس دن اللہ ان کو پوری پوری (اور) جرم کے مطابق سزا دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی سچا (اور حق کو) ظاہر کرنے والا ہے۔

یاد رکھو

٢٦- اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ
لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ
وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰۗىِٕكَ
مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ ع

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لائق اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لائق ہیں۔ اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں یہ لوگ ان (خرافات اور گندی باتوں) سے پاک ہیں جو یہ (بدگو) کہتے ہیں۔ ان کے واسطے تو اللہ کی بخشش اور عزت کی روزی ہے (کسی کے اتہام لگانے اور برا کہنے سے کوئی برا نہیں ہو جاتا بلکہ اس کے صبر کے باعث اللہ کے یہاں اس کے لیے بڑی بخشش اور عنایات ہیں)۔

Marfat.com

چوتھا رکوع

مومنوں کو مزید ہدایات کی جا رہی ہیں تاکہ حسن اخلاق سے آراستہ ہوں، آنے جانے کے آداب سیکھنے کے ساتھ تربیتِ نظر کریں کہ معاشرہ میں صدہا برائیوں کی جڑ یہی نظر ہے مخزنِ لذت یہی ہے اس کو با ادب بنانے کا طریقہ اس کو نیچا رکھنا ہے، البتہ اس کو ایک حد تک آزادی دینا روا ہے۔

مرد و عورت دونوں کے لیے تربیتِ نظر ضروری ہے البتہ عورت کے لیے وہ احتیاطیں بھی ضروری ہیں جو اس کی عفت کی ضامن ہوں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے ان تمام امور سے جو انسان کو انسانیت کے لیے ایک اعلیٰ نمونہ بننے سے محروم رکھتے ہیں صاف اور کھلے انداز میں منع فرما دیا تاکہ وہ اللہ سے ڈریں، اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھیں اور اللہ کے نور کو پائیں۔

۲۷- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

اے ایمان والو! اپنے گھر کے علاوہ دوسرے گھروں میں مت داخل ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم (اس نصیحت کو) یاد رکھو۔

۲۸- فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝

پھر اگر تم اس (گھر) میں (بظاہر) کسی کو موجود نہ پاؤ تب بھی اس میں مت جاؤ جب تک کہ تم کو (اندر جانے کی) اجازت نہ ملے۔ اور اگر تم کو (یہ) جواب ملے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس ہو جاؤ۔ یہ تمہارے لیے بہت پاکیزہ (طریقہ) ہے اور جو کام تم (جس نیت سے) کرتے ہو اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

۲۹- لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

(البتہ) تم پر ایسے مکان میں داخل ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں جس میں کوئی رہتا نہ ہو (اور) اس میں تمہارا سامان ہو اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو (تمہارے کسی جگہ جانے کی اصل غرض و غایت اور تمہاری ظاہر داریاں اللہ سب سے باخبر ہے)۔

Marfat.com

۳۰- قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ
اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ
ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ
بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

(اے رسول)، آپ ایمان والوں سے فرمادیں کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ (بات) ان کے لیے بڑی پاکیزہ ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے (وہ خوب جانتا ہے کہ کون کیا کرتا ہے، کس لیے کرتا ہے)۔

۳۱- وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ
اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ
وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ
عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ
بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ
مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ
غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ
الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي
عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ
بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ
مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ
جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ

اور آپ ایمان والیوں سے (بھی) فرما دیجیے کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دیں سوائے (جسم کے) اس (حصہ) کے جو اس میں کھلا ہی رہتا ہے (یعنی جس کے کھلے رہنے میں کوئی مضائقہ نہیں) اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنی زیبائش کسی پر ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوند کے یا اپنے باپ کے یا اپنے خاوند کے باپ (یعنی اپنے خسر) کے یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی (ہم جنس) عورتوں کے یا اپنی باندیوں کے یا ان ملازموں کے جو (عورت کی زیب و زینت سے) غرض نہیں رکھتے (انہیں اپنے کام سے کام ہے) یا لڑکوں کے جو عورتوں کے اسرار سے بے خبر ہیں۔ (غرض عورتیں نہ صرف اپنی زینت کے اظہار میں محتاط رہیں بلکہ یہ بھی خیال رکھیں کہ دل کش آوازوں سے لوگوں کو بلاوجہ اپنی طرف متوجہ ہونے کا موقع نہ دیں) اور اپنے پیروں کو (اس طرح) زمین پر نہ ماریں کہ جس زیبائش کو وہ چھپا رہی ہیں وہ آشکارا ہو جائے، اور اے ایمان والو (اگر اس سے قبل تم سے کوئی غلطی ہو گئی ہے یا تم نے ان امور کا پورا پورا خیال نہیں رکھا ہے تو) سب مل کر اللہ کے آگے توبہ کر لو تاکہ (تمہاری گذشتہ غلطیاں معاف کی جائیں اور) تم فلاح پا جاؤ۔

Marfat.com

تُفْلِحُوْنَ ۝
۳۲- وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ
وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَاِمَآئِكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ
يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝
۳۳- وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا
يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالَّذِيْنَ
يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ
فِيْهِمْ خَيْرًا ڰ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ
مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا
تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ
اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا
عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ
يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ
اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور تم اپنے بے نکاح لوگوں کا نکاح کر دیا کرو (خواہ مرد ہو یا عورت بیوہ ہو یا مطلقہ) اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے (بھی) جو نیک ہوں (ان کا بھی نکاح کر دیا کرو) اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا اور اللہ بڑی وسعت (اور) علم والا ہے (وہ سب کی ضرورتوں سے واقف ہے اور اس کے کارخانہ قدرت میں کسی چیز کی کمی نہیں)۔

اور جن لوگوں کو نکاح کا مقدور نہ ہو ان کو چاہیے کہ ضبط سے کام لیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔ اور تمہارے غلاموں میں سے جو تم سے مکاتبت چاہیں (یعنی یہ معاہدہ چاہیں کہ میں اتنی مدت میں اس قدر مال تم کو دے دوں تو آزاد ہو جاؤں گا) تو ان سے یہ عہدنامہ کر لو (مزید احتیاط کے لیے لکھ کر دے دو) بشرطیکہ تم ان میں یہ صلاحیت پاؤ اور جو مال اللہ نے تم کو دیا ہے اس میں سے تم ان کو (تجارت کے لیے) دے دو اور اپنی لونڈیاں جو پاکدامن رہنا چاہتی ہیں ان کو دنیا کے مال و اسباب کے لیے بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ جو انہیں مجبور کرے گا تو اللہ ان کی بے بسی کے بعد (ان کو) بخشنے والا مہربان ہے۔

آیت نمبر ۳۳ سے یہاں یہ نکتہ واضح کیا گیا ہے کہ ایک عورت فطرتاً پاک دامن ہی رہنا چاہتی ہے۔ یہ قانونِ قدرت ہے البتہ حالات اسے برائی کی طرف مائل کرتے ہیں۔ ایامِ جہالت میں غلامی عام تھی، عبداللہ بن ابی منافق اپنی لونڈیوں کو حرامکاری سے دولت کمانے پر مجبور کرتا تھا لونڈیوں نے حضور سے شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

Marfat.com

۳۴- وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۧ

ع ۸

اور بے شک ہم نے تم پر اپنی واضح آیتیں (احکام، نشانیاں) نازل کی ہیں اور جو لوگ تم سے قبل گزر چکے ہیں کچھ ان کے واقعات (بیان کیے گئے تاکہ تم ان سے سبق لو) اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے نصیحت کی باتیں (نازل فرمائی ہیں)

پانچواں رکوع

اللہ کی روشن آیات اس کا کلام، اس کی روشن نشانیاں، اس کی کائنات، اس کے انبیاء اور اس کے معجزات وغیرہ ہیں۔ انسانیت پر یہ اللہ کا فضل وکرم تھا کہ اس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کو مبعوث فرمایا، انہیں اپنی نشانیوں سے نوازا، تاکہ حق وحقانیت اجاگر ہو۔ جب مومن کے قلب میں ایمان کی روشنی جگہ پا جاتی ہے، تصوّر صالح قائم ہو جاتا ہے نظریں مہذب بن جاتی ہیں تو اس کا شغل اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے، اس وقت اس کا قلب اپنے ظرف و استعداد کے مطابق انوار الٰہی سے فیض یاب ہونا شروع ہوتا ہے۔ جس آیت کریمہ سے یہ رکوع شروع ہو رہا ہے اس کی تفسیر علماء و اولیاء علیہم الرحمۃ کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ اس آیت سے جس کو جو فیض ملا یہ اس کا نصیبہ ہے۔

۳۵- اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۙ

اللہ (ہی) آسمان وزمین کا نور ہے (تمام کائنات کو اسی کے نورِ وجود اسی کے فیضانِ نور سے ایک وجود ملا ہے) اس کا نور ایک ایسے طاق جیسا جس میں ایک چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے، وہ فانوس (ایسا صاف وشفاف ہے) گویا موتی کی طرح چمکتا ہوا ایک ستارہ (اور) وہ چراغ شجر مبارکہ (یعنی) زیتون (کے تیل) سے روشن رہتا (ایسا شجر زیتون) جو نہ مشرق کے رخ واقع ہے اور نہ مغرب کے (یعنی بڑی لطیف مخصوص صفات کا حامل ہے) اس کا تیل (اس ق لطیف وصاف ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ) اگر آگ اسے نہ بھی چھوئے تو وہ (خود بخود) بھڑک اٹھے گا۔ (پھر ان منور فضاؤں میں عجب) نور پر (کا عالم) ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے (اپ روشنی میں کھینچ لیتا ہے) اور اللہ لوگوں (کو سمجھانے) کے لیے مثالیں بیا فرماتا ہے اور اللہ کو ہر چیز کا (پورا پورا) علم ہے (وہ جانتا ہے کہ ک قلب میں قبولیتِ انوارِ الٰہی کی کس حد تک صلاحیت ہے)۔

Marfat.com

ہر بلندی و پستی کا وجود اللہ ہی کے نور سے ہے، انسان اس کی بہترین تخلیق ہے، ایک مرد کامل ہی اس نورِ حقیقت کا آئینہ ہے، گویا جسم انسانی ایک طاق ہے، جسم انسانی میں جو کچھ ہے وہ اس کا دل ہے اسی میں انوارِ الٰہی کا چراغ روشن ہے، اس کا تیل یادِ الٰہی ہے جب یاد میں تڑپ پیدا ہوتی ہے جھٹ اٹھ جاتی ہے، نور ہی نور کا عالم ہوتا ہے، اللہ ہی جسے چاہتا ہے یہ روشنی دکھاتا اور اپنی روشنی میں کھینچ لیتا ہے۔

مومن وہی ہے کہ اسی کے ذکر اسی کی یاد میں رہے اسی کا نام دنیا میں روشن کرنے میں لگا رہے، اور اپنا معاملہ اسی پر چھوڑ دے، بلکہ خود کو بھول جائے، خدا ہی کو یاد رکھے۔

یہ قندیلِ معرفت یہ نورِ الٰہی

۳۶- فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ
وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ
لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝

انہیں گھروں میں (انہیں مساجد و عبادت کدوں) میں (پایا جاتا ہے) جنکے بارے میں اللہ (تعالیٰ) نے حکم دیا ہے کہ ان کی عظمت کی جائے (انہیں بلند و بالا رکھا جائے) اور ان میں اس کا نام لیا جائے وہاں لوگ صبح شام اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں

۳۷- رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا
بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ
وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا
تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝

(ایسے) مرد (مومن) کہ جن کو سوداگری، خرید و فروخت اللہ کی یاد اور ادائیگی نماز، اور ادائیگی زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتی (یہ وہ لوگ ہیں) جو اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں (جس روز) دل اور آنکھیں الٹ جائیں گے۔

۳۸- لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا
وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ
يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(یہ منتظر کرم، مصروف یادِ الٰہی ہیں) تاکہ اللہ ان کو ان کے نیک عمل کا جس کو اس نے پسند فرمالیا ہو) بدلہ دے اور اللہ اپنے فضل سے انہیں زیادہ (انعام) دے۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے (دیدار سے نوازتا ہے کہ یہی رزق بے حساب ہے)۔

۳۹- وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ
بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً
حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا
وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ
وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

اور جو لوگ کافر ہیں (اور کچھ اچھے کام بھی کرتے رہتے ہیں لیکن ان کے یہ اعمال آخرت میں ان کے کام نہ آئیں گے) ان کے اعمال کی مثال بیابان میں سراب کی طرح ہے کہ پیاسا اس کو پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس (شدتِ تشنگی سے بیتاب بڑی جدوجہد سے) پہنچتا ہے تو کچھ نہیں پاتا اور اپنے پاس اللہ (یعنی قضائے الٰہی) کو موجود پاتا ہے جس پر دنیا میں ایمان نہ لایا تھا اور آخرت کو کھیل سمجھا تھا) بالآخر اللہ نے اس کا حساب پورا پورا چکا دیا اور اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔

Marfat.com

۴۰۔ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ
يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ
مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا
فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ
يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ
اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ ع ۶ ۱۱

یا (ان کفار کے اعمال کی مثال ایسی ہے)، جیسے کسی گہرے سمندر کی (اندرونی) تاریکیاں۔ اس کے اوپر موج، اور موج کے اوپر اور موج چڑھی آتی ہے (گویا لہریں ہیں کہ یکے بعد دیگرے چڑھتی ہی چلی آتی ہیں اور یہی نہیں بلکہ) اس پر سیاہ بادل ہیں (غرض تہ بہ تہ) ایک پر ایک تاریکیاں ہی تاریکیاں ہیں (اس درجہ تاریکی کہ) جب کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے دیکھ نہ پائے اور (حق یہ ہے کہ) جسے اللہ ہی نورِ (ہدایت) نہ دے اس کے لیے کہیں بھی روشنی نہیں (نہ دنیا میں نہ آخرت میں)۔

چھٹا رکوع

کائنات کی ہر شے اللہ ہی کے فیضانِ نور کا پرتو ہے۔ اس کی ہر شے اللہ تعالیٰ ہی کی شان یکتائی پر شاہد ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے فرما نہ دیا کہ اللہ ہی آسمان اور زمین کا نور ہے۔ اس نور کے پانے کا ذریعہ اللہ کی یاد ہے۔ حمد میں ایسا مصروف ہونا ہے کہ بندہ محمدی بن جائے۔ اسے دیکھ کر اللہ یاد آئے۔ انسان کو تو پیدا ہی اس لیے گیا کہ اپنے رب کی عبادت کرے۔ کائنات کی ہر شے کو اپنی تسبیح کا طریقہ معلوم ہے سب اپنے اپنے انداز سے اس کی یاد میں مصروف ہیں اور اللہ کو ہر ایک کی نیت و عمل کا علم ہے۔

۴۱۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ
صٰۗفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ
وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا
يَفْعَلُوْنَ ۝

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین کی تمام مخلوق اللہ کی تسبیح میں مصروف ہے اور پرندے بھی پر پھیلائے (مصروفِ بندگی) ہیں۔ ہر ایک کو اپنی نماز اور اپنی تسبیح (کا طریقہ) معلوم ہے اور اللہ کو (بھی) علم ہے جو کچھ یہ کرتے رہتے ہیں (وہ ان کی تسبیح و تقدیس سے باخبر ہے)۔

۴۲۔ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝

اور آسمانوں اور زمین میں حکومت اللہ ہی کی ہے اور اللہ ہی کی طرف (سب کو) پھر کر جانا ہے۔

ذرا اس کے کارخانۂ قدرت کو دیکھو

۴۳۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ
يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ بادلوں کو اللہ ہی (سبک انداز سے) چلاتا ہے پھر ان کو آپس میں ملا دیتا ہے۔ پھر ان کو تہہ بہ تہہ کر دیتا ہے پھر تو دیکھتا ہے کہ ان

Marfat.com

فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ
وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا
مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ
سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ؀

(بادلوں) کے درمیان سے مینہہ نکلتا (اور برستا) ہے اور آسمان میں جو پہاڑ (نما بادل پانی اور اولوں سے لدے ہوئے) ہیں ان میں سے اولے برساتا ہے پھر ان (اولوں) کو جن پر چاہتا ہے گراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ان کو ہٹائے رکھتا ہے (وہ اس سے محفوظ رہتے ہیں۔ آسمان پر بادلوں کی گرج اور چمک کا وہ عالم ہوتا ہے) گویا اس کی بجلی کی چمک آنکھوں کی بصارت ہی اڑا لے جائے گی۔

۴۴- يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي
الْاَبْصَارِ ؀

(اور) اللہ ہی رات دن بدلتا رہتا ہے (ہر صبح ایک نئی صبح اور ہر شام ایک نئی شام آتی ہے، دنیا انہیں تغیرات سے عبارت ہے) بے شک اس میں اہلِ بصیرت کے لیے بڑی عبرت ہے۔

۴۵- وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ مِّنْ
مَّاۗءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي
بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰي
رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓي
اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؀

اور اللہ نے ہر چلنے والے جانور کو پانی (کے جوہر) سے پیدا کیا۔ پس ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ان میں وہ بھی ہیں جو دو پیروں پر چلتے ہیں اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو چار پیروں پر چلتے ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر (پوری) قدرت رکھتا ہے۔

۴۶- لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ
وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؀

بے شک ہم نے صاف اور واضح آیتیں نازل فرمائی ہیں (یہ اللہ کا کلام، اس کی کائنات، سب ہی انسان کے لیے اللہ کی قدرت اور حکمت کی کھلی نشانیاں ہیں لیکن ہر شخص ان سے حق کو نہیں پاتا) اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔

یہ راہِ ہدایت اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے ہی سے ملتی ہے

۴۷- وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ
وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ

اور (بعض) لوگ کہتے (تو) ہیں کہ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور ہم نے ان کا حکم مانا (لیکن وہ مومنوں کے جیسے نہیں ہوتے مومنوں کے شرائط نہیں رکھتے) پھر ان میں ایک گروہ اس (کہنے) کے بعد پھر جاتا ہے اور وہ تو مسلمان ہی نہیں (وہ تو منافق ہیں)۔

Marfat.com

بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

۴۸- وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

اور (ان کا تو یہ حال ہے کہ) جب ان کو خدا اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ (رسول اللہ) ان کے درمیان (ان کے آپس کے جھگڑے ہیں) فیصلہ فرما دیں تو ان میں سے ایک گروہ (حضور کے سامنے جانے سے) کتراتا ہے۔

۴۹- وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ۝ؕ

اور اگر حق ان کی جانب ہو (یعنی وہ اپنے معاملہ میں حق پر ہوں) تو ان کی طرف سر جھکائے حاضر ہو جاتے ہیں (گویا بڑے مطیع و فرمانبردار ہیں)۔

تم نے سوچا کہ وہ ایسے کیوں ہیں

۵۰- اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ۧ ع ۶ ۱۰ ۱۲

کیا (تمہارے خیال میں) ان کے دل میں کوئی بیماری ہے یا وہ (نبوت کے متعلق) شک میں پڑے ہوئے ہیں، یا ان کو ڈر ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم کرے گا (نہیں یہ بات نہیں) بلکہ وہی ظالم ہیں (انہوں نے اپنے پر خود ظلم کیا ہے کہ حق سے گریزاں ہیں)۔

ساتواں رکوع

برخلاف اس کے مومن اللہ اور اس کے رسول کا فرمانبردار، اطاعت گزار ہوتا ہے، منافق مومن نہیں ہوتا، وہ جھوٹی قسمیں کھاتا ہے، حق سے روگردانی کرتا ہے، اس کو اپنے دنیاوی فائدے سے غرض ہوتی ہے، رسول کا کام ان کو اطاعت پر مجبور کرنا نہیں، وہ تو اللہ کا پیغام پہنچاتا ہے اللہ کے نیک بندے اس کی اطاعت کرتے ہیں، سرگرم عمل رہتے ہیں، اللہ کی یاد سے ان کے دل خالی نہیں ہوتے۔ یہی اللہ کی رحمت میں آئے ہوئے لوگ ہیں اگر دنیا میں کفار کو کچھ دن کے لیے راحت ہے تو وہ عارضی چیز ہے، وہ اللہ سے بھاگ نہ سکیں گے ان کا ٹھکانا بالآخر دوزخ ہی ہوگا۔

۵۱- اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

مومنوں کو جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف (کسی بھی معاملہ میں) بلایا جائے تاکہ اللہ کا رسول ان کے درمیان فیصلہ فرما دیں ان کا قول یہی ہوتا ہے کہ وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم نے (فرمان رسول) سن لیا اور (اللہ کا) حکم مان لیا۔ یہی (اللہ و رسول کے حکم پر سر تسلیم خم کرنے والے) فلاح پانے والے ہیں۔

Marfat.com

الْمُفْلِحُوْنَ ○

۵۲- وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ
اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ ○

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اور اس (کی نافرمانی) سے بچتا ہے تو یہی لوگ مراد کو پہنچتے ہیں

۵۳- وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ
لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○

اور یہ (منافقین) اللہ کی بڑی سخت تاکیدی قسمیں کھاتے (اور آپ کو یقین دلاتے رہتے) ہیں کہ اگر آپ انہیں حکم دیں تو (وہ ابھی گھر بار چھوڑ کر جہاد کے لئے) نکل کھڑے ہوں۔ آپ فرما دیجیے کہ قسمیں مت کھاؤ صحیح اطاعت و فرمانبرداری چاہیے (اطاعت کا تعلق قول سے نہیں عمل سے ہے) بے شک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ (وہ تمہارے قول و فعل سب سے واقف ہے)۔

۵۴- قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا
عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا
حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ○

آپ فرما دیجیے کہ تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا حکم مانو پھر (اس حکم کے بعد بھی) اگر تم (ان کی اطاعت سے) منہ موڑو گے تو ان کو تو اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا ہے اور تم کو تمہاری ذمہ داری سے، اگر تم ان کی اطاعت کرو گے (اپنی ذمہ داری بجا لاؤ گے) تو ہدایت پاؤ گے۔ اور رسول کے ذمہ تو (اللہ کے احکام تم تک) صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

۵۵- وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا

اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے کہ وہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا، جیسا کہ ان سے قبل کے لوگوں کو حاکم بنا چکا ہے اور ان کا دین جس کو اس نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے مستحکم کر دے گا اور ان کے اس خوف کے بعد (جس سے وہ قومی معاشرتی زندگی میں دوچار ہیں) ان کو امن بخشے گا وہ میری عبادت کریں گے اور (اپنے مقصد حیات یعنی اپنے فکر و عمل میں) میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی (میری اور میرے رسول کی اطاعت سے) انکار کرے پس وہی لوگ بدکردار ہیں (ان کے لیے نہ دین ہے نہ ایمان)۔

Marfat.com

يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ○

۵۶- وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ○

اور (اے مسلمانو!) نمازوں کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تم پر اس کی رحمت ہو)

۵۷- لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۖ
ع ۱۳ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○

(اور اے مخاطب) یہ ہرگز خیال نہ کرنا کہ یہ کافر (اللہ کو) زمین میں تھکا دینگے یہ نہ تم کو مغلوب کر سکتے ہیں نہ اللہ کے عذاب سے بھاگ سکتے ہیں) اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔

آٹھواں رکوع

چند رکوع قبل پردہ کا ذکر تھا، پھر اللہ کے نور و انوار کا ذکر ہوا اور اس کی مناسبت سے دوسرے مضامین آتے گئے اب ان چند امور کا ذکر کیا جا رہا ہے جو معاشرہ کو خوشگوار بنانے کے لیے ضروری ہیں تاکہ لوگ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی پابندی کا بھی خیال رکھیں، اس سلسلہ میں چند احتیاطوں کا خصوصی ذکر ہے۔

۵۸- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ
الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ
يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۚ
مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ
تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ
وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۛ ثَلٰثُ
عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا

اے ایمان والو تمہارے لونڈی غلام اور وہ بچے جو سن بلوغ کو نہیں پہنچے انہیں تین وقتوں میں (تمہارے پاس آنے کی) تم سے اجازت لینی چاہیے (ایک) فجر کی نماز سے قبل اور (دوسرے) دوپہر میں جب تم اپنے (بعض) کپڑے اتار دیا کرتے ہو اور (تیسرے) عشاء کی نماز کے بعد (یہ) تین وقت تمہارے پردے کے ہیں (جب تم آزادانہ سوتے ہو) ان (تین وقتوں) کے علاوہ تم پر اور ان پر (بے تکلف آ جانے میں) کوئی مضائقہ نہیں (کیونکہ ان اوقات کے علاوہ) وہ تمہارے پاس اور تم ایک دوسرے کے پاس آتے ہی جاتے رہتے ہو۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے (تاکہ تم بآسانی سمجھ سکو کہ یہ سب کچھ تم ہی کو شائستہ و مہذب بنانے کے لیے ہے) اور اللہ سب کچھ جانتا اور بڑی حکمت والا ہے۔

Marfat.com

عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

۵۹- وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

اور جب تمہارے لڑکے (سن) بلوغ کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اسی طرح اجازت لیں جس طرح ان سے قبل (ان کے بڑے) اجازت لیتے رہے ہیں (یعنی اب ان کو بھی آنے جانے میں وہی پابندیاں کرنا چاہیے جو ان کے بڑے کرتے رہے ہیں ۔) اس طرح اللہ اپنے احکام صاف اور واضح طور سے بیان کرتا ہے (تاکہ لوگ سمجھیں اور اس کے پابند رہیں) اور اللہ بڑے علم اور حکمت والا ہے ۔ (اس کے تمام احکامات، علم و حکمت پر مبنی ہیں) ۔

۶۰- وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ۚ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۚ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

اور (وہ) بیٹھ رہنے والی (معمر) عورتیں جنہیں نکاح کی توقع نہیں (جو بڑھاپے کی وجہ سے نکاح کی اہل نہ رہیں) ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنا زائد کپڑا اتاریں بشرطیکہ اپنی زینت (اپنا سنگھار) دکھانا مقصود نہ ہو ۔ (جن کے چھپانے کا حکم دیا جا چکا ہے) اور اگر (اس سے بھی) احتیاط برتیں (یعنی زائد کپڑوں کی بھی پابندی کرتے رہیں) تو یہ ان کے لیے بہتر ہے اور اللہ سننے (اور) جاننے والا ہے

ان عام پابندیوں کے ساتھ اسلام تم کو ان تمام امور کی اجازت دیتا ہے جو زندگی خوش اسلوبی سے بسر کرنے کے لیے اور معاشرہ کو سنوارنے کے لیے ضروری ہیں ۔

۶۱- لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ

نہ اندھے کے لیے کوئی حرج ہے اور نہ لنگڑے کے لیے کوئی مضائقہ اور نہ بیمار کے لیے کوئی گناہ اور نہ خود تم پر (کوئی الزام) کہ اپنے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا (ان گھروں سے)، جس کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہوں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے،

Marfat.com

بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ
اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ
بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ
مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا
اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا
فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ۠ ع ۸ ۱۴

(اور اس بات میں بھی) تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم آپس میں مل بیٹھ کر کھانا کھاؤ یا الگ الگ۔ غرض (یہ وہ گھر ہیں جن میں تم بے تکلفی سے آجا سکتے ہو اور ایک دوسرے کے ساتھ کھا پی سکتے ہو۔ لیکن یہ ضرور خیال رکھا کرو کہ) جب تم اپنے گھروں میں (بھی) داخل ہوا کرو تو ایک دوسرے کو سلام کر لیا کرو (یہ) اللہ کی طرف سے (تمہارے لیے) مبارک (اور) پاکیزہ تحفہ ہے۔ (جو معاشرہ کو برکتوں سے اور قلوب کو پاکیزگی سے مزین کرتا ہے) اس طرح اللہ اپنی آیتیں صاف اور واضح طور پر تم سے بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو (اور ان نصیحتوں سے فائدہ اٹھاؤ)۔

نواں رکوع

اجازت کا مضمون جاری ہے کہ معاشرتی زندگی کی اصلاح اور فرد کی اپنی آزادی کا اس مسئلہ سے گہرا تعلق ہے۔

۶۲۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ
عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا
حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا
اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ

بے شک مومن تو وہی لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب کبھی رسول کے ساتھ (کسی) ایسے کام کے لیے جمع ہوتے ہیں جو مل کر کرنے کا ہو تو جب تک ان سے اجازت نہیں لے لیتے چلے نہیں جاتے (اور اے رسول بے شک جو لوگ آپ سے اجازت حاصل کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ پس جب وہ آپ سے اپنے کسی کام کے لیے اجازت طلب کریں تو ان میں سے آپ جسے چاہیں اجازت دے دیں، اور آپ اللہ سے ان کے لیے بخشش طلب فرمائیں۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے (آپ کی دعائیں ان کے حق میں بڑی نعمت ہوں گی)۔

Marfat.com

فَأْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

مسلمانو! خوب یاد رکھو کہ

۶۳۔ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهٖٓ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ○

تم لوگ رسول کے بلانے کو ایسا (ہرگز) نہ سمجھنا جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ بے شک اللہ کو ان لوگوں کا علم ہے جو آنکھ بچا کر نکل جاتے ہیں پس ان لوگوں کو جو آپ کی حکم عدولی کر رہے ہیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان پر (دنیا ہی میں) کوئی آفت نہ آجائے یا (آخرت میں) ان کو دردناک عذاب پہنچے۔

۶۴۔ أَلَآ إِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ مَآ أَنْتُمْ عَلَيْهِ ۖ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ع ۳ / ۱۵

(خوب) یاد رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب) اللہ ہی کا ہے، اس کو معلوم ہے تم جس حال میں ہو اور جس دن اللہ کی طرف لوگ واپس کیے جائیں گے تو (اس دن) وہ ان کو بتا دے گا جو کچھ عمل وہ کیا کرتے تھے (ان کی آنکھیں کھل جائیں گی اور ان کو اپنا حشر نظر آجائے گا) اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے (اس سے کوئی امر چھوٹا ہو یا بڑا پوشیدہ نہیں)۔

آیت نمبر ۶۳ = حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ فتنہ وہ ہے جو دل کو سخت بنا دے اور گمراہی اور پریشانی کی طرف لے جائے خواہ یہ اولاد سے ہو یا بادشاہ کی طرف سے۔ بالآخر دو ہی طرح کے لوگ رہ جائیں گے ایک وہ جو ایمان والے تھے اور دوسرے وہ جو بہرحال کفر میں رہنے، ایک کو نعمت سے نوازا جائے گا دوسرے کے نصیبہ میں رحمت سے محرومی ہوگی۔ جنہوں نے اسی دنیا میں دامن رحمت تھام لیا اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو دل و جان سے قبول کیا وہ یہیں انوار کی دنیا پا جاتے ہیں جو اس سے محروم ہیں ان کی آنکھیں حشر میں کھلتی ہیں۔ واپس سب کو اللہ ہی کے پاس جانا ہے ایک جمال میں جاتا ہے دوسرا جلال کی نذر ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

سُورَةُ الْفُرْقَانِ

مکی سنتر آیتیں چھ رکوع

گذشتہ سورت نور و نورانیت میں لانے کا سورہ تھا۔ اللہ کو پانے اور اللہ کو سمجھنے کا سورہ تھا۔ اللہ کے سات صفات ہیں جن کو امّ الصفات کہتے ہیں۔ حیات، علم، ارادہ، قدرت، سمع، بصر، کلام۔ کلام ہی وہ ڈوری ہے جس سے مالک الملک کی صفات کھلتے ہیں، یہی انسان کو ادب، تعظیم سے گزار کر تعمیل کی منزل میں لاتا ہے اور نور و انوار کے عالم میں پہنچاتا ہے۔

اللہ کا انسانیت پر سب سے بڑا احسان تھا کہ اس نے اپنے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر اپنا کلام نازل فرمایا جو حق و باطل میں تمیز کرنے والا اور آخری فیصلہ کرنے والا الفرقان ہے۔ جنہوں نے اس پر زندگی بسر کی، اور اتباع اور محبت میں آگئے، حق و باطل کا فرق پا گئے، ان کے سامنے جب بھی نظروں کو خیرہ کرنے والے، یا دل کو لبھانے والے جلوے آتے ہیں تو وہ ان کو اسی کسوٹی پر پرکھتے ہیں، نور و نار الگ نظر آتے ہیں یہاں تک کہ قلب اس کی برکتوں سے منور ہو جاتا ہے۔ اور اس کی حلاوت کے بعد کسی لذت کا خواہشمند ہی نہیں ہوتا۔ یہ رسول الثقلین کے ذریعہ سے جن و انس کو اللہ کا تحفہ ہے۔ صاحبِ بصیرت، قرآنِ صامت کو قرآنِ ناطق ہی کے منور وجود کی روشنی میں سمجھتے اور پڑھتے ہیں تو انوارِ قرآن ان پر کھل جاتے ہیں۔ کلام، اللہ کی صفت ہے یہی اللہ کو پانے کا ذریعہ ہے یہی حَبْلُ اللہ ہے۔ اسی لیے یہ مبارک سورہ تبارک الذی سے شروع ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ○

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے عبد (سرورِ کائنات سرکارِ دو عالم) پر قرآن نازل فرمایا (جو حق و باطل میں آخری فیصلہ کی کتاب ہے) تاکہ وہ دنیا جہان والوں کو (اللہ کی نافرمانی کے عواقب سے) ڈرانے والے ہوں

۲- الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي

یہ وہ ذات ہے جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور (وہ جمیع اختیارات کا مالک اور ہر سہارے سے مستغنی ہے) نہ اس نے کسی کو اپنا بیٹا قرار دیا نہ اس کی بادشاہت میں کوئی اس کا شریک ہے۔ اور اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا۔ پھر ہر چیز کا (اس کے خواص کے اعتبار سے) اندازہ ٹھیرایا

Marfat.com

الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ○

(اس کی مناسبت اور حالات کے لحاظ سے جو مناسب سمجھا دیا)۔

۳۔ وَاتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً لَّا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا ○

اور (کافروں کی ناسمجھی دیکھو کہ) انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود اختیار کر رکھے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں، اور وہ خود اپنے حق میں برے اور بھلے کے مالک نہیں اور نہ مرنا ان کے اختیار میں ہے اور نہ جینا اور نہ (مرکر) اٹھ کھڑے ہونا (وہ تو مجبور محض ہیں، ایک مختارِ کُل قادرِ مطلق، خالقِ کائنات کے مقابلہ ان کی عبادت کتنا جہل ہے)۔

۴۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ ۖ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ○ معانقۃ

اور کافر (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ یہ تو ایک بہتان ہے جو اس نے (یعنی رسول نے خود ہی) بنا لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس میں ان کی مدد کی ہے۔ پس (اس طرح سے قرآن اور ہادی برحق کے انکار کے باعث) وہ بڑی بے انصافی اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے۔

۵۔ وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ○

اور وہ (یہ بھی) کہتے ہیں کہ (یہ قرآن) اگلے لوگوں کی (قصہ) کہانیاں ہیں جن کو اس (مدعی رسالت) نے لکھ لیا (یا لکھوا لیا ہے) وہی صبح و شام ان (لوگوں) کے سامنے (جو ایمان لے آئے ہیں) پڑھا (اور دہرایا) جاتا ہے۔

۶۔ قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ○

آپ فرما دیجئے (یہ قصہ کہانیاں نہیں) اس کو اس (ذات) نے نازل فرمایا ہے جو آسمانوں اور زمین کا بھید جانتا ہے، بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (اب بھی اپنے گناہوں کی بخشش چاہو تو وہ غفور رحیم معاف فرمانے والا ہے)۔

۷۔ وَقَالُوا مَالِ هَٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي

اور (کافر یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے (اگر وہ رسول ہی تھے تو) ان کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہ بھیجا

آیت نمبر (۵) لہ حضرت شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں "اول نماز کے دو وقت مقرر تھے صبح و شام، مسلمان حضرت کے پاس جمع ہوتے جو نیا قرآن اترا ہوتا لکھ لیتے، یاد کرنے کو، اسی کو کافر یوں کہنے لگے (موضح القرآن)

Marfat.com

اِلَّا سْوَاقِ ؕ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِیْرًا ۙ

گیا کہ وہ ان کے ساتھ رہ کر ڈراتا (کہ لوگ خود سمجھ جاتے کہ یہ رسول ہیں اور احکام الٰہی سے انکار کی جرأت ہی نہ ہوتی)۔

۸۔ اَوْ یُلْقٰۤی اِلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ یَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝

یا ان کے پاس کوئی خزانہ (آسمان سے) اترا ہوتا یا (زیادہ نہیں تو) ان کے پاس (ایک) باغ (ہی) ہوتا کہ اس میں سے (پھل وغیرہ) کھایا کرتے اور (اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ) یہ ظالم (مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔

یعنی گویا ان کے نزدیک سیادت اور اطاعت کا اہل ہونے کی تین صورتیں ہیں کہ رسول کے پاس (۱) مافوق الفطرت کوئی طاقت ہو۔(۲) یا وہ سرمایہ دار ہو (۳) یا پھر وہ ایک زمیندار ہو۔

۹۔ اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۝ ع ۹/۱۶

(اے رسول آپ) دیکھیئے یہ (کافر) لوگ آپ کے متعلق کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں۔پس یہ لوگ گمراہ ہوگئے اور اب کسی طرح راہ (ہدایت) نہیں پا سکتے۔ (راہ ہدایت کا ذریعہ آپ ہیں جب آپ ہی کو نہ سمجھا تو ہدایت کیسے میسّر آسکتی ہے)۔

دوسرا رکوع

گذشتہ رکوع کا مضمون جاری ہے

۱۰۔ تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَ یَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝

بڑی بابرکت ہے وہ ذات کہ اگر وہ چاہے تو آپ کے لیے ان (کے تصوّر کے باغات) سے بہتر چیز دیدے (ایسے) باغ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں اور آپ کے لیے (بہت سے) محل (تیار) کر دے (کہ ان کفار کی آنکھیں دیکھتی کی دیکھتی رہ جائیں لیکن انہیں نہیں معلوم کہ دنیا میں استغنا، دولت میں نہیں قناعت میں ہے)۔

۱۱۔ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۫ وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِیْرًا ۚ

حقیقت یہ ہے (کہ ان چیزوں کے مطالبہ سے ان کا مقصد اپنی اصلاح نہیں بلکہ مسلمانوں کا اور ان کے معتقدات کا مذاق اڑانا ہے) یہ لوگ قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور ہم نے منکرینِ قیامت کے لیے (دوزخ کی) آگ تیار کر رکھی ہے

۱۲۔ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِیْدٍ

جب وہ (آگ) انہیں دُور سے دیکھے گی تو یہ (کافر) اس کا غیظ (و غضب

Marfat.com

سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيرًا ۝

اور جوش و خروش دیکھیں گے۔

١٣- وَإِذَآ أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا
مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ
ثُبُورًا ۝

اور جب یہ اس کی کسی تنگ جگہ میں (زنجیروں سے ہاتھ پاؤں) جکڑ کر ڈالے جائیں گے تو وہ اس وقت (چلا چلا کر) موت کو پکاریں گے (لیکن اب موت کہاں)۔

١٤- لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَّاحِدًا
وَّادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ۝

(ان کو ندا دی جائیگی) آج کے دن ایک ہی موت کو نہیں بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو۔

١٥- قُلْ أَذٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ
الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ
لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيرًا ۝

آپ (ان سے) کہیئے کیا یہ (دوزخ) بہتر ہے یا (وہ) دائمی جنت جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا جاچکا ہے۔ جو ان (کے ایمان و عمل) کا صلہ ہے اور (ان کے رہنے کا) ٹھکانا ہے۔

١٦- لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ
خٰلِدِينَ ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ
وَعْدًا مَّسْـُٔولًا ۝

ان کے واسطے وہاں وہ ہوگا جو وہ چاہیں گے (وہاں) وہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ وعدہ آپ کے رب پر لازم ہے (اور) مانگے جانے کے لائق (انسان وہ ہے کہ بار بار اللہ کے حضور اس کی درخواست کرے اور مانگنے سے نہ تھکے)۔

١٧- وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ
مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَقُولُ ءَأَنْتُمْ
أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هٰٓؤُلَآءِ أَمْ
هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ۝

اور (لوگو وہ دن یاد رکھو) جس دن (اللہ) ان کو اور جن کی وہ اللہ کے سوا پرستش کرتے تھے جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا یا وہ خود راہ سے بھٹک گئے۔

١٨- قَالُوا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي
لَنَآ أَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ
أَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ
وَءَابَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ
وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ۝

وہ کہیں گے، تو پاک ہے، ہماری مجال نہ تھی کہ ہم کسی کو تیرے سوا دوست بناتے لیکن تو نے (اے اللہ ان کو ڈھیل دی) ان کو اور ان کے باپ دادا کو (دنیاوی) فائدہ سے مالا مال کیا یہاں تک کہ وہ تیری یاد ہی بھلا بیٹھے، اور یہ لوگ تھے ہی تباہ و برباد ہونے والے۔ (ورنہ وہاں تیری نعمتوں پر شکر کرتے اور آج انہیں اس عذاب سے دوچار ہونا نہ پڑتا)۔

Marfat.com

١٩- فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ ۙ
فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا
نَصْرًا ۚ وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ
نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ○

پس (اے کافرو تم نے دیکھا کہ) انہیں (بتوں) نے تمہاری باتوں کی تکذیب کر دی۔ سو نہ تو اب تم (عذابِ الٰہی کو) ٹال سکتے ہو اور نہ (کہیں سے تم کو کوئی مدد) ہی پہنچ سکتی ہے۔ اور جو شخص تم میں ظلم کرے گا (شرک وکفر میں گرفتار ہوگا) اس کو ہم بڑے (سخت) عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

٢٠- وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ
الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ
الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي
الْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ
لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۗ أَتَصْبِرُونَ ۚ
ع وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ○

اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں سب کے سب (انسان تھے انسانوں کی طرح) کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور (لوگو) ہم نے (اس دنیا میں) تم کو ایک دوسرے کے لیے آزمائش بنایا ہے (کہ کون راہ حق میں ایک دوسرے کا معاون اور کون مزاحم ہے) (اور یہ جانچنے کو کہ) آیا تم ثابت (قدم) بھی رہتے ہو (یا نہیں) اور بے شک آپ کا رب سب کچھ دیکھتا ہے (کافروں کے انکار اور حضور کا صبر اور یہ بھی دیکھتا ہے کہ امت میں کون کس حد تک صبر کر سکے گا)

Marfat.com

پارہ نمبر ۱۹
وَقَالَ الَّذِیْنَ
تیسرا رکوع

۲۱- وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِکَۃُ اَوْ نَرٰی رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَکْبَرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِہِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا کَبِیْرًا ○

اور جو لوگ (آخرت میں) ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہ نازل ہوئے یا ہم اپنے رب (ہی) کو دیکھ لیتے (یہ رسول کے ذریعہ احکام و پیام کی ضرورت ہی کیا تھی) بے شک یہ اپنے دلوں میں اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رہے ہیں اور (اسی لیے) بڑے سرکش (و خودسر) ہو رہے ہیں۔

۲۲- یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا بُشْرٰی یَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِیْنَ وَیَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ○

(یہ نافرمان لوگ فرشتوں کا دیکھنا معمولی بات سمجھتے ہیں) جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے وہ دن مجرموں کے لیے کوئی خوشی کا دن نہ ہوگا (جس روز آسمان پھٹیں گے اور جوق درجوق فرشتے اترنا شروع ہوں گے اس دن تو وہ یوں فریاد کریں گے) اور کہیں گے (خداوندا) ہمارے ان کے درمیان کوئی مضبوط آڑ کر دے (تاکہ ان کا یہ ہجوم ہمیں نظر نہ آئے)۔

۲۳- وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰہُ ہَبَآءً مَّنْثُوْرًا ○

اور (فرشتے کہیں گے کہ یہ لوگ ہم کو بلایا کرتے تھے پس) ہم ان کے کاموں پر جن کو وہ کیا کرتے تھے آ پہنچے (ان کی عزت افزائی کے لیے نہیں بلکہ ان کے اخلاص و ایمان سے خالی عمل کا مزہ چکھانے کو) پھر ہم ان (کے اعمال) کو خاک کے ذروں کی طرح اڑا دیں گے۔

اور اہل بہشت جن کا یہ مذاق اڑاتے رہتے تھے آرام سے ان تمام ہنگاموں سے بے خبر ہوں گے۔

۲۴- اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِیْلًا ○

(اور) اہل جنت کا اس دن ٹھکانا بھی اچھا ہوگا اور (اس قیامت کی گرمی میں) آرام گاہ بھی خوب ہوگی۔

۲۵- وَیَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِکَۃُ تَنْزِیْلًا ○

اور جس دن آسمان بادلوں سے پھٹ جائے گا (یعنی آسمان کے پھٹنے کے بعد ہی اوپر سے بادل کی طرح ایک چیز اترتی نظر آئے گی جس میں حق تعالیٰ کی ایک خاص تجلی ہوگی، جس کے ساتھ بے شمار فرشتوں کا ہجوم ہوگا) اور فرشتے

Marfat.com

جوق در جوق اتارے جائیں گے

۲۶- اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ٱلْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ
وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
عَسِيْرًا ○

اس دن حقیقی بادشاہی (خدائے) رحمٰن ہی کی ہوگی، اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۔

۲۷- وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ
يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ
الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ○

اور (یہ وہ دن ہوگا) جس روز ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا (اور) کہے گا اے کاش میں نے رسول کے ساتھ (دینِ حق کی) راہ اختیار کی ہوتی (تو یہ گھڑی دیکھنا نصیب نہ ہوتی)۔

۲۸- يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ
فُلَانًا خَلِيْلًا ○

اُف ری بدنصیبی! کاش میں نے فلاں (شخص) کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

۲۹- لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ
اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ
لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○

یقیناً اس (شخص) نے میرے پاس نصیحت آنے کے بعد مجھے بہکا دیا، اور شیطان آدمی کو وقت پر دھوکا دینے والا ہے۔

۳۰- وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ
قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
مَهْجُوْرًا ○

اور رسول فرمائیں گے اے میرے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا ہے (جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے یہ شور کرتے ہیں اور اسے سننے کی بھی تکلیف گوارا نہیں کرتے)۔

مسلمانوں کے نبی آخر الزمان ہی کو نہیں بلکہ ہر زمانہ میں انبیاء علیہم السلام کو ایسے سرکشوں سے سامنا کرنا پڑا ہے کم یا زیادہ جو اشاعتِ دین میں رکاوٹیں ڈالتے، اور لوگوں کو حق سے روکتے۔

۳۱- وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى
بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ○

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے گنہگاروں میں سے دشمن بنا دیے اور (ان کی دشمنی راہِ حق میں رکاوٹ نہیں بن سکتی) آپ کا رب (لوگوں کی) ہدایت کرنے اور (آپ کی) مدد فرمانے کے لیے کافی ہے۔

۳۲- وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا

اور کافر کہتے ہیں کہ اس (شخص) پر قرآن ایک ہی بار میں کیوں نہ نازل کیا گیا

Marfat.com

نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً
وَّاحِدَةً ۛ كَذٰلِكَ ۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ معانقة
فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝

اس طرح (ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا نازل ہوا) تاکہ ہم اسی سے آپ کے دل کو قوی رکھیں اور ہم نے اسے بتدریج نازل کیا ہے۔

۳۳- وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ
بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ۝ؕ

اور (اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ) لوگ آپ کے پاس جو مثال (اعتراض کی بات) لاتے ہیں ہم اس کا جواب (بروقت) ٹھیک ٹھیک اور وضاحت کے ساتھ بھیج دیتے ہیں۔

۳۴- اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا
ع ۳/۱۴ وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ع

(جو لوگ اس قسم کے اعتراض کرنے اور راہ حق سے روکنے میں مصر ہیں) یہ وہ لوگ ہیں جو (قیامت کے دن اوندھے) منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ کی طرف لائے جائیں گے، ان کا ٹھکانا بھی برا ہے اور یہ راہ سے (ابھی) بھٹکے ہوئے ہیں

چوتھا رکوع

حضور سے قبل موسیٰ علیہ السلام ہی کے حالات زندگی دیکھو، یا نوح یا دیگر انبیاء علیہم السلام کی کہ کس طرح ان کی قوم نے ان کی راہوں میں رکاوٹیں ڈالیں ان کی تکذیب کی، بالآخر ان قوموں پر عذاب آیا - اسی طرح جو لوگ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب و مذاق پر آمادہ ہیں وہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں - ان کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ انکار حق کی سزا کیا ہے -

۳۵- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ
وَزِيْرًا ۝ۚۖ

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو (بھی) کتاب دی اور ہم نے ان کے بھائی ہارون کو ان کا معاون بنایا۔

۳۶- فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ
تَدْمِيْرًا ۝ؕ

پھر ہم نے ان دونوں سے کہا کہ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جنہوں نے ہماری باتوں کو جھٹلایا ہے (یہ اپنا فریضہ بجا لائے لیکن قوم نے ان کا کہنا نہ مانا نتیجہ یہ ہوا کہ) پھر ہم نے ان کو نیست و نابود کر ڈالا

۳۷- وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ
اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ

اور قوم نوح (ہی کو لے لیجیے) جب انہوں نے رسولوں کی تکذیب کی ہم نے ان کو غرق کر دیا اور (خود) ان کو دنیا کے لیے ایک (سبق آموز) نشانی، بنا دیا اور

Marfat.com

آيَةً ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

(انکی سزا یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ) ہم نے ان ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار رکھا ہے۔

۳۸۔ وَعَادًا وَّثَمُودَا۠ وَأَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيرًا ۝

اور (یہی حال دیگر منکرینِ حق کا ہوا مثلاً) عاد و ثمود اور اصحاب الرس [۱] اور ان کے درمیان میں بے شمار امتوں کو (جنکو اپنے پیغمبروں کے جھٹلانے اور ان کی نافرمانی کے باعث ہلاک کیا گیا)

۳۹۔ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۝

اور (یہی اقوام کیا) ہم نے (طرح طرح کی) مثالیں ہر ایک کے لیے بیان کیں اور (جب وہ نہ مانے تو) سب کو نیست و نابود کر ڈالا۔

۴۰۔ وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۝

اور یہ لوگ (توقوم لوط کی) اس بستی کے پاس سے (اپنے ملک شام کے سفر میں) گزرتے رہتے ہیں جن پر (پتھروں کا) بُرا مینہہ برسایا گیا تھا کیا یہ اس (بستی کے انجام) کو دیکھتے نہیں رہتے۔ (دیکھتے تو ہیں) لیکن بات یہ ہے کہ یہ لوگ ہرگز پھر جی اٹھنے کی توقع ہی نہیں رکھتے (اس لیے اس سے عبرت حاصل نہیں کرتے)

۴۱۔ وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ رَسُولًا ۝

اور (ان منکرین حق کا تو یہ حال ہے کہ) جب بھی آپ کو دیکھتے ہیں تو بس انہیں مذاق اڑانے سے کام رہتا ہے (تمسخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ) کیا یہی (وہ شخص) ہیں جن کو رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

۴۲۔ إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝

(ان کا کہنا ہے کہ) اس (شخص) نے ہمیں ہمارے معبودوں سے ہٹا ہی دیا تھا اگر ہم (ثابت قدمی سے) ان (کی عبادت) پر جمے نہ رہتے۔ اور (یہ ان کا خیال خام ہے) عنقریب جب یہ عذاب (الٰہی) دیکھیں گے تو جان لیں گے کہ کون راہ سے بہکا ہوا تھا۔

۴۳۔ أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ ۗ

(اے رسول آپ ان کفار کے متعلق غمگین نہ ہوں) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا

آیت نمبر (۳۸) [۱] اصحب الرس (کنویں والے) حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک امت نے اپنے رسول کو کنویں میں بند کر دیا پھر ان پر عذاب آیا تب رسول کو نجات ملی مفسرین نے فرمایا کہ یہ مقام شام کے قریب ہے۔

Marfat.com

أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۝

جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنالیا تو کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں (آپ ان کو حق پر لانے کے لیے بیتاب اور وہ حق سے گریزاں - جو آپ کی بات ہی نہ سنے نہ سمجھے وہ ایمان کیا لائے گا) -

۴۴- أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ
أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ
ع ۴ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝

یا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان میں اکثر آپ کی بات کو سنتے یا سمجھتے ہیں - نہیں وہ آپ کی نصیحت پر کان ہی نہیں دھرتے) یہ تو بس چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ یہ تو اس سے زیادہ راہ سے بھکے ہوئے ہیں (جانوروں کی بھی ایک زندگی ہے وہ اپنی فطرت پر رہتے ہیں یہ تو ان سے بھی گئے گزرے ہیں کہ اپنی فطرت ہی کو بھول گئے) -

پانچواں رکوع

فطرتِ انسانی کو ایک معبودِ حقیقی کی جستجو رہتی ہے ، تلاشِ حق کے اس فطری تقاضے کی تسکین کے لیے پیغمبر آئے ، اور انہوں نے لوگوں کی کائنات سے خالقِ کائنات کی طرف نشان دہی کی - یہ اللہ کی تخلیق ، اس کی جملہ کائنات اس کی قدرت وحکمت آج بھی انسان کو دعوتِ فکر وعمل دے رہی ہے - اور ہر شے اس کو اس کے معبودِ حقیقی سے قریب کرنے کا وسیلہ بنی ہوئی ہے بشرطیکہ چشم بینا اور سمع قبول ہو -

۴۵- أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ
الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا
ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ
دَلِيلًا ۝

(اے انسان) کیا تو نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کو نہیں دیکھا کہ اس نے کس طرح سایہ کو دراز کر دیا اگر وہ چاہتا تو اس کو (ایک ہی حالت پر) ٹھہرا ہوا کر دیتا (یہ اسباب کی دنیا ہے یہاں ہر شے کا ایک ظاہری سبب ہے) چنانچہ ہم نے سورج کو اس (سایہ کے گھٹنے بڑھنے) کے لیے دلیل (ظاہر) بنا دیا ہے -

۴۶- ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا
يَسِيرًا ۝

پھر ہم اس (سایہ) کو اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹ لیتے ہیں (گویا رات کو یہ سایہ غائب ہو جاتا ہے ، ظاہر میں نظر نہیں آتا ، لیکن علم الٰہی میں اب بھی موجود ہے نظر سبب سے اٹھا کر مسبب الاسباب پر رکھو تب سایہ سمجھو گے - سایہ غائب ہو گا انوارِ الٰہی ظاہر ہوں گے) -

۴۷- وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ
لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ
النَّهَارَ نُشُورًا ۝

اور (اللہ) وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ اور نیند کو راحت (کا سامان) بنا دیا - اور دن کو (پھر) اُٹھ کر (چلنے پھرنے اور) پھیل جانے کا وقت بنا دیا -

Marfat.com

دیکھو اور سوچو کہ سامانِ حیات کہاں سے آ رہے ہیں۔

۴۸۔ وَهُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۙ

اور وہ (اللہ) ہی ہے جو اپنی (بارش) رحمت سے قبل (ٹھنڈی ٹھنڈی) ہواؤں کو (بارش کی) خوشخبری دینے کے لیے بھیجتا ہے، اور ہم (ہی) نے آسمان سے پاک وصاف پانی اتارا ہے۔

جس طرح رحمتِ باراں سے قبل ہوائیں خوشخبری لاتی ہیں ویسے ہی ہزارہا خوشخبریاں رحمت للعالمین کی آمد سے قبل انبیاء علیہم السلام کی تشریف آوریاں لاتی رہیں۔ اس نعمت عظمیٰ سے فیض نہ اٹھانا کفرانِ نعمت ہے یہ بادل، یہ ہوائیں، یا بارشِ رحمت، یہ سب اس لیے

۴۹۔ لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ○

تاکہ ہم اس سے مری ہوئی بستی کو زندہ کر دیں (مردہ زمین مردہ قلوب ہیں، جان ڈال دیں) اور اپنے پیدا کیے ہوئے چوپائے اور بہت سے لوگوں کو اس سے سیراب کر دیں۔

۵۰۔ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ○

اور بے شک ہم نے اس (بارانِ رحمت یعنی قرآن) کو (بھی) لوگوں کے درمیان (طرح طرح سے) بیان کیا تاکہ لوگ (ہمیں) یاد رکھیں (اور جو نعمت جس طرح ان کو دی گئی ہے اس کے حصول میں کوشاں رہیں اور ہمارے شکر گزار بندے بنیں) لیکن اکثر لوگ (ہماری نعمتوں سے دنیاوی فائدے تو خوب اٹھاتے ہیں پھر بھی) بلا ناشکری کیے نہیں رہتے۔

۵۱۔ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۖ

اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں کوئی (اللہ سے) ڈرانے والا (نبی) بھیج دیتے (لیکن کیا انبیاء کی تعداد کی کثرت سے یہ ایمان لے آتے، ہرگز نہیں، یہ منکرِ حق ہیں، منکر ہی رہتے۔)

۵۲۔ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ○

پس آپ ان منکروں کا کہنا نہ مانیے (ان کو کسی قسم کی ڈھیل دینے کی ضرورت نہیں) بلکہ قرآن ہی سے ان کا مقابلہ پوری قوت کے ساتھ کیجیے (کیسے اور بار بار کہیے جیسا کہ آپ کا دستور ہے البتہ وہ رحمت کے انداز نہیں سمجھتے ان کا تو سختی ہی سے مقابلہ کرتے رہیے)۔

۵۳۔ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

اور وہی (قادرِ مطلق) تو ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا ہوا بہایا۔ ایک کا پانی شیریں

Marfat.com

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ
اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا
وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ○

پیاس بجھانے والا دوسرے کا کھاری (اور) کڑوا ہے اور دونوں (دریاؤں) کے درمیان ایک حجاب رکھ دیا (وہ حجاب ہے جو نظر نہیں آتا) اور (جو) ایک مضبوط آڑ (ہے) (جو دونوں پانیوں کو ملنے نہیں دیتی)۔

۵۴- وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا
فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۗ وَكَانَ
رَبُّكَ قَدِيْرًا ○

اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے انسان کو پانی (کی ایک بوند) سے پیدا کیا پھر اس کو خاندان والا اور سسرال والا بنا دیا اور آپ کا رب بڑی قدرت والا ہے۔

۵۵- وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ
الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ○

اور (کافر اس کے باوجود) اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور نہ نقصان اور کافر نے تو اپنے رب کی طرف سے پیٹھ پھیر لی ہے (یعنی ہر طرح مخالفت پر آمادہ ہے)۔

۵۶- وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا
وَّنَذِيْرًا ○

اور (ان کی اس روگردانی کی آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں) آپ کو تو ہم نے صرف (مومنوں کو) خوشخبری دینے والا، اور (گنہگاروں کو ان کے عقائد اور اعمال کے نتائج سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۵۷- قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ
اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ
سَبِيْلًا ○

آپ فرما دیجئے کہ میں تم سے اس (تبلیغ حق) کا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ ہاں یہ (ضرور چاہتا ہوں) کہ تم میں جو کوئی چاہے اپنے رب کی راہ اختیار کر لے (اس میں اس کا ہی بھلا ہو گا)۔

۵۸- وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا
يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۗ وَكَفٰى
بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ○ۛ

اور آپ اس حی (اور قیوم) پر بھروسہ رکھیے جسے کبھی موت نہیں اور اس کی حمد (وثنا) کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہیے، اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر رہنے (اور سزا دینے) کو کافی ہے۔

۵۹- اَلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚۛ اَلرَّحْمٰنُ

(وہی ہے) جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں میں ہے چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر (اپنے) عرش (قدرت وحکمت) پر قائم ہوا (وہ) رحمٰن (ہی ہے بڑی رحمت والا)۔ پس اس کے متعلق کسی باخبر (سرور کائنات یا ان کے سچے

Marfat.com

فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ○

متبعین ہی) سے پوچھنا چاہیے۔

۶۰۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ق اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ○ ع

اور جب ان (منکرین حق) سے کہا جاتا ہے کہ رحمت والے (یعنی رحمٰن) کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمٰن کیا (شے) ہے۔ کیا تم جسے سجدہ کرنے کو کہو ہم اسی کو سجدہ کرنے لگیں۔ اور اس سے (یعنی اللہ کا نام سنتے ہی) ان کی نفرت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔

چھٹا رکوع

مومن اپنے معبود حقیقی کو پہچانتا ہے اور اس کے سامنے سربسجود ہوتا ہے، کافر اللہ کا نام ہی سن کر چراغ پا ہوتا ہے ایک ہی نام سے ایک کی محبت اور دوسرے کی نفرت میں اضافہ ہوتا ہے، مومن عمل صالح میں آتا ہے، توبہ استغفار کرتا ہے، اللہ سے اپنے لیے اپنی اولاد کے لیے خیر کا طالب ہوتا ہے اور اللہ اس کی دعاؤں کو سنتا اور عنایات سے نوازتا ہے، کافر احکامات الٰہی سے گریزاں ہے اس کے لیے اس کے اعمال کی پاداش ہے۔ اس رکوع کے ساتھ یہ سورہ اللہ کی پاکی اس کے صفات، مومن کی کیفیات اور اس کی دعاؤں پر ختم ہوتا ہے اور کافروں کو صاف لفظوں میں بتا دیا جاتا ہے کہ تم اللہ کو جھٹلا چکے اب نتائج کا انتظار کرو۔

۶۱۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ○

(بڑی) برکت (اور شان) والا ہے وہ (اللہ) جس نے آسمان میں برج (بڑے بڑے ستارے یا ان کی منزلیں یا نشانی وحدود) بنائے اور اس (یعنی آسمان میں آفتاب کا چمکتا ہوا) چراغ اور نورانی چاند بنایا۔

۶۲۔ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ○

اور وہی ہے جس نے ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے رات اور دن بنا(ئے) اس شخص کے لیے جو اللہ کی یاد (سے اپنا قلب روشن اور منور) رکھنا چاہے یا (اس کی عبادات میں محو ہو کر) اس کا شکر ادا کرنا چاہے۔

جو اللہ کے بندے لیل و نہار کا یہ راز سمجھ گئے اس لذت کو پا گئے وہ ہر جاہل سے دور رہتے ہیں اور قیام و سجدہ میں رہ کر زندگی بسر کرتے ہیں اور اللہ کے عذاب اس کی دوری سے پناہ مانگتے رہتے ہیں ان کی کیفیات کا ذکر ہے۔

۶۳۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ

اور اللہ کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر منکسر مزاجی سے (اور متانت

آیت نمبر (۶۳) آیت میں قیام و سجدہ کا ذکر فرمایا، حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ رکوع کو نہیں کہا، رکوع لمبا نہیں ہوتا۔

Marfat.com

يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا
خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○

سے) چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں (ان سے جہالت کی باتیں کرتے ہیں) تو وہ (ان کو) سلام کرتے ہیں (اور الگ ہو جاتے ہیں ان کے منہ نہیں لگتے)۔

٦٤- وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا
وَّقِيَامًا ○

اور یہ وہ ہیں جو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام کی حالت میں راتیں بسر کرتے ہیں۔

٦٥- وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ
عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا
كَانَ غَرَامًا ۖ ○

یہ وہ (لوگ ہیں) جو دعائیں مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم سے دوزخ کے عذاب کو دُور ہی رکھ بے شک اس کا عذاب بڑے چپٹنے کی چیز ہے (اس سے مفر نہیں)۔

٦٦- اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○

(اور) بیشک دوزخ ٹھہرنے کے لیے بری جگہ اور رہنے کے لیے برا ٹھکانا ہے۔

٦٧- وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا
وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ
قَوَامًا ○

اور (یہ) وہ لوگ ہیں (جو اپنے معاملات میں بھی محتاط ہوتے ہیں) جب خرچ کرتے ہیں تو نہ اسراف بے جا کرتے ہیں نہ تنگی کرتے ہیں اور میانہ روی (اور اعتدال) پر رہتے ہیں۔

٦٨- وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ
حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا
يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
يَلْقَ اَثَامًا ۙ ○

اور یہ وہ (لوگ) ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش نہیں کرتے۔ اور جس جان کو اللہ نے (قتل سے) منع فرمایا ہے اس کا (بلاحکم شریعت) ناحق قتل نہیں کرتے۔ اور بدکاری نہیں کرتے اور جو کوئی ایسا کرے گا اسے سخت سزا سے سابقہ پڑے گا (دوزخ کی ایک وادی میں پھینکا جائے گا)

٦٩- يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۖ ○

قیامت کے دن (بھی) اس پر عذاب میں اضافہ ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا۔

٧٠- اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا
صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ
سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ

مگر جس (کافر) نے توبہ کرلی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے تو اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، اور اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

۷۱- وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهٗ يَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ○

اور (مسلمانوں میں جس سے گناہ ہوگیا اور) جس نے توبہ کرلی (یعنی برے کام سے تائب ہوا) اور نیک عمل کیے (پھر اس برائی کے قریب نہ گیا) تو اس نے بھی اللہ سے بہترین طور سے رجوع کیا (اور اللہ کے یہاں اچھی جگہ پائی)۔

۷۲- وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ○

اور (مومن کی کیفیات یہ ہیں کہ) وہ لوگ جھوٹی (اور بیہودہ) باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور جب لغویات کی طرف سے گزرتے ہیں تو شریفانہ انداز سے (اپنی عزت بچاکر) گزر جاتے ہیں۔

۷۳- وَالَّذِيْنَ إِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ○

اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو ان پر بہرے اور گونگے ہوکر نہیں گرتے (بلکہ غور سے سنتے اور ان پر عمل پیرا ہوتے ہیں)۔

۷۴- وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ○

اور یہ وہ لوگ ہیں جو (اللہ سے) عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنادے (ان میں ممتاز کردے)۔

۷۵- أُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۙ ○

ان (ہی لوگوں) کو جنت میں (رہنے کو) بالاخانے دیئے جائیں گے اس لیے کہ وہ (راہِ ہدایت پر) ثابت قدم رہے اور (فرشتے) دعا و سلام کہتے ان کا استقبال کریں گے۔

۷۶- خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○

اس (جنت) میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے (اور اے مومنو جنت بھی) کیا خوب جگہ ٹھہرنے اور رہنے کی ہے۔

اب رہے وہ کافر جو ایمان نہیں لاتے تو اے رسول ان سے

۷۷- قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا

آپ فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ کو نہیں پکارتے (اس کی عبادت نہیں کرتے) تو

Marfat.com

دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۝ ۷۷
ع ۶ ۱۷ ۴

یرا پروردگار بھی تمہاری کچھ پروا نہیں کرتا، بلکہ تم (تو جی بھر کے) اس کی تکذیب کر چکے پس عنقریب تم کو اس کا خمیازہ اٹھانا لازمی ہے۔

اس طرح یہ چوتھی منزل ختم ہوئی جس کا عنوان معراجِ انسانیت تھا اس میں عبد کی تعریف شرعی، اللہ کے ذات و صفات کے بیان، اللہ کی رحمتوں کے ذکر، سرکار دوعالم کی متواتر یاد، انبیاء علیہم السلام کے تذکروں کے ساتھ ان کی عبادات کے اثر پیدا کرنے والے مناسک حج کا بیان ہوا، مومن کی کیفیات کا بالتفصیل ذکر کیا گیا پھر انوار کی راہیں کھولی گئیں اور تمیز حق و باطل کے لیے الفرقان کی اہمیت سے اسے آگاہ کیا گیا تاکہ وہ بھی بندی کے ان مقامات کو جو اسکے نصیبہ میں ہوں اپنے رب کے یہاں حاصل کر سکے۔ اور کفر و جہل سے کنارہ کش ہو کر دنیا میں زندگی گزارے۔ اس کے پیش نظر وہ منزل ہو جہاں اسے پہنچنا ہے وہ پیشوائی کی دعا کرے لیکن ہادئ برحق سرکار دوعالم، سرور کائنات کی مثال نظروں کے سامنے رکھے، جن کی رفعتوں کو نہ کسی نے پایا نہ پا سکے گا۔

چوتھی منزل بفضلہ ختم ہوئی

۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۵ جولائی ۶۵ء

بحمد اللہ آج بتاریخ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ مطابق ۴ راگست ۶۷ء بروز جمعہ سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار مقدسہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی

مسجد نبوی بین المنبر و روضۃ المبارکۃ

Marfat.com

پانچویں منزل

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

مکّی دوسوستائیس آیتیں گیارہ رکوع

گذشتہ منزل عروج کی منزل تھی، یہ مومن کی دلی تمناؤں کی تبلیغ حق کی منزل ہے، مومن کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے طرب قلب، اس کے سرور محبت، اس کی مناجات باری تعالیٰ سے مخلوق خدا محروم نہ رہے وہ تبلیغ حق کے لئے کوشاں رہتا ہے لیکن کافر دور بھاگتے ہیں۔ چنانچہ مکہ میں سرور کائنات سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلّم جو پیکر خلق وصدق وصفا تھے بگڑی ہوئی حالت کی اصلاح کے لیے بیتاب رہے، لیکن کفار نہ صرف نبوت کا انکار کرتے رہتے بلکہ طرح طرح کے معجزات کے طالب رہتے اور اکثر ایمان نہ لاتے، اللہ تعالیٰ اس سورۃ میں سرکار دوعالم کی دلجوئی فرمارہا ہے کہ آپ کب تک اس قدر دل سوزی اور شفقت فرمائیں گے، بیان اس انداز سے ہے کہ ہر مومن، عارف بھی ایسے حالات سے باخبر رہے اور جب انکار حق عام ہو، تو اس سے اس درجہ متاثر نہ ہو کہ خود اپنی جان کو گھلا ڈالے۔

یہ منزل، سورہ شعرآء سے شروع ہوئی ہے، بتایا جارہا ہے کہ جو دل میں اتارنے کی بات ہے وہ دل میں اتارلو۔ وہ پاؤ جو وجدان اور دریافت کے لیے بیان ہوا ہے، یہ حقائق تم پر قرآن سے روشن ہوں گے۔ یہی فرقان ہے حق وباطل میں تمیز کرنے والا ہے، آخری فیصلہ ہے، کفار کی دل جلانے والی باتیں ہوں یا شعراء کی مبالغہ آمیزیاں۔ یہ دونوں ہلاکت میں لے جانے والی ہیں۔ ایک غیر کی عبادت میں مصروف، دوسرا اپنی قلبی کیفیات کی ترجمانی میں۔ جو منہ میں آتا ہے کہتا جاتا ہے۔ اچھے برے کا فرق اٹھ جاتا ہے فرقان سے دور ہوجاتا ہے جذبہ میں بہہ جاتا ہے۔ کافر کی بات پر کان دھرنا، شعراء کے کلام سے خوش ہونا دونوں موجب تباہی ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کی مثالیں دے کر بتایا گیا ہے کہ کفار کی یہ رسم انکار حق اور دل آزاری قدیم ہے۔ لیکن نہ یہ انبیاء کا کچھ بگاڑ سکے اور نہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم کا اور نہ ان کے طفیل میں ان کے متبعین کا کچھ بگاڑ سکیں گے خود غارت ہوں گے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ شعر کے لفظی معنی ہیں جو دل میں اتر جائے اسی لیے عرب کے لوگ قرآن کو اپنی غلط فہمی سے شعر اور حضور کو شاعر کہنے لگے۔ یہاں شعراء اور شعر کی اسی حیثیت سے مذمت کی گئی ورنہ حمد، نعت، منقبت یا دیگر اشعار میں بھی جو بات دل میں اتار لینے کی ہو، حقائق، خُلق اور خُلق مجسم کی ترجمان ہو وہ شعر نہیں، ترجمان حقیقت ہے۔ اسے دل ہی میں جگہ دینی چاہیے، چونکہ یہ منزل تبلیغ کے مضمون کے ساتھ خاص ہے اس لیے تبلیغ کے طریقہ، صبر وشکر کی تعلیم مختلف انبیاء کے واقعات سے دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ مبلغ کے لیے اللہ کے غالب اور رحیم ہونے کا تصور ہر لمحہ ضروری ہے، جب

Marfat.com

العزیز الرحیم پر نظر رہتی ہے، تب ہی تبلیغ حق کے ساتھ رحمت کا پہلو غالب رہتا ہے نیز مبلغ دین کو ہر حال میں اسی العزیز الرحیم ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- طٰسٓمّٓ ○

ط سین میم (اسم حرفی - حروف مقطعات ہیں)

۲- تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ○

یہ کتابِ روشن کی آیتیں ہیں

حقائق کا بیان ہے اسے ناحق شناس کیا سمجھیں، اے حبیب کیا آپ ان کفار کے غم میں اپنے کو ہلاک کر ڈالیں گے۔ آخر یہ دلسوزی اور شفقت کب تک۔ آپ تبلیغ حق کے لیے بیتاب، یہ حق سے گریزاں

۳- لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ اَلَّا
یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ○

شاید اس بات پر کہ وہ ایمان نہیں لاتے آپ اپنے کو (اسی غم میں) ہلاک ہی نہ کر لیں۔

یہ کفار آپ سے بات بات پر، آپ کی صداقتِ نبوت پر معجزات طلب کرتے ہیں کیسے بدبخت ہیں۔

۴- اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ
السَّمَآءِ اٰیَۃً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُہُمۡ
لَہَا خٰضِعِیۡنَ ○

اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانی اتاریں کہ ان کی گردنیں اس کے سامنے جھکی کی جھکی رہ جائیں۔ (وہ قبولِ حق پر مجبور ہو جائیں)۔

ان کفار کا تو یہ حال ہے

۵- وَمَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ ذِکۡرٍ مِّنَ
الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا کَانُوۡا
عَنۡہُ مُعۡرِضِیۡنَ ○

اور ان کے پاس (خدائے) رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت نہیں آتی مگر وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

۶- فَقَدۡ کَذَّبُوۡا فَسَیَاۡتِیۡہِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا
کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ○

چنانچہ (اے رسول) یہ جھٹلا چکے پس عنقریب ان کو اس بات کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا یہ مذاق اڑاتے تھے۔

۷- اَوَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الۡاَرۡضِ کَمۡ
اَنۡۢبَتۡنَا فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍ

کیا یہ لوگ زمین کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے اس میں ہر اچھی قسم کی کس قدر چیزیں اگائی ہیں۔

Marfat.com

كَرِيْمٍ ۝

۸۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

بے شک اس میں (اللہ کی قدرت و حکمت کی بے شمار) نشانیاں ہیں لیکن ان میں سے اکثر (اللہ پر) ایمان نہیں لاتے۔

۹۔ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ ع

اور آپ کا رب تو غالب (اور) بہت ہی رحم والا ہے۔ (کہ باوجود کامل قدرت کے ان کو موقع دیتا چلا جاتا ہے کہ اصلاحِ حال کر لیں)۔

ع ۵/۹

دوسرا رکوع

اللہ نے کس طرح باوجود زبردست قدرت کے اقوامِ عالم کو اصلاحِ حال کا موقع دیا اس کی ایک مثال قومِ فرعون کی ہے جس کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا گیا۔ اس رکوع میں حق و باطل کے معرکہ کو ایک مکالمہ کی صورت میں اس انداز سے پیش کیا گیا ہے کہ اس پر جس قدر غور کیا جائے حقائق کھلتے جائیں گے۔ مکالمہ کی ترتیب، اندازِ بیان، صداقت کا معجزانہ بیان، اور اس کے اثرات کا یہ ایک دلکش مرقع ہے۔

۱۰۔ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ۙ

اور (وہ وقت یاد دلائیے) جب آپ کے رب نے موسیٰ کو ندا دی (حکم فرمایا) کہ تم ان ظالم لوگوں کے پاس جاؤ

۱۱۔ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝

(یعنی) قومِ فرعون کے پاس۔ (ان کو سمجھاؤ کہ اپنے اعمالِ بد سے باز آئیں) کیا وہ (اللہ سے) ڈرتے نہیں (جس کے قبضۂ قدرت میں ان کی جان ہے)۔

۱۲۔ قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ؕ

(موسیٰ نے) عرض کیا اے میرے رب مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے (مجھے نبی ا پیغامبر نہ مانیں گے، نہ میری بات سنیں گے)۔

۱۳۔ وَيَضِيْقُ صَدْرِیْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝

اور (ایسے ناسازگار حالات میں) میرا دل تنگ ہوتا ہے اور میری زبان نہیں کھلتی (یوں بھی میری زبان میں لکنت ہے) پس ہارون (میرے بھائی) کے پاس بھی وحی بھیج دے (یعنی ان کو نبوت عطا کر کے میرا معاون بنا دے)۔

۱۴۔ وَلَهُمْ عَلَیَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ج

اور ان (فرعونیوں) کا مجھ پر ایک (قبطی کو مار ڈالنے کا) الزام بھی ہے پس مجھے یہ بھی اندیشہ ہے کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے۔

Marfat.com

۱۵- قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ○

فرمایا ہرگز نہیں (ایسا کبھی نہیں ہو سکتا اس طرح کا خطرہ دل میں نہ لاؤ) پس تم دونوں ہماری نشانیوں کے ساتھ جاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ (اور) سنتے ہیں (کہ وہ تم سے کیا کج بحثیاں کرتے ہیں اور کیسے غضب آلود ہوتے ہیں)۔

۱۶- فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

پس تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ہم پروردگار عالم کے رسول (اس کا یہ پیغام لے کر آئے) ہیں

۱۷- اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○

(اور اس سے کہو) کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے۔

چنانچہ حضرت موسٰی اور ہارون تشریف لے گئے اور فرعون کو اللہ کا پیغام دیا۔

۱۸- قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ○

(فرعون) بولا (اے موسٰی) کیا ہم نے تم کو لڑکپن میں پرورش نہیں کیا اور تم اس عمر میں برسوں ہمارے ساتھ رہا کیے۔

۱۹- وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○

اور تم نے اپنا وہ کام کیا جو کیا تھا (تم جانتے ہو ہم اسے بھولے نہیں ہیں یعنی ایک قبطی کا خون) اور بے شک تم بڑے ناشکر گزار ہو (کہ ہمارے ہاں پرورش پائی اور ہمارے ساتھ دشمنی پر آمادہ رہے)

۲۰- قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ○

(موسٰی نے کہا) میں نے اس وقت وہ کام کیا تو تھا (لیکن میں نے دانستہ نہیں کیا) اور مجھ سے (غصہ میں بلا ارادہ) چوک ہوگئی۔ (میں نہ جانتا تھا کہ ایک معمولی گھونسا مارنے میں وہ مر جائے گا)۔

۲۱- فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

چنانچہ جب مجھ کو ڈر لگا تو میں تمہارے ہاں سے بھاگ گیا پھر میرے پروردگار نے (مجھ پر کرم فرمایا) مجھ کو علم عطا فرمایا اور مجھے پیغمبروں میں شامل کر دیا۔

۲۲- وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○

اور کیا وہ (بھی کوئی) احسان ہے جس کو تو جتا رہا ہے (جب) کہ تو نے (میری پوری قوم) بنی اسرائیل کو (آج تک) اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ (کیا یہ میرے رب کی خیر خواہی نہیں کہ اس نے مجھے تیری ہی ہدایت کے لیے بھیجا کیا تو میری پرورش کا احسان بتلا کر بنی اسرائیل کے غلام بنائے رکھنے کا جواز پیش کرنا چاہتا ہے)۔

Marfat.com

۲۳۔ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

فرعون بولا اور پروردگارِ عالم کی حقیقت کیا ہے (وہ ہے کیا)

فرعون نے گویا طنزاً اللہ کی حقیقت کے متعلق سوال کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عمداً حضرت ابراہیم کی طرح اللہ کی صفات اس کی عظمت کا بیان کیا کہ اللہ کی کبریائی ہر کبر کو توڑنے والی ہے، انسان اس کے صفات ہی سمجھ سکتا ہے ذات کو نہیں پا سکتا۔

۲۴۔ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝

فرمایا (وہ) آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اگر تم لوگ یقین کرو (ایمان لاؤ اور عمل سے ایقان پیدا کرو تو اس کو سمجھ جاؤ گے)۔

۲۵۔ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝

(فرعون نے) اپنے حاشیہ نشینوں سے کہا کیا تم سنتے نہیں؟ (کہ موسیٰ کیا کہہ رہے ہیں)۔

فرعون سمجھتا تھا کہ اس کے مصاحبین اس کے خدا ہونے کا نعرہ بلند کریں گے لیکن وہ بول نہ سکے اور موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا

۲۶۔ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

کہا (لوگو! وہ اللہ) تم سب کا اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا پروردگار ہے

۲۷۔ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝

(فرعون نے) کہا کہ (لوگو! تم موسیٰ کی باتوں میں نہ آنا) یہ تمہارا پیغمبر جو (اپنے خیال میں) تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور عقل سے خالی ہے۔

فرعون کے گستاخانہ انداز کا جواب پیغمبرانہ آدابِ حکمت سے دیا گیا

۲۸۔ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

(موسیٰ نے) فرمایا (اللہ تو) مشرق اور مغرب کا اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے اگر تم عقل رکھتے ہو (تو سوچو کہ تم کیا کہہ رہے ہو)۔

۲۹۔ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝

(فرعون) بولا کہ اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود ٹھیرایا تو میں تم کو قید کر دوں گا۔

۳۰۔ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝

(موسیٰ نے) فرمایا ہر چند کہ میں تمہارے سامنے کوئی کھلی بات (یعنی معجزہ) پیش کروں (کیا تب بھی تم نہ مانو گے؟)۔

Marfat.com

۳۱- قَالَ فَأْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○
(فرعون نے) کہا تو وہ پیش کرو اگر تم سچے ہو۔

۳۲- فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ○
تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا پس وہ صاف (سچ مچ کا) اژدہا ہو گیا۔

۳۳- وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ○ ع
اور (جب بغل کے اندر سے) اپنا ہاتھ نکالا تو ناگاہ وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں سفید تھا (جگمگا اٹھا)

تیسرا رکوع

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ان صریح معجزات پر ایمان لانے کے بجائے فرعون نے اپنے جادوگروں کو انعام و اکرام کا لالچ دے کر ان کے مقابلہ پر آمادہ کیا جادوگر تو سحر کی حقیقت سے واقف تھے، موسیٰ علیہ السلام اور ان کے رب پر ایمان لے آتے لیکن وہ بھی فرعون سے متاثر تھے اور فرعون اپنے انکار اور گستاخیوں سے باز نہ آتا تھا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کو ہجرت کا حکم ہوا جس کا ذکر چوتھے رکوع میں آئے گا۔

۳۴- قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ○
(فرعون نے) اپنے اردگرد کے لوگوں سے کہا کہ (یہ معجزہ وغیرہ کچھ نہیں) یہ تو کوئی بڑا جاننے والا (ماہر) جادوگر ہے۔

۳۵- يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ○
(یہ تو) چاہتا ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے اپنے جادو کے زور سے نکال دے پس تمہاری کیا رائے ہے۔

۳۶- قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ○
(مصاحبین) بولے تم اس کے اور اس کے بھائی (کے معاملہ) کو ملتوی رکھو اور شہروں میں نقیب بھیج دو۔

۳۷- يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ○
(تاکہ) وہ بڑے بڑے کاملین فن جادوگروں کو تمہارے پاس لے آئیں۔

اسی رائے پر عمل ہوا

۳۸- فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ○
چنانچہ (تمام) جادوگر ایک معین دن (اور مقررہ وقت) پر (وعدہ کے مطابق) جمع کیے گئے۔

Marfat.com

۳۹ وَقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۝

اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم سب جمع ہو جاؤ گے (یعنی تم کو ضرور جمع ہونا چاہیئے)

۴۰- لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝

تاکہ ہم جادوگروں کی پیروی کریں اگر وہی (موسٰی اور ہارون پر) غالب آجائیں (جادوگروں کی یہ کامیابی ہمارے حق پر ہونے کی بہترین دلیل ثابت ہو جو تم خود آنکھوں سے دیکھ لو)

۴۱- فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝

پھر جب جادوگر (میدان میں) آئے (تو) انہوں نے فرعون سے کہا - کیا ہمیں بھی کچھ صلہ ملے گا اگر ہم غالب آئے -

۴۲- قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝

(فرعون نے) کہا ہاں ضرور اور (انعام ہی نہیں بلکہ) تم اس وقت میرے مقربین میں ہو گے -

۴۳- قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝

موسٰی نے (ساحروں سے) کہا جو تم ڈالنا چاہتے ہو ڈالو -

۴۴- فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

پس انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہا فرعون کی عزّت کی قسم بے شک ہم غالب رہیں گے -

۴۵- فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝

پھر موسٰی نے اپنا عصا ڈالا تو ڈالنے کے ساتھ ہی وہ (اژدھا بن کر) ان کے بنائے ہوئے ڈھونگ کو نگلنے لگا

۴۶- فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝

تو (یہ دیکھ کر) جادوگر سجدہ میں گر پڑے - (انہوں نے سمجھ لیا کہ موسٰی جادوگر نہیں جادو میں ماہیتِ شئے نہیں بدلتی یہ معجزہ ہی بدل سکتا ہے) -

۴۷- قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

وہ بول اٹھے ہم پروردگارِ عالم پر ایمان لائے -

۴۸- رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝

جو موسٰی اور ہارون کا پروردگار ہے -

۴۹- قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ

(فرعون نے طیش میں آکر) کہا - کیا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ

Marfat.com

لَكُمْ ۚ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ۚ ○

میں تم کو (اس کی) اجازت دوں بے شک وہ تمہارا بڑا (کوئی استاد) ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے (تم نے مجھے ذلیل کرنے کے لیے یہ سازش کی ہے) پس تم کو عنقریب (اس غداری کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا، یقیناً میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور تم سب کو سولی دوں گا۔

۵۰- قَالُوا لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ۚ ○

انہوں نے (سکونِ قلب کے ساتھ) جواب دیا کچھ حرج نہیں (آخر) ہم کو اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (جس طرح چاہے بلالے)۔

۵۱- إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۗ ○

ع ۳ / ۱۸

ہم تو (بس اپنے رب سے) یہ تمنا رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطائیں بخش دے اس بات پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ہیں۔ (یعنی ہماری بخشش کا کوئی سبب اگر ہمارے عمل سے متعلق ہو سکتا ہے تو بس اتنا ہے کہ ہم پہلے ایمان لے آئے ہیں، اللہ ہی قبول فرمائے اور ہماری ساری زندگی کے گناہ بخش دے)۔

چوتھا رکوع

فرعون اور اس کے سردار پھر بھی ایمان نہ لائے ان کے ظلم جاری رہے آخر حضرت موسیٰ کو ہجرت کا حکم ہوا۔

۵۲- وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ○

اور (بالآخر) ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو لے کر رات کو نکل جاؤ بیشک تمہارا پیچھا کیا جائیگا (دیکھو گھبرانا نہیں)

۵۳- فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۚ ○

الغرض فرعون نے شہروں میں نقیب (وہرکارے) بھیجے۔

تاکہ تمام قبطیوں کو جمع کیا جائے کہ وہ موسیٰ کا تعاقب کریں اور فرعون نے اپنی قوم کو یوں غیرت دلائی

۵۴- إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ○

بلاشبہ یہ لوگ (تعداد میں) ایک چھوٹی سی جماعت ہیں۔

Marfat.com

۵۵- وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝

اور انہوں نے ہم کو بہت غصہ دلایا ہے (ہماری دل آزاری کر کے ہم کو طیش دلانا چاہتے ہیں)۔

۵۶- وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝

لیکن بلاشبہ ہم سب ایک مضبوط جماعت ہیں (با ساز و سامان ہیں اس خطرہ سے ہوشیار ہیں)۔ (ہم خود ان کو نکال باہر کریں گے)۔

فرعون اور لشکرِ فرعون نکالنے تو موسیٰ کو چلا تھا لیکن اللہ تعالےٰ نے انہیں کو بے گھر و بے در کر دیا اور وہ خود ہی تباہ و برباد ہوئے۔

۵۷- فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝

اس طرح ہم نے ان (فرعون والوں) کو (ان کے پُر فضا) باغات اور چشموں سے نکال باہر کیا۔

۵۸- وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ ۝

اور ان کے خزانوں اور عمدہ مکان سے (ان کو بے در و بے گھر کیا)

۵۹- كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۝

اسی طرح (قبطی سب چھوڑ بھاگے) اور ہم نے بنی اسرائیل کو ان (باغات و چشموں) کا مالک بنا دیا۔

۶۰- فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِیْنَ ۝

پس (واقعہ یوں ہوا کہ فرعونیوں نے) دن نکلتے ہی ان کا پیچھا کیا (اور موسیٰ کے ساتھیوں کو آ لیا)۔

۶۱- فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝

پھر جب دونوں جماعتیں مقابل ہوئیں تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا (لو) ہم تو پکڑے گئے۔

۶۲- قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝

(موسیٰ نے) فرمایا ہرگز نہیں (ایسا کبھی نہیں ہوسکتا) میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے راہِ (نجات) بتا دے گا۔

۶۳- فَاَوْحَیْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ۝

چنانچہ ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنا عصا دریا پر مارو (انہوں نے تعمیل حکم کی) تو دریا (دو حصوں میں) پھٹ گیا اور ہر ٹکڑا پانی کے ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہوگیا۔ (اس طرح دریا نے اللہ کے حکم سے موسیٰ کو راہ دی)۔

۶۴- وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ۝

اور ہم نے دوسروں کو (یعنی فرعون کی جماعت کو) بھی وہاں پہنچا دیا۔

۶۵- وَاَنْجَیْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ

اور ہم نے موسیٰ اور ان کے سب ساتھیوں کو بچا لیا۔

Marfat.com

اَجْمَعِیْنَ ۝

۶۶۔ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ۝
پھر دوسروں کو (یعنی فرعون کے ساتھیوں کو جو ان کے تعاقب میں تھے) ڈبو دیا

۶۷۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝
بیشک اس (واقعہ) میں (اللہ کی قدرت کی) بڑی نشانی ہے اور ان (فرعون کے لوگوں) میں اکثر ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔

۶۸۔ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ ع
اور بے شک آپ کا رب ہی بڑا غالب رحم والا ہے

ع ۱۷/۸

(وہ وقت دور نہیں کہ مکہ کے فرعون بھی مسلمانوں کے پیچھے نکلیں گے لڑائی کو۔ پھر وطن سے باہر تباہ ہوں گے "بدر" کے دن جیسے فرعون تباہ ہوا" موضح القرآن)

پانچواں رکوع

اس رکوع میں مومنوں کی تشفی کے لیے مبلغ اعظم حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان ہوتا ہے تاکہ وہ اس واقعہ سے بھی سبق لیں، تبلیغ میں صبر سے کام لیتے رہیں جو ہدایت پانے والے ہیں راہ ہدایت پا جائیں گے جو ایمان لانے والے ہی نہیں ان سے ایمان کی توقع نہ رکھنی چاہیے اور نہ ان کے غم میں گھلنا چاہیئے۔ حضرت ابراہیم کے بابا ہی کو لے لو۔ ایمان نہ لانا تھا نہ لائے بہرحال اللہ نے سب کے لیے دولت ایمان عام کر رکھی ہے، جو چاہے حاصل کرلے بے شک وہ بڑی قوت والا ہے تاہم بھول میں پڑے ہوئے انسانوں کو اصلاح حال کا بار بار موقع دیتا ہے کیونکہ وہ بڑا رحیم بھی ہے۔

۶۹۔ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِیْمَ ۝
اور لوگوں کو ابراہیم کا واقعہ بھی سنا دیجیے (اس میں بھی اہل ایمان کے لیے تربیت تبلیغ دین اور صبر و شکر کا درس ہے اور کافر کے لیے عبرت کی نشانیاں ہیں)

۷۰۔ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝
جب انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو۔

۷۱۔ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِیْنَ ۝
وہ بولے ہم (اپنے) بتوں کی پرستش کرتے ہیں پس ہم انہیں کے پاس لگے بیٹھے رہتے ہیں (انہیں کی عبادت کرتے ہیں انہیں سے مدد مانگتے ہیں)

Marfat.com

٧٢۔ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۙ

(ابراہیم نے) کہا جب تم ان کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری (آواز) سنتے ہیں؟۔

٧٣۔ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ۝

یا تم کو کچھ نفع دے سکتے یا کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں

٧٤۔ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝

انہوں نے جواب دیا (ہم یہ تو کچھ نہیں جانتے) البتہ ہم نے اپنے باپ دادا کو (ان کی) اسی طرح (عبادت) کرتے پایا (اور وہی ہم بھی کرتے رہتے ہیں)۔

٧٥۔ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۙ

(حضرت ابراہیم نے ان بتوں کی مجبوریوں کو یوں ظاہر کیا) فرمایا، کیا تم دیکھتے ہو (کیا تم غور نہیں کرتے) کہ جن کی تم پرستش کرتے ہو

٧٦۔ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ۖ

تم اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی

٧٧۔ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۙ

یہ تو سب میرے دشمن ہیں، بجز (میرے) پروردگارِ عالم کے،

٧٨۔ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ۙ

جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی (زندگی کی ہر منزل اور ہر حال میں) میری رہنمائی فرماتا ہے (میں بے خوف وخطر تمہارے بتوں کو برا کہتا ہوں اگر وہ مجھے نقصان پہنچا سکتے ہیں تو پہنچائیں)

٧٩۔ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ۙ

اور (میرا رب وہ ہے) جو مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔

٨٠۔ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۙ

اور (وہ ایسا صاحبِ قدرت ہے کہ) جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی شفا دیتا ہے۔

٨١۔ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ۙ

اور (وہی قادرِ مطلق ہے) جو مجھے مارے گا اور پھر جلائے گا۔

٨٢۔ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ۝

اور وہی ہے جس سے میری آس لگی ہے کہ وہ میری خطائیں قیامت کے دن بخش دے گا۔

٨٣۔ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۙ

اے میرے پروردگار مجھے حکمت (مزید علم ودانش) عطا فرما (تبلیغ کا وہ انداز سکھا کہ لوگ تجھ پر ایمان لائیں)۔ اور مجھے نیکوکاروں میں شامل رکھ (کہ تو غنی ہے، ہر کوئی تیرا محتاج ہے، تیرے ہی فضل وکرم کا طالب ہے نبی

Marfat.com

بھی اور ولی بھی)۔

۸۴- وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ — اور (اے میرے رب) میرے بعد کی آنے والی امتوں میں میرا ذکرِ خیر جاری رکھ۔

۸۵- وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ۝ — اور مجھے ان میں شامل فرما دے جو نعمت والی جنت کے وارث ہوں گے (وہ جنت جہاں تیرا دیدار حاصل رہے گا)۔

۸۶- وَاغْفِرْ لِاَبِیْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ۝ — اور (اے میرے رب) میرے باپ کو بھی بخش دے بے شک وہ گمراہوں میں سے تھا۔

۸۷- وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ۝ — اور (اے میرے رب) جس دن لوگ اٹھائے جائینگے مجھے رسوا نہ کیجیو

۸۸- یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ — جس دن (انسان کے) نہ مال کام آئے گا نہ اولاد

۸۹- اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۝ — مگر جو اللہ کے پاس (شرک و کفر سے) پاک دل لے کر آئے گا (سلامتی پایا ہوا قلب یا اسلام کی محبت سے معمور دل لیکر آئے گا اللہ اسے بخشدیگا)

۹۰- وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ — اور (اس دن) جنت (اپنے تمام آرائش و زیبایش کے ساتھ) پرہیز گاروں کے قریب کر دی جائے گی۔

۹۱- وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ ۝ — اور دوزخ گمراہوں (کی نظروں) کے سامنے لائی جائے گی۔

۹۲- وَقِیْلَ لَهُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ — اور ان سے کہا جائے گا (بتاؤ) وہ کہاں گئے جن کی تم پرستش کیا کرتے تھے

۹۳- مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ یَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ یَنْتَصِرُوْنَ ۝ — اللہ کے سوا۔ کیا (اب) وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا بدلہ لے سکتے ہیں (وہ تو ایسے مجبور رہیں کہ خود کو بھی نہیں بچا سکتے)۔

۹۴- فَكُبْكِبُوْا فِیْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۝ — پھر اس (دوزخ) میں وہ اور گمراہ لوگ اوندھے ڈالے جائیں گے (یعنی ان کے جھوٹے معبود اور وہ سب جو ان کی پرستش کیا کرتے تھے)۔

۹۵- وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ۝ — اور شیطان کے سارے لشکر بھی (واصل جہنم ہوں گے)۔

Marfat.com

۹۶۔ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اور جب وہ وہاں باہم جھگڑنے لگیں گے (تو گمراہ اپنے معبودوں سے) کہیں گے

۹۷۔ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ خدا کی قسم ہم تو صریح گمراہی میں تھے

۹۸۔ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جب کہ ہم تم کو تمام جہانوں کے رب کے برابر ٹھہراتے تھے۔

۹۹۔ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اور ہم کو ان مجرموں ہی نے بہکایا (یعنی ان معبودوں نے ان کے پرستاروں نے یا شیطانوں نے جو دوزخ میں ڈالے گئے)۔

۱۰۰۔ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۝ پس اب نہ ہمارا کوئی سفارش کرنے والا ہے

۱۰۱۔ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝ اور نہ کوئی غمخوار دوست۔

۱۰۲۔ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ کاش ہم کو پھر (دنیا میں) جانے کا موقع ملتا تو ہم مسلمان ہو جاتے۔

۱۰۳۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ بے شک اس میں (یعنی ابراہیم کی تبلیغ حق ان کی دعاؤں اور ان کے واقعات میں) ایک بڑی (سبق آموز) نشانی ہے۔ اور (اس کے باوجود) ان (کی قوم) میں سے اکثر لوگ (اس پر) ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔

۱۰۴۔ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ ع ۳۶/۹ اور بے شک آپ کا رب ہی زبردست (غلبہ والا ہے اس کے باوجود وہ لوگوں کو اصلاح حال کا موقع دیتا ہے درحقیقت وہ بڑا) رحم کرنے والا ہے۔

چھٹا رکوع

مبلغین حق، انبیاء علیہم السلام کو ہمیشہ اپنے ہی ہم قوم لوگوں سے انکار حق کے باعث طرح طرح کی اذیتیں پہنچی ہیں لیکن وہ صبر واستقامت سے اپنے فریضہ تبلیغ میں لگے رہے۔ مثلاً حضرت نوح علیہ السلام نے برسہا برس تبلیغ فرمائی، جن کو ایمان لانا تھا لائے، نجات پائی اور جنہوں نے نہ مانا غرق ہوئے۔ اگر اس طرح اللہ تعالیٰ ظالموں سے دنیا کو پاک نہ کرتا رہتا تو دنیا رہنے کے قابل ہی نہ رہتی۔

۱۰۵۔ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝ نوح کی قوم نے (بھی اپنے زمانہ میں) پیغمبروں کو جھٹلایا۔

Marfat.com

۱۰۶۔ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ج
جب ان کے بھائی نوح نے ان سے کہا (اے میری قوم کے لوگو) کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں۔

۱۰۷۔ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝لا
بے شک میں تمہارے لیے (اللہ کا) ایک معتبر پیغام لانے والا ہوں۔

۱۰۸۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝ج
پس (تم پر لازم ہے کہ) تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (میرا کہا مانو)۔

۱۰۹۔ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ج اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ج
اور میں تم سے (اس تبلیغ حق) کا کوئی صلہ نہیں چاہتا میرا اجر تو سب جہانوں کے پروردگار کے ہی ذمہ ہے۔ (میری تبلیغ بے لوث اور بے غرض ہے، عقل سلیم کا تقاضا ہے کہ ایسے شخص کی بات کو مانا جائے)۔

۱۱۰۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝ط
پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۱۱۔ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَ اتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ط
بولے (کیسی باتیں کرتے ہو) کیا ہم تم پر ایمان لائیں حالانکہ تمہارے پیرو حقیر لوگ ہیں (جن کی معاشرہ میں کوئی عزت نہیں، ان کے ساتھ شامل ہونا کونسی عقلمندی ہے)۔

۱۱۲۔ قَالَ وَ مَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ج
فرمایا مجھ کو اس سے کیا غرض کہ وہ لوگ پہلے کیا کرتے تھے (ان کا پیشہ کیا تھا)

عزت کا دارومدار پیشہ پر نہیں بلکہ اس بات پر ہے کہ کام کیسے کیا جاتا ہے، دیانت امانت کے ساتھ یا غیر ذمہ داری و حق کشی سے۔

۱۱۳۔ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝ج
(تم ان پر فضول اتہام نہ لگاؤ) ان سے (ان کے کاموں کا) حساب لینا میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش تم (یہ بات) سمجھ سکتے۔

۱۱۴۔ وَ مَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ج
اور (محض اس لیے کہ ان کے پیشے تمہاری نظر میں قابل عزت نہیں) میں ایمان لانے والوں کو اپنے سے دُور کرنے والا نہیں۔

۱۱۵۔ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ط
(مجھے تمہارے ساتھ ہونے نہ ہونے سے غرض نہیں) میں تو بس صاف طور پر ایک (نصیحت کرنے والا، اللہ سے) ڈرانے والا ہوں۔

۱۱۶۔ قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰنُوْحُ
وہ بولے اے نوح اگر تم نے (اپنا یہ طور طریقہ) نہ چھوڑا تو تم کو ضرور

Marfat.com

لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۝ — سنگسار کر دیا جائے گا۔

النصف

١١٧- قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ۝ — (نوح نے) التجا کی اے میرے رب مجھے میری قوم نے جھٹلایا ہے (جہاں تک ممکن تھا میں نے فریضۂ تبلیغ ادا کیا اب فیصلہ تیرے ہاتھ ہے)۔

١١٨- فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ — سو تو ہی میرے اور ان کے درمیان ایک کھلا فیصلہ فرما دے اور مجھے اور جو میرے ساتھ ایمان لانے والے ہیں ان کو بچا لے۔

١١٩- فَأَنجَيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ — چنانچہ ہم نے ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں (بٹھا کر) بچا لیا۔

١٢٠- ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ۝ — پھر اس کے بعد باقی رہنے والے لوگوں کو ہم نے ڈبو دیا۔

١٢١- إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝ — بے شک اس میں (یعنی اس نوح کے واقعہ میں بھی سبق آموز) نشانی ہے (لیکن جن لوگوں میں شعور حق و باطل نہیں ہوتا وہ ایمان نہیں لایا کرتے ہر زمانے میں اس مزاج کے لوگ ہوتے ہیں)۔ اور ان میں (یعنی قوم نوح میں بھی) اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔

١٢٢- وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ ع — اور (اے حبیب) بے شک آپ کا رب ہی بڑے غلبہ والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

ع ١٨ ١٠

(غرض مختلف واقعات سے مومن کو سبق دیا جا رہا ہے کہ ہر چند وہ اپنی سعی سے غافل نہ رہے لیکن نتائج کی ناکامیابی سے بددل و غمگین نہ ہو وہ اللہ کی طرف سے اتمام حجت پر مامور ہے۔ نہ کہ لوگوں کو ایمان لانے کے لئے مجبور کرنے پر۔ فیصلہ اللہ کے ہاتھ ہے جو بڑی قدرت والا ہے اور رحمٰن و رحیم ہے)

ساتواں رکوع

اور اسی طرح قوم عاد، ثمود، "ایکہ" درخت کی پرستش کرنے والوں نے اپنے اپنے دور میں پیغمبروں کی تکذیب کی اور غارت ہوئے ان کا بیان بالترتیب ساتویں، آٹھویں اور نویں رکوع میں کیا گیا ہے۔

١٢٣- كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ۝ — (قوم) عاد نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا (یعنی اپنے پیغمبر حضرت ہو

Marfat.com

اور ان سے قبل جو نبی ہو چکے تھے ان کی تکذیب کی)

۱۲۴۔ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ۚ

جب ان کے بھائی (یعنی ان کے ہم قوم) ہود نے ان سے کہا کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں (کہ اس کی ضعیف مخلوق پر ظلم و ستم توڑتے رہتے ہو)۔

۱۲۵۔ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ۙ

بیشک میں تمہارے لیے (اللہ کی طرف سے) امانت دار پیغمبر (بنا کر بھیجا گیا) ہوں (جو وہ فرماتا ہے وہی حکم دیتا ہوں)۔

۱۲۶۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝ۚ

پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو

۱۲۷۔ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ؕ

اور میں اس (تبلیغ حق) کا تم سے صلہ نہیں چاہتا میرا اجر تو سب جہانوں کے پروردگار ہی کے ذمہ ہے۔

۱۲۸۔ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ ۝ۙ

کیا تم ہر اونچی زمین (یا ممتاز جگہ) پر ایک نشان (ایک بلند یا مستحکم عمارت) فضول بنایا کرتے ہو (جس کی غرض تفریحِ طبع اور تضیعِ اوقات اور مسلمانوں کی دل آزاری کے سوا کچھ نہیں)

۱۲۹۔ وَ تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ۚ

اور تم (پُرتکلف) محل بناتے ہو شائد (تم سمجھتے ہو کہ) تم ہمیشہ رہو گے۔

۱۳۰۔ وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ۝ۚ

اور جب تم کسی کی گرفت کرتے ہو تو بڑی بے دردی سے گرفت کرتے ہو۔

۱۳۱۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۝ۚ

پس (ان ظالمانہ حرکتوں سے باز آؤ) اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (تاکہ تم کو مخلوق خدا سے محبت کرنا آئے)۔

۱۳۲۔ وَ اتَّقُوا الَّذِیْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ۚ

اور اس سے ڈرو جس نے تم کو وہ (بے شمار) چیزیں عطا فرمائیں جو تم جانتے ہو۔

مثلاً

۱۳۳۔ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِیْنَ ۝ۙۚ

تم کو چوپائے اور بیٹے (تمہاری بقاء زیست اور بقاء نسل کے لیے) عطا کیے

Marfat.com

۱۳۴- وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚ
اور باغات اور چشمے (عطا فرمائے)

کیا ان پر تمہارا کوئی حق تھا، کیا یہ سب محض اللہ کا فضل و کرم نہیں اگر تمہاری سرکشی کا یہی عالم رہا تو

۱۳۵- اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۭ
مجھے تمہارے بارے میں ایک بڑے سخت دن کے عذاب کا ڈر ہے (یعنی تم کسی دن سخت آفت میں نہ گرفتار ہو جاؤ)۔

اس تمام تبلیغ کا قوم عاد پر کوئی اثر نہ ہوا۔ بولے تو یہ

۱۳۶- قَالُوْا سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۙ
بولے۔ تم ہم کو نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لیے (سب) یکساں ہے۔ (یہ کوئی نئی بات نہیں)۔

۱۳۷- اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ
یہ تو اگلے لوگوں کی عادت ہے (ورنہ مرنے کے بعد کیسی جنت اور کیسی دوزخ)۔

۱۳۸- وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۚ
اور (بہرحال) ہم کو کوئی عذاب نہ ہوگا۔

۱۳۹- فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
غرض انہوں نے اس کو (یعنی ہود کو) جھٹلایا پس ہم نے انہیں بھی ہلاک کر دیا۔ بے شک اس (واقعہ) میں (بھی ایک سبق آموز) نشانی ہے اور ان (قوم عاد کے لوگوں) میں (بھی) اکثر لوگ ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔

۱۴۰- وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ ع ۱۸ / ۱۱
اور بلاشبہ آپ کا رب ہی بڑا غلبہ والا (اور) مہربان ہے (کہ ایک ظالم قوم کو مٹا کر دوسری بہتر قوم لے آتا ہے)۔

آٹھواں رکوع

تبلیغ حق اور تکذیب حق اور اس کے نتائج کا بیان جاری ہے قوم ثمود کی مثال پیش کی جارہی ہے۔

۱۴۱- كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ښ
(اور عاد کی طرح) ثمود نے پیغمبروں کی تکذیب کی (نہ اپنے پیغمبر حضرت صالح کو مانا اور نہ ان پیغمبروں کو جو ان سے قبل آچکے تھے)۔

۱۴۲- اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا
جب کہ ان کے (ہم وطن) بھائی صالح نے ان سے کہا کیا تم اللہ سے ڈرتے

Marfat.com

تَتَّقُوْنَ ۝ | نہیں (کہ اس عیش و عشرت میں مدہوش ہو)

۱۴۳- اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ | میں تمہارے لیے ایک امانت دار پیغمبر ہوں (اللہ کی امانت، دین حق تم کو پہنچانے آیا ہوں)۔

۱۴۴- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ | پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۴۵- وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ | اور میں تم سے اس (خیر خواہی) کا کوئی صلہ نہیں چاہتا۔ میرا اجر تو میرے رب کے ذمہ ہے جو سب جہانوں کو پالنے والا ہے (جس کے کارخانۂ قدرت میں کسی چیز کی کمی نہیں)۔

۱۴۶- اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِیْنَ ۝ | کیا (تم سمجھتے ہو کہ) جو چیزیں تم کو یہاں میسر ہیں تم (ان میں لطف اٹھانے کے لیے) بے فکری سے چھوڑ دیئے جاؤ گے۔

۱۴۷- فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ | باغوں میں اور چشموں میں (یوں ہی عیش کرتے رہو گے)۔

۱۴۸- وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ۝ | اور کھیتوں اور کھجوروں میں جن میں نرم نرم کونپلیں پھوٹ رہی ہیں (بہار لوٹتے رہو گے)۔

۱۴۹- وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ۝ | اور تم پہاڑوں کے پرتکلف گھر تراشتے ہو (اس خیال سے کہ ان میں ہمیشہ عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہو گے ان سے کبھی نہ نکلو گے)۔

نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا، زندگی کو جاودانی سمجھنے اور آخرت سے غافل رہنے سے نہ موت سے بچ سکتے ہو نہ اللہ کے سامنے آخرت میں حاضر ہونے سے۔

۱۵۰- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ | پس (عقل کا یہی تقاضا ہے کہ) اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (کیونکہ میں اس کا پیغمبر ہوں)

۱۵۱- وَلَا تُطِیْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ | اور بیباک (حد سے تجاوز کرنے والوں) کا کہنا نہ مانو

۱۵۲- الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ ۝ | جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں (معاشرہ کی) اصلاح نہیں کرتے (نہ نیک صلاح دیتے ہیں)۔

Marfat.com

۱۵۳- قَالُوٓا إِنَّمَآ أَنتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۚ ○	(قوم کے لوگوں نے) کہا (تم یہ کیا باتیں کر رہے ہو معلوم ہوتا ہے) کہ ضرور تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے ۔
۱۵۴- مَآ أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ فَأْتِ بِـَٔايَةٍ إِن كُنتَ مِنَ الصَّٰدِقِينَ ○	تم بھی (آخر) ہم جیسے ایک آدمی ہو۔ پس اگر تم (اپنے دعویٰ پیغمبری میں) سچے ہو تو کوئی نشانی (معجزہ) پیش کرو۔
۱۵۵- قَالَ هَٰذِهِۦ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۚ ○	(صالح نے) فرمایا (دیکھو) یہ اونٹنی ہے (جو ایک پتھر سے نکلی ہے) اس کے پانی پینے کی باری اور تمہارے پانی پینے کی باری کا دن مقرر ہے (یعنی یہ اونٹنی تالاب سے ایک دن پانی پیے اور تم اپنے مویشیوں کو ایک دن پانی پلاؤ)
۱۵۶- وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○	اور اس کو کوئی تکلیف نہ دینا ورنہ تم کو ایک سخت دن کا عذاب آپکڑے گا (تم پر سخت آفت آجائے گی)۔
۱۵۷- فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَٰدِمِينَ ○	(لیکن وہ نہ مانے) پھر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر انہیں صبح کو پچھتانا پڑا۔
۱۵۸- فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ○	غرض ان کو عذاب نے آلیا۔ بے شک اس میں (بھی سبق آموز) نشانی ہے اور (اس قوم کا بھی وہی حشر ہوا کیونکہ) ان میں اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔
۱۵۹- وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ○ ع ۱۹/۱۲	اور بے شک آپ کا رب ہی بڑی قوت والا، بڑا مہربان ہے۔

نواں رکوع

غالب اور مہربان رب کی قدرت کاملہ کا بیان جاری ہے، تبلیغِ حق اور ان کے منکروں کے انجام کی ایک اور مثال دی جا رہی ہے۔

۱۶۰- كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ○	(عاد و ثمود کی طرح) قوم لوط نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا
۱۶۱- إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ○	جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا اے قوم کے لوگو، کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں (کہ اس طرح کی گندی بدکاریوں میں مبتلا ہو)۔

Marfat.com

۱۶۲- اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ○

بے شک میں (اللہ کی طرف سے) تمہارے لیے ایک معتبر پیغام لانے والا ہوں (جو کچھ کہتا ہوں حق ہے)۔

۱۶۳- فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ ○

پس اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

۱۶۴- وَمَآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

اور میں اس پر (کہ تمہیں ہدایت کروں اور تم کو اس ضلالت سے نکالوں) تم سے کوئی صلہ نہیں چاہتا، میرا اجر تو سارے جہانوں کے پروردگار ہی کے ذمہ ہے (جس کا میں رسول ہوں)۔

۱۶۵- اَتَاْتُوْنَ الذُّکْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ○

کیا تم (ایسے بد اطوار ہو کہ) اہل عالم میں سے لڑکوں پر مائل ہوتے ہو

۱۶۶- وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَکُمْ رَبُّکُمْ مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ○

اور اپنی بیویوں کو جو اللہ نے تمہارے لیے بنائی ہیں ان کو چھوڑے رہتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم (انسانیت کی) حد ہی سے نکل جانے والے لوگ ہو۔

۱۶۷- قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَہِ یٰلُوْطُ لَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ○

وہ بولے اے لوط اگر تم (اس نصیحت کرنے سے) باز نہ آؤ گے تو (نتیجہ یہ ہوگا کہ) تم شہر سے نکال دیئے جاؤ گے۔

۱۶۸- قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِکُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ ○

(لوط نے) فرمایا (میں بھی تو تم لوگوں کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتا کیونکہ) میں تمہاری حرکت سے بیزار ہوں۔

۱۶۹- رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ○

(اور اپنے رب کے حضور دعا کرتا ہوں کہ) اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان کے کاموں (کے وبال) سے نجات دے۔

۱۷۰- فَنَجَّیْنٰہُ وَاَھْلَہٗٓ اَجْمَعِیْنَ ○

پس ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو سب کو نجات دی

۱۷۱- اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ○

سوائے ایک بڑھیا کے جو (لوط کی بیوی تھی جو کافر تھی) پیچھے رہ جانیوالوں میں رہ گئی (اور ہلاک ہوئی)۔

۱۷۲- ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ○

پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا۔

Marfat.com

۱۷۳- وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

اور ان پر ایک مینہ برسایا، سو وہ کتنا برا مینہ تھا ان ڈرائے ہوئے لوگوں پر (جو عذاب الٰہی سے نہ ڈرے۔ یعنی وہ بستیاں کی بستیاں الٹ دی گئیں اور آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی کہ ہمیشہ یہ واقعہ لوگوں کے لیے باعث عبرت رہے)۔

۱۷۴- اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا کَانَ اَکْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

بے شک اس (واقعہ) میں (بھی عبرت آموز) نشانی ہے اور (اس قوم کے بھی تباہ ہونے کی یہی وجہ ہوئی کہ) ان میں اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں (ان کو مزید موقع دینا گویا نسل انسانی کو ختم کر دینا تھا)۔

۱۷۵- وَاِنَّ رَبَّکَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ ع ۱۶ ۱۳

اور بے شک آپ کا رب ہی بڑی قوت والا (اور) رحم والا ہے۔

دسواں رکوع

یا حضرت شعیب کی مثال لو

۱۷۶- کَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَیْکَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ ۖ

(عاد وثمود و قوم لوط کی طرح مدین کے رہنے والوں یعنی) اصحاب ایکہ نے (اپنے زمانہ کے پیغمبر شعیب اور ان سے قبل کے) رسولوں کی تکذیب کی

۱۷۷- اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ ۚ

جب ان سے شعیب نے کہا کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں (کہ ناپ تول میں خرابی کر کے معاشرہ ہی کو بگاڑ رہے ہو، جب دیانت نہ رہے گی انسان سے انسان کی قدر اٹھ جائے گی)۔

میں جو کچھ کہہ رہا ہوں حق ہے۔ اللہ کی طرف سے

۱۷۸- اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ ۙ

میں تمہارے لیے ایک دیانت دار پیغمبر ہوں۔

۱۷۹- فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ ۚ

پس اللہ سے ڈرو اور میرے کہنے پر چلو۔

۱۸۰- وَمَاۤ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ؕ

اور میں تم سے اس (خیر خواہی) کا کوئی بدلہ نہیں چاہتا میرا بدلہ تو سارے جہان کے پالنے والے کے ذمہ ہے۔

۱۸۱- اَوْفُوا الْکَیْلَ وَلَا تَکُوْنُوْا

(دیکھو) پیمانہ پورا بھر کر دیا کرو اور (خلق خدا کو) نقصان پہنچانیوالوں

Marfat.com

مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۚ
بیں (شامل) نہ ہو جاؤ۔

۱۸۲- وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۚ
اور سیدھی ترازو رکھ کر تولا کرو (تاکہ تول میں بھی کمی نہ آنے پائے)۔

۱۸۳- وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۚ
اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو (خواہ یہ ناپ کر دینا ہو، پیمانہ بھر کے دینا ہو یا تول کر دینا ہو، انہوں نے تم کو پورے دام دیے ہیں تم ان کو ان کی پوری چیز دو) اور (لوگوں کے حقوق مار کر) ملک میں خرابی مت مچاتے پھرو

۱۸۴- وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ؕ
اور اس (اللہ) سے ڈرو جس نے تم کو اور تم سے قبل ساری خلقت کو پیدا کیا۔

۱۸۵- قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۙ
وہ بولے تم پر تو کسی نے (سخت) جادو کر دیا ہے (کہ ایسی باتیں کر رہے ہو)۔

۱۸۶- وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۚ
اور (آخر) تم بھی تو ہماری طرح ایک آدمی ہو۔ اور ہمارے خیال میں تو تم جھوٹے ہو۔

۱۸۷- فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؕ
(بہر حال) اگر تم اپنے دعوی (نبوت) میں سچے ہو تو ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا گرا دو (کہ ہم سب ہلاک ہو جائیں)۔

۱۸۸- قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝
(شعیب نے) فرمایا (مجھ میں تو طاقت نہیں البتہ) میرا رب خوب جانتا ہے جو تم کرتے رہتے ہو (وہ اگر چاہے تو آسمان سے ہی تم پر عذاب نازل ہو جائے)۔

۱۸۹- فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝
غرض انہوں نے اس کو جھٹلایا آخر ان کو سائبان والے دن کے عذاب نے آ پکڑا (یعنی سائبان کی طرح ابر آیا۔ اس سے آگ برسی۔ نیچے سے زلزلہ اور سخت ہولناک آواز اٹھی۔ اور قوم غارت ہو گئی جو مانگا تھا وہ مل گیا) بے شک وہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا۔

۱۹۰- اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
بے شک اس (واقعہ) میں (لوگوں کے لیے عبرت آموز) نشانی ہے اور (یہ عذاب بھی اسی لیے آیا کہ) ان میں اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔

Marfat.com

۱۹۱- وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ ع ۱۶ ۱۴ — اور بے شک آپ کا رب بڑی قوت والا (اور) رحم والا ہے

گیارھواں رکوع

یہ سورہ کا آخری رکوع ہے جس میں اجمالی طور پر اسلام کی حقانیت اور تبلیغی منازل کا ذکر ہے اور آخر میں مبلغ اور شاعر کا فرق بتایا گیا ہے، بنیادی فرق یہ ہے کہ مومن جو کہتا ہے وہ کرتا ہے، شاعر وہ کہتا ہے جو کرتا نہیں، ایک معبود حقیقی کا پرستار ہے، جو اپنی عبادات و مشاہدات میں صفات باری تعالیٰ کے جلوے دیکھتا ہے دوسرا اپنے تصورات اور اوہام کے میدان میں دوڑتا پھرتا ہے منزل سے ناآشنا، مقصد سے غافل۔ سورہ انہیں مومنوں کی کیفیات پر ختم ہوتا ہے جو اللہ کی یاد کثرت سے کرتے اور عمل صالح میں مصروف ہیں۔

۱۹۲- وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ — اور بے شک یہ (قرآن) پروردگارِ عالم کا اتارا ہوا ہے۔

۱۹۳- نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ — اس کو (ایک) امانت دار فرشتہ لے کر اترا ہے۔

۱۹۴- عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۝ — آپ کے قلب پر (یعنی الفاظ و مضامین - سب وحی ربانی سے قلب مبارک پر القا ہوئے ہیں) تاکہ آپ (لوگوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والوں میں ہو جائیں (اور فریضہ تبلیغ میں عین اپنی فطرت کے مطابق مصروف رہیں)۔

۱۹۵- بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ۝ — (یہ قرآن فصیح اور) شگفتہ عربی زبان میں (نازل ہوا ہے)

۱۹۶- وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۝ — اور اس کا ذکر (اس کے نازل ہونے کی پیشینگوئی) اگلی کتابوں میں (موجود) ہے۔

کتبِ سماویہ کی انہیں پیشینگوئیوں کی وجہ سے بنی اسرائیل کے علماء کو علم ہے کہ رسول کریم تشریف لائیں گے اور قرآن نازل ہوگا۔

۱۹۷- أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ — کیا ان (منکرین حق) کے واسطے (صرف یہی) ایک بات (اس کی صداقت کی) سند نہیں کہ علماء بنی اسرائیل کو اس (کتاب) کا علم ہے۔

۱۹۸- وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ۝ — اور اگر ہم اسے کسی دوسرے شخص پر اتارتے جس کی زبان عربی نہ ہوتی،

۱۹۹- فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ — اور وہ (نبی) اس کو پڑھ کر ان کو سناتا پھر بھی یہ اس پر ایمان نہ لاتے

Marfat.com

مُؤْمِنِيْنَ ۝

۲۰۰- كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ — اسی طرح ہم نے اس (انکارِ حق) کو ان نافرمانوں کے دلوں (کی گہرائیوں) میں داخل کر دیا ہے ۔

۲۰۱- لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ — یہ لوگ (ہرگز) اس کے ساتھ ایمان نہ لائیں گے جب تک درد ناک عذاب (اپنی آنکھوں سے) دیکھ نہ لیں ۔

۲۰۲- فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ — پھر (جب) وہ ان پر اچانک آجائے گا اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی (کہ یہ آفت ناگہاں کہاں سے کیسے آگئی)

۲۰۳- فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝ — تو کہیں گے کیا ہم کو کچھ مہلت ملے گی (کہ اب ہم ایمان لے آئیں) ۔

جب حضور اس طرح تبلیغ فرماتے تو کفار تمسخر سے پوچھتے کہ پہلا عذاب کب آئے گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

۲۰۴- اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ — کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں ۔

۲۰۵- اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝ — (تو اے رسول) بھلا دیکھیے کہ اگر ہم ان (منکرینِ حق) کو برسوں فائدہ پہنچاتے رہیں ،

۲۰۶- ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ — پھر وہ عذاب جس کا ان سے وعدہ ہے آجائے ،

۲۰۷- مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝ — تو یہ (دنیاوی) فائدہ جو وہ اٹھا رہے ہیں ان کے کسی کام نہ آئے گا ۔

جس طرح سورہ کی شروع میں سرکار دو عالم سے خطاب تھا کہ آپ ان منکرین حق کے متعلق غمگین نہ ہوں کہ یہ ایمان کیوں نہیں لاتے ، اسی طرح مختلف انبیاء کے واقعہ کی یاد دلانے کے بعد یہ بتایا جا رہا ہے کہ گو کافر عذاب کے لیے بے چین ہیں لیکن جب عذاب آجائے گا تو یہ سارا عیش بھول جائیں گے ۔ یہاں بھی گو خطاب حضور سے ہے لیکن مخاطب حضور کے ساتھ ان کی امت کے صالحین ہیں ان کو آگاہ کیا جا رہا ہے کہ کافروں کے تمسخر کا جواب کس انداز سے دیں، ان کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ ہو۔ ایمان والوں کے ساتھ ان کا انداز کیا ہو وہ ہر حال میں اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں ۔

Marfat.com

۲۰۸۔ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۝

اور ہم نے کسی بستی کو غارت نہیں کیا مگر ان کے لیے (عواقب سے) ڈرانے والے (ان بستیوں میں موجود) تھے

۲۰۹۔ ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ ع

نصیحت کرنے کے لیے - اور ہمارا کام ظلم کرنا نہیں (یعنی پہلے ہدایت کے لیے اللہ کے نبی اس کے بندے لوگوں کو بداعمالیوں کے عواقب سے ڈراتے ہیں جب پھر بھی وہ راہ ہدایت پر نہیں آتے تب ہلاک کیے جاتے ہیں) ۔

۲۱۰۔ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝

اور (یہ قرآن بھی لوگوں کی ہدایت کے لیے آیا) اس کو شیطان لیکر نہیں اُترے ۔

۲۱۱۔ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝

اور نہ یہ کام ان کے لائق ہے اور نہ وہ یہ کر سکتے ہیں (ان کی فطرت شر، فساد، انکار- قرآن از اول تا آخر ہدایت صداقت اور نور- اس کا شیطانوں سے کیا واسطہ) ۔

نزولِ وحی کے لیے وہ انتظامات ہیں کہ شیطان کی کہیں رسائی نہیں کہ ایک حرف بھی سُن سکے

۲۱۲۔ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ۝

ان (شیاطین) کو تو (نزول وحی کے وقت) سننے کے مقام سے بہت دور کر دیا گیا ہے (سرکار دو عالم کے قلبِ منوّر تک شیطان کی رسائی کہاں وہ تو محروم ازلی ہے) ۔

۲۱۳۔ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝

تو (اے مخاطب) تُو اللہ کے ساتھ دوسرے کو معبود نہ پکار ورنہ تجھ پر بھی عذاب ہوگا (یہ خطاب بھی امت سے ہے) ۔

اب تبلیغی منازل کا ذکر ہے، تبلیغ گھر والوں سے شروع کی جائے

۲۱۴۔ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝

اور (اے رسول پہلے) اپنے قریبی رشتہ داروں کو نصیحت کیجئے ۔

۲۱۵۔ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور آپ اپنے متبعین ایمان والوں کے لیے اپنے دونوں بازو نیچے رکھیے (یعنی کھول دیجیے جو شفقت، حفاظت، نرمی، تواضع و محبت کا اظہار ہے)

۲۱۶۔ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

پھر اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو (اپنا ہو یا پرایا صاف) کہہ دیجئے کہ میں تمہارے ان کاموں سے بیزار ہوں ۔

۲۱۷۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝

اور آپ بڑے غلبہ والے رحیم (خدا) پر بھروسہ رکھیے (جس کے غلبہ اور

Marfat.com

رحم کا ذکر گزشتہ رکوع میں بار بار کیا گیا ہے)

٢١٨۔ الَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۝ — (وہ اللہ) جو آپ کو دیکھتا ہے جب آپ (تنہائی میں رات کے وقت عبادت کے لیے) اٹھتے ہیں،

٢١٩۔ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ۝ — اور (جب جلوت میں) نمازیوں کے درمیان آپ پھرتے ہیں (یعنی منقتدیوں کی دیکھ بھال فرماتے ہیں)۔

٢٢٠۔ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ — بے شک وہی (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے۔

آپ ان کفار سے فرما دیجیے کہ اللہ کے پیغمبروں کے پاس تو شیطان کا گزر نہیں ہوتا لیکن

٢٢١۔ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ۝ — کیا میں تم کو بتا دوں کہ شیطان کن پر اترتے ہیں۔

٢٢٢۔ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ۝ — وہ ہر جھوٹے گنہگار پر اترا کرتے ہیں

٢٢٣۔ یُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝ — جو سنی سنائی بات (اپنے مریدوں کے دلوں میں) ڈالتے ہیں اور ان میں سے بھی اکثر جھوٹے ہی ہوتے ہیں (خواہ یہ کاہن ہوں یا اپنے زعم باطل میں کوئی بڑے صاحب فراست)۔

اور اکثر لوگ شعراء کے کلام سے متاثر ہونا شروع ہو جاتے ہیں کہ یہ بھی ایک ذہین طبقہ ہے لیکن ان کی ہر بات سچی نہیں ہوا کرتی۔

٢٢٤۔ وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ — اور شعراء کی پیروی گمراہ لوگ ہی کرتے ہیں۔

٢٢٥۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ۝ — کیا تو نے نہ دیکھا کہ وہ ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں (قیاس آرائیاں اور طبع آزمائیاں کرتے رہتے ہیں حق و باطل سے واسطہ نہیں ہوتا۔ وہم جدھر لے جاتا ہے دوڑ جاتے ہیں۔ خطاب واحد سے مراد سب سے ہے)

٢٢٦۔ وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ۝ — اور (لطف یہ ہے کہ) وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو وہ کرتے نہیں۔

٢٢٧۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ — مگر (ہاں) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور انہوں نے اللہ کی یاد (دل سے اور) کثرت سے کی اور جب ان پر ظلم کیا گیا اس کے بعد انہوں نے

Marfat.com

كَثِيرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝ ع ۱۵

(حدودِ شرع میں رہ کر) بدلہ لیا (اور اگر یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول اور ان سے محبت کرنے والوں کی تعریف میں اشعار کہیں یا منکرینِ حق کی ہجو کریں تو کوئی مضائقہ نہیں) اور جن لوگوں نے ظلم ڈھارکھا ہے (انکارِ حق پر ہمیشہ آمادہ رہتے ہیں) ان کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ ان کو کس جگہ لوٹ کر جانا ہے (ان کا کیا حشر ہونا ہے)۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ

مکی ترانوے آیتیں سات رکوع

سورہ شعراء میں طسم ایک آیت تھی، سورہ النمل طس سے شروع ہوتا ہے جو آیت کا جزو ہے وہاں تلک ایت الکتب المبین تھا یہاں لفظ قرآن کے اضافہ کے ساتھ یوں ارشاد ہوتا ہے تلک ایت القران وکتب مبین ۔ خود سورۃ کی تمہید سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دونوں سورتوں کے مضامین میں ایک خاص ربط ہے اور اسی لیے ترتیب قرآنی میں سورہ شعراء کے بعد سورہ النمل کو جگہ دی گئی ہے ۔

گذشتہ سورت میں مومن کی فطرت یعنی تبلیغ دینِ حق کا ذکر تھا، تبلیغ حق نام ہے ایک نیک خیال ایک اچھی بات کا کسی کے دل میں ڈالنے کی کوشش کا ۔ بسا اوقات مبلغین کی تبلیغ کا خاطر خواہ اثر نہیں ہوتا، انہیں اس خیال سے رنج ہوتا ہے کہ شاید خود ان سے تبلیغ حق میں کوتاہی رہ گئی، اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، انبیاء علیہم السلام یہی تبلیغ فرماتے رہے لیکن اکثر لوگ جو ایمان لانے والے نہ تھے ایمان نہ لائے، تبلیغ میں سعی ضروری ہے ۔ مسلمانوں سے شفقت نرمی کا برتاؤ کرنا ہے تاکہ وہ دینِ حق پر مستقیم اور ثابت قدم ہو جائیں ۔ منکرینِ حق کو ان کی بداعمالیوں پر خدا سے ڈرانا اور صبر کے ساتھ نصیحت کیے جانا پھر نتائج اللہ پر چھوڑنا ہے ۔ جو نکتہ خصوصیت سے سورہ شعراء میں ذہن نشین کرایا گیا وہ یہ تھا کہ ایسے خطرات سے ہوشیار رہو جو دل میں جاگزیں ہو کر گمراہی کا باعث بنتے ہیں ۔ اس ضمن میں شعراء کے اس کلام کی طرف توجہ دلائی گئی جو محض قیاس آرائی اور طبع آزمائی ہوتی ہے حق سے اس کا دور کا واسطہ نہیں ہوتا جو ان کے خیال میں آتا ہے کہتے ہیں اس پر عمل سے ان کا تعلق نہیں ہوتا ۔ اب سورہ نمل میں ایک دوسرے اہم نکتہ کا ذکر ہے اور اسی لیے ترتیب میں یہ سورہ گذشتہ سورہ سے بالکل متصل ہے ۔

یہاں بتایا جا رہا ہے تبلیغ حق میں بھی ایک بات دل میں ڈالی جاتی ہے، وہ بات جس پر مومن کا ایمان اور عمل ہے، مومن اس خیال کو لے کر چل نکلتا ہے، یہ نیک خطرہ، کبھی کوئی نصیحت سن کر یا پڑھ کر آتا ہے کبھی

Marfat.com

منجانب اللہ ایک خیال دل میں پیدا کیا جاتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے لیئے یہ وحی ہے اور صالحین کے لیے خطرہ رحمانی، اس خطرہ رحمانی پر نظر رکھنا ضروری ہے اور اس خطرہ رحمانی کی صداقت کو ہمیشہ علم وحکمت یعنی قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھنا ضروری ہے - یہ واہمہ نہیں ہوتا جو شعراء کے کلام کا خاصہ ہے یہ الہام کی قسم ہے - حقیقت پر مبنی ہوتا ہے - اس پر عمل کرنے سے اسرار و انوار کھلتے ہیں - حقائق کا علم ہوتا ہے -

گذشتہ رکوع میں انبیاء علیہم السلام کی کیفیت صبر کو نمایاں کیا گیا تھا یہاں ان کی شکر گزاریوں کے پہلو کو روشن کیا جارہا ہے، ہدایت کے ساتھ بشارت ملتی ہے، ایمان کے ساتھ ہی اللہ کی عنایات کی خوشخبری سنائی جاتی ہے اس میں بھی انبیاء علیہم السلام کے واقعات کا ذکر ہے لیکن دوسرے نہج سے، یعنی انہوں نے ہمیشہ وحی الٰہی اور خطرہ رحمانی پر چل کر اپنی قوم کو احکام الٰہی کی طرف دعوت دی ہے، اسی سلسلہ میں ان کے تبلیغی مراحل کا ذکر آتا ہے اور تبلیغ کے لیے جس علم وحکمت کی ضرورت ہے اس پر روشنی ڈالی جاتی ہے بتایا جاتا ہے کہ اسلامی تصوف وحکمت اسلامیہ کیا ہے - ایمان لانے والوں کے لیے وعدے ہیں منکرین کے لیے وعید -

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱- طٰسٓ ۚ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡقُرۡاٰنِ وَ کِتَابٍ مُّبِیۡنٍ ○ طا سین (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) یہ آیتیں (جو آپ پر نازل ہو رہی ہیں، جو سنائی جاتی ہیں) قرآن (عظیم) کی ہیں اور روشن کتاب کی (آیتیں ہیں)

۲- ہُدًی وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ○ (یہ آیتیں یہ قرآن، یہ کتاب) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے -

گزشتہ سورہ میں منکرین کی کیفیت کے بیان پر زور تھا یہاں مومنین کی کیفیات پر زور ہے - سورہ انداز رحمت سے شروع ہوتا ہے، ان کیفیاتِ بشری کا ذکر ہو رہا ہے جو مومن کے ساتھ خاص ہیں یعنی

۳- الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ○ جو نماز پڑھتے ہیں (حقوق اللہ کی حفاظت کرتے ہیں) اور زکوٰۃ دیتے ہیں (اللہ کے ساتھ اس کی مخلوق کا خیال رکھتے ہیں) اور آخرت پر یقین کامل رکھتے ہیں)

۴- اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال ان کی نظر میں خوشنما کر

Marfat.com

زَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ۝

دکھائے ہیں (وہ برائیوں کو بھلائی سمجھتے ہیں ہم نے بھی ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے) بس وہ بھٹکے پھرتے ہیں (اپنے ہی خیالات میں ڈوبے اور مگن رہتے ہیں)

۵- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝

یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے بُرا (اور سخت) عذاب ہے اور آخرت میں بھی وہی سب سے زیادہ نقصان میں ہوں گے۔

۶- وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ۝

اور آپ کو تو قرآن ایک بڑے حکمت والے دانا (یعنی آپ کے رب) کی طرف سے پہنچتا ہے۔

تشریح

یہ قرآن جس اہتمام سے نازل کیا جارہا ہے، جس طرح آپ کے پاس پہنچایا جاتا ہے یہ چیز ہی اور ہے یہ عطاء خاص ہے۔ یوں تو ہر نبی کو وحی سے نوازا گیا لیکن اسی قدر جس کی ضرورت اس زمانہ میں تبلیغ کے لیے تھی۔ رہتی دنیا تک جو کتاب رہے گی وہ آپ کے لیے مخصوص کی گئی۔

موسیٰ کا واقعہ یاد دلایا جارہا ہے کس طرح پہلے ان کے دل میں ایک بات ڈالی گئی پھر وہ کس طرح اس پر چل کر منصب نبوت پر فائز ہوئے۔

۷- إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَآتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝

جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے (وہ آگ جو دوسروں کو نظر نہ آئی) میں عنقریب وہاں سے تمہارے پاس کچھ (راہ کی) خبر لاتا ہوں (شاید اس آگ کے قریب کوئی ہو جو ہم کو راستہ بتادے) یا جلتا ہوا انگارہ لے آؤں تاکہ تم گرما جاؤ (دیکھو نور محبت کو نار محبت کہا گیا ہے، جو دیکھا اسے انسیت سے تعبیر کیا گیا، جس میں انس، محبت کا پہلو مضمر ہے)۔

۸- فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

پھر جب (موسیٰ) اس (نار) کے قریب پہنچے تو انہیں آواز دی گئی کہ بابرکت ہے وہ (ذات) جو آگ میں (تجلی فرمارہی) ہے اور وہ جو اس کے اردگرد ہے (یعنی زمین کا یہ ٹکڑا اور حضرت موسیٰ اور ملائکۃ المقربین۔) اور (دیکھو آگ کو اللہ نہ سمجھنا) اللہ تو تمام جہانوں کا پروردگار پاک (بے نیاز) ہے۔

ہاں جو تم سے مخاطب ہے وہ میں ہوں

آیت نمبر ۷ حضرت موسیٰ کا واقعہ سورہ طٰہٰ میں گزر چکا ہے، وہ مدین سے جاتے ہوئے راستہ بھول گئے، سردی سخت تھی اور رات اندھیری۔ اس آگ سے امید بندھی کہ شائد کوئی راستہ بتاسکے۔

Marfat.com

۹- يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۙ

اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں زبردست حکمت والا۔ (جس کے تم شیدائی ہو)

۱۰- وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا
تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا
وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ
اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ
الْمُرْسَلُوْنَ ۝

اور اپنا عصا (تو) ڈال دو (موسیٰ نے عصا ڈال دیا) پھر جب اس کو دیکھا کہ وہ تیز حرکت کرنے والے پتلے سانپ کی طرح حرکت کر رہا ہے تو وہ (خوف طبعی سے) پیٹھ پھیر کر بھاگے اور مڑ کر بھی نہ دیکھا (ندا آئی) اے موسیٰ مت ڈرو ۔ بے شک میرے پاس رسول ڈرا نہیں کرتے ۔ (جب اللہ تمہارے پاس ہے تو خوف کس بات کا) ۔

۱۱- اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا
بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝

مگر (ہاں) جس نے ظلم کیا اور پھر برائی کے بعد نیکی سے اس کی تلافی کی تو بے شک ہم بخشنے والے مہربان ہیں (اشارہ یہ تھا کہ ہر چند تم سے ایک کافر کا بھولے سے خون ہوا تھا وہ ہم نے معاف کر دیا) ۔

۱۲- وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ
تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۣ
فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۭ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

اور (اے موسیٰ) اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو (یعنی بغل میں دبا کر نکالو) تو وہ بلا کسی عیب کے سفید (روشن) ہو کر نکلے گا (غرض یہ) نو معجزات میں سے (دو معجزے) ہیں (جو تم کو عطا ہوئے ہیں ان کو لے کر) فرعون اور اس کی قوم کی طرف (جاؤ) بے شک وہ بڑے نافرمان لوگ ہیں ۔

۱۳- فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً
قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

پھر جب یہ بصیرت افروز نشانیاں ان (نافرمان لوگوں) کے پاس پہنچیں (تو) وہ کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے ۔

۱۴- وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ
ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ
ع ۱۴/۱۶ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

اور ان (معجزات) کا انکار کر دیا (محض اپنی) بے انصافی اور غرور کے باعث، حالانکہ ان کے دلوں نے ان (معجزات) کا یقین کر لیا تھا۔ آخر دیکھئے کہ ان فساد پھیلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

دوسرا رکوع

اب داؤد و سلیمان علیہما السلام کا ذکر آ رہا ہے جن کو غلبہ، قوت اور علم عطا ہوا اور جن کی

Marfat.com

ذات میں اللہ نے نبوت اور بادشاہت دونوں کو جمع کیا۔ آپ کا انداز تبلیغ ایک خاص حکیمانہ انداز لیے ہوئے ہے۔ دیکھو انہوں نے ذہن کو اسلامی تعلیمات سے مسخر کرنے میں علم اور حکمت دونوں سے کس طرح کام لیا۔ ان کو پرندوں سے لے کر اجنہ تک کی زبان پر قدرت تھی اور ہوائیں تک ان کی تابع تھیں، یہ اللہ کی عنایات ہیں جن سے اس نے اپنے انبیاء کو نوازا تاکہ وہ اللہ کا دین پھیلائیں۔

۱۵۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اور بے شک ہم نے داؤد اور (ان کے بیٹوں میں سے ان کے جانشین) سلیمان کو ایک علم (خاص) عطا فرمایا اور (وہ دونوں بھی شکر گزار رہے) کہا کرتے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو اپنے بہت سے مومن بندوں میں فضیلت دی (دیکھو یہ نہ فرمایا کہ سب پر فضیلت دی)۔

۱۶۔ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ○

اور سلیمان کو ہم نے داؤد کا جانشین بنایا۔ اور (انہوں نے علی الاعلان) کہا اے لوگو (میرے رب کی طرف سے)، ہم کو اڑتے ہوئے پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر قسم کی چیزیں (اس عظیم الشان سلطنت کے قیام و تدبیر کے لیے) عطا ہوئی ہیں۔ بے شک یہ (اس کا) کھلا فضل ہے (ایسا واضح فضل ہے جو اظہر من الشمس ہے جس کو سب دیکھتے تھے کہ انسان، جن، پرند سب ہی حضرت سلیمان کے سامنے حاضر ہوتے)۔

۱۷۔ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○

اور سلیمن کے سامنے جن اور انسان اور پرندوں کے لشکر جمع کیے جاتے پھر ان کی جماعتیں بنائی جاتیں (یعنی مختلف دستوں میں تقسیم کیے جاتے اور کاموں پر لگائے جاتے)۔

ان سب کا حضرت سلیمان کے روبرو جمع ہونا ایک حکم کے تابع تھا۔ ایک بار فوجیں یوں ہی جمع ہوئیں ان کو کوچ کا حکم ہوا اور وہ روانہ ہوگئیں۔

۱۸۔ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ

یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی ایک بستی پر سے گزریں تو ایک چیونٹی نے کہا۔ اے چیونٹیو! اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ کہیں سلیمان اور ان کا لشکر تم کو پیس نہ ڈالے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔

Marfat.com

سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ ○

چیونٹی کی یہ بات ہوا نے، جو سلیمان کے قابو میں تھی، حضرت سلیمان کے کانوں تک پہنچا دی
کہ نظام حکومت کے لیے ان کا ہر بات سے حتی الامکان باخبر رہنا ضروری تھا۔

١٩۔ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا
وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى
وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ
فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ○

چنانچہ سلیمان اس (چیونٹی) کی اس بات پر مسکرا کر ہنس پڑے اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری ان نعمتوں کا ہمیشہ شکرگزار رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائیں اور یہ (بھی توفیق دے) کہ ہمیشہ وہ نیک کام کیا کروں جو تجھے پسند ہو (مجھ سے بلاوجہ تیری مخلوق کو اذیت نہ پہنچے بلکہ فائدہ ہی ہو کہ اسی میں تری رضا ہے) اور مجھ کو (محض) اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔

(معلوم ہوا کہ اگر کوئی کسی نیک بندے کے متعلق گمان بد بھی رکھے تو بسا اوقات اس کو باخبر کر دیا جاتا ہے، حضرت سلیمان صالحین کی جماعت میں داخل ہونے کی دعا فرماتے ہیں رحمت کا واسطہ دیتے ہیں۔)

٢٠۔ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ
اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ
الْغَآئِبِيْنَ ○

اور (جب سلیمان علیہ السلام نے) پرندوں کا جائزہ لیا تو کہنے لگے کیا سبب ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا (کیا کہیں پرندوں کے جھنڈ میں مجھ کو نظر نہیں آتا) یا (حقیقت میں) وہ غائب ہی ہے۔

٢١۔ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا
اَوْ لَاۡاَذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ
بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○

(اگر وہ واقعی غیر حاضر ہے تو) میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا یا (پھر) وہ میرے سامنے (اپنی غیر حاضری کی) کوئی دلیل صریح (عذر معقول) پیش کرے۔

٢٢۔ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ
اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ
وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ

پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ آگیا اور کہنے لگا کہ مجھے وہ بات معلوم ہوئی ہے جس کو آپ نے (بھی) نہ جانا اور میں آپ کے پاس (ملک) سبا کی ایک تحقیقی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔

Marfat.com

يَقِيْنٍ ○

۲۳- اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ○

(خبر یہ ہے کہ) میں نے ایک عورت کو پایا کہ وہ ان لوگوں پر حکومت کرتی ہے اور اس کو ہر چیز (مال دولت، فوج وغیرہ سب) میسر ہے۔ اور اس کا ایک عظیم الشان تخت ہے۔

۲۴- وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ○

میں نے اس کو اور اس کی قوم کو اللہ کے سوا سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا اور (یقیناً یہ ان کی غلطی ہے) ان کو شیطان نے ان کے اعمال خوشنما کر دکھائے ہیں پس انہیں راہ (حق پر چلنے) سے روک دیا ہے تو وہ راہ ہدایت نہیں پاتے۔

اس طرح ہدہد نے سلیمان کو اس ملک و قوم کا پتہ دیا جس کا ان کو علم نہ تھا۔ ساتھ ہی اس کی اصلاح کی طرف ترغیب دی۔ اللہ جس کو جو علم دے اور جو کام لے وہی قادر مطلق ہے۔

نیز ہدہد نے اپنے وجدان فطری سے کہا۔

۲۵- اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ○

(یہ لوگ) اللہ ہی کو سجدہ کیوں نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی چیز کو ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے یا ظاہر کرتے ہو سب جانتا ہے۔ (ایسے معبود حقیقی کو چھوڑ کر ایک سورج کو سجدہ کرنا کیسی نادانی ہے)۔

۲۶- اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

اللہ ہی (معبود حقیقی) ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش عظیم کا مالک ہے (وہ بڑے زبردست تخت حکومت و قدرت کا مالک ہے)

۲۷- قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○

(سلیمان نے) کہا اچھا ہم دیکھتے ہیں کہ تو نے (جو کہا) سچ کہا یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔

(نوٹ = "اللھم اھدنا الصراط المستقیم" سجدۂ تلاوت کے بعد ہی پڑھنا چاہیئے۔
ہدہد نے ملکہ سبا کے تخت کو عرش عظیم سمجھا یہ اس کی نادانی تھی۔ اس سجدہ تلاوت میں اس کی اصلاح بھی کر دی گئی اور یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ معبود حقیقی ایک ویکتا ہے وہی عرش عظیم کا مالک ہے، وہی سجدہ کے لائق ہے)۔

Marfat.com

۲۸- اِذۡهَبۡ بِّكِتٰبِیۡ هٰذَا فَاَلۡقِهۡ اِلَیۡهِمۡ ثُمَّ تَوَلَّ عَنۡهُمۡ فَانۡظُرۡ مَاذَا یَرۡجِعُوۡنَ ○

(لے) یہ میرا خط لے جا اور اس کو ان کے پاس ڈال دے پھر ان کے پاس سے ہٹ جا اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

ہدہد خط لے گیا اور دریچہ سے ملکہ سبا کے کمرہ میں جاکر اس کے سینہ پر چپکے سے خط رکھ دیا ملکہ سبا نے جس کا نام مفسرین نے بلقیس لکھا ہے اپنے درباریوں کو جمع کیا اور

۲۹- قَالَتۡ یٰۤاَیُّهَا الۡمَلَؤُا اِنِّیۡۤ اُلۡقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیۡمٌ ○

(ملکہ سبا نے) کہا اے دربار والو! میرے پاس ایک بڑی بزرگی والا خط ڈالا گیا ہے۔

۳۰- اِنَّهٗ مِنۡ سُلَیۡمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور اس میں یہ ہے کہ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

۳۱- اَلَّا تَعۡلُوۡا عَلَیَّ وَاۡتُوۡنِیۡ مُسۡلِمِیۡنَ ○ ع ۲/۱۷

(اور مضمون یوں ہے) کہ میرے (پیغامِ حق کے) مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور میرے پاس فرمانبردار ہو کر آ جاؤ (یعنی مسلمان ہو جاؤ اور میری نبوت کا اقرار کرو)۔

تیسرا رکوع

حضرت سلیمان کا واقعہ جاری ہے، ملکہ نے درباریوں سے مشورہ طلب کیا۔

۳۲- قَالَتۡ یٰۤاَیُّهَا الۡمَلَؤُا اَفۡتُوۡنِیۡ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ ۚ مَا كُنۡتُ قَاطِعَةً اَمۡرًا حَتّٰی تَشۡهَدُوۡنِ ○

کہا اے دربار والو میرے معاملے میں مجھے مشورہ دو (کہ ہم کو کیا کرنا چاہیے تم جانتے ہو کہ) میں کوئی (قطعی) فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو (اور صلاح نہ دو)۔

۳۳- قَالُوۡا نَحۡنُ اُولُوۡا قُوَّةٍ وَّاُولُوۡا بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ ۙ۬ وَّالۡاَمۡرُ اِلَیۡكِ فَانۡظُرِیۡ مَاذَا تَاۡمُرِیۡنَ ○

وہ بولے ہم بڑے زور آور اور جنگجو ہیں (باقی) آپ کو اختیار ہے پس آپ جو حکم دیں اس پر غور فرمالیں۔

۳۴- قَالَتۡ اِنَّ الۡمُلُوۡكَ اِذَا دَخَلُوۡا

اس نے کہا (کہ لڑائی بذات خود کوئی اچھی چیز نہیں) جب بادشاہ کسی بستی میں

Marfat.com

قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ○

داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے معزز لوگوں کو ذلیل کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے ۔

اس لیے مناسب یہ ہے کہ سلیمان کے متعلق صحیح اندازہ کیا جائے کہ انہیں کیا پسند ہے اگر بادشاہ ہوگا تو تحفہ سے راضی ہوگا یا ملک کا خواہشمند ہوگا اور اگر وہ نبی ہیں تو اس پر مصر ہوں گے کہ ہم مسلمان ہو جائیں ۔

٣٥- وَاِنِّىْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ○

اور (اس لیے) میں ان کے پاس ایک تحفہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں ۔

٣٦- فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۡ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ○

پھر (جب قاصد ملکہ کے تحفہ کے ساتھ) سلیمان کے پاس پہنچا، انہوں نے کہا کیا تم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو (مجھے یہ مال و دولت درکار نہیں) مجھے جو اللہ نے دیا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تم کو دیا ہے بلکہ اپنے تحفہ سے تم ہی خوش رہو ۔

اور فرمایا

٣٧- اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ○

تم واپس جاؤ - ہم ان پر ایسے لشکروں کے ساتھ حملہ کریں گے کہ جن کا مقابلہ [illegible] سکے گا اور ہم ان کو وہاں سے ذلیل کر کے نکالیں گے اور وہ (پسپا اور) خوار ہوں گے ۔

ملکۂ سبا سلیمان علیہ السلام کے واضح اندازِ بیان سے سمجھ گئی کہ آپ کو قوتِ خداداد حاصل ہے کہ پرندے تک حکم بجا لاتے ہیں - آخر حضرت سلیمان کے روبرو حاضر ہونے کا ارادہ کیا اور بڑے تزک و احتشام سے روانہ ہوئی جب ملک شام کے قریب پہنچی تو حضرت سلیمان نے اپنے درباریوں سے

٣٨- قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِىْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَ ○

فرمایا - اے سردارو تم میں (ایسا) کون ہے کہ اس کا تخت میرے سامنے لے آئے قبل اسکے کہ وہ فرمانبردار ہو کر میرے سامنے حاضر ہوں (اس طرح اس پر اظہار قدرت کے ساتھ یہ راز بھی آشکارا ہو جائے گا کہ اللہ کی معیت سلیمان کے ساتھ ہے یقیناً یہ اس کے نبی ہیں -)

٣٩- قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ

جنوں میں سے ایک طاقتور (تیز طرار) جن نے کہا میں اسے حاضر کیے دیتا ہوں

Marfat.com

بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ○

قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں (یعنی یہ اجلاس ختم ہو) اور میں اس (کام) کے لیے طاقت ور وامانت دار ہوں (اسے حاضر بھی کروں گا اور کوئی خیانت قطعی نہ ہوگی)۔

۴۰۔ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۫ۖ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ○

(حضرت سلیمان کے درباریوں میں سے) ایک شخص نے جس کے پاس علم کتاب تھا (یعنی جو نبی کا سچا متبع اور ان کے علم سے فیضیاب تھا خود کوئی نبی یا صاحب کتاب نہ تھا اس نے) کہا میں آپ کی آنکھ کے جھپکنے سے قبل ہی اسے حاضر کر سکتا ہوں۔ (اور حضرت سلیمان کا اذن پاتے ہی تعمیل کی) پھر جب (سلیمان علیہ السلام نے) اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری (کرتا ہوں) اور جو شکر ادا کرتا ہے تو وہ اپنے (ہی فائدہ کے) لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو (خود اپنا نقصان کرتا ہے) میرا پروردگار بے نیاز، کرم فرمانے والا ہے (اسے کسی کی کیا حاجت)۔

(اس آیت کریمہ میں چند باتیں قابل غور ہیں:

۱۔ بتایا گیا کہ ناری کو جو طاقت دی گئی ہے اور بندہ مومن کو جو طاقت عطا ہوئی اس میں کتنا فرق ہے۔

۲۔ جسے جو ملتا ہے وہ نبی کے اتباع سے ملتا ہے، نبی کو بھی اللہ ہی سے ملتا ہے، اس کی نظریں ہمیشہ مسبب پر رہتی ہیں سبب سے اٹھ جاتی ہیں خواہ وہ سبب اسم اعظم ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ اکثر بزرگوں نے "یاحی یاقیوم" اسم اعظم فرمایا ہے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ صاحب کتاب نے جو فرما دیا وہی اسم اعظم ہے۔

۴۔ شکر کرتے رہنا، شکر گزار رہنا، یہی بندگی ہے۔ یہ سورہ ہی شکر گزاری کے مضامین سے معمور ہے۔)

حضرت سلیمان نے بلقیس کی فہم کا اندازہ فرمانے کے لیے حکم دیا

۴۱۔ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ○

کہا کہ اس تخت کی اس (ملکہ سبا) کے لیے (کچھ) صورت بدل دو، دیکھیں وہ پہچانتی ہے (حقیقت آشنا ہے) یا ان میں سے ہے جو راہ (حق) سے بھٹکے ہوئے ہیں (جن کو ایسی باتوں کا بھی پتہ نہیں چلتا)۔

۴۲۔ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا

پھر جب وہ (سفر طے کرتی ہوئی) آپہنچی (تو اس سے) پوچھا گیا کیا آپ کا تخت

Marfat.com

عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ○

ایسا ہی ہے ۔ اس نے جواب دیا گویا یہ وہی ہے ۔ اور (اس آزمائش کی ضرورت ہی کیا ہے)، ہم کو اس سے قبل ہی (آپ کی شانِ نبوت کا) علم ہو چکا ہے اور ہم فرمانبردار ہو چکے ہیں ۔

۴۳۔ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ○

اور سلیمان نے اس کو ان چیزوں سے جن کی وہ اللہ کے سوا پرستش کرتی تھی روک دیا (اور اس سے قبل) وہ کافروں میں سے تھی ۔

بلقیس کی تربیتِ دین حضرت سلیمان نے شاہانہ اندازِ حکمت کے ساتھ جاری رکھی ۔ اس کو حقائق کی طرف توجہ دلانا کافی تھا حقائق کے بیان کرنے کی زیادہ ضرورت نہ تھی پھر باطل عقائد دل سے ہمیشہ کے لیے اسی وقت محو ہوتے ہیں جب ذہنی طور سے بھی ان کا فریب کھل جائے ۔

۴۴۔ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۬ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ع

ع ۱۳/۱۸

اس سے کہا گیا کہ دیوانِ خاص میں چلیے (جس کے فرش شیشوں سے مزین اور جس کے نیچے پانی لہریں مارتا رہتا تھا، ملکہ سبا کی نظر پانی کی لہروں پر پڑی شیشہ کے فرش کا اسے خیال تک نہ گزرا) پھر جب اس (فرش) کو دیکھا تو سمجھی کہ گہرا پانی ہے اور (اس طرح پائنچے اٹھائے کر) اپنی پنڈلیاں کھول دیں ۔ سلیمان نے کہا یہ تو ایک محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں ۔ (جو کچھ نظر آتا ہے وہ فریبِ نظر ہے حقیقت کو پہچانو) (ملکہ کو ندامت ہوئی کہ اب تک وہ زندگی میں کس قدر غلط فہمیوں میں مبتلا رہی اس نے سورج کو سجدہ کیا، رب کو نہ پہچانا فوراً) بول اٹھی اے میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا (کہ تیرے سوا غیر کی عبادت کی)، میں اللہ کے آگے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے (اور) سلیمان کے ساتھ (ان کی اتباع میں آکر) مسلمان ہوئی ۔

چھٹا رکوع

انبیاء علیہم السلام پر اللہ کی عنایات کا ذکر تھا حضرت سلیمان کے ذکر میں دین دنیا کے پُر رونق امتزاج کا ذکر ہوا اہلِ عالم دین کو چھوڑ کر صرف دنیا چاہتے ہیں تو ان کا وجود رحمت نہیں زحمت بن جاتا ہے وہ ظلم ڈھاتے ہیں، مخلوقِ خدا کو اذیت پہنچاتے ہیں اور خود سر ہو جاتے ہیں، ان کے پیشِ نظر صرف اپنے واہمے رہ جاتے ہیں اور وہی ان کے نظریہ حیات بن جاتے ہیں، انہیں کو وہ حق سمجھنے لگتے ہیں، انسانیت کی

Marfat.com

ترقی مسدود ہو جاتی ہے، اینٹ پتھر کی عمارتوں کی ترقیوں کو وہ انسانیت کی ترقی سمجھتے ہیں، ایسی حالت میں نبی کی ہدایت کے باوجود اگر وہ اپنی اصلاح نہ کریں تو تباہ ہو جاتے ہیں، قوموں کو ان سے سبق لینا چاہیے اور اپنا نصب العین محض تسخیر کائنات نہیں بلکہ علم سے حاصل کی ہوئی قوتوں اور صلاحیتوں کو راہ حق میں صرف کرنا ہونا چاہیے تاکہ تکمیل انسانیت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں ایک نبی بھیجا تاکہ وہ لوگوں کے لیے نمونہ بنے اور رہتی دنیا کے لیے نمونہ ہمارے آقا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نکتہ کی وضاحت کے لیے چند قوموں کا ذکر ہے جو اپنی سرکشی اور ناعاقبت اندیشی کے باعث ہلاک ہوئیں۔

۴۵- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ
صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ
فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ○

اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے (ہم قوم) بھائی صالح کو بھیجا (اس پیغام کے ساتھ) کہ اللہ ہی کی عبادت کرو تو ناگاہ وہ دو فریق ہو کر (یعنی ایک مومن دوسرے منکر) آپس میں (پیغام حق کے بارے میں) جھگڑنے لگے۔

اور ایک گروہ نے طیش میں آکر کہا کہ اگر یہی دین سچا ہے تو پھر عذاب الٰہی آکیوں نہیں جاتا، اللہ کے پیغمبر نے انہیں ان کی جلد بازی سے بھی روکا۔

۴۶- قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ
قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

فرمایا اے میری قوم (تم کو کیا ہوا ہے) تم بھلائی سے پہلے برائی کی کیوں جلدی کرتے ہو۔ (اور) اللہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کیوں نہیں طلب کرتے ہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے اور عنایات سے نوازے)۔

نبی قوم سے نحوست دور کرنا چاہتا ہے اس کو اللہ کے فیوض و برکات کی طرف دعوت دیتا ہے قوم کی شامتِ اعمال کہ اس کو خیر بھی شر نظر آتا ہے۔

۴۷- قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ
قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ
اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ○

انہوں نے (بجائے اصلاح کرنے کے یہ گستاخانہ) جواب دیا (صالح!) ہم تم کو اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس (ہی) سمجھتے ہیں (انہوں نے) فرمایا تمہاری ہر نحوست کا سبب اللہ کے علم میں ہے بلکہ تم وہ لوگ ہو جن کی آزمائش ہو رہی ہے

۴۸- وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ

اور شہر میں نو شخص (ایسے) تھے جو ملک میں فساد پھیلاتے رہتے اور

جس طرح حضرت صالح کے زمانے میں ان کے شہر میں نو آدمی ملک میں فساد پھیلاتے رہے، اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مکہ میں نو آدمی اسلام کی بیخکنی پر آمادہ رہے مفسرین نے ان کے نام لکھے ہیں۔

Marfat.com

رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ○

اصلاح نہ کرتے تھے (نہ اپنی نہ قوم کی)۔

انہوں نے حضرت صالح کے قتل کا منصوبہ باندھا

۴۹۔ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○

(کفر کے ان سرغنہ لوگوں نے) کہا کہ آپس میں قسم کھاؤ کہ ہم رات کو اس پر اور اس کے گھر والوں پر شبخون ماریں گے (اور ان کو قتل کر دیں گے) اور پھر ان کے وارثوں سے کہہ دیں گے کہ ہم تو ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے وقت موجود ہی نہ تھے اور بیشک ہم سچ کہتے ہیں (اور اس طرح الزام سے بچ جائیں گے)۔

کفار نے سازش کر لی تھی اللہ انہیں ڈھیل دے رہا تھا کہ شرارت کا وبال خود بھگتیں۔

۵۰۔ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○

اور انہوں نے ایک خفیہ سازش کی اور ہم نے (بھی) ایک خفیہ تدبیر کی اور ان کو خبر بھی نہ ہوئی (کہ وہ خود اپنے جال میں کیسے پھنسے جا رہے ہیں)۔

۵۱۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○

پھر دیکھ لیجئے ان کی سازشوں کا نتیجہ کیا ہوا (یہی) کہ ہم نے ان (سرداروں) کو اور ان کی قوم کو سب کو ہلاک کر ڈالا۔

۵۲۔ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

اور یہ ان کے گھر ان کے ظلم کے باعث ویران پڑے ہیں۔ بے شک اس میں جاننے والوں کے لیے بڑی نشانی ہے۔

لوگوں کو اس سے سبق لینا چاہیے کہ ایک ہی بستی میں مومن و کافر تھے، کافر تباہ کیے گئے۔

۵۳۔ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○

اور ہم نے ایمان والوں کو بچا لیا (یہ ان کی شکر گزاری کا صلہ تھا) اور وہ (خدا کی نافرمانی سے) بچتے رہتے تھے۔

اور اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کی ایک مثال ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے نیک بندوں کو بڑی مصیبت اور ہر عذاب سے بچایا ہے۔

۵۴۔ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ

اور لوط کا (واقعہ یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم بے حیائی کا کام

Marfat.com

الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ○

کرتے ہو حالانکہ تم دیکھتے ہو (کہ یہ کیسا برا اور گندہ کام ہے)۔

۵۵- اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ○

کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں پر للچا کر دوڑتے ہو۔ درحقیقت تم لوگ بالکل جاہل ہو۔

۵۶- فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ○

لیکن ان کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے کہ لوط کے گھر والوں کو اپنے شہر سے نکال باہر کرو یہ لوگ بڑے پاک صاف (پارسا) بنتے ہیں (پھر ہم ناپاکوں میں ان کا کیا کام)۔

۵۷- فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○

پھر ہم نے ان کو (یعنی لوط کو) اور ان کے گھر والوں کو بچا دیا سوائے ان کی بی بی کے جس کے متعلق فیصلہ ہو چکا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہوگی (کیونکہ وہ اسلام نہ لائی تھی)

۵۸- وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ ع

اور ان پر ہم نے (خوفناک) مینہ برسایا (یعنی پتھر برسائے) اور یہ بری بارش تھی جو ان لوگوں پر ہوئی جو اللہ (کے غضب) سے ڈرائے جا چکے تھے۔

ع ۱۴ ۱۹

غرض بقول شاہ صاحب سرکار دوعالم کے ساتھ جو واقعات پیش آئے ان کا ذکر بالترتیب تین واقعات میں کیا گیا، حضرت سلیمان کے قصہ میں کفار نے کہا "ہم بڑے زور آور اور جنگجو ہیں (ہم سے مقابلہ آسان نہیں)" فتح مکہ کے وقت یہی قریش نے کہا۔ حضرت صالح کو نو سرداروں نے مارنے کا قصد کیا، سرکار دو عالم کے بھی نو سردار دشمن تھے، تمام سرداروں نے چاہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں آپ صاف نکل گئے۔ قوم لوط نے چاہا کہ پیغمبر کو شہروں سے نکال دیں، یہی مکہ والے چاہ چکے تھے۔ لیکن اللہ کے حکم سے حضور نے ہجرت کی اور یہی ہجرت فروغ دین اور فتح مکہ کا باعث بنی۔ تبلیغ حق میں ثابت قدم بندوں کو بھی سرکار دوعالم کے صدقہ میں عنایات الٰہی سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ یہ عنایات جس قسم کی ہوں اللہ ہی جانتا ہے۔

پانچواں رکوع

ان شکر گزار بندوں کے ذکر کے بعد جو اللہ کی تسبیح وثنا میں مشغول راہ حق دکھانے میں سرگرم عمل

Marfat.com

رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ○ اصلاح نہ کرتے تھے (نہ اپنی نہ قوم کی)۔

انہوں نے حضرت صالح کے قتل کا منصوبہ باندھا

۴۹۔ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ (کفر کے ان سرغنہ لوگوں نے) کہا کہ آپس میں قسم کھاؤ کہ ہم رات کو اس پر اور اس کے گھروالوں پر شبخون ماریں گے (اور ان کو قتل کر دیں گے) اور پھر ان کے وارثوں سے کہہ دیں گے کہ ہم تو ان کے گھروالوں کی ہلاکت کے وقت موجود ہی نہ تھے اور بیشک ہم سچ کہتے ہیں (اور اس طرح الزام سے بچ جائیں گے)۔

کفار نے سازش کر لی تھی اللہ انہیں ڈھیل دے رہا تھا کہ شرارت کا وبال خود بھگتیں۔

۵۰۔ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور انہوں نے ایک خفیہ سازش کی اور ہم نے (بھی) ایک خفیہ تدبیر کی اور ان کو خبر بھی نہ ہوئی (کہ وہ خود اپنے جال میں کیسے پھنسے جا رہے ہیں)۔

۵۱۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ پھر دیکھ لیجئے ان کی سازشوں کا نتیجہ کیا ہوا (یہی) کہ ہم نے ان (سرداروں) کو اور ان کی قوم کو سب کو ہلاک کر ڈالا۔

۵۲۔ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ اور یہ ان کے گھر ان کے ظلم کے باعث ویران پڑے ہیں۔ بے شک اس میں جاننے والوں کے لیے بڑی نشانی ہے۔

لوگوں کو اس سے سبق لینا چاہیے کہ ایک ہی بستی میں مومن و کافر تھے، کافر تباہ کیے گئے۔

۵۳۔ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ اور ہم نے ایمان والوں کو بچا لیا (یہ ان کی شکر گزاری کا صلہ تھا) اور وہ (خدا کی نافرمانی سے) بچتے رہتے تھے۔

اور اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کی ایک مثال ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے نیک بندوں کو بڑی مصیبت اور ہر عذاب سے بچایا ہے۔

۵۴۔ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ اور لوط کا (واقعہ یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم بے حیائی کا کام

Marfat.com

الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ○ | کرتے ہو حالانکہ تم دیکھتے ہو (کہ یہ کیسا برا اور گندہ کام ہے)۔

۵۵۔ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ○ | کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں پر للچا کر دوڑتے ہو۔ درحقیقت تم لوگ بالکل جاہل ہو۔

۵۶۔ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ○ | لیکن ان کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ کہنے لگے کہ لوط کے گھر والوں کو اپنے شہر سے نکال باہر کرو یہ لوگ بڑے پاک صاف (پارسا) بنتے ہیں (پھر ہم ناپاکوں میں ان کا کیا کام)۔

۵۷۔ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ز قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ | پھر ہم نے ان کو (یعنی لوط کو) اور ان کے گھر والوں کو بچا دیا سوائے ان کی بی بی کے جس کے متعلق فیصلہ ہو چکا تھا کہ وہ رہ جانے والوں میں ہوگی (کیونکہ وہ اسلام نہ لائی تھی)

۵۸۔ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ○ ع | اور ان پر ہم نے (خوفناک) مینہ برسایا (یعنی پتھر برسائے) اور یہ بُری بارش تھی جو ان لوگوں پر ہوئی جو اللہ (کے غضب) سے ڈرائے جا چکے تھے۔

ع ۱۴ ۱۹

غرض بقول شاہ صاحب سرکار دو عالم کے ساتھ جو واقعات پیش آئے ان کا ذکر بالترتیب تین واقعات میں کیا گیا، حضرت سلیمان کے قصہ میں کفار نے کہا "ہم بڑے زور آور اور جنگجو ہیں ہم سے مقابلہ آسان نہیں" فتح مکہ کے وقت یہی قریش نے کہا۔ حضرت صالح کو نو سرداروں نے مارنے کا قصد کیا، سرکار دو عالم کے بھی نو سردار دشمن تھے، تمام سرداروں نے چاہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں آپ صاف نکل گئے۔ قوم لوط نے چاہا کہ پیغمبر کو شہروں سے نکال دیں، یہی مکہ والے چاہ چکے تھے۔ لیکن اللہ کے حکم سے حضور نے ہجرت کی اور یہی ہجرت فروغ دین اور فتح مکہ کا باعث بنی۔ تبلیغ حق میں ثابت قدم بندوں کو بھی سرکار دو عالم کے صدقہ میں عنایات الٰہی سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ یہ عنایات جس قسم کی ہوں اللہ ہی جانتا ہے۔

پانچواں رکوع

ان شکر گزار بندوں کے ذکر کے بعد جو اللہ کی تسبیح و ثنا میں مشغول راہ حق دکھانے میں سرگرم عمل

Marfat.com

ہیں اللہ تعالیٰ اپنے ان نیک بندوں پر سلامتی بھیجتا ہے اور اپنی پسندیدگی کا اظہار فرماتا ہے اور پھر اللہ کی وحدانیت کا بیان شروع ہو جاتا ہے جس سے بیسویں پارہ کا آغاز ہے۔

۵۹۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ

آپ فرما دیجیے تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اس کے ان بندوں پر سلام ہے جن کو اسی نے چن لیا (پسند فرمایا، الطاف کریمانہ سے نوازا) بھلا (قادر مطلق) اللہ بہتر ہے یا وہ (مجبور) جنہیں یہ (اس کا) شریک ٹھہراتے ہیں۔

Marfat.com

پارہ نمبر ۲۰

اَمَّنْ خَلَقَ

۶۰۔ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۟ؕ

(لوگو!) بھلا (دیکھو تو) کس نے آسمان و زمین بنائے اور (کس نے) تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا؟ (ہم نے) پھر ہم نے اس کے ذریعہ پُر رونق باغ اُگائے (ورنہ اس زمین اور بارش کے باوجود) تمہارا کام نہ تھا کہ تم اس سے درختوں کو اگاتے۔ (اب سوچو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے؟ (اے رسول ان کے پاس اس کا کچھ جواب نہیں) حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ راہِ (حق) سے اعراض کرتے ہیں (دوسروں کو خدا کے برابر ٹھیراتے ہیں)

۶۱۔ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۟ؕ

بھلا (بتاؤ تو) کس نے زمین کو (جائے) قرار و قیام بنایا اور (کس نے) اس کے درمیان میں نہریں بنائیں اور (کس نے) اس (زمین کو ٹھیرانے) کے لیے بھاری پہاڑ بنائے اور (کس نے) دو دریاؤں کے درمیان (ایک لطیف) حجاب بنایا۔ (اب بتاؤ) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (ان کے پاس اس کا بھی جواب نہیں۔ اے رسول) حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر (بات) سمجھتے ہی نہیں۔

۶۲۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۟ؕ

(ان سے پوچھیے) بھلا مضطرب کی التجا کو جب وہ اسے پکارتا ہے کون سنتا ہے اور (کون اس کے) دکھ درد کو دور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین پر (گزشتہ امتوں کا) جانشین بناتا ہے (پھر پوچھیے) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (تم جواب کیا دو گے) تم لوگ غور ہی بہت کم کرتے ہو۔

۶۳۔ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ

بھلا کون تم کو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راستہ بتاتا ہے اور (کون اپنی رحمت (بارش) سے قبل ہواؤں کو خوشخبری لے کر بھیجتا ہے (کہ آنے والی رحمت کی

Marfat.com

الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

نشانیاں قلب پر منکشف ہونے لگتی ہیں اب بتاؤ) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (حقیقت یہ ہے کہ اللہ ان کے شرک سے بہت بلند و برتر ہے۔

۶۴۔ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

بھلا کون ہے جو مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور پھر دوبارہ پیدا فرمائیگا۔ اور کون تم کو آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے (یہ اللہ ہی کی ذات ہے) کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے (اگر یہ حق پر ایمان نہیں لاتے اور اپنی ضد پر قائم ہیں تو اے رسول ان سے) فرما دیجئے کہ اگر سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔

۶۵۔ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝

آپ فرما دیجئے اللہ کے سوا جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ غیب کی بات نہیں جانتا اور نہ وہ یہ جانتے ہیں کہ وہ کب (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے۔

۶۶۔ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝ ع

بات یہ ہے کہ آخرت کے معاملہ میں ان کا علم تھک کر رہ گیا ہے (ادراکِ حقیقت سے قاصر رہا) بلکہ یہ اس کے متعلق شبہ میں پڑے ہیں، بلکہ (یوں سمجھو کہ) وہ اس کی طرف سے اندھے ہو رہے ہیں۔ (آخرت کا علم ایمان ہی سے حاصل ہوتا ہے اور اس نورِ ایمان سے ان کی چشم بصیرت محروم ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ شک میں پڑے ہیں، علم کی ہر صفت سے محروم ہیں، نہ یقین نہ بصیرت نہ نورانیت)۔

چھٹا رکوع

گزشتہ آیت میں بتایا گیا کہ آخرت کے متعلق ان کا علم ادراکِ حقیقت سے قاصر ہے۔ ان کے شکوک کے ازالہ کے لیے آخرت کے متعلق مزید بیان جاری ہے۔

۶۷۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝

اور جو لوگ کافر ہیں (حیرت سے) کہتے ہیں کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا خاک ہو جائیں گے تو کیا پھر (زندہ کر کے) نکالے جائیں گے۔

Marfat.com

٦٨۔ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ
وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ
اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○

(ان منکرینِ آخرت کا کہنا ہے کہ) اس کا وعدہ تو ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے (لیکن ہم نے تو قیامت دیکھی نہیں) بس یہ تو اگلے لوگوں کی (ڈرانے دھمکانے کے لیے بنائی ہوئی) کہانیاں ہیں۔

٦٩۔ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ○

(آپ ان سے) فرمائیے ذرا زمین کی سیر کرو پھر دیکھو کہ گنہگاروں کا کیا انجام ہوا۔ (مانا کہ قیامت ابھی نہیں آئی لیکن کیا ان کو نیست و نابود نہ کر دیا گیا)۔

٧٠۔ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِىْ
ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○

اور (اے رسول) آپ ان (کے احوال) پر غمگین نہ ہوں اور نہ ان کے (مکر و) فریب سے تنگدل ہوں۔

ان کی کج بحثی ختم نہ ہو گی یہ لوگ تو طرح طرح کے سوال کرتے ہی رہیں گے۔

٧١۔ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

اور یہ کہتے ہیں کہ وہ وعدہ (قیامت) کب (پورا) ہو گا۔ اگر تم سچے ہو (تو وہ عذاب کیوں نہیں آجاتا)۔

٧٢۔ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ
بَعْضُ الَّذِىْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○

آپ فرما دیجئے کہ کیا عجب ہے کہ وہ (عذاب) کچھ قریب ہی آ پہنچا ہو، جس کی تم جلدی مچا رہے ہو۔

٧٣۔ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى
النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَشْكُرُوْنَ ○

اور (اگر عذاب میں دیر ہوتی ہے تو یہ بھی اس کا کرم ہے کہ) بے شک آپ کا رب لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے لیکن ان میں اکثر شکر ادا نہیں کرتے۔

٧٤۔ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ
صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○

اور بے شک آپ کا رب (خوب) جانتا ہے جو کچھ انکے سینوں میں پوشیدہ ہوتا ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں (یعنی کفار کی ناحق شناسی اور ناشکری کے پوشیدہ اور ظاہری اسباب سے بھی وہ واقف ہے)۔

٧٥۔ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○

اور آسمان اور زمین میں (ایسی) کوئی پوشیدہ بات نہیں جو اس کی کتاب روشن (لوحِ محفوظ) میں (تحریر) نہ ہو۔

سرکارِ دوعالم کی بعثت کے وقت بنی اسرائیل کے علماء مذہبی امور میں سند سمجھے جاتے تھے لیکن وہ خود اکثر امور میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے اور حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے۔

Marfat.com

قرآن نے ان حقائق کا اظہار فیصلہ کن انداز سے کر دیا جن کا تعلق انبیا علیہم السلام کی زندگی یا مذہب سے تھا۔

۷۶۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○

بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل سے ان باتوں میں سے اکثر باتیں بیان کر دیتا ہے جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں۔

۷۷۔ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○

اور بے شک ایمان والوں کے لیے (تو) یہ ہدایت اور رحمت ہے (مومن کو حقائق کا علم بھی اسی قرآن سے اور امید رحمت بھی اسی سے ہے)۔

اور یہ اہلِ کتاب قرآن کی ہدایات اور حقائق پر ایمان نہ لائیں گے لیکن قیامت کے دن

۷۸۔ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ○

یقیناً آپ کا رب اپنے حکم سے ان میں فیصلہ فرما دے گا اور وہ غلبہ والا علم والا ہے۔

(اس کے حکیمانہ اور حاکمانہ فیصلہ کے سامنے وہ عاجز ہوں گے یہاں ایک مدت تک ان کو ڈھیل ہے جو چاہیں کہیں)۔

۷۹۔ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَي الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ○

پس آپ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں، بے شک آپ ہی صریح حق پر ہیں (جو راستہ آپ نے اختیار فرمایا وہی سیدھا کھلا ہوا صاف حق کا راستہ ہے اہلِ ایمان علماءِ بنی اسرائیل کے کہنے سننے سے متاثر نہ ہوں اللہ پر بھروسہ رکھیں اس کی ہدایت اس کی رحمت مسلمانوں کے ساتھ ہے)۔

۸۰۔ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ○

بے شک (اے رسول) آپ مُردوں کو (یعنی جن کفار کے قلوب مُردہ ہیں ان کو اپنی بات) نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو (یعنی نہ ان کفار کو) جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں آپ اپنی آواز سُنا سکتے ہیں۔

(یعنی اگر بہرہ روبرو ہو تو اشارہ سے کچھ سمجھے مگر جب کہ اس نے پیٹھ دی (پیٹھ پھیر کر چل دیا) تو پھر وہ آواز ہرگز نہیں سُنے گا۔ ویسے ہی یہ کافر ہیں کہ ان کے کان بہرے ہیں اور تجھ سے بیزار ہیں پھر کیونکر تیری بات سُنیں گے۔ موضح القرآن)

Marfat.com

۸۱- وَمَآ اَنۡتَ بِهٰدِی الۡعُمۡیِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝

اور (اسی طرح) آپ نہ (دل کے) اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر راہ (ہدایت) دکھا سکتے ہیں۔ آپ تو انہیں کو (نصیحت کی بات) سنا سکتے ہیں جو ہماری باتوں پر یقین رکھتے ہیں پس وہی فرمانبردار ہیں (وہی ان نصیحتوں پر عمل کرتے ہیں)۔

بتایا یہ جا رہا ہے کہ تبلیغ میں بھی صرف مبلغ کا اخلاص اس کی حکمت اس کا اندازِ بیان کافی نہیں جب تک لوگوں میں بھی قبولِ حق کی استعداد کسی نہ کسی حد تک موجود نہ ہو لیکن جو اس سے بالکل محروم ہیں جن کے قلوب مردہ، آنکھیں نورِ ایمان کے دیکھنے سے قاصر، کان سمع قبول نہیں رکھتے وہ حق پر نہیں آتے یہ تو اس وقت کوئی بات سمجھتے ہیں جب آفت سر پر آ جائے۔ مثلاً قیامت سے قبل جب مکہ کا صفا پہاڑ پھٹے گا اور اس میں سے ایک جانور نکلے گا اور بتائے گا کہ اب قیامت نزدیک ہے، اور مومن و کافر کو جدا جدا کر دے گا تب ان کو ہوش آئے گا، لیکن تب ماننا نہ ماننا برابر ہو گا آئندہ آیت میں اسی کا ذکر ہے

۸۲- وَاِذَا وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَیۡهِمۡ اَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَآبَّةً مِّنَ الۡاَرۡضِ تُکَلِّمُهُمۡ ۙ اَنَّ النَّاسَ کَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوۡقِنُوۡنَ ۝ ع ۶

اور جب (قیامت کی گھڑی قریب آ جائے گی اور) ان پر وعدہ (عذاب) پورا ہونے کو ہو گا (اس وقت) ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا اس لیے کہ (ایک مردِ مومن کے کہنے سے تو) یہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہ کرتے تھے۔ (اب جانور کی بات پر یقین کریں گے)۔

ساتواں رکوع

سورہ کے اس آخری رکوع میں آخرت کے مضمون پر خصوصیت سے زور دیا گیا ہے کہ کفار کو سب سے زیادہ عجیب چیز قیامت اور قیامت میں لوگوں کا حساب و کتاب معلوم ہوتا تھا۔ رکوع میں اس کی کبریائی کا بیان ہے کہ اس قادرِ مطلق کے لیے کوئی بات مشکل نہیں، حشر و نشر برحق ہے۔ لوگوں کے اعمال کا حساب و کتاب ہو گا اللہ کی جانب سے آخری نبی آ چکے جو مخبر صادق ہیں اور آخری کتاب آ چکی جو حق ہے، دونوں سراسر ہدایت و رحمت ہیں۔ جو ان کا فرمانبردار ہوا اس نے فلاح پائی جس نے انکار کیا خود تباہ ہوا۔ اللہ کی قدرت کی نشانیاں تو بہرحال ظاہر ہو کر رہیں گی اور ان کی صداقت ثابت ہو کر رہے گی۔

۸۳- وَیَوۡمَ نَحۡشُرُ مِنۡ کُلِّ اُمَّةٍ

اور (اے رسول آپ ان کو وہ دن بھی یاد دلایئے) جس دن ہم ہر امت میں سے

Marfat.com

فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ○

ایک جماعت کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتی تھی جمع کریں گے پھر (اپنے گناہوں کے اعتبار سے) وہ جماعت در جماعت تقسیم کیے جائینگے۔

۸۴۔ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

یہاں تک کہ جب سب حاضر ہو جائیں گے اور (اللہ ان سے) فرمائے گا کیا تم میری آیتوں کی (یعنی میرے کلام، میرے نبی اور معجزات کی) تکذیب کیا کرتے تھے، اور تم ان کو اپنے احاطۂ علمی میں بھی نہ لائے تھے (بلا سوچے سمجھے انکار پر کمربستہ رہے) بلکہ (یا دکرو کہ تم) اور بھی کیا کیا کام کرتے رہے۔

۸۵۔ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ○

اور ان پر ان کی شرارتوں کے باعث (عذاب کا) وعدہ پورا ہو کر رہے گا پھر یہ لوگ کچھ نہ بول سکیں گے۔

۸۶۔ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات کو بنایا تاکہ لوگ اس میں سکون حاصل کریں اور دن کو روشن بنایا (کہ لوگ اپنے کام کاج کریں) بے شک اس میں ایمان والوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں (زندگی اسی لیل و نہار کے تغیرات سے عبارت ہے ہر ظلمت کے بعد نور، ہر عروج کے بعد زوال، ہر زوال کے بعد عروج ہے)۔

۸۷۔ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ○

اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو (ہر ذی حیات) جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے گھبرا جائے گا سوا اس کے جس کو اللہ چاہے (اللہ اس دن بھی جس کو چاہے گا سکون عطا فرما دے گا، شور قیامت بھی مومنوں کے تسکین پائے ہوئے قلوب کو مضطرب نہ کر سکے گا) اور سب ہی (اس دن) اللہ کے سامنے عاجزی سے حاضر ہو جائیں گے۔

۸۸۔ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ○

اور (اے انسان) تو پہاڑوں کو دیکھ کر سمجھتا ہے کہ وہ مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں اور (اپنی جگہ سے) ہل نہیں سکتے لیکن قیامت کے دن یہ عالم ہوگا کہ) وہ بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے (یہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ہوا میں اڑ رہے ہوں گے حقیقت یہ ہے کہ) یہ اللہ کی کاریگری ہے کہ اس نے ہر چیز کو (اس کی کیفیت کے مطابق) مستحکم بنایا ہے (اس دن کو نہ بھولو) اس کو علم ہے جو کچھ تم کرتے ہو (وہ تمہاری فطرت سے بھی واقف ہے اور تمہارے اعمال سے بھی)۔

Marfat.com

یاد رکھو یہ وزنِ اعمال کا دن ہوگا اور اس دن

۸۹- مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ یَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝

جو کوئی نیکی لے کر (یعنی دولتِ ایمان و عمل کے ساتھ) حاضر ہوگا اس کے لیے اس (کی نیکی اور اس کے عملِ خیر) سے بہتر اجر ملے گا۔ اور ان کو اس دن گھبراہٹ سے امن ہوگا (کہ ایمان ہی امن میں لاتا ہے)

۹۰- وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اور جو بُرائی لے کر آئے گا (یعنی کفر میں مبتلا ہوگا) تو وہ آگ میں اوندھے منہ ڈالا جائے گا۔ (اور ان سے کہا جائے گا کہ) تم کو انہیں اعمال کا بدلہ مل رہا ہے جو تم (دنیا میں) کرتے رہتے تھے۔

آپ فرما دیجئے، میرا کام بندگی، میری فطرت تبلیغ ہے۔

۹۱- اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

مجھ کو تو یہی حکم ملا ہے کہ اس شہر (مکہ معظمہ) کے رب کی بندگی کروں جس نے اس کو محترم بنایا اور (اگرچہ خانہ کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں لیکن حق یہ ہے کہ) ہر ایک شے اسی کی ہے اور مجھ کو یہی حکم ملا ہے کہ (اپنے پروردگار کا) فرمانبردار رہوں۔

۹۲- وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ۝

اور یہ کہ قرآن پڑھ کر سنایا کروں (کہ حقِ تبلیغ ادا ہو) پس جو راہ (حق) اختیار کرتا ہے وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پہ آتا ہے اور جو (راہِ حق سے) بھٹک گیا تو آپ اس سے فرما دیں کہ میں تو بس (دیگر پیغمبروں کی طرح اعمال اور عقائدِ فاسدہ کے بُرے نتائج سے) ڈرانے والا ہوں (جو نہ مانے گا خود نقصان اُٹھائے گا)۔

۹۳- وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع ۱۱ ۳

اور آپ فرما دیجئے (کہ اللہ کو کسی کی بندگی کی حاجت نہیں وہ سب کی تعریفوں سے بلند و بالا ہے حقیقت یہ ہے) تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، وہ جلد ہی تم کو اپنی (قدرتِ کاملہ کی) نشانیاں (خواہ تمہارے وجود میں یا خارجی زندگی میں) دکھائیگا تو تم ان کو پہچان لوگے (اور دینِ حق کی صداقت کی گواہی دوگے پیغمبروں کی عظمت تم پر کھلے گی لیکن وہ تمہارے اس وقت کچھ کام نہ آئے گی) اور اے انسان، تیرا رب ان کے کاموں سے بیخبر نہیں جو تم (لوگ) کرتے ہو۔ (وہ خوب جانتا ہے کہ تم کیا کر رہے ہو اور تم کو اس کا کیا خمیازہ اٹھانا پڑے گا)۔

Marfat.com

سُورَةُ الْقَصَص

مکی اٹھاسی آیتیں نو رکوع

فرقان سے قرآن میں ڈالا گیا، پھر شعر سے الگ کیا اور تبلیغ کی راہوں سے آگاہ کیا۔ اب قصص میں لا رہا ہے۔ یہ سورہ بھی طا سین میم۔ تلك ایت الکتب المبین ، سے شروع ہوتا ہے ، وہی آیتِ کریمہ ہے جس سے اس منزل اور سورہ الشعراء کی ابتداء ہوئی تھی ، انہیں ابدی حقائق کا ذکر ہے جن کی تبلیغ کے لیے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے ، وہی صاف صاف عام فہم باتیں ہیں جن سے لوگوں کو آگاہ کرنا منظور رہے۔ غیر اللہ کے پرستاروں کے لیے اور اس شخص کے لیے جس نے لذتیت اور نفسانیت کو اپنا مقصدِ حیات قرار دیا ہے یہ قصص درسِ عبرت ہیں لیکن اہلِ ایمان کے لیے یہ موجب تسکین ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ایک قوم مادیت میں بہہ جائے خدا کے پرستاروں کی جماعت کو کچھ عرصہ کے لیے کمزور بنادے ، لیکن وہ اس کو فنا نہیں کرسکتی۔ ان کی متحدہ طاقتوں کے مقابلہ کے لیے ایک مردِ مومن کی تربیت کس انداز سے ہوتی ہے اسے کن قوتوں سے آراستہ کیا جاتا ہے اس کی کیفیات کیا ہوتی ہیں ، وہ کیسا ہوتا ہے ، اس کی تفسیر قرآن ہی میں ملے گی۔ اس سلسلہ میں تفصیل سے حضرت موسیٰ کے واقعہ کا ذکر کیا گیا کہ حضور سے پہلے کسی کو ان واقعات کا صحیح علم نہ تھا ، ساتھ ہی انبیاء علیہم السلام کے مبعوث کرنے کی مصلحت پر روشنی ڈالی گئی اور اہلِ ایمان کو اقوام کی ترقی اور تباہی کا راز بتا دیا گیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان ، نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ طٰسٓمّٓ ○
طا۔ سین۔ میم۔

۲۔ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ○
یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں (حق و باطل کو جدا کرنے والی ہیں ، یہ سورہ ، یہ قرآن کی عام فہم آیتیں ہیں اور ان کے مطالب واضح ہیں)۔

۳۔ نَتۡلُوۡا عَلَیۡکَ مِنۡ نَّبَاِ مُوۡسٰی وَ فِرۡعَوۡنَ بِالۡحَقِّ لِقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ○
(اے رسول) ، ہم آپ کو موسیٰ و فرعون کا کچھ واقعہ ان لوگوں کے لیے صحیح صحیح سناتے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں (یقین کرتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں۔ تاکہ ہر چند وہ کمزور ہوں لیکن یہ نہ بھولیں کہ اللہ کی نصرت اہلِ ایمان ہی کے ساتھ ہے ، مومن ہی کامیاب ہوں گے)۔

Marfat.com

۴۔ إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ
وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ
طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ
وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ
مِنَ الْمُفْسِدِينَ ○

(واقعہ یوں ہوا کہ) فرعون زمین میں (اپنے کفر وانکار میں) بہت بڑھ گیا تھا اس نے وہاں کے لوگوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ان میں سے ایک گروہ کو کمزور کر رکھا تھا۔ (یہ بنی اسرائیل کا گروہ تھا) جس کے بیٹوں کو وہ ذبح کر دیتا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا (اس طرح وہ نسائیت اور ارضیت کو ترقی دینے اور جوہر انسانیت کو ختم کرنے کے درپے تھا) بے شک وہ (زمین میں) بڑی خرابی پیدا کرنے والوں میں سے تھا۔

۵۔ وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ
اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ
أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ○

اور ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان کریں جن کو ملک میں بالکل کمزور کر دیا گیا تھا اور یہ کہ ان کو سردار بنا دیں اور (فرعون کے ملک وسلطنت کا) ان کو وارث بنا دیں۔

۶۔ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ
فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا
مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ○

اور (ہم نے چاہا کہ) ان کو (ملک میں) قوت بخشیں اور فرعون اور (اس کے ہمنوا) ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو ان (بظاہر کمزور لوگوں) کے ہاتھوں وہ (انجام) دکھا دیں جس کا ان کو ڈر تھا (اور جس کے خطرے کی وجہ سے وہ بنی اسرائیل کی نرینہ اولاد کو مار ڈالتے تھے)

۷۔ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ
أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ
فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي
وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ
إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ
الْمُرْسَلِينَ ○

چنانچہ ہم نے موسیٰ کی ماں کو حکم بھیجا کہ اس (بچہ) کو دودھ پلاتی رہو پھر جب تم کو اس کے متعلق کچھ اندیشہ پیدا ہو تو اسے دریا میں ڈال دینا اور نہ تو اپنی جان کا خوف کرنا اور نہ (موسیٰ ہی پر) غمگین ہونا۔ ہم اس کو تمہارے پاس (زندہ وسلامت) پہنچا دیں گے، اور اس کو پیغمبروں میں سے بنا دیں گے۔

چنانچہ موسیٰ کی ماں نے موسیٰ کو دریا میں ڈال دیا

۸۔ فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ
لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۗ إِنَّ

پھر فرعون کے لوگوں نے اس (بچہ) کو اٹھا لیا تاکہ وہ ان کے لیے ان کا دشمن اور (موجب) غم ہو (اتنا نہ سمجھے کہ شاید یہی بچہ ان کا قاتل ہو)

Marfat.com

فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕیْنَ ○

بے شک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر سے (بڑی) چوک ہوئی (کسی کو خطرے کا احساس تک نہ ہوا)

دیکھو انسانی تدبیروں سے تقدیر الٰہی بدلا نہیں کرتی، درحقیقت وہ سرے سے غلطی پر تھے

۹۔ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○

اور فرعون کی بی بی (کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوئی اور اس) نے (فرعون سے) کہا کہ یہ (بچہ) تو میرے اور تمہارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل نہ کرنا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے کام آئے یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالیں اور (جب وہ یہ مشورہ کر رہے تھے) ان کو (انجام کی) خبر نہ تھی۔

۱۰۔ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○

اور (ادھر جب موسیٰ کو صندوق میں لٹا کر دریا میں ڈالا تو) موسیٰ کی ماں کا دل (صبر و قرار سے) خالی تھا (ان کے دل میں محبت کی وہ تڑپ تھی، کہ) قریب تھا کہ وہ اپنی بے قراری کو ظاہر کر دیں (اور یقیناً ان سے صبر ممکن نہ تھا) اگر ہم نے ان کے دل کو مضبوط نہ بنا دیا ہوتا، تاکہ وہ (ہمارے وعدہ پر) یقین کرنے والوں میں رہیں (ثابت قدم رہیں اور ہم پر بھروسہ رکھیں)

۱۱۔ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ ؗ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○

اور (موسیٰ کی ماں نے صندوق کو دریا میں ڈالتے وقت) موسیٰ کی بہن سے کہا کہ (ذرا) تُو اس کے پیچھے (پیچھے) چلی جا (دیکھ تو اس کا کیا ہوا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا) اور وہ انجان ہو کر اس کو دیکھتی رہی اور لوگوں کو اس کی خبر نہ ہوئی۔

۱۲۔ وَحَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ○

اور ہم نے پہلے ہی سے موسیٰ پر سب دائیوں (کے دودھ) کو حرام کر رکھا تھا (وہ کسی کا دودھ ہی نہ پیتے۔ یہ موقع مناسب سمجھا) تو موسیٰ کی بہن نے کہا کہ میں تم کو ایسے گھر والے بتاؤں جو تمہارے لیے اس بچے کی پرورش کر دیں اور اس کے خیر خواہ ہوں۔

چنانچہ موسیٰ کی ماں اس طرح فرعون کے گھر پہنچیں، بچے نے ان کا دودھ پیا، انہوں نے فرعون سے درخواست کی کہ مجھے اجازت ہو کہ بچہ کی پرورش اپنے گھر پر کروں، اجازت ملی

Marfat.com

۱۳۔ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ ع ۱۳	اس طرح ہم نے ان کو ان کی ماں کے پاس پہنچا دیا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ (بیٹے کی جدائی سے) غمگین نہ ہوں اور جان لیں کہ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (اور جب کسی معاملہ میں دیر ہوتی ہے یا کوئی اور صورت پیدا ہوتی ہے تو ان میں تذبذب پیدا ہونے لگتا ہے)۔

دوسرا رکوع

موسیٰ کا واقعہ جاری ہے

۱۴۔ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝	اور جب وہ پورے شباب پر پہنچے اور (ذہنی صلاحیتوں سے) درست ہو گئے تو ہم نے انہیں حکمت (ولایت ماقبل نبوت) اور علم عطا کیا اور اسی طرح ہم نیک کردار لوگوں کو اجر دیا کرتے ہیں۔
۱۵۔ وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَى الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَیْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ۝	اور (موسیٰ ایک مرتبہ ایسے وقت) شہر میں آئے جبکہ اس کے باشندے بے خبر تھے (اپنے اپنے گھروں میں ہوں یا ممکن ہے سو رہے ہوں) تو آپ نے اس میں دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا ایک تو ان کی قوم (یعنی بنی اسرائیل) کا اور ایک ان کے دشمنوں (یعنی فرعون کی قوم قبط) کا۔ پس اس نے جو آپ کی قوم کا تھا اس کے خلاف جو آپ کے دشمنوں کی قوم کا تھا فریاد کی، تو موسیٰ نے اس (قبطی) کے گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا، (ہر چند آپ کا ارادہ اس کو مار ڈالنے کا نہ تھا لیکن چونکہ جسمانی طاقت کمال کو پہنچ چکی تھی ایک ہی گھونسے میں وہ مر گیا) موسیٰ (چونک کر) فرمانے لگے یہ تو غلط کام (شیطانی کام) ہو گیا بے شک شیطان (انسان کا) بہکانے والا صریح دشمن ہے۔

یہی نہیں بلکہ اپنی فطری شائستگی اور اس کی موت سے متاثر ہو کر نادم ہوئے اور اللہ سے معافی کے طلبگار ہوئے

۱۶۔ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ	عرض کی اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے پس تو مجھ کو بخش دے تو

Marfat.com

فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

(اللہ نے) ان کو بخش دیا۔ بے شک وہی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۷۔ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ○

(اللہ تعالیٰ کی اس بخشش اور عفو پر حضرت موسیٰ نے) عرض کی اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر فضل فرمایا ہے میں بھی (آئندہ کبھی) مجرموں کی پشت پناہی نہ کروں گا۔

(ممکن ہے حضرت موسیٰ کو احساس ہوا ہو کہ شائد وہ آدمی جس کی آپ نے مدد فرمائی کسی حد تک غلطی پر ہو، چنانچہ اس عہد میں شیطان کے حملہ سے بچتے رہنے کا پہلو بھی نمایاں ہو گیا کہ یہی شکر گزاری کی ابتداء ہے)

۱۸۔ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ○

الغرض بڑے خوف اور انتظار کی حالت میں (موسیٰ نے) اس شہر میں صبح کی (کہ دیکھیں مقتول کے وارث کیا کرتے ہیں اور ان پر کیا گزرتی ہے) پھر اچانک (دیکھا کہ) وہی شخص جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی آج پھر ان کو (مدد کے لیے) پکار رہا ہے، موسیٰ نے اس سے (صاف) کہہ دیا کہ تو تو صریح بدراہ ہے (لوگوں سے جھگڑا مول لینا پھرتا ہے) (فرعون والوں سے یعنی قبطیوں سے الجھتا رہتا ہے اور پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے)۔

۱۹۔ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ○

پھر (بھی اس کی مظلومانہ حالت پر رحم کھا کر موسیٰ نے) جب چاہا کہ اس (قبطی) کو پکڑ لیں جو ان دونوں کا دشمن تھا۔ (تو جس کی حمایت کرنا چاہی تھی یعنی اسرائیلی کی وہ غلطی سے یہ سمجھا کہ خفا مجھ پر ہوئے ہیں مجھی کو ماریں گے اس لیے) وہ بول اٹھا اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے بھی مار ڈالو جس طرح کل تم نے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا بس تم تو دنیا میں اپنا زور بڑھانا چاہتے ہو (تاکہ لوگ تمہاری طاقت کا سکہ مان لیں) اور تم اصلاح کرانا نہیں چاہتے۔

اس طرح خود اسرائیلی نے قتل کا راز فاش کر دیا قرینِ قیاس یہ بھی ہے کہ قبطی کے قتل کی خبر شہر میں مشہور ہو چکی تھی دوسرے دن صبح ہی جب موسیٰ نے قبطی کی طرف ہاتھ بڑھایا ہو تو وہ بول اٹھا ہو جیسا کہ

Marfat.com

بعض مفسرین نے لکھا ہے، غرض فرعون نے موسیٰ کے قتل کا حکم دیا اور لوگ ان کی تلاش میں نکلے موسیٰ کے ایک بہی خواہ نے انہیں اس کی اطلاع دے دی ۔

۲۰۔ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ يَسۡعٰى قَالَ يٰمُوۡسٰۤى اِنَّ الۡمَلَاَ يَاۡتَمِرُوۡنَ بِكَ لِيَقۡتُلُوۡكَ فَاخۡرُجۡ اِنِّىۡ لَـكَ مِنَ النّٰصِحِيۡنَ ○

اور ایک آدمی شہر کے اس کنارے سے (جہاں درباری جمع تھے) بھاگتا ہوا آیا (اور) کہا اے موسیٰ دربار والے تمہارے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ تم کو مار ڈالیں پس تم (یہاں سے کہیں) نکل جاؤ۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں (اور جو کہہ رہا ہوں اس میں میری اپنی کوئی غرض شامل نہیں)۔

۲۱۔ فَخَرَجَ مِنۡهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ○ ع ۲ ۸ ۵

پس (موسیٰ) ڈرتے ڈرتے شہر سے نکل کھڑے ہوئے اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے ۔ (اور اللہ کے حضور) التجا کی اے پروردگار مجھے اس ظالم قوم سے نجات دے ۔

تیسرا رکوع

حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہو جاتے ہیں ۔جسمانی عروج کے بعد انہوں نے اپنے نفس پر قابو پایا لیکن نبوت کی تربیت باقی تھی، تبلیغ حق کے لیے نبی کی تربیت نبی ہی کر سکتا تھا چنانچہ قدرت نے اس تربیت کے انتظام شروع کیے، جسمانی ضروریات کی تشفی کے سامان مہیا کیے گئے لیکن اخلاق کی مکمل تربیت کے لیے کم از کم آٹھ سال خدمت کی شرط لگائی گئی تاکہ ذہنی اور روحانی ہر پہلو کی اصلاح ہو جائے، پھر اگر دو سال اور خدمتِ شیخ میں صرف ہوں تو وہ روحانی مدارج کی بلندی میں معاون ہوں چنانچہ یہ رکوع اس تربیتی دور کے حالات میں ہے جس سے حضرت موسیٰ کی شرافتِ نفس اور خدمتِ خلق دونوں کے پیغمبرانہ انداز ظاہر ہیں ۔

۲۲۔ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلۡقَآءَ مَدۡيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّىۡۤ اَنۡ يَّهۡدِيَنِىۡ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ○

اور جب (موسیٰ علیہ السلام نے توفیق الٰہی سے) مدین کی طرف رُخ کیا (تو دل میں) کہا، امید ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ پر لے جائے گا ۔

یقیناً اللہ تعالیٰ نے دُور تک ان کے لیے سیدھی راہ کے اسباب فراہم کر دیے تھے، یہ

Marfat.com

راہ نبوت تھی جس پر وہ گامزن تھے اور توفیقِ الٰہی ہر قدم پر ساتھ تھی۔

۲۳- وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ۥ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۖ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۖ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ○

اور جب مدین کے پانی پر پہنچے (یعنی اس کنوئیں کے قریب جس سے مدین کے لوگ پانی بھرتے) تو وہاں لوگوں کے ایک ہجوم کو دیکھا کہ (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان کے ایک طرف دو عورتوں کو دیکھا جو (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں (موسٰی نے ان سے) کہا تمہارا کیا کام ہے (تم کس لیے یہاں کھڑی ہو) ان دونوں نے جواب دیا کہ جب تک دوسرے چرواہے (اپنے جانور) ہٹا نہ لے جائیں ہم (اپنی بکریوں کو) پانی نہیں پلاتے (یعنی جب گھاٹ یا کنواں خالی ہو جاتا ہے تب جو پانی میسر آتا ہے، خود بھر کر یا بچا ہوا وہ ان کو پلا لیتی ہیں ہمارے یہاں کوئی مرد نہیں جو اس ریوڑ کو لے کر آئے) اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے۔

حضرت موسٰی خود بھوکے اور پیاسے تھے لیکن اخلاق کریمانہ اور غیرت ایمانی سے گوارا نہ ہوا کہ ان بے کسوں کی مدد نہ کی جائے اور یہ بےچاری یہاں کیوں کھڑی رہیں

۲۴- فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ○

غرض موسٰی نے ان کے لیے (ان کے مویشیوں کو) پانی پلا دیا پھر (خاموشی سے) ہٹ کر سایہ میں آ گئے پھر عرض کی اے میرے رب تو جو نعمت مجھے عطا فرمائے میں اس کا محتاج ہوں۔

کئی دن کی بھوک کے باعث اللہ کے خوانِ کرم سے نعمت کی دعا فرمائی تھی اللہ نے اپنی رحمت سے خیر کے جملہ اسباب مہیا فرما دیئے، لڑکیوں نے اپنے باپ سے موسٰی کی ہمدردی کا واقعہ بیان فرمایا، حضرت شعیب نے پیغمبرانہ فراست سے موسٰی کا مقام پہچان لیا اور اپنی لڑکی کو انہیں بلانے کو بھیجا۔

۲۵- فَجَآءَتْهُ إِحْدَىٰهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ

چنانچہ ان (لڑکیوں) میں سے ایک شرم و حیا کے ساتھ چلتی ہوئی ان کے پاس آئی (اور) کہا میرے باپ تم کو بلاتے ہیں تاکہ تم نے جو ہماری خاطر (ہماری بکریوں کو) پانی پلایا تھا تم کو اس کا بدلہ دیں۔ پھر جب (موسٰی) انکے پاس پہنچے اور ان سے اپنا احوال بیان کیا تو انہوں نے کہا (اب) خوف مت کرو تم ظالم لوگوں سے بچ آئے۔

Marfat.com

لَا تَخَفْ وقفة نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ○

باپ کو مطمئن پا کر

۲۶۔ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ز
اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ
الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ○

ان دونوں (لڑکیوں) میں سے ایک نے کہا۔ اے باپ ان کو ملازم رکھ لیجئے کہ بے شک اچھا نوکر وہی ہے جو طاقتور امانت دار ہو۔

(ان کی قوت اور امانت کا واقعہ پہلے ہی بیان کر چکی ہوں گی کہتے ہیں کہ موسیٰ جب حضرت شعیب کے پاس آرہے تھے تو ان کی لڑکی سے کہا تم میرے پیچھے چلو تاکہ میری نظر تم پر نہ پڑے)۔

۲۷۔ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ
اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ
تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ج فَاِنْ
اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ج
وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ط
سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ○

(حضرت شعیب نے) کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کو تمہارے نکاح میں دے دوں اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری خدمت کرو اور اگر تم دس سال پورے کر دو تو یہ تمہاری اپنی خوشی پر ہے اور میں تم پر کوئی سختی کرنا نہیں چاہتا (یعنی جو کچھ میرے پیش نظر ہے اس کے مقابلہ میں یہ شرائط سخت نہیں اور) انشاءاللہ تم مجھ کو خوش معاملہ پاؤ گے۔

حضرت شعیب کا آٹھ سال کی قید لگانا خود اپنی خدمت کے لیے نہ تھا بلکہ موسیٰ کو علوم نبوت کی تعلیم دینا، اور معرفت الٰہی کے لیے تیار کرنا تھا مزید دو سال کی مدت کو حضرت موسیٰ پر چھوڑا کہ وہ اپنی روحانی کیفیات کا اندازہ لگا کر اگر خود خوشی سے خدمت شیخ میں رہنا چاہیں گے تو اس کا قلب ان انوار سے بھی معمور ہو جائے گا جو ذاتی تڑپ سے حاصل ہوتے ہیں، حضرت شعیب نے موسیٰ کی تربیت کی ابتداء ان کی شادی سے کی تاکہ مزاج میں اعتدال اور انس پیدا ہو۔

۲۸۔ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ط اَيَّمَا
الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ

(موسیٰ نے) کہا اچھا میرے اور آپ کے درمیان یہ عہد ہو گیا۔ میں ان دو میں سے جو بھی مدت پوری کروں مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو اور ہم جو معاہدہ

Marfat.com

عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ○ کر رہے ہیں اللہ اس کا ذمہ دار ہے (اور اللہ ہی ہمارے کاموں کو بنانے والا ہے)۔

ع ۳

چوتھا رکوع

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس سال کی مدت پوری فرمائی اور انوار و برکات سے فیض یاب ہو کر اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ روانہ ہوئے اور وادی طور میں وہ مانوس سی چیز دیکھی جس کے لیے حضرت شعیب کی تربیت نے ان کے قلب کو تیار کر دیا تھا، اور نبوت سے سرفراز ہوئے۔

۲۹۔ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○

پھر جب موسیٰ وہ مدت پوری کر چکے اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو کوہ طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی (وہ مانوس سا شعلۂ محبت جو کسی اور کو نظر نہ آیا اور) اپنے گھر والوں سے کہا ذرا ٹھیرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔ شائد میں تمہارے پاس وہاں سے کوئی خبر لاؤں (کہ ہم کہاں ہیں اور کدھر جا رہے ہیں) یا آگ کا ایک انگارہ ہی لے آؤں تاکہ تم (اس سردی کی رات میں ہاتھ) سینکو۔

۳۰۔ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○

پھر جب اس (روشنی) کے قریب پہنچے تو (پہلی قربت کی علامت یہ تھی کہ) میدان کے داہنی جانب ایک مبارک مقام میں ایک درخت سے یہ آواز آئی کہ اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں سب جہانوں کا پالنے والا۔

۳۱۔ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰى

اور (اے موسیٰ) اپنا عصا پھینک دو (انہوں نے ایسا ہی کیا) پھر جب (موسیٰ نے اپنے) اس (عصا) کو پتلے اور تیز سانپ کی طرح حرکت کرتے دیکھا تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور مڑ کر بھی نہ دیکھا (اللہ تعالےٰ نے فرمایا) اے موسیٰ آگے بڑھو اور مت ڈرو۔ تم تو امن پائے ہوئے ہو۔ (تم کو کسی چیز

Marfat.com

اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ قف اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ○

کا کیا ڈر)

موسٰی کو ایک معجزہ تو وہ عطا ہوا جو ساحروں کے مقابلے کے لیے ضروری تھا اور دوسرا ان کے حُسنِ عمل اور کردار کی نورانیت سے متعلق ہے اس کا ذکر اب آ رہا ہے ۔

۳۲۔ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ز وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○

(اور اب) اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر ڈالو (اور پھر نکالو) وہ بلا کسی عیب (یعنی بیماری وغیرہ) کے سفید (روشن ہو کر) نکل آئے گا اور خوف (کو دور کرنے) کے واسطے اپنے بازو پہلو سے ملا لیا کرو (جیسا کہ سردی کی حالت میں لوگ کرتے ہیں تو خوف جاتا رہے گا) بس یہ دو دلیلیں (یعنی دو معجزے) تمہارے پروردگار کی طرف سے (تم کو عطا ہوئے) ہیں (تم ان کے ساتھ) فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف (جاؤ اور ان کو راہِ حق کی دعوت دو کہ) بے شک وہ بڑے نافرمان لوگ ہیں ۔

موسٰی کے دل میں قبطی کے قتل کی خلش ہنوز باقی تھی چنانچہ

۳۳۔ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ○

(موسٰی نے) کہا اے میرے رب میں نے ان (کی قوم) میں سے ایک کو مار ڈالا ہے پس ڈرتا ہوں کہ وہ مجھ کو نہ مار ڈالیں ۔

۳۴۔ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ز اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ○

اور (اے میرے رب) میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے (ان کی زبان میں لکنت نہیں) اس لیے ان کو میری مدد کے لیے میرے ساتھ رسالت دے تاکہ وہ میری تصدیق کریں، مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے ۔

۳۵۔ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ج بِاٰيٰتِنَا ج اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ○

(اللہ تعالیٰ نے موسٰی کی دعا قبول کی) فرمایا ہم تمہارے بھائی کو تمہارا قوتِ بازو بنائے دیتے ہیں اور تم دونوں کو (ایسا) غلبہ عطا کریں گے کہ وہ تم تک پہنچ بھی نہ سکیں گے (اور تم کو نقصان پہنچانے کی جرأت تک نہ کر سکیں گے) ہماری نشانیوں کے باعث (جو تمہیں عطا ہوئی ہیں) تم دونوں اور تمہارے پیروی غالب رہیں گے ۔

Marfat.com

۳۶- فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا
بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ
اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ○

چنانچہ جب موسٰی ان (فرعون والوں) کے پاس ہماری روشن (اور کھلی) نشانیاں لے کر پہنچے تو وہ بولے یہ کچھ نہیں یہ تو ایک بنایا ہوا جادو ہے اور (جو باتیں ایک خدا اور اس کی صفات کے متعلق ہم ان سے سُن رہے ہیں) اس کا تذکرہ ہم نے اس سے پہلے اپنے باپ دادوں میں تو سُنا نہیں ۔

۳۷- وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ
بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ
وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○

اور موسٰی نے کہا (تم لوگ کیا جانو یہ تو) میرا رب ہی خوب جانتا ہے کہ اس کے پاس سے کون (پیغام) ہدائت لے کر آیا اور کس کے لیے آخرت کا گھر ہوگا (یعنی جنت جس سے کافر محروم ہیں کہ) بے شک ظالم (کبھی) مراد کو نہیں پہنچتے ۔

جب قلب محروم ہدائت ہو جائے تو حق بات بھی اثر نہیں کرتی

۳۸- وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ
مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ
عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا
لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ
وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○

اور فرعون نے کہا اے (میری قوم کے) سردارو (سنتے ہو موسٰی کیا کہتے ہیں) مجھ کو تو اپنے سوا تمہارا کوئی خدا معلوم نہیں (پھر تمسخر کے ساتھ اپنے وزیر سے کہا) اے ہامان میرے لیے گارے (کی اینٹوں) کو آگ میں پکا پھر (ان سے) میرے لیے ایک (بلند) محل بنا تاکہ میں موسٰی کے خدا کو جھانک کر دیکھ آؤں (کہ اگر بلندیوں ہی پر ہے تو کہاں ہے اور کیسا ہے) اور میں تو موسٰی کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں ۔

۳۹- وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي
الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا
اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ○

اور (حقیقت یہ ہے کہ) خود فرعون اور اس کے لشکر ناحق زمین میں مغرور ہو رہے تھے (یعنی ہر جگہ اپنی بڑائی جتاتے پھرتے) اور سمجھ رکھا تھا کہ ان کو ہمارے پاس لوٹ کر ہی نہیں آنا ہے ۔

۴۰- فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ
فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○

چنانچہ ہم نے اس کو اور اس کے تمام لشکروں کو پکڑ لیا پھر ان کو دریا میں پھینک دیا، پس دیکھ لو کہ ظالموں کا انجام کیا ہوا۔

Marfat.com

۴۱- وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ○

اور وہ دنیا میں لوگوں کو برائی کی طرف بلانے میں پیش پیش تھے ہم نے ان کو پیشوا بنایا تھا۔ وہ (لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے تھے۔ اور قیامت کے دن ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

۴۲- وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ○ ع

اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور وہ قیامت کے دن (بڑے) بد حال لوگوں میں ہوں گے۔ (ان کی بدحالی کا اندازہ یہاں نہیں کیا جاسکتا)۔

پانچواں رکوع

یہ اس قوم کا ذکر ہو رہا ہے جس نے توریت کے ماننے سے انکار کیا۔ حالانکہ قرآن مجید کے بعد ہدایت میں توریت شریف کا درجہ ہے، دونوں کو اللہ تعالے نے ہدایت اور رحمت فرمایا ہے۔

حضرت موسٰی کے واقعات اور سرکار دو عالم کے زمانہ کے واقعات میں بھی ایک قسم کی مماثلت ہے دونوں انبیاء علیہما السلام صاحب کتاب ہیں، دونوں کو ان کی قوم نے ساحر ہی کہا، دونوں سے طرح طرح کے معجزات طلب کیے، ایک کو جبلِ طور پر اور دوسرے کو جبلِ نور پر (جس میں غارِ حرا ہے) جانا اور رہنا پڑا۔ دونوں کو ہجرت کرنا پڑی دونوں دس سال بعد وطن عزیز کو واپس ہوئے۔ اب اگر ایک نبی دوسرے نبی کے واقعات جس میں کئی ہزار سال کا فرق ہے بیان کرتا ہے تو کون ہے جو ان کو اس علم کی خبر دے رہا ہے۔ سرکارِ دو عالم ابھی تشریف نہیں لائے اور موسٰی علیہ السلام ان کے تشریف لانے کی خوشخبری دے رہے ہیں ان کی نشانیاں بتاتے ہیں چنانچہ خود ایک راہب کی ہی زبان سے غارِ حرا میں پہلی بار نزولِ قرآن پر ایک نشانی کی تصدیق ہوتی ہے۔ ادھر سرکارِ دو عالم، موسٰی علیہ السلام کی مکمل زندگی، پیدائش، پرورش اس زمانے کے حالات، فرعون مصر سے معرکہ سب اس انداز سے بیان فرماتے ہیں گویا آنکھوں دیکھے ہوئے واقعات ہیں۔ پھر صحت بیان اور صداقت کا یہ عالم ہے کہ بار بار حضرت موسٰی کا واقعہ مختلف انداز سے آتا ہے لیکن اس میں سر مو فرق نہیں ہوتا۔ یہ ان کی زندگی کے واقعات کس نے حضور کے سامنے کھول کر رکھ دیئے آپ تو اُمّی تھے، اور پھر کہیں اس تفصیل سے یہ واقعات درج بھی نہ تھے۔ آخر ماننا پڑیگا کہ آپ کو اللہ ہی سے یہ علم مل رہا ہے یہ اللہ ہی کا کلام ہے جو حضور کی زبان سے بیان ہو رہا ہے یہ وحیِ الٰہی ہے آج بھی تورات کے حقیقی مضامین کا حامل قرآن ہی ہے

حاصل یہ ہے کہ اس کے بعد بھی اگر یہود اور کفارِ مکہ انکار پر تلے رہے تو ان کو قوم فرعون کی ہلاکت سے سبق لینا چاہیے، ہلاکت کی جو بھی صورت ہو۔ اور آخرت میں تو بہر حال اللہ کے روبرو سب کو حاضر

Marfat.com

ہونا ہے اس سے بھاگ کر کہاں جائیں گے ۔ قوموں کا تو یہ حال ہے کہ رسول نہ آئے تو اس کے آنے کے منتظر اور خواہشمند اور آجائے تو اس کے منکر۔ آج بھی لوگ اللہ والے تلاش کرتے ہیں اگر ملے اور راہ ہدائت دکھائے تو کتراتے ہیں ۔

۴۳۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
مِنْ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ
الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى
وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○

اور یقیناً ہم نے ، پہلی قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد موسٰی کو (ایک ایسی) کتاب دی جو لوگوں کی آنکھیں کھولنے والی ، اور ہدائت اور رحمت والی تھی تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں (اللہ کو یاد کریں اور ہر حال میں اسے یاد رکھیں)۔

۴۴۔ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ
قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا
كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○

اور (اے رسول) آپ (موسٰی کے ساتھ کوہِ طُور کے) مغرب کی جانب تو نہ تھے ، جب موسٰی کی طرف ہم نے حکم بھیجا (جہاں انہیں بلا کر نبوت اور تورات عطا کی) اور آپ (اس واقعہ کے) دیکھنے والوں میں بھی نہ تھے (یعنی آپ وہاں موجود نہ تھے)۔

۴۵۔ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا
فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ج
وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ
مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا
وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ○

اور (موسٰی کے بعد) ہم نے کئی اور بھی امتیں پیدا کیں پھر ان پر بھی ایک مدت گزر گئی (وہ بھی آئیں ، رہیں ، بسیں ، انکاریں پڑیں تباہ ہوئیں لیکن ان کے واقعات آپ بیان کر رہے ہیں ۔ یہ سب آپ کی اپنی آنکھوں کے دیکھے واقعات تو نہیں) اور نہ آپ اہلِ مدین کے ساتھ ہی سکونت پذیر تھے کہ ہماری آیتیں ان کو پڑھ کر سنا رہے ہوں (یعنی آپ تو وہاں موجود نہ تھے ، لیکن جو آپ کو پیغمبر بنانے والا ہے وہ سب جگہ موجود ہے اور موجود تھا ، موجود رہیگا وہی یہ واقعات آپ کو سُنا رہا ہے) اور حقیقت یہ ہے کہ ہم ہی (ہمیشہ سے) رسول بھیجنے والے ہیں (پھر کتاب اور رسول کی صداقت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے ۔)

۴۶۔ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ
نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ مِّنْ
نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ

اور نہ آپ طور کے کنارے اس وقت (موجود) تھے جب ہم نے (موسٰی کو) آواز دی لیکن یہ آپ کے پروردگار کی رحمت ہے (کہ اس نے آپ کو ان باتوں سے باخبر کر دیا) تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے قبل کوئی ڈر سنانے والا (یعنی پیغمبر) نہیں آیا ۔ کیا عجب ہے کہ وہ نصیحت قبول کریں (اللہ کو یاد کریں ، یاد رکھیں)۔

Marfat.com

يَتَذَكَّرُوْنَ ○
۴۷- وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا
رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا
رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اور (اے رسول ہم نے آپ کو اس لیے بھیجا کہ) ایسا نہ ہو کہ اگر ان پر ان (بداعمالیوں) کے سبب سے جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے کوئی مصیبت آپڑے تو یہ لوگ یہ کہنے لگیں کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ تیرے احکام کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں ہوتے ۔

۴۸- فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا
قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ
مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ
اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا
سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۟ وَقَالُوْٓا اِنَّا
بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ○

پھر جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق پہنچا (یعنی رسول وکتاب) تو کہنے لگے کہ اس (رسول) کو وہ کیوں نہ ملا جو موسیٰ کو ملا تھا (اگر وہی معجزات ان کے پاس ہوتے تو ہم ان کو نبی ضرور مانتے ذرا ان سے پوچھا جائے) کیا جو (کتاب) موسیٰ کو عطا ہوئی تھی اس سے قبل یہ لوگ اس کے منکر نہیں ہوئے ، وہ (تو یہی) کہتے رہے کہ دونوں (یعنی موسیٰ اور ہارون - یا حضرت موسیٰ اور سرکارِ دوعالم) جادوگر ہیں ایک دوسرے کے معاون ـ اور کہنے لگے کہ ہم دونوں کو نہیں مانتے ۔ (پھر اب رسول سے یہ مطالبہ کیسا) ۔

۴۹- قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

آپ فرما دیجئے کہ (اگر تم توریت اور قرآن دونوں پر ایمان نہیں رکھتے تو) کوئی کتاب اللہ کے پاس سے لے آؤ جو ان دونوں سے بہتر ہو تو میں بھی اس کی پیروی کروں اگر تم سچے ہو ۔

۵۰- فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ
فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ
بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ○ ع ۵/۸

پھر اگر یہ لوگ آپ کا کہنا قبول نہ کریں تو جان لیجئے کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو اللہ کی ہدائیت کو چھوڑ کر اپنی خواہشوں پر چلے ۔ بے شک بے انصاف لوگوں کو (خواہش کے بندوں کو) اللہ ہدائت نہیں دیتا ۔

Marfat.com

چھٹا رکوع

ہدائت تو وہ پاتے ہیں جو ہدائت کی خواہش رکھتے ہیں، کلام کو گوشِ دل سے سُنتے ہیں، توفیقِ الٰہی رفیق ہو جاتی ہے وہ ایمان لاتے ہیں۔

۵۱۔ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۞

اور (قرآن سے قبل بھی ہر زمانے میں) ہم اپنا کلام ان لوگوں کے لیے پے درپے بھیجتے رہے (یعنی سابقہ کتب اور ان کے بعد خود قرآن اور قرآن بھی تھوڑا تھوڑا اتارتے رہے) تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں (اور اس پر غور کریں)

۵۲۔ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۞ النصف

جن لوگوں کو ہم نے کتاب اس (قرآن) سے قبل دے رکھی ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں (کیونکہ وہ خود نبی آخر زمان کے منتظر ہیں)

۵۳۔ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۞

اور جب ان پر (یہ قرآن) پڑھا جاتا ہے (تو) وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے، بے شک یہ کلام (جو آپ سنا رہے ہیں) ہمارے رب کی طرف سے (بالکل) حق ہے (اور) ہم تو اس سے پہلے ہی فرمانبردار تھے (ہمارا ایمان آخری نبی پر اور ان کی کتاب پر پہلے اجمالاً تھا اب ہم تفصیل سے ایمان لے آئے)۔

۵۴۔ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞

ان لوگوں کو دوگنا اجر ملے گا اس لیے کہ انہوں نے صبر (سے نبی کا انتظار) کیا اور وہ بھلائی سے برائی کو دور کرتے ہیں (یعنی برائی کے جواب میں بھلائی کرتے ہیں) اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

۵۵۔ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ۞

اور (یہ وہ لوگ ہیں کہ) جب (کسی سے) بیہودہ باتیں سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے (جاؤ اپنی راہ لو) سلامت رہو ہم ناسمجھ لوگوں کے خواستگار نہیں (گویا یہ لوگ جہالت کا جواب جہالت سے نہیں دیتے)۔

۵۶۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ

بے شک (اے رسول) آپ جس کو چاہیں ہدائت نہیں دیتے اور (آپ تو

Marfat.com

اللہ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ○

تبلیغ فرماتے ہیں) لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے ہدائت دیتا ہے اور وہ جانتا ہے جو راہ پر آئیں گے۔

(آپ تو اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں، جن کو اللہ ہی چاہے گا وہ آپ سے ہدائت پائیں گے یہاں سب اسی کی مشیت کارفرما ہے۔ اگر یوں صاف الفاظ میں حضور کو نہ فرما دیا گیا ہوتا تو معلوم نہیں راہِ حق کے مبلغین کی لوگوں کے ایمان نہ لانے سے کیا حالت ہوتی یہ سب امت کو درس دیا جا رہا ہے)۔

۵۷- وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا یُّجْبٰٓى اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ○

اور (یہ لوگ آپ سے) کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کے ساتھ (راہ) ہدائت پر آجائیں تو (ہمارے قبائل ہم کو کب چھوڑیں گے ہم) اپنی سرزمین سے نکال باہر کیے جائیں گے (گویا ان کے خیال سے ان کے رزق اور امن کے ضامن ان کے سردار ان کے قبیلے والے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے کہ کیا وہ خود یہاں آباد ہوئے) کیا ہم نے ان کو امن و امان والے حرم میں جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے میوے کھنچے چلے آتے ہیں یہ رزق ہے ہماری طرف سے (جو ان کو مل رہا ہے) درحقیقت ان میں سے اکثر سمجھ ہی نہیں رکھتے (ورنہ اس قسم کی نادانی کی بات نہ کرتے ان کی زندگی، ان کا رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے بندوں کے ہاتھ میں نہیں)۔

اور افراد ہی پر کیا موقوف قوموں کی خوش حالی اور ان کی بربادی سب اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

۵۸- وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِیْلًا ۭ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ ○

اور ہم ایسی بہت سی بستیاں ہلاک کر چکے ہیں (جن کے رہنے والے) اپنی خوشحالی پر نازاں تھے۔ اب یہ ان کے گھر (اجڑے پڑے) ہیں ان کے بعد آباد ہی نہیں ہوئے مگر تھوڑی دیر کے لیے (کہ کوئی بہ عبرت کے نشان دیکھنے چلا جائے یا اپنی کسی ضرورت سے کوئی وہاں ٹھہر جائے) اور ہم ہی سب کے وارث ہوئے (سب فنا ہوئے اللہ ہی باقی رہا بالآخر اللہ ہی مالک ہے)۔

۵۹- وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى یَبْعَثَ فِیْٓ اُمِّهَا

اور آپ کا رب بستیوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا جب تک کہ ان کی بڑی (اور مرکزی) بستی میں کسی کو پیغمبر (بنا کر) نہ بھیج لے جو اُن کو ہماری آیتیں پڑھ کر

Marfat.com

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ
وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى
اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝

سُنائے اور (ساتھ ہی ہمارا یہ بھی دستور رہے کہ) جب تک ان (بستیوں) کے رہنے والے ظالم نہ ہوں ہم ان بستیوں کو غارت نہیں کیا کرتے۔

۶۰۔ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ
ع ۱۰/۹ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

اور (یاد رکھو کہ) تم کو (دنیا میں روزی رزق، مرتبہ، شہرت، عزت، غرض) جو کچھ دیا گیا ہے تو وہ (محض) دنیا کا فائدہ اور اس کی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ (کہیں) بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ کیا تم (اس واضح فرق کو) نہیں سمجھتے۔

ساتواں رکوع

گزشتہ آیت میں آخرت کی طرف اشارہ تھا یہاں اس کا بیان ہے

۶۱۔ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا
فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝

بھلا ایک شخص جس سے ہم نے ایک اچھا وعدہ (یعنی وعدہ جنّت) کیا پھر وہ شخص اس وعدہ (نعمت) کو پانے والا ہے کیا اس کے برابر ہے جس کو ہم نے دنیاوی زندگی کا کچھ فائدہ دے رکھا ہے پھر قیامت کے دن وہ ان لوگوں میں ہوگا جو (اس کے روبرو سوال و جواب کے لیے) حاضر کیے جائیںگے۔

۶۲۔ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ
شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ
تَزْعُمُوْنَ ۝

اور جس دن (اللہ) ان کو پکارے گا اور فرمائے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کو تم (میرا شریک) خیال کرتے تھے (اور جن پر تم کو بڑا مغالطہ تھا)

چنانچہ وہ شریک بھی حاضر کیے جائیں گے فردِ جرم سامنے ہوگی اور قبل اس کے کہ

۶۳۔ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ
رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ
اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ
اِلَيْكَ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا

وہ لوگ جن پر فرمان (عذاب) ثابت ہو چکا (کچھ کہیں خود ان کے وہ شرکاء بول اٹھیں گے) کہیں گے اے ہمارے رب (بے شک) یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا (اور) ہم نے انہیں (ایسا ہی) گمراہ کیا جیسے کہ ہم خود گمراہ ہوئے تھے۔ ہم تیرے سامنے ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ) یہ ہماری پرستش نہ کرتے تھے (بلکہ یہ خود اپنی خواہشات

Marfat.com

يَعْبُدُوْنَ ○ اپنے گمان کے پرستار تھے ہمارا ان پر کیا زور تھا کہ ہم ان کو کسی بات کے لیے مجبور کر سکتے)۔

۶۴۔ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ○
اور (ان لوگوں سے) کہا جائے گا کہ اپنے (ان) شریکوں کو پکارو پس وہ ان کو پکاریں گے تو وہ ان کو کچھ جواب نہ دیں گے اور (جب) وہ عذاب دیکھ لینگے (تو تمنا کریں گے کہ) کاش وہ راہِ ہدایت پر ہوتے۔

۶۵۔ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ○
اور جس دن اللہ ان کو پکارے گا تو کہے گا (بتاؤ) تم نے (ہمارے) پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا (ان کے ساتھ تمہارا کیا برتاؤ رہا)۔

۶۶۔ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ○
تو (اس وقت کسی سے جواب بن نہ پڑے گا) اس روز انہیں کوئی بات نہ سوجھے گی اور وہ آپس میں بھی کچھ پوچھ گچھ نہ کر سکیں گے۔ (دماغ معطل ہوگا اور اوسان خطا ہوں گے)۔

۶۷۔ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ○
البتہ جس نے توبہ کی (یعنی دل سے اپنے رب سے معافی چاہی) اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے تو کیا عجب کہ وہ فلاح پانے والوں میں ہو (یعنی اللہ کے فضل وکرم سے اپنی مراد کو پہنچے)۔

۶۸۔ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○
اور آپ کا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے) پسند کرتا ہے۔ ان (مشرکین) کے اختیار میں کسی کو پسند کرنا (یا برگزیدہ بنانا) نہیں۔ اللہ پاک (وبے نیاز) ہے اور ان کے شرک سے (بہت) بالا وبرتر ہے۔

۶۹۔ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○
اور آپ کا رب خوب جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔

۷۰۔ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ز
اور (یاد رکھو کہ) وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام تعریف دنیا میں (بھی) اسی کی ہے اور آخرت میں (بھی) اسی کی۔ اور اسی کا حکم

Marfat.com

وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○ (کارفرما) ہے اور اسی کی طرف تم سب کو واپس جانا ہے۔

۷۱۔ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَٰمَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ○

آپ ان سے کہیے بھلا دیکھو تو اگر اللہ تم پر قیامت کے دن تک ہمیشہ رات ہی رہنے دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے لیے روشنی لادے۔ کیا تم سنتے (سمجھتے) نہیں۔

تاریکی میں سنائی دیتا ہے اور روشنی میں دکھائی دیتا ہے جس کا ذکر آگے آتا ہے۔

۷۲۔ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَٰمَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ○

(اور آپ) پوچھیے دیکھو تو اگر اللہ تم پر قیامت کے روز تک ہمیشہ دن ہی رہنے دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے کہ تم پر رات لاسکے جس میں تم آرام کرسکو۔ تو کیا تم دیکھتے نہیں۔

تم اسبابِ معیشت پر نازاں ہو لیکن یہ نہیں سوچتے سمجھتے کہ معیشت کے سامان کس نے دیئے ہیں راحت وسکون کے سامان کس نے پیدا کیے۔

۷۳۔ وَمِن رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○

اور (اللہ نے) اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن کو بنایا تاکہ تم اس میں آرام کرو اور (دن کو) اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔

۷۴۔ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ○

اور جس دن (اللہ) ان (مشرکین) کو پکارے گا پھر اللہ کہے گا تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم کو دعویٰ تھا۔ (جن کے بارے میں تم کو بڑے مغالطے تھے ذرا ان کو بلاؤ تو۔)

وہ تو مجبور ہوں گے۔

۷۵۔ وَنَزَعْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکالیں گے (یعنی پیغمبر جو ان کے احوال کا

Marfat.com

فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُوْنَ ۝ ع ۱۵ ۱۰

شاہد ہو گیا یا اس کا سچا پیرو - جو بتائے گا کہ انہوں نے اللہ کے حکم کے ساتھ کیا برتاؤ کیا) پھر ان سے کہیں گے کہ اپنی دلیل پیش کرو (کہ تم نے اپنی خواہش سے ہمارے احکام میں تبدیلیاں کس سند پر کیں) تو وہ جان لیں گے کہ بے شک اللہ ہی کا حکم سچا تھا اور جو کچھ وہ (اپنے دل سے) گڑھتے رہتے تھے وہ سب ان سے جاتا رہے گا (جب جھوٹ کھل جائیگا)۔

آٹھواں رکوع

گزشتہ رکوع میں دنیا کی بے ثباتی کا ذکر تھا، اگر دولت، ایمان کے ساتھ ملے تو وہ دولت بھی ایمان میں معاون بن جاتی ہے لیکن اگر دولت ہو اور ایمان نہ ملے تو وہ بدترین دنیاوی اثاثہ ہے جو انسان کو دائمی ضلالت اور گمراہی میں ڈالتا ہے - اس سلسلہ میں قارون کا ذکر آرہا ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا فرعون نے بنی اسرائیل میں سے اسی شخص کو انتخاب کیا تھا اور اس کے ذریعہ بنی اسرائیل کا خون چوستا تھا فرعون کی ہلاکت کے بعد گو بظاہر وہ ایمان لے آیا تھا لیکن دل سے موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا قائل نہ تھا اور ان کی عظمت اور عزت اس کے دل میں نہ تھی - وہ اپنی دولت کے نشہ میں چور عیش میں سرشار اور اپنی بڑائی پر نازاں رہا، اور بالآخر اپنی افترا پردازیوں اور گستاخیوں کے باعث اپنے کیفر کردار کو پہنچا -

۷۶- اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِى الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝

بے شک قارون موسیٰ کی قوم (بنی اسرائیل) میں سے تھا پھر وہ ان پر ظلم کرنے لگا حالانکہ ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے کہ اس کی کنجیوں کا اٹھانا زور آور مردوں کی جماعت کے لیے مشکل ہوتا - (اس دولت نے اس کو بڑا ناشکرا اور بڑا مغرور بنا دیا تھا آخر ایک بار) جب اس کی قوم نے اس سے کہا کہ اتنا گھمنڈ نہ کر اللہ کو اترانے والے پسند نہیں آتے -

۷۷- وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ

اور (یہ بھی کہا کہ) جو اللہ نے تجھے دیا ہے اس سے کچھ آخرت کا سامان کر لے، اور اپنا حصہ دنیا (کی دولت میں) سے فراموش نہ کر (یعنی دولت سے فائدہ ضرور اٹھا لیکن حد سے نہ گزر تاکہ دین اور دنیا دونوں میں کامیاب ہو)

Marfat.com

اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ○

اور جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کی (تجھے دولت دی) تو بھی دوسروں کے ساتھ بھلائی کر (اس کی راہ میں زکوٰۃ خیرات دے) اور زمین میں فساد کی راہیں نہ نکالتا رہ بیشک اللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۷۸۔ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ○

(اس نصیحت کا اس پر ذرا اثر نہ ہوا) بولا۔ یہ مال (و دولت) تو مجھے اپنی ہنرمندی سے ملا ہے۔ (مجھے دولت حاصل کرنے کا ایک خاص سلیقہ ہے اس میں اللہ کی دین کا کیا سوال) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ اس سے پہلے کتنی ہی جماعتوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت میں بھی اس سے بڑھ کر تھیں اور جتھے میں بھی (یعنی مالی اور اجتماعی دونوں حیثیت میں اس سے زیادہ طاقتور تھیں) اور گنہگاروں سے انکے گناہوں کے متعلق پوچھا نہ جائے گا (اللہ کو ان کے گناہوں کا علم ہے ہاں قیامت میں جب ان کی رسوائی منظور ہوگی تب سوال بھی ہوں گے)۔

۷۹۔ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِیْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ○

پھر (ایک دن قارون) اپنی (زیب و) زینت (تزک و احتشام) سے اپنی قوم والوں کے سامنے نکلا۔ (اس کو دیکھ کر) جو لوگ طالبِ دنیا تھے بول اٹھے اے کاش جیسا کچھ قارون کو ملا ہمیں بھی ملا ہوتا۔ بے شک وہ بڑا نصیبے والا ہے۔

۸۰۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ○

اور جن کو علم (دین) عطا ہوا تھا کہنے لگے۔ تم پر افسوس ہے (کیسی ناپائیدار شے کی تمنا کر رہے ہو جان لو کہ) جو ایمان لایا اور نیک عمل کیے اس کے لیے اللہ کے یہاں کہیں بہتر اجر ہے (اس کی جمال و آرائش کا تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے) اور یہ (نعمت) صبر کرنے والوں ہی کو میسر ہوتی ہے (جو ثابت قدمی سے عمل پیہم اور رضائے الٰہی میں لگے ہیں اور ظاہری چمک دمک سے جن کی نگاہیں خیرہ نہیں ہوتیں)۔

جب قارون کا کبر و غرور اس حد تک پہنچا۔

۸۱۔ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ قف

تو ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا پھر کوئی ایسی جماعت

Marfat.com

فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ○

نہ تھی جو اللہ کے مقابلہ میں اس کی مدد کر سکتی (اللہ کے عذاب سے بچا سکتی) اور نہ وہ خود ہی اپنی مدد کر سکا (کہ اپنے کو بچا سکتا)

۸۲۔ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ ع ۸ / ۱۱

اور جو لوگ کل (تک) اس کے رتبے کی تمنا کرتے تھے وہ صبح (ہوتے ہی) کہنے لگے اللہ محفوظ رکھے (بے شک) اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے روزی فراخی سے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے (اور) اگر اللہ کا ہم پر احسان نہ ہوتا تو وہ ہم کو بھی (اسی کی طرح) زمین میں دھنسا دیتا۔ اللہ محفوظ رکھے (حق یہ ہے کہ) کافر (واقعی) فلاح نہیں پا سکتے ۔

نواں رکوع

موسٰی کے واقعات کے سلسلہ میں قارون جیسے دولت مند کا حال بھی بیان کر کے یہ واضح کیا گیا کہ محض دنیا کا مال و متاع کوئی قیمت نہیں رکھتا جب تک کہ اس سے سرمایہ آخرت حاصل نہ کیا جائے۔ اور آخر میں تبلیغ کے اس اہم فریضہ کے ذکر پر سورہ ختم ہوتا ہے جس سے اس منزل کی ابتدا ہوئی تھی اور جو اس منزل کا عنوان ہے ، اور رسولوں کی فطرت کا ترجمان ہے ۔ یہاں بھی سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے ذریعہ امت کو حکم ہو رہا ہے کہ وہ اپنے فریضۂ تبلیغ میں سرگرم رہیں، آخر یہ کائنات درہم برہم ہو جائے گی اور سب کو اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہوگا ۔ سب چھوٹ جائیں گے اللہ رہ جائیگا۔ اسی کا جمال و جلال ، اسی کا فرمان و حکم ، اسی کی طرف واپسی ۔

قارون اور فرعون نے دنیا لی اور آخرت کھوئی ، برخلاف اس کے مومن آخرت کا گھر کسی قیمت پر ضائع نہیں کرتا ۔

۸۳۔ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ○

یہ آخرت کا گھر ہم ان ہی لوگوں کو دیں گے جو زمین میں نہ تکبّر کا ارادہ کرتے ہیں اور نہ فساد کا ۔ اور آخرت تو پرہیزگاروں کے لیے ہے ۔

Marfat.com

۸۴- مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

جو (آخرت میں) نیکی لے کر آئے گا تو اس کو (اس کی نیکی سے) بہتر اجر ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا تو بدکرداروں کو اتنی ہی سزا ملے گی جتنا انہوں نے (بُرا) کام کیا۔

۸۵- اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

(اے حبیب) جس (اللہ) نے آپ پر قرآن (یعنی قرآنی تعلیمات کی تبلیغ) فرض فرمایا وہی آپ کو پہلی جگہ لے جائے گا (مقام ازل ۔ ۶۔ جہاں سے آپ چلے تھے ہم وہیں آپ کو لے جائیں گے یا دنیا میں مکہ ۔ ۶۔ جہاں سے آپ نے ہجرت فرمائی ہے ہم پھر وہیں واپس لائیں گے) آپ فرما دیجئے (کہ اللہ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں) میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون صریح گمراہی میں مبتلا ہے۔

۸۶- وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ○

اور آپ کو تو امید نہ تھی کہ آپ پر کتاب نازل ہوگی مگر آپ کے پروردگار کی رحمت سے (یہ نازل ہوئی) تو آپ ان کافروں کی ذرا مدد نہ فرمائیں (آپ فطرتاً ان کے بہی خواہ ہیں لیکن وہ اخلاقِ محمدی کے معنی نہیں سمجھتے)۔

۸۷- وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ۚ

اور کہیں (کفار) آپ کو اللہ کی آیات (کی تبلیغ) سے روک نہ دیں جب یہ آپ پر نازل ہو چکی ہیں (یہاں بھی حضور سے خطاب ہے لیکن عمومیت امت مراد ہے کہ یہ خطرہ بعد میں آنے والے مسلمانوں سے تھا۔ آج بھی خطرہ بار بار متشکل ہو رہا ہے) اور آپ اپنے رب کی طرف لوگوں کو رہیے اور ان مشرکین (کے معاونوں) میں نہ ہو جائیے (حضور کو خطاب کر کے بڑے واضح انداز سے آپ کی امت کو مشرکین کی پیروی سے منع فرمایا کہ ہر وہ بات جس سے مشرکوں کو تقویت پہنچے اس سے احتراز ضروری ہے)۔

۸۸- وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ

اور اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارنا اس کے سوا کوئی معبود نہیں (کو خوب یاد رکھو فانی شے معبود نہیں ہوا کرتی) ہر شے اللہ کی ذات کے سوا فانی ہے۔ اسی کا حکم (ہر جگہ کارفرما) ہے اور اسی کی طرف

Marfat.com

ع وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ع

لوٹ کر جاؤ گے ۔

(اسی کی عبادت کرو۔ اسی کے نام کو بلند کرنے میں تمہاری عزت ہے یہی فریضۂ تبلیغ ہے اور یہی وسیلۂ نجات) ۔

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ

مکّی　　　اُنہتر آیتیں　　　سات رکوع

سورۂ قصص حق و حقانیت پر ختم ہوا بتایا گیا کہ ایک اللہ "واجب الوجود" کے سوا ہر شے فانی ہے ۔ اسی کو سمجھنا سمجھانا ہے ، قرآن اسی کی فہم دیتا ہے ، زبان سے اسلام کا دعویٰ کرنا کافی نہیں عمل سے دعویٰ کا ثبوت دینا ضروری ہے ۔

سورہ کا نام عنکبوت رکھا جس کے معنی مکڑی کے ہیں ، جس کا گھر تمام گھروں میں سب سے زیادہ کمزور ہے تاکہ کفار و مشرکین کے باطل عقائد کی حقیقت ظاہر ہو جائے مومن سمجھ لے کہ اللہ کے سوا ہر سہارا کتنا بودا کتنا کمزور ہے ۔

یہ سورہ بھی الٓمّٓ سے شروع ہوتا ہے ، جس طرح سورہ بقرہ شروع ہوا تھا وہاں ایک حقیقت کے بیان کے ساتھ انسانوں کے اقسام کا ذکر تھا پہلے مومن کے صفات کا بیان تھا ، پھر کفار اور منافقین کا ۔ یہاں بھی عمومیت کے ساتھ ایک اصول بیان کیا جاتا ہے لیکن اس عمومیت میں بھی پہلے مومنین ہی کی طرف اشارہ ہے اور پھر کفار اور منافقین کا ذکر آتا ہے ۔ تبلیغِ حق کے سلسلہ میں جو بنیادی بات سمجھائی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام زبانی جمع خرچ کا نام نہیں یہ ایک سیرت کی تشکیل کا نام ہے ۔ وہ سیرت جو بوقتِ آزمائش کھلتی ہے ۔ مومن کو اس آزمائش سے گھبرانا نہ چاہیے مبلغین کو اس آزمائش کے لیے تیار رہنا چاہیے ۔ اس آزمائش میں انسان اسی وقت پورا اتر سکتا ہے جب وہ دنیا اور دنیا کی تمام لذتوں کو مکڑی کے جالے کی طرح کمزور بودا اور بے حقیقت سمجھے ۔ خود اپنے واہمہ کے جال کو توڑ کر نکل آئے ۔ سمجھ لے کہ حرص والے ہی دنیا میں مکھی کی طرح جالے میں پھنستے ہیں ۔ یہ حقیقت اہلِ ایمان پر روشن ہے البتہ اس کو دوسروں تک پہنچانا ہے ۔ کتاب کو پڑھتے رہنے ، صاحبِ کتاب کی سیرتِ طیبہ کو سامنے رکھنے سے نورِ ایمان فروزاں ہوتا ہے ، نورِ ایمان اللہ کی یاد کا نام ہے ۔ قرآن ہی اللہ کی رحمت ہے ، قرآن پڑھنا اللہ کا ذکر کرنا ہے ۔ اسی سے شرحِ صدر ملتا ہے ۔ یہ راز کھلتا ہے کہ مومن کا قلب اللہ کا عرش ہے جو ہر منزل کے انوار و برکات کے لیے کشادہ ہے بشرطیکہ نظر کتاب اور صاحبِ کتاب پر رہے ، رحمت کی تلاش رحمت للعلمین

Marfat.com

کے دامن رحمت سے وابستہ ہو کر کی جائے۔ جو لوگ اس حقیقت کو سمجھ کر عمل صالح میں آگئے، جو اللہ کی راہ میں اللہ کے لیے نکل کھڑے ہوئے، خلوص دل سے راہ حق کے متلاشی ہو گئے، سلوک الی اللہ میں رہنے لگے، اللہ ان کے ساتھ ہو جاتا ہے، حق و حقانیت بنا دیتا ہے، آنکھوں سے دکھا دیتا ہے، ان پر معیتِ ذاتِ پروردگار روشن ہو جاتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ الٓمّٓ ۝ الف ۔ لام ۔ میم

(سورہ اسی طرح شروع ہو رہا ہے جیسے سورہ بقرہ شروع ہوا تھا، بعض بزرگوں نے الف سے اللہ، م سے محمد مراد لیا ہے اور ل سے جبرائیل جو وحی کے لانے والے تھے۔ الف اور م، ابتدا کے اور ل آخر کا حرف ہے تاکہ اللہ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا صحیح تعلق نمایاں رہے، اور اللہ اور اس کے رسول کا اثبات ایک کلمہ میں ہو۔ اور اسی حقیقت کو زبان اور عمل سے عام کرنا مومن کی زندگی کا نصب العین رہے، یہ سورہ بھی گویا رموزِ تبلیغ ہی سے شروع ہوتا ہے اور تکمیل ایمان کی راہ بتاتا ہے)۔

پہلی دو آیتوں میں مومنین کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَ ہُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ ۝

کیا لوگ اس خیال میں ہیں کہ (محض) یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے، چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔

۳۔ وَ لَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا وَ لَیَعۡلَمَنَّ الۡکٰذِبِیۡنَ ۝

اور (مسلمانوں کی آزمائش کوئی نئی بات نہیں)، ہم نے ان کی بھی آزمائش کی ہے جو (امتیں) ان سے قبل گزری ہیں تو اللہ ان لوگوں کو ضرور معلوم کرے گا جو (اپنے دعویٰ ایمان میں) سچے ہیں اور ان کو بھی جان کر رہے گا جو جھوٹے ہیں۔

(اللہ تو ان کو جانتا ہی ہے لیکن اس آزمائش سے ان کو خود ان کے حال سے باخبر کرنا ہے، اور حق و باطل کو الگ کر کے دکھانا ہے)۔

آئندہ آیت میں کافروں کی طرف اشارہ ہے

آیت نمبر (۳) لَیَعۡلَمَنَّ سے یہ وہم نہ آنا چاہیے کہ اللہ کو علم نہ تھا، یہ اندازِ بیان ہے، فی الحقیقت لیعلمن سے مراد حقیقت و اصلیت کا ایک ایسا اظہار اور انکشاف ہے، جس کے بعد معذرت کی تمام راہیں بند ہو جائیں۔

Marfat.com

۴- اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ
مَا يَحْكُمُوْنَ ○

کیا جو لوگ بُرائیاں کرتے رہتے ہیں (انکارِ حق کرتے ہیں اور مسلمانوں کو ایذا دیتے رہتے ہیں) انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہم سے (بچ کر) نکل جائیں گے (اور ہم ان سے انتقام نہ لیں گے) کیا غلط فیصلہ کر رکھا ہے۔

بے شک راہِ حق میں تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن

۵- مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ
اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ○

جو کوئی اللہ کی ملاقات (یعنی جنت میں اللہ کے دیدار) کی امید رکھتا ہے (اللہ ہی سے عرض معروض کرتا رہتا ہے) تو (اس کو جان لینا چاہیے کہ) اللہ (سے ملنے) کا معین وقت ضرور آئے گا (اس کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا) اور وہی بڑا سننے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔

۶- وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ
لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ
الْعٰلَمِيْنَ ○

اور جو کوئی (عاقبت بخیر ہونے کی امید کے ساتھ ساتھ) مجاہدہ کرتا ہے تو اس کا مجاہدہ (اس کی محنت) اپنی ہی ذات کے لیے ہے (اس کا فائدہ اس کا فیض، اس کے برکات خود اس کو حاصل ہوں گے اللہ کو اس کی عبادت کا کیا کرنا) اللہ تو سارے جہانوں سے بے پروا ہے۔

۷- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ہم ان کے گناہ ان سے دُور کر دیں گے اور ان کے اعمال کا ان کو بہتر سے بہتر بدلہ دیں گے۔

اور عمل میں سب سے بہتر عمل والدین کی محبت کے ساتھ خدمت ہے۔

۸- وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ
بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ
اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ○

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کی تاکید کی۔ (لیکن ماں باپ کی بھی وہ اطاعت جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو) اور اگر وہ تجھ پر زور دیں کہ تو کسی شے کو میرا شریک بنا جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں (جس کی کہیں بھی کوئی سند نہیں) تو (اس معاملہ میں) ان کا کہنا مت مان (تم ماں باپ ہو یا بیٹے خوب سمجھ لو کہ شرک ظلم ہے اور) بالآخر تم سب کو میری طرف واپس آنا ہے پس میں تم کو بتا دوں گا جو تم کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

۹۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ○

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ہم ان کو نیک بندوں میں ضرور داخل کریں گے۔ (قیامت کے دن وہ انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوں گے)۔

۱۰۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ○

اور بعض وہ لوگ ہیں جو (کہنے کو تو) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے، پھر جب اللہ کی راہ میں انہیں تکلیف پہنچتی ہے تو لوگوں کے ستانے کو (یوں) سمجھنے لگتے ہیں جیسے کہ اللہ کا عذاب۔ اور اگر آپکے رب کی طرف سے (مسلمانوں کو کوئی) مدد پہنچتی ہے تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم تو (اپنے عقائد میں) تمہارے ہی ساتھ تھے۔ (یہ آخر دھوکہ کس کو دے رہے ہیں) کیا اللہ اس سے بخوبی واقف نہیں جو کچھ جہان والوں کے سینے میں (پوشیدہ) ہے۔

اور اللہ لوگوں کے حق و باطل کا حال ان پر بھی کھول دے گا۔

۱۱۔ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ○

اور اللہ ان لوگوں کو ضرور معلوم کر کے رہے گا جو ایمان لائے اور ان کو بھی یقیناً معلوم کرلے گا (ان کا جھوٹ ان پر کھول دیگا) جو دغاباز ہیں۔

۱۲۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○

اور جو لوگ کافر ہیں (ان کا تو یہ حال ہے کہ) ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ تم ہماری پیروی کرو اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے (یعنی تمہارے گناہوں کے ذمہ دار ہم ہوں گے) حالانکہ وہ ان کے ذرا بھی گناہ نہ اٹھا سکیں گے وہ تو (سراسر) جھوٹے ہیں۔

وہ تو دوسروں کو بہکا کر خود اپنے گناہوں کے بوجھ میں اضافہ کر رہے ہیں۔

۱۳۔ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ وَلَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ

اور یہ لوگ ضرور (اپنے گناہوں کا) بوجھ خود اٹھائے ہوں گے اور اپنے بوجھ کے ساتھ (دوسروں کو گمراہ کرنے کے) کچھ اور بھی بوجھ (لیے ہوں گے)

Marfat.com

ع ۱۳/۱ ۱۳ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ع

اور قیامت کے دن ان سے اس بہتان کی ضرور پرسش ہوگی جو وہ باندھا کرتے تھے۔

دوسرا رکوع

قیامت میں تو بہرحال سزا ملے ہی گی خود دنیا میں کیا ایسی بیشمار مثالیں موجود نہیں جب منکرین حق کی بری طرح پکڑ ہوئی۔ اللہ کو کوئی عاجز نہیں کرسکتا۔ بہتر ہے کہ خود اپنی اصلاحِ حال کرلے اور خود غلط راہ اختیار کرکے دوسروں کو بہکانے کے بجائے پیغمبروں کی راہ اختیار کرے کہ وہی اللہ کی راہ ہے۔

۱۴۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

اور بے شک ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا پھر وہ ان میں پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے (اور ان کو سمجھاتے رہے لیکن ان کی قوم ان کو جھٹلاتی رہی) بالآخر ان کو طوفان نے آپکڑا اسلیے کہ وہ ظالم تھے (جھوٹے تھے، کافر تھے)۔

۱۵۔ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

پھر ہم نے ان کو (یعنی نوح کو) اور کشتی والوں کو بچالیا۔ اور اس (واقعہ) کو دنیا والوں کے لیے ایک نشانی بنا دیا۔

(یہ واقعہ اہلِ عالم کو سبق دیتا رہے گا کہ فتح و نصرت حق کے ساتھ ہے، حق ہی سفینۂ نجات ہے باطل ڈوب کر رہتا ہے)۔

۱۶۔ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اور ابراہیم علیہ السلام (ہی کے واقعے) کو (لو، ان کی تعلیمات اور تبلیغ اور ان کی قوم کے انکار کو دیکھو، یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرتے رہو یہ تمہارے حق میں (بہت) بہتر ہے اگر تم (اپنے برے بھلے کی) کچھ بھی سمجھ رکھتے ہو۔

۱۷۔ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ

(انہوں نے اپنی قوم سے یہ بھی کہا تم کو کیا ہو گیا ہے) تم اللہ کے سوا محض بتوں کو پوجتے ہو اور جھوٹ تراشتے ہو بلاشبہ تم جن کی اللہ

Marfat.com

اِنَّ الَّذِیۡنَ تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ لَا یَمۡلِکُوۡنَ لَکُمۡ رِزۡقًا فَابۡتَغُوۡا عِنۡدَ اللّٰہِ الرِّزۡقَ وَاعۡبُدُوۡہُ وَاشۡکُرُوۡا لَہٗ ؕ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ○

کے سوا پرستش کرتے ہو وہ تم کو رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے (خواہ یہ غذائے جسمانی ہو یا روحانی، ہاں اگر طالبِ رزق ہو) تو اللہ سے رزق طلب کرو اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو (اللہ کا شکر ادا کرنا یہی ہے کہ جو کام اس نے جس طرح بتایا ہے اسی طرح انجام دو عمل کرو، کسل میں نہ آؤ بالآخر) تم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۱۸- وَاِنۡ تُکَذِّبُوۡا فَقَدۡ کَذَّبَ اُمَمٌ مِّنۡ قَبۡلِکُمۡ ؕ وَمَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ○

اور اگر تم جھٹلاتے رہو گے تو تم سے قبل (اور بھی) امتیں (دینِ حق کو جھٹلاتی رہی ہیں اور رسول کے ذمہ تو بس پیغامِ (حق) صاف صاف (واضح طور پر) پہنچا دینا ہے۔

ان حقائق کو سمجھنا دشوار نہیں۔ خود اپنی تخلیق پر غور کرو۔

۱۹- اَوَلَمۡ یَرَوۡا کَیۡفَ یُبۡدِئُ اللّٰہُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ○

کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں (غور نہیں کرتے) کہ اللہ نے تخلیق کس طرح شروع کی (انسان کو کیسے پیدا کیا) پھر اس کو دوبارہ پیدا کر دے گا جس نے پہلی بار پیدا کیا اس کے لیے پھر پیدا کرنا کیا دشوار ہے۔ دراصل حشر و نشر یہ تو اللہ کے لیے بہت ہی آسان ہے۔

غرض زمین پر اللہ کی قدرت و حکمت کی بے شمار نشانیاں ہیں، سلسلۂ تخلیق جاری ہے، دیدۂ بینا ہو تو خالقِ کائنات کے وجود سے انکار کون کر سکتا ہے۔

۲۰- قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ بَدَاَ الۡخَلۡقَ ثُمَّ اللّٰہُ یُنۡشِیءُ النَّشۡاَۃَ الۡاٰخِرَۃَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○

آپ فرما دیجئے زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ اس نے کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا (جس نے اتنی مخلوق پیدا کی ہے وہ) پھر اسے دوسری بار (یعنی قیامت کے دن بھی) پیدا کر دے گا اور اللہ (تو) ہر شے پر قادر ہے (وہ مختارِ کُل ہے جو چاہے کر سکتا ہے)۔

۲۱- یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ وَیَرۡحَمُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَاِلَیۡہِ تُقۡلَبُوۡنَ ○

جس کو چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم فرمائے اور تم سب اسی کی طرف واپس جاؤ گے۔

Marfat.com

۲۲- وَمَآ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ‌ۖ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ

اور (آپ فرمادیں کہ اے منکرو!) تم زمین میں اور آسمان میں (اللہ اور اس کے رسول کو) عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں۔

ع ۲ ۹ ۱۴

تیسرا رکوع

جب اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ صاحب قدرت ہے، اور اس کے سامنے حاضر ہونا ہے تو پھر اصلاح حال کیوں نہیں کرتے منکرین حق کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ نہ سکیں گے، عذاب آگ ہے، دُوری ہے مہجوری ہے۔ اللہ اپنے مقبول بندوں کا محافظ آپ ہے، وہ تو دوسروں کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے ہیں ان کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔

۲۳- وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓـئِكَ يَئِسُوۡا مِنۡ رَّحۡمَتِىۡ وَاُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَ لِيۡمٌ

اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں کا (اس کے احکام اس کے انبیاء اس کی کتاب کا) اور اس سے ملنے کا انکار کیا وہی (روزِ قیامت) میری رحمت سے ناامید ہوں گے۔ (ان کے ہاتھ سے دامن رحمت چھوٹ گیا) اور ان ہی کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

بسا اوقات انسان جب لاجواب ہو جاتا ہے تو طاقت سے کام لیتا ہے، دوسرے کو نقصان پہنچانا مار ڈالنا چاہتا ہے لیکن جس کا اللہ معاون ہو اسے کون مار سکتا ہے حضرت ابراہیم کی قوم جب ان کے دلائل و براہین کا جواب نہ دے سکی تو اس نے بھی ان کے قتل ہی کا ارادہ کیا۔

۲۴- فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا اقۡتُلُوۡهُ اَوۡ حَرِّقُوۡهُ فَاَنۡجٰٮهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ

پس (ابراہیم علیہ السلام کے مدلل بیان کے بعد) ان کی قوم کا جواب یہی تھا کہ کہنے لگے کہ انہیں قتل کر دو یا انہیں جلا دو۔ (لیکن کیا وہ جلا سکے۔ ہرگز نہیں سب اہتمام ہوئے) پھر (بھی) اللہ نے ان کو آگ سے بچا دیا، اس (واقعہ) میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں (وہی اس راز کو پاتے ہیں کہ تاثیر، چیزیں میں نہیں بلکہ اللہ کے حکم میں ہے اور نفع و ضرر پر اللہ ہی قادر ہے)۔

۲۵- وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ

اور (ایک دن حضرت ابراہیم نے) کہا (اے لوگو) تم نے اللہ کو چھوڑ کر

Marfat.com

دُوْنِ اللّٰہِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۚ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکْفُرُ بَعْضُکُمْ بِبَعْضٍ وَّیَلْعَنُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝

بتوں کو اپنا لیا ہے (محض) آپس کی دنیاوی زندگی کے تعلقات کی خاطر (نہ تم دنیا میں ہمیشہ رہو گے اور نہ یہ دنیا ہمیشہ رہے گی آخر قیامت آئیگی) پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے (کی دوستی) سے انکار کر دو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہو گا اور تمہارا کوئی معاون (مددگار) نہ ہو گا۔

مجمع میں سے صرف حضرت لوط نے، جو حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے، آپ کی تصدیق کی۔

٢٧- فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝

پھر لوط اس پر (علے الاعلان) ایمان لائے اور (ابراہیم یا لوط نے) کہا میں تو اپنے رب کی (بتائی ہوئی جگہ کی طرف) ہجرت کر جاؤں گا (وطن ترک کر دوں گا یہ تعلق بھی منقطع کر لوں گا اور اللہ کا ہو رہوں گا) بیشک وہی زبردست حکمت والا ہے (جہاں جس طرح چاہے گا اپنا دین پھیلا

بیشک اللہ نے دین حق کی تبلیغ کے اسباب حضرت ابراہیم کے خاندان میں پیدا کر دیئے۔

٢٧- وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّۃَ وَالْکِتٰبَ وَاٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝

اور ہم نے ان کو اسحٰق اور یعقوب عطا کیے اور ان کی اولاد میں کتاب او پیغمبری مقرر کر دی (حضرت ابراہیم کے بعد جملہ انبیاء علیہم السلام آپ ہی کے خاندان سے ہوئے) اور ان کو ہم نے دنیا میں (بھی) ان کا صا دیا اور بے شک آخرت میں (بھی) وہ بڑے نیک لوگوں (کی جماعت یعنی انبیاء علیہم السلام اور اللہ کے مقرب بندوں) میں شامل ہوں گے

ادھر حضرت لوط نے تبلیغ و ہدایت کا کام شروع کیا لیکن ان کی قوم اپنی حرکتوں سے باز نہ آئی۔

٢٨- وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ ۫ مَا سَبَقَکُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝

اور لوط نے جب (ان کو پیغمبر بنا کر بھیجا گیا تو) اپنی قوم سے کہا تم (تو ایسی) بے حیائی کے کام کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی نے بھی دنی والوں میں سے نہ کیے۔

٢٩- اَئِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

(تم کو کیا ہو گیا ہے) کیا تم مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور (آفرینش

Marfat.com

وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۵ وَتَاْتُوْنَ
فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ
جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا
ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

نسل کی راہ منقطع کرتے ہو۔ اور اپنی مجلسوں میں (کھلی الاعلان) بُرے کام کرتے ہو۔ تو اس کا جواب ان کے پاس اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وہ کہہ اٹھے (اچھا) اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا قہر نازل کردو۔

۳۰- قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ
الْمُفْسِدِيْنَ ○ ع ۳ ۸ ۱۵

(چنانچہ لوط نے) عرض کی اے میرے رب ان مفسد (گندے اور شریر) لوگوں کے خلاف میری مدد فرمانا۔

چوتھا رکوع

غرض مثالوں پر مثالیں دی جا رہی ہیں کہ منکروں کی سرکشی، ان کے ظلم، فطرت کے خلاف عمل بغاوت، ان کی ہلاکت کا باعث ہوئے۔ اللہ کے قہر سے کوئی ان کو بچا نہ سکا۔ ان میں لوط کی قوم بھی تھی عاد و ثمود بھی۔ فرعون و قارون بھی جو حرصِ دنیا اور لذتِ نفس کے جال میں پھنسے ہوئے تھے اور جس اثاثہ عیش و عشرت کو وہ دائم و قائم اور مستحکم سمجھتے تھے وہ مکڑی کے جالے کی طرح بودے اور کمزور ثابت ہوا۔ اگر ان کو سمجھ ہوتی تو ان چیزوں پر ناز کرنے کے بجائے خالق کائنات کے فرمانبردار رہتے۔

۳۱- وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ
بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا
اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا
كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ○

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم کے پاس (اولاد کی) خوشخبری لے کر آئے (تو اثنائے گفتگو میں لوط کی بستی کے متعلق) انہوں نے کہا کہ ہمیں تو اس بستی کے رہنے والوں کو غارت کرنا ہے بے شک اس کے بسنے والے بڑے بدکار ہو گئے ہیں۔

۳۲- قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا
نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۤ وقفۃ
لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۤ
كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○

(ابراہیم نے) کہا اس میں لوط (بھی تو رہتے) ہیں (پھر پیغمبر کے ہوتے یہ عذاب کیسے آئے گا) وہ بولے ہم کو معلوم ہے کہ وہاں کون رہتا ہے۔ (عذاب کے وقت وہ وہاں نہ ہونگے) ہم ان کو اور ان کے گھر والوں کو بچالیں گے سوائے ان کی بیوی کے کہ وہ (پیچھے) رہ جانے والوں میں ہوگی (اور عذاب میں مبتلا ہوگی)۔

Marfat.com

۳۳- وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا
سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا
وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ قف
اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا
امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ○

اور پھر جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے مغموم ہوئے اور ان کے (آنے کے) سبب سے بہت تنگدل ہوئے (فرشتے لوط کی قلبی کیفیت سمجھ گئے) اور بولے تم کچھ اندیشہ نہ کرو نہ غمگین ہو۔ (وہ نہ ہمارا کچھ بگاڑ سکیں گے اور نہ تمہارا بلکہ) ہم تم کو اور تمہارے گھر والوں کو بچالیں گے سوائے تمہاری بی بی کے کہ وہ (پیچھے) رہ جانے والوں میں ہوگی (اور گرفتارِ عذاب ہوگی)

۳۴- اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ
الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا
كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ○

(ہم اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور) بلا شبہ ہم اس بستی کے لوگوں پر آسمان سے ایک عذاب ان کی بداعمالیوں کے باعث نازل کرنے والے ہیں۔

قہر الٰہی نازل ہوا اور ان بستیوں کے کھنڈرات مکہ سے ملک شام کے سفر میں آج بھی نظر آتے ہیں۔

۳۵- وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰیَةًۢ
بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○

اور ہم نے اسی بستی کے کچھ واضح نشان عقل والوں کے لیے چھوڑ دیئے ہیں (تاکہ وہ اس سے عبرت لیں)۔

۳۶- وَاِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا
فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا
فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ○

اور مدین (والوں) کی طرف ہم نے ان کے (ہم وطن) بھائی شعیب کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ پس انہوں نے (بھی توحید ہی کا درس دیا) کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اور آخرت کے دن کی امید رکھو اور زمین پر فساد مت پھیلاتے پھرو۔

۳۷- فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ○

پھر ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا تو ان کو ایک (بھیانک) زلزلے نے آپکڑا پس صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

۳۸- وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَقَدْ تَّبَیَّنَ
لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ قف وَزَیَّنَ
لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

اور (تمہارے سامنے عاد و ثمود کی بھی مثالیں ہیں کہ) عاد و ثمود کو (بھی) ہم نے ان کی تکذیبِ حق اور نافرمانیوں کے باعث ہلاک کیا، اور (یہ حقیقت) تو ان کے گھروں سے (جواب کھنڈر بنے ہوئے ہیں) تم پر روشن ہے۔ اور

Marfat.com

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ○

(یہ وہ مغرور لوگ تھے) جن کے اعمال کو شیطان نے ان کی نظروں میں خوشنما کر دکھایا تھا پھر ان کو راہ (حق) سے روک رکھا تھا اور وہ (دنیا کے معاملات میں) بڑے ہوشیار تھے (لیکن ان کی یہ ہوشیاری ان کے کسی کام نہ آئی)

۳۹- وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ○

اور (اسی طرح) قارون اور فرعون اور (اس کے وزیر) ہامان (کی مثال لو کہ وہ بھی اپنی سرکشی اور غرور کے باعث ہلاکت میں مبتلا ہوئے) اور بے شک موسیٰ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے لیکن انہوں نے زمین پر سرکشی کی اور وہ ہم سے نکل کر بھاگ نہ سکے۔

۴۰- فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○

پھر ہر ایک کو ان کے گناہوں پر ہم نے پکڑا، تو ان میں سے بعض پر ہم نے ہوا کے ساتھ پتھر برسائے، اور بعض وہ تھے جن کو ایک (آتشیں) چنگھاڑ نے پکڑ لیا۔ اور ان میں کسی کو ہم نے زمین میں دھنسایا اور کسی کو ہم نے (دریا میں) ڈبویا اور (یہ سب ان کے اپنے اعمالِ بد کے باعث ہوا ورنہ) اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا البتہ یہ خود اپنے پر ظلم کر رہے تھے۔

یہ لذتوں میں، بدکاریوں میں، ہوا و حرص میں، غرور و گھمنڈ میں مبتلا تھے، اللہ کے ساتھ شرک، رسولوں کا انکار ان کا شیوہ تھا۔ وہ اپنی دولت و ثروت پر نازاں تھے۔ دنیا کو دائمی مقام راحت سمجھ بیٹھے تھے، دنیا کی حقیقت سے واقف نہ تھے یہاں جو استحکام اور عزت ہے وہ اللہ ہی کے سہارے سے ہے ورنہ یہ دنیا تو مکڑی کے جالے کی طرح کمزور و بودی ہے۔

۴۱- مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ

جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے جس نے گھر بنایا اور بلاشبہ تمام گھروں میں سب سے

Marfat.com

الْعَنْكَبُوتِ ۚ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ○

کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے۔ کاش وہ (اس مثال پر غور کرتے اور) سمجھتے (تو ان پر اپنی بے راہ روی اور شرک کی حقیقت بالکل روشن ہو جاتی)

۴۲۔ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

بے شک وہ جس چیز کو بھی خدا کے سوا (اپنا معبود سمجھ کر) پکارتے ہیں اللہ اسے جانتا ہے اور وہ بڑا غلبہ والا (اور) بڑا حکمت والا ہے۔ (جان کر انجان رہنا ہے یہی اس کی آزمائش کا طریقہ ہے لیکن اس کی مشیئت کے دائرے سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا)۔

۴۳۔ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ○

اور یہ مثالیں ہیں جن کو ہم لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے بیان کرتے ہیں اور ان کو وہی سمجھتے ہیں جو علم رکھتے ہیں (اپنے ہادی کو پہچانتے اور ایمان لاتے ہیں)۔

اگر انسان ذرا سمجھ سے کام لے تو شرک کے تصور سے بھی پاک ہو جائے جس قادر مطلق نے زمین و آسمان اور ایک مکمل نظام بنا دیا اس کے لیے لوگوں کے چھوٹے چھوٹے کام بنا دینا کیا بڑی بات ہے۔

۴۴۔ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ○ ع

اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ایک نظام کے مطابق بنایا (بے شک) اس میں ایمان لانے والوں کے لیے بڑی نشانی ہے۔

Marfat.com

إِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

فیوض القرآن

جلد دوم

ترجمہ وتشریح مع ربطِ آیات وضروری حواشی

از افادات

اُستادِ مُحترم حضرت احمد عبدُالصّمد فارُوقی قادری چشتی

مُرتّبہ

(ڈاکٹر) سیّد حامد حسن بلگرامی

Marfat.com